نحمد الله و نحمده اولاً و آخراً و نصلی علی سیدنا محمد و آله باطناً و ظاهراً

فہرست مضامین کتاب صداقت آئین سراپا ہدایت و

ارائۃ الطریق الی الدین المبین الموصل الی الحق والیقین المسمیٰ باربعین

فی فضائل مولانا امیر المومنین علیہ و علی اولادہ الطیبین المعصومین

الاف التحیات والتسلیمات من الله رب العالمین الی یوم الدین

۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ

۱۹۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس خدائے پاک کو زیبا ہی ہر زماں — جسنے کہ لفظ کُن سے کیا خلق کُل جہاں
واحد ہے لاشریک ہے وہ رب دوسرا — ہرگز نہیں عدیل کوئی اُسکا دوسرا
فاطر ہے وہ صمد ہے احد ہے علیم ہے — حادث نہیں وہ خالق عالم قدیم ہے
خالق کی حمد کرسکے مخلوق کس طرح — رازق کا شکر کرسکے مرزوق کس طرح
برتر گمان و وہم سے وہ ذوالجلال ہے — ممکن سے حمد واجب مطلق محال ہے
ممکن سے ممتنع ہے کہ واجب کی ہو ثنا — الّا وہی جو آپ ہے واجب نے کہدیا
اُسکی ثنا میں سورۂ توحید کو پڑھیں — واجب کی حمد اس کے سوا اور کیا کریں
جب نطق وہ کریم ہی ہمکو عطا کرے — شکر اُسکا کس زبان سے بشر پھر ادا کرے
ایمان و عقل و نطق جو اُسنے عطا کئے — قرباں میں اس کرم کے در بے بہا دئے

مناجات بدرگاہِ جنابِ مجیب الدعوات وقاضی الحاجات جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ

اے بے مثیل و واحد و یکتا کہوں میں کیا — تیری ثنا میں کلمۂ توحید کے سوا

تیرا کوئی شریک نہیں کائنات میں | نے تیرا ند نہ مثل ہے ذات و صفات میں
ممکن نہیں بشر سے ثنا تیری اے کریم | تیری صفات پاک ہیں رحمان اور رحیم
اے منعم و کریم شہنشاہ لایزال | کرہیے اپنے فضل کا اکمال دی کمال
قرباں میں تیرے تو میرا معطی ہے میں گدا | خالی گدا کبھی تیرے در سے نہیں پھرا
خائب جو تیرے در سے ہوا اسکا پتا نہیں | اُسکے لئے سوائے جہنم کے جا نہیں
تو منعم و کریم و عفو و حبیب ہے | خالی جو تیرے در سے پھرے بدنصیب ہے
تو خالی ہاتھ در سے نہ دکھیو مجھے | دارین میں جو خیر ہے وہ دیجیو مجھے
بھیجے گئے ہیں ظلم جو اپنے نفوس پر | تعد اذان کی یاد نہیں ہیں وہ کسقدر
بخشے نہ تو جو ان کو ہمارا خسارہ ہے | بے چارہ ہم ہیں کوئی نہ چارہ ہمارا ہے
لاتقنطوا جو تو نے ہے قرآن میں لکھا | اُس پر بھروسہ بندۂ مسرف نے ہے کیا
گرچہ گناہگار سزاوار نار ہوں | پر تجھسے فضل و عفو کا امیدوار ہوں
مجھکو عذاب دینے سے تجھکو تو ہے غنا | میں تیرے فضل و رحم کا محتاج ہوں سدا
کر مجھ پہ رحم احمد مختار کا طفیل | مت دے عذاب حیدر کرار کا طفیل
بنت رسول صاحب تطہیر کا طفیل | کر فضل مجھ پہ شبر و شبیر کا طفیل
تعذیب میں میرا تو خسارہ ہے بالیقیں | تو گر عذاب دے تجھے کچھ منفعت نہیں
گر رحم تو کرے تو خسارہ نہیں تجھے | بے تیرے رحم کے کوئی چارہ نہیں مجھے
قادر کریم قاضی حاجات ہے توہی | ہم ہیں عصاۃ غافر سیئات ہے توہی
لاریب ہے کمال غنا تیرے واسطے | سبکو فنا ہے اور بقا تیرے واسطے
خلاق بے مثال و جمیل الصفات تو | رزاق کل جہان کا ہے اے پاک ذات تو

پس تیری نعمتوں کا نہیں حصر و انتہی — کس کس شکر بندہ عاجز کرے ادا

جسطرح تیری حمد بشر سے محال ہی — بس شکر کا بھی حمد کی مانند حال ہی

الطاف کی نہ حد نہ عطایا کا انحصار — احسان کا نہ حصر نہ انعام کا شمار

نعمات کا حساب نہ گنتی عطا کی ہے — تعداد بخششوں کی نہ جود و سخا کی ہے

محسن اداے شکر کی قوت نہیں ہمیں — دل اور زباں مقر ہیں کہ طاقت نہیں ہمیں

تیری عطا کا ہو نہیں سکتا ہے گو شمار — کل نعمتوں سے رتبہ میں افضل ہیں لیک چار

اسلام و عقل و نطق و ولاے ابو تراب[۱] — کل نعمتوں سی انکو فضیلت ہی بیحساب

پائیں یہ جسنے پاے ہیں بیشک سعید ہے — رات اسکی شب برات تو دن اسکا عید ہے

بس تیرے فضل و لطف کا کیونکر کریں شمار — بیڑا ہمارا کر دیا اپنے کرم سے پار

عمران کے پسر نے کی جس شے کی آرزو[۲] — ہمکو وہ تو نے بخشی ہے اللہ ری آبرو

محسوب تو نے ہمکو کیا ہے کرام میں — داخل کیا ہے امت خیر الانام میں

---

[۱] (ولاے ابو تراب) یہاں ولا ضد بغض نہیں بلکہ جناب امیر المومنین و سید الوصیین علیہ السلام کے الوہیت و اولیت ... کی ضد ہے کیونکہ جو ولا بغض کے مقابل ہیں ہی وہ اسلام کے مفہوم اور منطوق میں داخل ہے ... اور بغض اور دشمن اس جناب کا زمرہ اسلام سے خارج اور ملت کفار میں شامل ہے یہاں دلالت مرادیم ولایت اور خلافت خلیفہ برحق و وصایت وصی مطلق بلا فصل ہے ۱۲

[۲] وکان فیما ناجاہ ان قال لہ یا موسی لا اقبل الصلوۃ لمن تواضع عظمتی والزم قلبہ خوفی وقطع نہارہ بذکری ولم یبت مصرا علی الخطیئۃ ۔ و عرف حق اولیائی واحبائی فقال موسی یا رب تعنی باولیائک واحبائک ابراہیم و اسحق و یعقوب فقال تعالے وھم کذالک یا موسی الا انی اردت

ن اسلام و عقل و نطق امامت کا اعتقاد ، کل نعمتوں سے رتبہ میں بیشک ہیں یہ زیاد

اور مصطفیٰ؎ کو تو نے کیا شافع عصات	دکھلائی اس جناب نے ہمکو رہِ نجات
کیونکر ادا ہو شکر ترا ہے اے کریم	قایم کیا ہے تو نے ہمیں رہِ قویم؎
سچونکا ساتھ؎ ملگیا بیڑا ہوا ہے پار	آلِ نبی کی کشتی؎ میں زائر ہوا سوار
توفیق تو نے ہمکو ولاے علی کی دی	منجی؎ ہے روزِ حشر میں حیدر کی دوستی

مَنْ مِنْ اَجْلِہٖ خَلَقْتُ اٰدَمَ وحوا والجنّۃ وَالنَّار فقال موسیٰ یا رب وَمَنْ
ھُوَ قَالَ محمد احمد شَقَقْتُ اِسْمَہٗ مِنْ اِسْمِیْ اِنّی انا المحمود فقال موسیٰ یا رب
اجعلنی مِنْ اُمَّتِہٖ فقال یا موسیٰ اَنْتَ مِنْ اُمَّتِہٖ اِذَا عَرَفْتَ منزلۃ ومنزلۃ
اہل بیتہٖ اِنَّ مثلہٗ ومثل اہل بیتہٖ فیمن خلقت کمثل الفردوس فی الجنان
لا یبیس ورقہا ولا یتغیر طعمہا فمن عرفہم وعرف حقہم جعلت لہٗ
عند الجہل حلما وعند الظلمۃ نورا واجیبہٗ قبل ان یدعونی و
اعطیتہٗ قبل ان یسألنی - من الجواہر السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ
صفحہ ۵۰ مطبوعہ بمبئی منہ ۱۲ ؎ قال سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ - سوف یعطیک
ربک فترضیٰ - وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ ادخرت شفاعتی لا
ہل الکبائر -

؎ قال اللہ الکریم فی سورۃ الحجر ہٰذا صراط علیٌّ مستقیم -

؎ قولہٗ تعالیٰ کونوا مع الصادقین ۱۲

؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مثل اہل بیتی کسفینۃ نوح
من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وہوی -

؎ منجی الخ - لقولہٖ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا علی انت وشیعتک ہم الفائزون ۱۲

حب علی نے دلمیں ہمارے جو گھر کیا — دامن ہمارا دولت ایماں سے بھر گیا

حب علی کی دولت عظمیٰ خدا نے دی — کیسی متین عروۃ وثقیٰ خدا نے دی

شکر خدا کہ ہمکو بڑا مرتبہ ملا — حق کا حبیب شافع روز جزا ملا

آقا ملا تو خلق کا مشکلکشا ملا — مشکلکشا کے ملنے سے ہمکو خدا ملا

عقدونکو کھولتی ہی مشکلکشا کی مدح — کفارہ ذنوب ہی شیر خدا کی مدح

شیر خدا کی مدح سے خیر الوریٰ کی مدح — خیر الوریٰ کی مدح سے خود کبریا کی مدح

اور کبریا کی مدح سے مطلب حصول ہے — مطلب حصول ہیں کہ دعائیں قبول ہیں

مداح کا بلند نہ کس طرح پایہ ہو — ممدوح جسنے احمد وحیدر سا پایا ہو

زاہر دعائیں ہوگئیں مقبول تیری سب — صدقے سے پنجتن کے تجھے بخشدیگا رب

بخشائینگے حضور ہمارے گنہ ضرور — عاصی ہیں ہم شفیع نبی اور خدا غفور

نعت جناب سید المرسلین وخیر الاولین والآخرین وخاتم النبیین و منقبت امیر المومنین وسید الوصیین ویعسوب الدین و مدح ائمہ طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہما وعلیہم اجمعین الی یوم الدین

نعت رسول پاک پس از حمد کبریا — اس زائر نبی کا وتیرہ ہے دائما

اور بعد نعت منقبت شاہ لافتیٰ — واللہ اپنا ورد ہے ہر صبح ہر مسا

ایمان اپنا ہے یہی اور دین ہے یہی — واللہ اہل دین کا آئین ہے یہی

ؔ حب علی الخ ۔ من المناقب الخوارزمی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی حسنۃ لا تضر معہا سیئۃ وبغض علی سیئۃ لا ینفع معہا حسنۃ ؎ بقول الصادق من قال فینا بیت شعر بنی اللہ ...

مقصودِ حق کو خلقِ جہان سے رسول ہین
ایجاد کے وہ اصل ہیں اصل اصول ہیں

اللہ کیسا رتبہ محمد نے پایا ہے
محبوب حق نے اپنا انہین کو بنایا ہے

سردارِ انبیا ہیں حبیب خدا ہیں وہ
خیر الانام شافعِ روزِ جزا ہیں وہ

مختار کارخانۂ ربِ کریم ہیں
منظور بارگاہ غفور الرحیم ہین

سرکارِ حق میں سب سے فزوں انکا پایا ہے
پایا نہیں کسی نے انہوں نے جو پایا ہے

مختار روزِ حشر کا حق نے انہیں کیا
رتبہ دیا جو انکو کسیکو نہیں دیا

بخشی خدا نے انکو سیادت انام کی
انپر ازل سے حق نے نبوت تمام کی

احمد شفیع خلق بروزِ شمار ہے
انکا وجود رحمتِ پروردگار ہے

اللہ کی طرف سے ہو صلواۃ اور سلام
انپر اور انکی عترتِ اطہار پر مدام

لاریب لاکلام پس از سید الانام
حکم خدا سے حیدرِ کرار ہیں امام

نفسِ رسولِ پاک ولی خدا علی
بعد از خدا نبی ہیں پس از مصطفیٰ علی

ذکرِ علی زبان پہ جاری ہے رات دن
یہ ذکر ہی عبادتِ باری ہے رات دن

بازو رسول پاک کے دستِ خدا علی
حق کے ولی نبی کے وصی مرتضیٰ علی

حیدر سے لیکے مہدی ہادی تلک سب
بارہ وصی نبی کے ہیں یہ اولیائے رب

انکو ہر اک خطا سے خدا نے بری کیا
اور انکو انتخاب پئے سروری کیا

از عہد تا بہ لحد یہ معصوم ہیں تمام
مقبول کبریا ہیں نہیں اسمیں کچھ کلام

سب سے فزوں خدا و نبی کو یہ پیارے ہیں
ہم انکے ہیں غلام یہ آقا ہمارے ہیں

ان سب پہ ہو درود خدائے کریم کا
انپر سلام صاحبِ عرشِ عظیم کا

التماس بندہ کمترین اقل الحاج والمعتمرین ابو القاسم متقرب علی آتقوی زایر سید المرسلین المتخلص بہ زائر بخدمات مومنین بایقین و غلامان آل طہٰ و یٰسین و قاطبتہ ناظرین حق گزین

زائر کی عرض خدمت اہل یقیں میں ہے
حضرات یہ کلام جو اس اربعین میں ہے

ہے یہ کلام پاک احادیث کبریا
یہ اربعین مومنو حصہ ہے دوسرا

آیات بینات میں سب جزو اولین
اخبار کبریا سے مزین یہ اربعین

دو باب مینے کر دئے اس اربعین کے
مسرور اس سے ہوینگے دل مومنین کے

پہلے میں وہ حدیثیں ہیں جنکی طرق ہیں خاص
اور دوسرے میں عام سے جنکو ہے اختصاص

یہ اربعین مومنوں انکی ثنا میں ہے
مذکور جسکی مدح کتاب خدا میں ہے

ہے ترجمہ کلام خدائے قدیر کا
ثابت ہے جس سے فضل نبی کو وزیر کا

نائب نبی کے بعد بلا فصل ہیں علی
اس اربعین سے ہے ثبوت اسکا منجلی

اسلام کی یہ جڑ ہے تو ایماں کی جان ہے
ہے قابل قبول کہ حق کا بیان ہے

اللہ کا کلام ہے تعظیم کیجئے
قول خدائے پاک ہے تسلیم کیجئے

آساں و عام فہم کیا اس کلام کو
ہے نیک نیتی سے نصیحت عوام کو

موتی کلام پاک کے حر[1] نے کئے بہم
دیکھو بہت سے درج جواہر میں ہیں رقم

---

[1] حر نے الخ ۔ یعنی جناب شیخ الاسلام شیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین الحر العاملی علیہ الرحمہ بلطفہ الخفی و الجلی فی کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ میں احادیث ربانیہ و اخبار رحمانیہ کو تالیف و جمع فرمایا ہے ۱۲ منہ

یہ آ[1] اور وہ[2] جو دونوں ہیں ارشاد کبریا
قرآن کا شفیق[3] اسے کہیے تو ہے بجا

یعنی کلام پاک یہ دونوں خدا کے ہیں
ارشاد دونوں خالق ارض و سما کے ہیں

لوگو کلام ایزد قیوم دیکھ لو
منثور موتیوں کو یہ منظوم دیکھ لو

منثور تھے لآلی یکتائے کردگار
زائر نے نظم کر دیے یہ در شاہوار

یہ ہار موتیوں کا پرویا پئے علی
ہدیہ یہ میرا قبول کرے حق کا وہ ولی

ہدیہ یہ جب قبول امیر عرب کرے
مشکور شب یہ سعی میری یا رب کرے

بندہ کرے جو مدح علی یہ عسیر ہے
مداح مرتضیٰ کا خدا سے قدیر ہے

قرطاس[4] ہوویں ارض و سما بحر کل بحار
کتّاب اپنے فن میں ہوں کل فرد و شمار

---

[1] یہ ایخ مکاشفہ ایہ کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ ۱۲ منہ

[2] وہ ایخ مکاشفہ ایہ قرآن شریف جو بعد میں مذکور ہے اور یہ اشعار قبل از ذکر اردو کے اشعار میں درج و مشہور ہیں من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الی دواوین الشعراء ۱۲ منہ

[3] نیز اس روایت کو بتغییر یسیر محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اپنی کتاب کفایۃ الطالب میں در باب فضائل جناب امیر علیہ السلام وارد کیا ہے دیکھو صفحہ ۵۰ از مجلد حدیث نور من مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار۔

اور نیز مودۃ القربیٰ میں سید علی ہمدانی نے پانچویں مودۃ میں اس حدیث کو حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ وارد کیا ہے۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رفعہ لو ان البحر مداد والریاض اقلام والانس کتاب والجن حساب ما احصوا فضائلک یا ابا الحسن قال لعلی۔ یعنی حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے کہ اگر دریا سیاہی ہوں اور باغہائے دنیا قلمیں ہوں اور تمام انسان لکھنے والے ہوں اور تمام جنات محاسب ہوں تو بھی اے ابوالحسن تیرے فضائل کا احصاء و شمار نہیں کر سکتے۔

انسان و جن و جملہ ملک جمع ہوں بہم
اور مشترک فضائل حیدر کریں رقم

اقلام کے لئے وہ نیستاں قلم کریں
کیا تاب ہے کہ فضل علی کی رقم کریں

ممکن نہیں بشر سے شہ لافتیٰ کی مدح
اللہ آپ کرتا ہے مشکلکشا کی مدح

لیکن بقدر طاقت خود کچھ بیاں کروں
قدری مناقب شہ مردان عیاں کروں

اسکی عوض میں تا کہ ثواب یسے کچھ ملیں
آنکھوں نے جو نہ دیکھے نہ کانوں نے ہوں سنیں

لکھتا ہوں یہ جو فضل شہ ذی وقار کے
دانے ہیں چند ڈھیر کے قطرے بحار کے

کوشش یہ میں نے کی ہے کہ خوشنودی خدا
اس میری سعی کو کرے مقبول کبریا

عذر زائر بخدمات ارباب فضل و افضال و اصحاب علم و حلم و عقل و دانش و کمال

اغلاط کتب میں یہ جو واقف ہوں حق شناس
انکی جناب میں ہے یہ زائر کا التماس

استاد پر نہ قصر کریں نے عمل کریں
اصلاح دیں قصور ہمارے بحل کریں

نسیاں و سہو و چوک ہے انساں کی شان سے
غلطی کا ہے صدور بہی اکثر لسان سے

بنیاد اعتقاد میں سید نے ہے کہا
کیا خوب انکا قول ہے بخشے انہیں خدا

ہے کونسا بشر جو مبرا خطا سے ہے
عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے ہے

الفاظ و بندشیں میری اچھی ہوں یا ملیح
میں چاہتا ہوں یہ کہ مضامین ہوں صحیح

مجھکو بقول حضرت علامہ ماں
یعنی جناب سید عباس خوش بیاں

معنوں کا ہے خیال کہ کذب و خطا نہو
الفاظ میں تناسب شعری ہوا نہو

ہوں بندشیں جو سست تو کچھ اسکا ڈر نہیں
تعقید گر کلام میں ہو تو خطر نہیں

علت کے سب حروف جو ساقط ہو گئے تو کیا
مضمون گر ہے ٹھیک تو پروا نہیں ذرا

کچھ غم نہیں کہ نظم کی ترکیب ہو تباہ
پابند راستی کا ہے زاہر خدا گواہ

میں جانتا ہوں نظم میں ہیں سیر سے جو قصور
پر سچ میں وہ قصور ہوا کرتے ہیں ضرور

جس نظم میں کہ جھوٹ نہیں افترا نہیں
اس میں بہ نزد اہل سخن کچھ مزا نہیں

پس شعر ایشیائی میں جتنا کہ ہو دروغ
اہل سخن کی بزم میں پاتا ہے وہ فروغ

پابند راستی کا جو ناظم ہو بالیقین
اس نظم بانظام میں پھر شاعری نہیں

کذب و دروغ کا ہے اگر نام شاعری
لوگو نہیں ہے تب تو مرا کام شاعری

یہ مثنوی ہماری تو ہے کذب سے بری
اور صدق و راستی سے سراپا ہے یہ بھری

حق علی نے بخشا ہے سچ سے مجھے فروغ
شاعر نہیں کہ جھوٹ بکوں یا لکھوں دروغ

مضمون جو ہے اسمیں وہ کچھ سرسری نہیں
حق کا کلام پاک ہے یہ شاعری نہیں

ہو لطف شاعری کا جو مطلوب آپکو
ہرگز نہ اس خیال سے یہ مثنوی پڑھو

گر جھوٹ کا ہی شوق تمہیں ہو تو داستاں
تو پھر پڑھو خیال کی تم لوگ بوستاں

حمزہ کی داستاں سے ہی مطلب کیجے حصول
اسکو پڑھے وہ جھوٹ ہو جس شخص کو قبول

اور جب تمہیں مطالب حقہ کا شوق ہو
احکام کبریا و پیمبر کا ذوق ہو

تب شوق سے پڑھا کرو اس مثنوی کو تم
اس مثنوی سے پاؤ صراط سوی کو تم

گر شعر اس کتاب کا آئے کوئی پسند
تو ہے دعاے خیر کا طالب نیازمند

حضرات جب عیوب پہ میرے نظر کریں
لازم ہے عفو و صفح سے غض بصر کریں

اردو کی بول چال سے جو لفظ ہو خلاف
معذور اسمیں کہیں مجھے اور کریں معاف

اے صاحبو یہ اصل میں میری زباں نہیں
اسمیں کلام کی مجھے تاب و تواں نہیں

علت کے حرف اسمیں جو گرتے ہیں صاف صاف
اسکا جواز اہل سخن میں ہے بے خلاف

علت کو حرف گرتے ہیں سب کے کلام میں
پہر کیوں مخل ہو نظم کے یہ انتظام میں

تعقید اس کلام میں دیکہیں جو حق شناس
نظم اساتذہ پہ کریں اسکا ہی قیاس

تعقید سے عیوب میں محسوب بالیقین
بالکل بری مگر کوئی اس سے رہا نہیں

ہاں فرق صرف یہ ہے جو ہیں قادر الکلام
ہے انکی ہاں پہ جیسے نمک ہو پئے طعام

اضمار قبل ذکر ہے اک بیت میں ہوا
اردو کی نظم میں ہے جواز اسکا مطلقا

اہل سخن کا ہے یہی آئین دیکہہ لو
آئے نہ گر یقین تو دواوین دیکہہ لو

شاہ سخن تو اصل انیس و دبیر ہیں
پہر انکے بعد جو ہیں وہ انکے فقیر ہیں

اقلیم نظم کے لئے جو جو کہ ہیں ملوک
انکا ہی دیکہہ لو اسی مسلک پہ ہے سلوک

الباب الاول فی الاحادیث الشریفۃ القدسیۃ المنقولۃ بطرق الامامیۃ فی مدح مولانا و سیدنا امیر المومنین والائمۃ من ولدہ علیہم السلام

قد کتبت من جملتہا عشرین حدیثاً

الحدیث الشریف القدسی ۱ صفحہ ۱۴۲ من الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ محمد بن یعقوب الکلینی عن محمد بن یحیی و محمد بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن جعفر عن الحسن بن ظریف و علی بن محمد عن صالح بن حماد عن بکر بن صالح عن عبد الرحمن بن سالم عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ابی لجابر بن عبد اللہ الانصاری ان لی الیک حاجۃ فمتی یخف علیک ان اخلو بک فاسئلک عنہا قال لہ جابر ای الاوقات احببت فخلا بہ فی بعض الایام فقال لہ یا جابر اخبرنی عن اللوح الذی رایتہ فی ید امی فاطمۃ بنت رسول اللہ وما اخبرتک امی انہ فی ذلک اللوح مکتوب فقال جابر اشہد باللہ انی دخلت علی امک فاطمۃ بنت رسول اللہ

فهنیتها بولادة الحسین ورأیت فی یدها لوحاً اخضر ظننت انه من زمرد ورأیت فیه کتاباً ابیض شبیه نور الشمس فقلت بابی انت وامی یا بنت رسول اللہ ما ھذا اللوح فقالت ھذا اللوح اھداه اللہ الی رسول اللہ فیه اسم ابی واسم بعلی واسم ابنی واسم الاوصیاء من ولدی واعطانیه ابی لیبشرنی بذلک قال جابر فاعطتنیه امک فاطمة فقرأته واستنسخته فقال له ابی فھل لک یا جابر ان تعرضه علی فمشی معه ابی الی منزل جابر فاخرج صحیفة من رق فقال یا جابر انظر فی کتابک لاقرأ علیک فنظر جابر فی نسخته فقرأه ابی فما خالف حرف حرفاً فقال جابر اشھد انی ھکذا رأیته فی اللوح مکتوباً۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لمحمد نبیه ونوره وسفیره وحجابه ودلیله نزل به الروح الامین من عند رب العالمین عظم یا محمد اسمائی واشکر نعمائی ولا تجحد آلائی انی انا اللہ لا الہ الا انا قاصم الجبارین ومدیل المظلومین ودیان الدین انی انا اللہ لا الہ الا انا فمن رجا غیر فضلی او خاف غیر عدلی عذبته عذاباً لا اعذب به احداً من العالمین فایای فاعبد وعلی فتوکل انی لم ابعث نبیاً فاکملت ایامه وانقضت مدته الا جعلت له وصیاً وانی فضلتک علی الانبیاء وفضلت وصیک علی الاوصیاء واکرمتک بشبلیک وسبطیک حسن وحسین فجعلت حسناً معدن علمی بعد انقضاء مدة ابیه وجعلت حسیناً خازن وحیی واکرمته بالشھادة وختمت له بالسعادة فھو افضل من استشھد وارفع الشھداء درجة جعلت کلمتی التامة معه وحجتی البالغة عنده بعترته اثیب واعاقب اولھم سید العابدین وزین اولیائی الماضین وابنه شبیه جده المحمود محمد الباقر لعلمی والمعدن لحکمتی سیھلک المرتابون فی جعفر الراد علیه کالراد علی حق القول منی لاکرمن مثوی جعفر ولاسرنه فی اشیاعه وانصاره واولیائه اتیحت بعده موسی فتنة عمیاء حندس لان خیط فرضی لا ینقطع وحجتی لا تخفی وان اولیائی یسقون بالکاس الاوفی

ومن جحد واحداً منهم فقد جحد نعمتی ومن غیّر آیۃً من کتابی فقد افترى علیّ وویلٌ للمفترین الجاحدین

عند انقضاءِ مدۃِ موسٰی عبدی وحبیبی وخیرتی فی علیٍ ولیّی وناصری ومن اضعُ علیہ اعباءَ النبوۃِ

وامتحنہٗ بالاضطلاعِ بہا یقتلہٗ عفریتٌ مستکبرٌ یدفن فی المدینۃِ التی بناہا العبدُ الصالحُ الٰی

جنب شرِ خلقی حق القولِ منّی لاُسرّنہٗ بمحمدٍ ابنہ وخلیفتہٖ من بعدہ ووارثِ علمہٖ فہو معدن علمی

وموضع سرّی وحجتی علی خلقی لا یؤمنُ عبدٌ بہٖ الّا شفعتہٗ فی سبعینَ من اہلِ بیتہٖ کلہم قد استوجبوا النار

واختم بالسعادۃِ لابنہٖ علی ولیّی وناصری والشاہدِ فی خلقی وامینی علی وحیی اُخرجُ منہ الداعیَ

الٰی سبیلی والخازن لعلمی الحسنَ واکملُ ذٰلک بابنہ م ح م د رحمۃً للعالمینَ علیہ کمالُ موسٰی وبہاءُ

عیسٰی وصبرُ ایوب فتذل اولیائی فی زمانہٖ وتتہادی رؤسہم کما تتہادی رؤسُ الترکِ والدیلمِ

فیقتلونَ ویُحرقونَ ویکونونَ خائفین مرعوبینَ وجلینَ تصبغُ الارض بدمائہم ویفشو الویلُ والرنّۃ

فی نسائہم اولئک اولیائی حقاً بہم ادفعُ کلَّ فتنۃٍ عمیاءَ حندسٍ وبہم اکشفُ الزلازلَ وادفعُ

الاصارَ والاغلالَ اولئک علیہم صلواتٌ من ربہم ورحمۃٌ واولئک ہم المہتدونَ ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی

کرتا ہوں ابتداے سخن حق کے نام سے — تا مجھکو اقتدا ہو خدا کے کلام سے

حمد خداے پاک سے کرتا ہوں ابتدا — ارشادِ مصطفےٰ سے ہو تا مجھکو اقتدا

فرماتے ہیں یہ صادقِ ذریتِ نبی — جابر سے ایک روز یہ کہنے لگی ابی

خواہاں ہوں اے مصاحب سردارِ کائنات — خلوت جو ہووے تمسے تو پوچھوں میں ایک بات

جابر نے عرض کی کہ ہے خلوت کا اختیار — جسوقت آپ چاہیں کریں امر آشکار

اک روز پھر بلا کے انہیں تخلیہ کیا — والد نے تب یہ جابر انصار سے کہا

ف فرمایا حضرت صادق [illegible]
[illegible]

تبلاؤ مجھکو حال تم اس لوح پاک کا بنت نبی کے پاس جسے تمنے دیکھا تھا

اور اُس کے باب میں جو میری ماں نے کہا دہراؤ میرے سامنے سب تم وہ ماجرا

وہ بولے حق گواہ ہے اسے دین کے مقتدا میں ایک روز فاطمہ زہرا کے گھر گیا

پیدا ہوے تھے سبط نبی شاہ مشرقین تھے بس انہیں دنوں میں تولد ہوے حسین

پہنچا جو میں بخدمت مخدومۂ جہاں کی تہنیت ولادت شبیر کی بیاں

اک لوح سبز ہاتھ میں اُنکے پڑی نظر مینے کیا گماں ہے زمرد کی سر بسر

دیکھا یہ مینے اُسپہ ہیں تحریر کچہ سطور ساطع ہے اُن حروف سے چوں آفتاب نور

کی عرض مینے اُن سے کہ اے دختر رسول ماں باپ میرے آپ پہ قربان یا بتول

لوح زمردیں کہاں سے یہ آئی ہے فرمایا میرے باپ نے حق سے یہ پائی ہے

اسمیں ہے نام باپ کا میرے لکہا ہوا ہے درج اسمیں حق نے کیا اسم مرتضےٰ

تحریر اسمیں سب ہے مرے بیٹوں کے نام ہیں حیدر کے بعد جو کہ جہان کے امام ہیں

مجکو یہ لوح اسلئے بابا نے لاکے دی تا مجھکو اس بشارت عظمیٰ سے ہو خوشی

والد سے پہر یہ جابر انصار نے کہا وہ لوح مجھکو آپ کی مادر نے کی عطا

پہلے تو مینے اُسکی عبارت پڑہی تمام بعد اُسکے نقل کرلیا مینے وہ کل کلام

پہر اُن سے میرے والد ماجد نے یوں کہا جابر تو خاص نقل وہ چلکر مجہے دکھا

بس نقل لوح دیکھنے کو تب گئے آپ جابر کے ساتھ خانۂ جابر کو میرے باپ

حضرت نے اپنا آپ صحیفہ لیا نکال اس نور کے صحیفہ کا کاغذ تہا پائمال

جابر سے پہر کہا کہ میں اپنے صحیفہ کو پڑہتا ہوں دیکھو نقل میں لکہا ہے تمنے جو

اپنا صحیفہ حضرت باقر نے کل پڑہا جابر بہی اپنے لکہے کو بس دیکھتا رہا

پس اس مقابلہ سے یہ تحقیق ہو گیا — ہرگز نہ فرق دونوں میں تہا ایک حرف کا

جابر نے عرض کی کہ شہادت میں دیتا ہوں — دیکہا تہا مینے لوح پہ لکہا ہوا تہا یون

پہلے خدا کا نام تہا تحریر لوح پر — بعد اُسکے پہر رقم تہا یہ مضمون سر بسر

اب مطلب کتاب غفور الرحیم ہے — یہ نامہ خدائے عزیز و حکیم ہے

ہے اُس نبی کی سمت جو نور جلیل ہے — اُسکا سفیر اور حجاب و دلیل ہے

لائے ہیں اس کتاب مبارک کو خود امین — نزد نبی بحکم خداوند عالمین

نعمائے رب کے شکر میں احمد نہ کر قصور — اسمائے پاک کی میری تعظیم کر ضرور

الائے کبریا سے نہ انکار کر کبہی — کوئی نہیں الہ بجز میرے اے نبی

جبار کو میں توڑ کے پل میں فنا کروں — مظلوم کا مدیل ہوں دیان دین ہوں

جز میرے کوئی رب نہیں یہ امر جان لیں — بے مثل و لاشریک مجہے لوگ مان لیں

جز میرے فضل کے جو رجا غیر سے کرے — جز میرے عدل کے جو کوئی غیر سے ڈرے

دونگا اسے سزا جو کسیکو بہی ہوی نہو — مخلوق بہر میں جو کسیکو ملی نہ ہو

احمد تو خاص میری عبادت میں کر قیام — لازم ہے تجہکو مجہپہ بہروسہ رہے مدام

ایام جس نبی کی نبوت کے جب تمام — ہوتے رہے تو بعد میں اُنکے ہوی امام

تجہکو شرف تو مینے دیا انبیا پہ ہے — تیرے وصی کو فضل دیا اوصیا پہ ہے

تجہکو کیا بزرگ حسن اور حسین سے — اکرام ہر دو شبل سے اور نور عین سے

رتبہ دیا حسن کو شہ اوصیا کے بعد — کان علوم اسکو کیا مرتضٰے کے بعد

شبیر جسکو وحی کا خازن بنایا ہے — اکرام و فضل اُسنے شہادت سے پایا ہے

اُسپر ہوا شرف کا شہادت کا خاتمہ — اُسپر ہوا تمام سعادت کا خاتمہ

رتبہ فزوں ہی سب سے تیرے نورِ عین کا
برتر ہے کل شہیدوں سے درجہ حسین کا

کلمہ اُسیکو اپنا ہے میں نے دیا ہوا
اسکو ہے اپنے حجت بالغ کیا ہوا

خلقت میں میرا کلمہ باہر حسین سے ہے
دنیا میں میری حجت قاہر حسین سے ہے

دونگا جزا سزا جو میں لوگونکو ہے وہ سب
شبیر ہی کی عترت و اولاد کے سبب

اول علی ہیں انہیں جو ہیں اُنکے نورِ عین
سردار عابدونکی میرے اولیا کے زین

اُسکا پسر محمد باقر ہے پھر امام
ہوگا مشابہ احمدِ مرسل سے لاکلام

باقر ہمارے علم کا حکمت کی کان ہے
اپنے پدر کے بعد شہ انس و جان ہے

ہونگے ہلاک او پھنسینگے عذاب میں
شک لائینگے جو جعفر صادق کی باب میں

جسنے کہ قول جعفر صادق کو رُد کیا
گویا کہ اُسنے رد ہی کیا قول کبریا

بیشک کرونگا رتبۂ جعفر کو میں بلند
پائیگا میرے فضل سے پایہ وہ ارجمند

انصار و اولیا سے اُسے خوش کرونگا میں
شیعہ کرم سے اپنے بہت اُسکو دونگا میں

پھر اُسکے بعد جو کہ اندھیرا سا چھائیگا
فتنہ تمام خلق میں تب زور پائے گا

اُسکو کرونگا دفع میں موسیٰ کے نور سے
فتنہ شکست پائیگا اُنکے ظہور سے

رشتہ نہ میرے فرض کا ٹوٹیگا بس کبھی
حجت میری جہاں میں نہ ہوویگی مختفی

میرے ولی تو جامِ لبالب کو پائینگے
اور منکرین صید سے جہنم کو جائینگے

انکار انمیں ایک کا ہی جو کرے بشر
منکر ہے میری نعمت عظمیٰ کا وہ اشر

آیت میرے کلام کی جسنے بدل ہی دی
بولا ہے اُسنے جھوٹ وہ مجھپر ہے مفتری

بعد انقضائے مدت کاظم شہ انام
جو میرا برگزیدہ ہے محبوب نیکنام

موسیٰ کا وہ پسر ہے امامِ رضا ہے وہ
اپنے پدر کی طرح حبیبِ خدا ہے وہ

تہذیب دیں کے واسطے دونگا اُسی کو اب
اُسکی کرونگا طاقت و قوۃ کا امتحاں

تہذیب اپنے دیں کی اُس سے کرونگا میں
تریں دیں کے بوجہہ کو اسپر دہرونگا میں

اور اُشقیا عدو جو ہمارے ولی کے ہیں
اُن کا ذبونیدیل جو منکر علی کے ہیں

میرا ولی علی رضا جو کہ ہوئیگا
اُسکو کریگا قتل وہ عفریت بیحیا

ہوئیگا جو لعین تکبر میں مبتلا
ماریگا اس ولی کو وہ بے جرم و بےخطا

ہے جو بنایا بندۂ صالح نے ایک شہر
اس شہر میں کریگا وہ ملعون اپنا قہر

مظلوم جب شہید ہو راہ خدا میں وہ
تب بدتریں خلق کے پہلو میں دفن ہو

سچ ہے یہ قول میری طرف سے کہ تب ضرور
اُسکے پسر تقی سے میں دونگا اُسے سرور

پیچھے رضا کے وارث علم رضا ہے وہ
کان علوم و موضع سِرِّ خدا ہے وہ

بعد از رضا ہے خلق پہ وہ حجت خدا
ایمان اسپہ جو کہ میرا بعد لائے گا

گر اُسکے خانداں میں ہیں ستر گناہ گار
ایسے ہوں جنکے واسطے واجب ہوئی ہو نار

اُسکی شفاعت اُنکے لئے ہے مجھے قبول
کہنے سے اُسکے ہوگی نہیں مخلصی حصول

بعد از محمد ابن علی سرور انام
اُسکے پسر پہ ہوگا سعادت کا اختتام

یعنے جو ہوگا پہر میرا ناصر میرا ولی
شاہد تمام خلق پہ ہے وہ علی تقی

وہ میری وحی کے لئے دنیا میں ہے امیں
پہر اُسکی پشت سے میں نکالونگا یقیں

اسکو جو راہ حق کی طرف کو بلائے گا
وہ ہے حسن جو معدن علم خدا ہوا

مہدی دیں پہ ہوگا امامت کا اختتام
ہوئیگا اس سے دین کا اکمال اور قیام

جیسے کمال موسیٰ عمراں وہ پائے گا
عیسے کا سب بہا اُسے کرونگا میں عطا

ایوب کا سا صبر اُسے دیویگا کریم
ہوئیگا کل جہاں پہ وہ رحمت رحیم

غیبت میں انکی ہونگے سرِ اولیا ذلیل
مومن جہاں میں سخت اذیت اٹھائینگے
ہوئیگا خوف و رعب سے انکو بہت ملال
پہنچیگی مومنوں کو اذیت وہ بر ملا
سچے میرے ولی ہیں یہ مذکور جو ہوئے
انکے طفیل قحط و غلا دور ہوتے ہیں
یہ وہ ہیں جنپہ ہے میری صلواۃ دائما

کفار کی طرح سے کیے جائینگے قتیل
اور آگ میں بہت سے وہ جلوائے جائینگے
بے جرم انکے خون سے ہوگی زمین لال
جس سے نسا میں ہوگا بہت نوحہ و بکا
کرتا ہوں میں فساد کو دور انکی وجہ سے
انکے سبب سے رنج بھی کافور ہوتے ہیں
یہ مہتدین ہیں نہیں کچھ اسمیں شک ذرا

الحدیث الشریف القدسی ۲ صفحہ ۲۳ من الجواہر السنیۃ فی الاحادیث القدسیہ

عن محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن محمد بن الفضل عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول لما ان قضیٰ محمد نبوتہ و استکمل ایامہ اوحیٰ الیہ اللہ ان یا محمد قد قضیت نبوتک و استکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان والاسم الاکبر و میراث العلم و آثار علم النبوۃ فی اہل بیتک عند علی بن ابی طالب فانی لن اقطع العلم والایمان والاسم الاکبر و میراث العلم و آثار علم النبوۃ من العقب من ذریتک کما لم اقطع من ذریات الانبیاء ع۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۲

حمزہ کے باپ سے ہے جواہر میں یہ رقم
پورے ہوئے نبوتِ احمد کے جبکہ دن

فرماتے ہیں یہ حضرت باقر شہ امم
اور ہوچکا نبی کا تریسٹھ برس کا سن

کی وحی حق نے احمد مرسل کو اے نبی	مدت تمہاری عمر کی اب ختم ہو چکی
پورا زمانہ اپنی نبوت کا کر چکے	اب علم اپنی آل میں حیدر کو دیجیے
کر دو سپرد حیدر صفدر کو جلد اب	ایمان و اسم اکبر و میراث علم سب
ہرگز نہ انکو قطع کرونگا میں بس کبھی	میراث علم دیتی رہی انبیا سبھی

الحدیث الشریف القدسی ۳۲ صفحہ ۶۷ من الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

عن احمد بن محمد و محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابی الحسن الکنانی عن جعفر بن نجیح الکندی عن محمد بن احمد بن عبداللہ العمری عن ابیہ عن جدہ عن ابی عبداللہ قال اِنَّ اللہ تعالیٰ انزل علی نبیہ کتاباً قبل وفاتہ فقال یا محمد ہذہ وصیتک الی النجبۃ من اہلک قال ومن النجبۃ من اہلی قال علی بن ابی طالب و وُلدُہٗ علیہم السلام وکان علی الکتاب خواتیم من ذہب فدفعہ النبیؐ الی امیر المومنین وامرہ ان یفک خاتماً ویعمل بما فیہ ففعل ودفعہ الی الحسن ففک خاتماً وعمل بما فیہ ثم دفعہ الی الحسین ففک خاتماً فوجد فیہ اَنْ اَخرج بقوم الی الشہادۃ ولا شہادۃ لہم الا معک واشرِ نفسک للہ عزوجل ففعل ثم دفعہ الی علی بن الحسین ففک خاتماً فوجد فیہ ان اطرق واصمت والزم منزلک واعبد ربک حتی یاتیک الیقین ففعل ثم دفعہ الی محمد بن علی ففک خاتماً فوجد فیہ اَنْ حدث الناس وافتہم ولا تخافن الا اللہ فانہ لا سبیل لاحد علیک ثم دفعہ الی ابنہ جعفر ففک خاتماً فوجد فیہ حدث الناس وافتہم وانشر علوم اہل بیتک وصدق اباک الصالحین ولا تخش الا اللہ وانت فی حرز وامان ففعل ثم یدفعہ الی ابنہ موسیٰ وکذلک یدفعہ موسیٰ الی الذی بعدہ ثم کذلک الی قیام المہدی ۔ الحدیث قال الشیخ الحر العاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی علی حاشیہ

ہذا الحدیث۔

قولہ۔ لاتخشِ الا اللہ یعنی فی الجملہ لا فی التفاصیل فلا ینافی وجودَ التقیۃِ فی احادیثہ علیٰ اَنَّ اللہ قد اَمَرَہٗ بالتقیۃِ فاذا فعلہا یکونَ قد خشی اللہ ولم یخشِ سِوَاہ لخ منہ رح۔

ترجمۃ الحدیثِ القدسی نمبر ۳

فرمایا ہے یہ گلشن زہرا کے پہول نے ... یعنے جناب صادقِ آلِ رسول نے

قبل از وفاتِ سید و سردارِ مرسلیں ... لاے کتاب ایک بحکمِ خدا امیں

آکر کہا رسول خدا سے کہ اے نبی ... بہیجی ہے حق نے لیجیے وصیت آپکی

دیجیے اُسے جو اہل میں ہیں آپکے نجی ... وہ بولے کون ہے تو امیں نے کہا علی

اور بعد مرتضیٰ کے ہیں اولادِ مرتضیٰ ... اُن سب کے واسطے ہیں یہ احکام کبریا

مختوم تہی کتابِ وصیت وہ سب کی سب ... سونے کی اُسپہ مہریں لگی تہیں بحکمِ رب

حیدر کو وہ بحکمِ الٰہی نبی نے دی ... یعنے کریں وصیتِ رب پر عمل علی

مولیٰ نے پہلی مہر کو انہیں سے وا کیا ... اُسپر عمل علی نے بحکمِ خدا کیا

پہر وہ کتاب حضرتِ شبّر کو کی عطا ... جو اُنکو حکمِ حق تہا وہی لاے وہ بجا

حیدر نے تو کتابِ وصیت حسن کو دی ... پہر وہ حسن نے سیدِ تشنہ دہن کو دی

کہولی جو اپنی مہر حسینِ شہید نے ... لکہا تہا اُس میں آپ یہ ربِ مجید نے

تو لیکے اپنی قوم کو جا سوے کربلا ... تجھکو اور اُنکو اجرِ شہادت کا ہو عطا

تو جان اپنی بیچدے ربِ علا کے ہاتھ ... کٹوا دے اپنے سر کو تو لشکرِ اقربا کے ساتھ

لیکر نکل مدینہ سے جو ہیں تیرے قریب ... ہمراہ تیرے ہوگی شہادت انہیں نصیب

مقولۂ زائر

راہِ خدا میں بہوکے پیاسے نہ مر دیا ‌‌ بیشک مہم عشق الٰہی کو سر کیا

امت کو بخشوا گئے کیا کام کر گئے ‌‌ راہِ خدا میں مر کے بڑا نام کر گئے

آفت میں گہر کے صبر کیا گہر لٹا دیا ‌‌ اُس شافعِ دو کون نے اسپر عمل کیا (ترجمہ حدیث)

عابد کو جب وصیتِ پرور دگار دی ‌‌ راہِ خدا میں جان تب اپنی نثار کی

عابد نے اپنی مہر کو جسوقت وا کیا ‌‌ دیکہا تو اُس میں حق نے یہ تحریر تہا کیا

اب تم بسر سکوت میں شام و سحر کرو ‌‌ صبح و مسا عبادت حق میں بسر کرو

لاو بجا عبادت باری یہاں تلک ‌‌ آئے تمہیں یقین کی منزل جہاں تلک

اُس خاصہ خدا نے اسی پر عمل کیا ‌‌ نامہ وہ پہر محمد باقر کو دے دیا

کہولی جو مہر حضرت باقر نے اسکی ہاں ‌‌ تہا اس طرح پہ حکم خداوندِ دو جہاں

حکم خدائے پاک کا اظہار تم کرو ‌‌ احکامِ حق کے نشر میں ہرگز نہ تم ڈرو

اصلا ڈرو کسی سے نہ تم جز خدائے پاک ‌‌ تمکو مخالفین سے ہرگز نہیں ہے باک

اُسپر عمل کیا شہ عالی مقام نے ‌‌ احکامِ حق بیان کئے اُس امام نے

پہر پائی اسنے جعفر صادق نے وہ کتاب ‌‌ اور وا کیا جو مہر الٰہی کا اُس سے باب

لکہا تہا اُسمیں جعفر صادق کے نام پہ ‌‌ ظاہر کرو مسائل حقہ انام پر

اظہار حکم ایزدِ برحق کیا کرو ‌‌ تم ہو امان میں نہ کسی سے ڈرا کرو

نشر علوم آلِ پیمبر کیا کرو ‌‌ آبا سے صالحین کی تصدیق تا کہ ہو

مقولۂ زائر

اس حکم پر حضور نے یہاں تک عمل کیا	دنیا میں ایک علم کا دریا بہا دیا
وہ نامہ اُن سے حضرت کاظم کو پھر ملا	جو حکم تھا اُسی پہ انہوں نے عمل کیا
پہنچی یونہی وہ مہدی ہادی تلک کتاب	ہر ایک نے عمل کیا اُس پہ آب و تاب
باقی جو حکم ہیں انہیں کامل کرینگے وہ	انصاف سے زمیں کو سراسر بھرینگے وہ

الحدیث الشریف القدسی ۴۲ صفحہ ۱۷۸ ازجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

وباسنادہٖ الی ابی جعفر بن بابویہ عن محمد بن علی الاسترابادی عن ابیہ عن یوسف بن محمد بن زیاد و علی بن محمد بن سیار عن ابویہما عن الحسن بن علی العسکریؑ قال اِنّ اللہ اوحیٰ الی رسول اللہؐ انی قد اَیدتک بشیعتین شیعۃٌ تنصرک سِرًّا انسدّہم و افضلہم ابو طالب و شیعۃٌ تنصرک علانیۃً فسیّدہم و افضلہم علی ابن ابی طالب۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۴۲

منقول یوں امام حسن عسکری سے ہے	ماثور اہل بیت جناب نبی سے ہے
کی وحی حق نے خیر وری کو کہ اے نبی	ہیں نے ہی دو گروہ سے تائید تیری کی
اک وہ گروہ چھپکے جو امداد کرتے ہیں	دم باطنًا وہ تیری محبت کا بھرتے ہیں
سردار اس گروہ کا ہے والدِ علی	جسنے مدام نصرت و امداد تیری کی
اور دوسرے گروہ کی تائید ہے عیاں	اعلان سے وہ کرتے ہیں امداد ہر زماں

اُن ناصروں میں بہتر و افضل ہیں مرتضیٰ	اُن دوستوں میں برتر و اکمل ہیں مرتضیٰ

الحدیث الشریف القدسی ۵ صفحہ ۱۸۱

قال حدثنا الحسن بن محمد بن سعید الہاشمی الکوفی قال حدثنا فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی قال حدثنا محمد بن ظہیر قال حدثنا ابو الحسن محمد بن الحسن بن اخی یونس البغدادی ببغداد قال حدثنا محمد بن یعقوب النہشلی عن علی بن موسیٰ الرضا عن ابیہ عن آبائہ عن النبیؐ عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللہ تعالیٰ انہ قال انا اللہ لا الٰہ الا انا خلقت الخلق بقدرتی فاخترت منہم من شئت من انبیائی واخترت من جمیعہم محمداً حبیباً و خلیلاً و صفیاً فبعثتہ رسولاً الی خلقی و اصطفیت لہ علیاً فجعلتہ اخاً و وصیاً و وزیراً و مؤدیاً عنہ من بعدہ الی خلقی و خلیفتی علی عبادی لیبین لہم کتابی و یسیر فیہم بحکمی و جعلتہ العلم الہادی من الضلالۃ و بابی الذی اوتی منہ و بیتی الذی من دخلہ کان آمناً من ناری و حصنی الذی من لجأ الیہ حصنتہ من مکروہ الدنیا والآخرۃ و وجہی الذی من توجہ الیہ لم اصرف وجہی عنہ و حجتی علی من فی السمٰوات والارضین علی جمیع من فیہن من خلقی لا اقبل عمل عامل الا بالاقرار بولایتہ مع نبوۃ احمد رسولی و ہو یدی المبسوطۃ علی عبادی و ہو النعمۃ التی انعمت بہا علی من احببتہ من عبادی فمن احببتہ من عبادی و تولیتہ عرفتہ ولایتہ و معرفتہ و من ابغضتہ من عبادی ابغضتہ لانحرافہ عن معرفتہ و ولایتہ فبعزتی حلفت و بجلالی اقسمت انہ لا یتولی علیاً عبد من عبادی الا زحزحتہ عن النار و ادخلتہ الجنۃ و لا یبغضہ عبد من عبادی الا ابغضتہ و ادخلتہ النار و بئس المصیر۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۵

یعقوب کے پسر نے کہا آٹھویں امام
کرتے ہیں یوں بیان ز آبائے نیکنام

فرماتے ہیں حبیبِ خدا سیدالانام
جبریل نے بیاں کیا میکال سے کلام

میکال نے کہا کہ سرافیل کا بیاں
یوں ہے کہ آپ کہتا ہے خلاقِ انس و جاں

میں ہوں خدائی واحد و خلاقِ دوسرا
میرا شریک ہو نہیں سکتا ہے دوسرا

پیدا کیا ہے مینے زمین و زمان کو
قدرت سے اپنے خلق کیا ہے جہان کو

پہر انبیا میں جسکو کہ چاہا کیا پسند
اُن سب میں مصطفےٰ کو کیا مینے ارجمند

اپنا حبیب مینے محمد کو ہے کیا
بعد اُسکے پہر علی کو بڑا مرتبہ دیا

اوسکو وزیر اور وصی نبی کیا
پہنچائے تا کہ لوگونکو احکام مصطفےٰ

بندونپہ مینے اپنا خلیفہ کیا اسے
تا منکشف کرے وہ مضامیں کتاب کے

مینے بنایا اُسکو عَلَم بہرِ اہتدا
بچ جائیں تا کہ لوگ ضلالت سے برملا

حیدر کو مینے اپنا وہ در ہے بنا دیا
جس سے کہ خلق میری طرف آئے دائما[1]

وہ میرا گھر ہے اسمیں جو داخل ہوا بشر
لاریب نار سے ہے وہ بیخوف و بیخطر

مینے ہی اپنا حصن مقرر کیا علی
اس حصن میں ہے جسنے کہ آکر پناہ لی

حاصل علی کے صدقہ سے اسکو ثبات ہے
دنیا و آخرت کے غموں سے نجات ہے

حیدر وہ منہ ہے میرا کہ یا سیدالانام
جس شخص کو توجہ ہو اسکی طرف مدام

اُسکی طرف سے منہ کو نہ پہیرونگا اے رسول
وجہِ علی کی وجہ سے مجکو یہ ہے قبول

جو جو سما و ارض میں خلقت ہے اے نبی
اُن سب پہ مرتضیٰ ہے میری حجتِ قوی

[1] یعنی جس در سے خلق میری طرف آئے دائماً۔

حائل کو جب تلک کہ نہیں حب مرتضیٰ
کرتا نہیں قبول عمل کو میں مطلقا

جو ہو مقر ولایت حیدر کا ای رسول
او صدق دل سی تیری نبوت کرے قبول

اسکے عمل قبول میں کرتا ہوں بیقیاس
اسکے سوا قبول کسیکا عمل نہیں

پہیلا ہوا جو خلق پہ خالق کا ہاتھ ہے
وہ ہاتھ میرا حیدر صفدر کی ذات ہے

لاریب میری نعمت عظمیٰ ہے مرتضیٰ
رکہتا ہوں جسکو دوست میں کرتا ہوں وہ عطا

بندونمیں جسکو دوست میں رکہتا ہوں ای رسول
کرتا ہے بس ولایت حیدر وہی قبول

جو منحرف ولاے علی ولی سے ہے
بیشک کمال بغض مجھے اس شقی سے ہے

مجہکو قسم ہے اپنے ہی عز و جلال کی
بندونمیں میرے ہوئیگا حیدر کا جو ولی

لاریب میں کرونگا اسے داخل جناں
اور رونگا اسکو آتش دوزخ سے میں اماں

رکہونگا اس سی بغض جو دشمن علی کا ہی
دوزخ مقام اپنے عدوی شقی کا ہے

کچہ شک نہیں کہ نار میں اسکا قیام ہے
اسمیں نہیں کلام مرادہ مقام ہے

الحدیث الشریف القدسی ۶ صفحہ ۱۸۲

قال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد الحسینی قال حدثنی محمد بن ابراہیم بن الفزاری قال حدثنا عبد اللہ بن یحییٰ الاہوازی قال حدثنی ابو الحسن علی بن عمرو قال حدثنا علی بن الحسن بن عمرو قال حدثنا الحسن بن محمد بن جمہور قال حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسیٰ الرضا عن موسیٰ بن جعفر عن جعفر بن محمد عن محمد بن علی عن علی بن الحسین عن الحسین بن علی عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللوح عن القلم قال یقول اللہ عز و جل ولایۃ علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل حصنی امن ناری۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۶

سلطانِ طوس شاہِ خراسان امام دیں	کرتے ہیں نقل حضرت کاظم سے بالیقیں
کاظم بیان کرتے ہیں صادق سے یہ خبر	وہ کہتے ہیں کہ کرتے تھے ارشاد یوں پدر
یعنے سنی حدیث یہ میں نے اپنے باپ سے	یعنے جناب سید سجاد کہتے تھے
مجھ سے بیاں یہ سید مظلوم نے کیا	فرماتے تھے امیر عرب شیر کبریا
فرمایا مصطفےٰ نے کہ جبریل نے کہا	میکال نے بھی مجھ سے بیاں اسطرح کیا
یعنے کیا ہے مجھ سے سرافیل نے بیاں	وہ کہتے ہیں کہ لوح و قلم نے کیا عیاں
فرماتا ہے یہ آپ خداوند کردگار	ہے دوستی حیدرِ صفدر مرا حصار
اُس حصن میں جو داخل و آباد ہو گیا	بے شبہ نار سے ہی وہ آزاد ہو گیا

الحدیث الشریف القدسی ۷ صفحہ ۱۸

قال حدثنا علی بن عیسیٰ قال حدثنا علی بن محمد ماجیلویہ قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد البرقی عن محمد بن حسان السلمی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن آبائہ قال نزل جبریل علی رسول اللہ فقال یا محمد السلام یقرئک السلام و یقول انی خلقت السمٰوات السبع و ما فیہن والارضین السبع و من علیہن و ما خلقت موضعاً اعظم من الرکن و المقام و لو ان عبداً دعانی ہناک منذ خلقت السمٰوات و الارضین ثم لقینی جاحداً لولایۃ علی لاکببتہ فی سقر۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۷

اسطرح یہ حدیث زِ آبائے نیکنام
جبریل آئے نزد رسولِ فلک مقام
بعد از سلام کرتا ہے ارشاد یوں خدا
اینس ہر اک مکان سے ہر اک مقام سے
پس ابتدائے خلق سموات و ارض سے
منکر ہو پر ولایتِ حیدر کا وہ شقی

کرتے ہیں نقل جعفرِ صادق شہ انام
آ کر کہا کہ کہتا ہے خالق تمہیں سلام
میں نے کئے ہیں خلق جو یہ ارض اور سما
افضل نہیں ہے جا کوئی رکن و مقام سے
اُس جا پہ بھی جو شخص عبادت میری کرے
اوندھا گرے گا بہ جہنم میں وہ غوی

الحدیث الشریف القدسی ۸ صفحہ ۱۸

قال حدثنا احمد بن علی بن ابراہیم بن ہاشم عن ابیہ عن جدہ علی بن سعید عن الحسین بن خالد عن ابی الحسن الرضا عن آبیہ عن آبائہ عن امیر المومنین قال قال رسول اللہ اخبرنی جبریل عن اللہ عزوجل انہ قال علی بن ابی طالب حجتی علی خلقی و دیان دینی اخرج من صلبہ ائمۃ یقومون بامری و یدعون الی سبیلی بہم ادفع العذاب عن عبیدی و امائی وبہم انزل رحمتی و رواہ فی عیون الاخبار بہذا السند ایضاً۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۸

لوگو جنابِ شاہِ خراسان کا ہے بیاں
فرماتے ہیں حبیبِ خدا شاہِ انبیاء

آبائے طاہرین کی کرتے ہیں یوں عیاں
جبریل نے کہا کہ ہے ارشادِ کبریا

خلقت پہ میری حجت و برہان ہے علی | البتہ میرے دین کا دیان ہے علی
پیدا کرونگا پشت سے حیدر کے وہ امام | یعنی کرینگے جو کہ میرے امر پر قیام
لوگونکو وہ بلائینگے بس میری راہ کو | یعنی وہ ہونگے دین الہی کی راہ بر
اُنکے طفیل خلق چھٹیگی عذاب سے | اُنکے طفیل پائینگے حصّہ ثواب سے

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۹ صفحہ ۱۸۸

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی قال حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن ابی عمیر عن اسمٰعیل بن الفضل عن ابیہ عن ثابت بن دینار عن ابی حمزہ الثمالی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ اوحیٰ الیّ انّہ جاعلٌ لی من امتی اخاً ووصیاً ووارثاً وخلیفۃً فقلت یا رب من ہو فقال یا محمد ذاک من احبّہٗ ویحبنی ذاک المجاہد فی سبیلی والمقاتل للناکثین عہدی والقاسطین فی حکمی والمارقین من دینی ذاک ولیی حقّاً زوج ابنتک وابو ولدک علی بن ابی طالب ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۹

ابن جبیر نے یہ بیاں کی ہے یوں خبر | کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے عباس کے پسر
فرمایا یوں جناب رسول کریم نے | کی مجھکو وحی صاحب عرش عظیم نے
امت میں میں نے تیرا برادر کیا وصی | وارث ترا وہی ہے خلیفہ ترا وہی
کی عرض میں نے کس سے ہے یارب تری مراد | فرمایا حق نے جس سے کہ کہتا ہوں میں وداد
الفت وہ مجھ سے رکھتا ہے محبوب نیکنام | اور میری راہ میں ہے مجاہد علی الدوام

توڑینگے جو کہ عہد مرا ہیں وہ ناکثیں	پیکار و حرب انسے کریگا وہ شاہ دیں
قاسط شقی جو پھر گئے حکم الہ سے	مارق وہ لوگ بھاگی جو خالق کی راہ سے
ان سے لڑیگا آپکا کرار وہ وصی	کچھ شک نہیں کہ مہر الحق ہی دہی لی
سبطین کل پدر سے وہ اور شوہر بتول	لاریب وہ علی ہی علی ای میرے رسول

الحدیث الشریف القدسی ۱۰ از جواہر السنیہ صفحہ ۱۸۰

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی عن احمد بن محمد بن خالد عن العباس بن معروف عن محمد بن یحیی الخزاز عن طلحہ بن زید عن الصادق عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبرئیل من قبل ربی فقال یا محمد انّ اللہ یقریک السلامَ ویقول بشّر اخاک علیًا بانّی لا اُعذب مَنْ تولاہُ ولا ارحم مَنْ عاداہُ

ترجمہ الحدیث القدسی ۱۰ از جواہر السنیہ صفحہ ۱۸۰

لیتے جناب جعفر صادق امام دیں	کرتے ہیں یوں بیان نزا ہاے طاہریں
فرماتے ہیں رسول خدا خاتم الرسل	سردار خلق باعث ایجاد جزو و کل
آکر امین وحی نے مجھسے بیاں کیا۔	بعد از سلام کرتا ہے یوں حکم کبریا
مژدہ یہ اپنے بھائی علی کو سناؤ تم	پیغام کبریا کا یہ اسکو بتاؤ تم
ناجی عذاب سے ہے جو حیدر کا ہی ولی	اسکے عدو پہ رحم کرونگا نہ میں کبھی

الحدیث الشریف القدسی ۱۱ از جواہر سنیہ صفحہ ۱۹۸

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلعم لما خلق اللہ عزوجل ادم ونفخ فیہ من روحہ واسجد لہ ملائکتہ واسکنہ جنتہ وزوجہ حوا امتہ فرفع طرفہ نحو العرش فاذا ہو بخمسۃ سطور مکتوبات قال آدم یارب ماہولاء فقال اللہ عزوجل ہولاء الذین اذا شفعوا الی فی خلقی شفعتہم قال آدم یارب بقدرہم عندک ما اسمہم فقال اما الاول فانا المحمود وہذا محمد واما الثانی فانا العالی وہذا علی واما الثالث فانا الفاطر وہذہ فاطمہ واما الرابع فانا المحسن وہذا حسن واما الخامس فانا ذوالاحسان وھذا الحسین کل یحمد اللہ عزوجل۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۱

عباس کے پسر سے ہے منقول یہ خبر
فرماتے ہیں رسول خدا سید البشر

آدم کو خلق خالق عالم نے جب کیا
مسجود کل ملائکہ کا اُن کو کر دیا

حوا سے انکا عقد کیا پھر کریم نے
ساکن کیا بہشت میں انکو رحیم نے

آدم نے سوے عرش معظم جو کی نظر
دیکھا کہ پانچ سطریں ہیں مکتوب عرش پر

کی عرض بارگاہ خدا میں کہ یا الہ
کن کے یہ نام لکھے ہیں اسجا بعزّ و جاہ

فرمایا حشر میں یہ شفیعان خلق ہیں
انکی شفاعتوں کو کرونگا قبول میں

آدم نے نام پوچھے تو فرمایا یہ کلام
محمود میں ہوں پہلا محمد ہے انکا نام

اور دوسرا علی ہے میں اعلا ہوں لاکلام
میں فاطر اور تیسرا ہے فاطمہ کا نام

چوتھا حسن ہے اور میں محسن بعز و شان
پیدا کنندہ احسان والا میں ہوں حسین انمیں پانچواں

مشغول ہیں یہ میری عبادت میں دائما
کرتے ہیں یہ ہمیشہ میری حمد اور ثنا

الحدیث الشریف القدسی ۱۲ من الجواہر السنیہ صفحہ ۱۹۰

قال حدثنا محمد بن موسی بن المتوکل عن محمد بن ابی عبد اللہ الکوفی عن موسیٰ بن عمران النخعی
عن الحسین بن زید النوفلی عن علی بن سالم عن ابی حمزہ عن سعد الخفاف عن الاصبغ بن
نباتہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لما عرج بی الی السماء السابعۃ ومنھا الی سدرۃ المنتہیٰ
ومنھا الی حجب النور نادانی ربی تعالیٰ یا محمد انت عبدی وانا ربک فلی فاخضع وایای
فاعبد وعلیّ فتوکل فانی رضیت بک عبدا وحبیبا ورسولا ونبیا وباخیک علی خلیفۃ وبابا
فھو حجتی علی عبادی وامام الخلق بہ یعرف اولیائی من اعدائی وبہ یمیز حزب الشیطان
من حزبی وبہ یقام دینی وتنفذ احکامی وتحفظ حدودی وبک وبہ وبالائمۃ من ولدہ
ارحم عبادی وامائی وبالقائم منکم اعمر ارضی بتسبیحی وتہلیلی وتقدیسی وتکبیری وتمجیدی و
وبہ اطہر الارض من اعدائی واورثھا اولیائی وبہ اجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ و
کلمتی العلیا وبہ احیی عبادی وبلادی وبہ اظھر الکنوز والذخائر بمشیتی وایاہ اظھر علی الاسرار
والضمائر بارادتی وامدہ بملائکتی لتؤیدہ علی انفاذ امری واعلان دینی ذاک ولیی حقا و
ومھدی عبادی صدقا۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۲

عباس کے پسر سے روایت ہے یوں رقم — کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے یوں شافع امم
جب ساتویں فلک پہ میں معراج کو گیا — اور واں سے سیر کی ہوئی سدرہ پہ انتہا
پھر واں سے چل کے پہنچا میں اللہ کے حضور — یعنی پہنچ گیا میں قریب حجاب نور

آئی ندا یہ رب سبحانہ سے کہ مصطفےٰ — میں تو ترا الٰہ ہوں تو عبد ہے میرا
میرے لئے خضوع و عبادت میں کر قیام — لازم ہے یہ کہ مجھپہ بھروسہ تو رکھ مدام
ہے تیرے بندہ ہونیسے خورسند کبریا — خوش ہوں کہ تجھکو اپنا حبیب او نبی کیا
خوشنود ہوں میں تیری رسالت سے اے نبی — مسرور ہوں علی کی خلافت سے اے نبی
اے مصطفےٰ خلیفہ و وارث ہے مرا علی — بندوں پہ مرتضےٰ ہے میری حجت قوی
کل میری خلق کے لیے حیدر امام ہے — عرفان اولیا کا اسی سے تمام ہے
اعدائے اولیاء الٰہی جو ہیں جدا — حیدر ہی کے سبب سے یہ حاصل ہوا مدعا
حزب خدا و حزب شیاطیں میں برملا — اسکے سبب سے خلق میں ہے فرق ہوگیا

مقولۂ زائر در توضیح شعر بالا

ترجمۂ حدیث

حزب علی ہے حزب غفور الرحیم کا — اعدا کا حزب حزب ہے دیو رجیم کا
اس سے قیام دین خدا ہے زمین پر — احکام رب کا ہوگا نفاذ اس سے سر بسر
حفظ حدود ایزد باری اسی سے ہو — ہر حکم حق کا خلق میں جاری اسی سے ہو
لوگوں پہ اے رسول جو رحمت ہماری ہے — تم سبکے بس طفیل سے یہ فیض جاری ہے
یا مصطفےٰ جو ہوویگا قایم ترا پسر — اس سے کرونگا ارض کو آباد سر بسر
بھر جائیگی زمیں میری تسبیح سے تمام — بندوں میں پھیل جائیگی تہلیل لا کلام
تقدیس میری اور میری تحمید ہوئیگی — تکبیر میری اور مری تمجید ہوئیگی
کل اپنے دشمنوں سے زمیں کو کرونگا صاف — وارث کرونگا اسکا محبوں کو بے خلاف
کلمہ کو اہل کفر کے کردونگا تب میں پست — مہدی کے ہاتھ سے انہیں ہوجائیگی شکست

ہوگا جو میرے حکم سے غالب وہ ارجمند
زندہ کرونگا اس کے سبب سے عبادکو
ظاہر کرونگا کنز و ذخائر کو اسکے میں
دونگا میں اسکو علم ضمایر کا بیشتر
اعلان دین حق کا کرے گا ضرور وہ
سچا امام اولی ہے وہ مہدی پئے عباد

اُس سے کرونگا اپنے میں کلمہ کو سربلند
آباد تب کرونگا میں سارے بلاد کو
اُس پر عیاں کرونگا جو پوشیدہ بھید ہیں
اُسکی مدد کرینگے فرشتے بھی آنکر
نافذ کریگا خلق میں میرے امور وہ
اور وے صدق سید و سردار کل بلاد

الحدیث الشریف القدسی ۱۳ صفحہ ۲۰۴

قال حدثنا محمد بن عمر الحافظ البغدادی قال حدثنی ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن علی بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب قال حدثنی ابو الحسن الرضا قال حدثنی ابی موسیٰ عن آبائہ عن رسول اللہ عن جبریل عن اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ اولیائی فقد بارزنی بالمحاربۃ ومن حارب اہل بیت نبیی فقد حل علیہ عذابی ومن تولیٰ غیرہم فقد حل علیہ غضبی ومن اعز غیرہم فقد اذانی ومن اذانی فلہ النار۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۳

فرماتے ہیں امام رضا شاہ اولیا
فرماتے ہیں شفیع امم سید جلیل
ارشاد آپ کرتا ہے یوں رب دادگر
گویا کہ اسنے مجھسے کیا ہے مبارزہ

آبائے طاہرین سے ہے نقل یوں ادا
کرتے ہیں نقل ایزد برحق سے جبرئیل
جو میرے دوستوں سے کرے دشمنی بشر
کچھ شک نہیں کہ مجھسے کیا ہے محاربہ

میرے نبی کی آل سے کی جسنے کنارا
کرلینگے جو ولایت اغیار اختیار
آلِ نبی پہ فضل دیا جسنے غیر کو
اسنے عزیز غیر کو جسنے سمجھ لیا
ایذا ہی جسنے دی مجھے انکو لیے ہے نار

اُسکو عذاب دونگا میں بعید و بے شمار
اُنپر کرونگا اپنے غضب کو میں آشکار
باندھا ہے اُس شقی نے میرے ساتھ کو
ایذا وہ خاص مجھکو ہی دی اُسنے بار بار
ہوئیگا وہ لعین سقر میں ذلیل و خوار

الحدیث الشریف القدسی ۱۴ صفحہ ۲۱۴

عن المفید قال اخبرنی ابو بکر محمد بن علی الجعابی قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سعید بن کنانہ قال حدثنا احمد بن عیسیٰ بن الحسن الجرمی قال حدثنا نصر بن حماد قال حدثنا عمرو بن شمر عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر الباقرؑ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال قال رسول اللہ ان جبریل نزل علی فقال ان اللہ یامرک ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیبا فی اصحابک لیبلغوہ من بعدہم ذٰلک عنک و یامر جمیع الملائکۃ ان تسمع ما تذکرہ واللہ یوحی الیک یا محمد ان من خالفک فی امرہ فلہ النار و من اطاعک فلہ الجنۃ۔ فامر النبی منادیا فنادی الصلوٰۃ جامعۃ فاجتمع الناس حتی علا المنبر فقال ذکر کلاما طویلا فی شان علی بن جلبتہ انی مبلغکم عن اللہ تعالی فی امر رجل لحمہ لحمی ودمہ من دمی و ہو الذی انتجبہ اللہ من ہذہ الامۃ واصطفاہ وفضلنی بالرسالۃ وفضلہ بالتبلیغ عنی وخصہ بالوصیۃ وعفر لشیعتہ وانہ تعالی یقول من عاداہ عادانی ومن والاہ والانی ومن ناصبہ ناصبنی ومن خالفہ خالفنی ومن عصاہ عصانی ومن ابغضہ ابغضنی ومن اذاہ اذانی و من احبہ احبنی ومن ارداہ اردانی ومن کادہ کادنی ومن نصرہ نصرنی و ذکر الحدیث

الیٰ ان قال فنزل جبریل وقال یا محمد اِنّ اللہ یقرئک السلام ویقول جزاک اللہ عن تبلیغک خیراً فقد بلغت رسالاتِ ربک ونصحت لامتک وارضیت المومنین وارغمت الکافرین یا محمد اِنّ ابن عمک مبتلا ومبتلا بہ۔ یا محمد قل فی کل اوقاتک الحمد للہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۴

ہے یہ حدیث جابر انصار سے رقم — فرماتے ہیں حبیب خدا سید الامم

نازل ہوئے امین خدا مجتبہٰ اور کہا — کرتا ہے حکم آپکو یوں ربِ دوسرا

خطبہ میں فضل شیر خدا کی بیاں کرو — اصحاب پر مناقب حیدر عیاں کرو

تا سامعین نقل کریں اس کلام کو — خلقت تمام جان لے فضلِ امام کو

حق نے ملائکہ کو بھی یہ حکم ہے دیا — تا جمع ہو کے سب سنیں ارشاد آپکا

اللہ نے کہا ہے کہ در بارۂ علی — مانے نہ حکم آپکا جو شخص ہے وہ دوزخی

اس حکم کو تمہارے بشر جو کہ مان لے — اسکی جزا بہشت بریں ہے یہ جان لے

خیر الوریٰ نے پایا جو یہ حکم کبریا — فرمایا شہر میں یہ منادی کرے ندا

مسجد میں آکے جمع ہوں سب لوگ یکجا — آکر سنیں رسول سے پیغام کردگار

حکم نبی سے جمع ہوئے لوگ سب بہم — منبر پہ جاکے بیٹھے شہنشاہ ذی کرم

اپنے وصی کے فضل بہت سے بیاں کئے — اصحاب پر مناقب حیدر عیاں کئے

منجملہ ان کے یوں ہوا ارشادِ مصطفیٰ — پہنچاتا ہوں میں تمکو یہ پیغام کبریا

اس شخص کے میں بارہ میں کرتا ہوں یہ بیاں — جسکا کہ لحم ہے میرا ہی بیگماں

خوں اسکا میرا خون ہی کچھ اسمیں شک نہیں
پہنچائیگا وہ حکم میرے سبکو بالیقیں

امت میں انتخاب جسے حق نے ہے کیا
اللہ نے ہی جسکو بڑا مرتبہ دیا

تفضیل مجھکو اپنی رسالت سے حق نے دی
تخصیص اسکو میری وصایت سے حق نے دی

اور اسکے دوستونکو ہے بخشا رحیم نے
ارشاد یوں کیا ہے خدائے کریم نے

جسنے کہ دشمنی ہی علی ولی سے کی
لاریب دشمنی ہے وہ رب قوی سے کی

اور جسنے دوستی علی اختیار کی
اسنے پسند کی ہے ولا کردگار کی

جو بدنصیب ناصب حیدر ہے ناصبی
ہے نصب و بغض اسکو جناب خدا سے بھی

جسنے کیا خلاف علی کا تو بالیقیں
لاریب وہ مخالف باری ہوا لعیں

کی حکم مرتضے سے ہے جسنے کہ سرکشی
بس سرکشی وہ اسنے ہی خود کبریا سے کی

موذی علی کا موذی پروردگار ہے
اللہ کا محب علی دوستدار ہے

جسنے کہ بغض حیدر صفدر سے ہے کیا
اسنے وہ بغض خالق اکبر سے ہے کیا

ناصر ہے میرا جسنے کہ نصرت علی کی کی
یاور ہے میرا جسنے اعانت علی کی کی

جس شخص نے کہ کید کیا ہے امیر سے
اسنے کیا ہے کید خدائے قدیر سے

یاں تک کہ پھر کہا یہ رسول جلیل نے
جب کہہ چکا میں یہ تو کہا جبرئیل نے

کہتا ہے تمکو ایزد دانا پس از سلام
تمکو جزا دے حق کہ یہ پہنچا دیا پیام

کی آپنے ہے خوب نصیحت پئے انام
بیشک کیا ہے میری رسالات کو تمام

راضی کیا ہے آپنے کل مومنین کو
اور آپنے ذلیل کیا کافرین کو

یا مصطفے علی کا مصائب میں تحمل
کچھ شک نہیں کہ دیگا خداوند وجہاں

کھائے نبی ہمیشہ پس از شکر کردگار
جانینگے ظالمین کہ کیونکر ہے وہ خوار

الحدیث الشریف القدسی ۱۵ صفحہ ۲۲

روی الشیخ الاجل عماد الدین ابو جعفر محمد بن ابی القاسم الطبری فی کتاب بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ قال اخبرنی الشیخ ابو محمد الحسن بن الحسین بن بابویہ عن عمہ محمد بن الحسن عن ابیہ الحسن عن عمہ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبد الرحمن بن ابی حاتم قال حدثنی ہرون بن اسحاق الہمدانی قال حدثنی عبیدہ بن سلیمان قال حدثنا کامل بن العلا قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ لعلی بن ابی طالب یا علی انت صاحب حوضی وصاحب لوامی الی ان قال وما عرج بی ربی الی السماء فکلمنی ربی الا قال یا محمد اقرأ علیاً منی السلام وعرفہ انہ امام اولیائی ونور اہل طاعتی فہنیاً لک ہذہ الکرامۃ یا علی۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۵

ابن جبیر نے ہے کیا اس طرح بیاں
کرتے ہیں اسکو نقل جناب رسول سے
حامل لوائے حمد کا یا مرتضیٰ ہے تو
مجھکو ہے جتنے بار خدا نے کیا طلب
اور جب خدائے پاک نے مجھسے کیا کلام
یا مصطفیٰ علی کو ہمارا کہو سلام

عباس کے پسر کی زبانی ہوا عیاں
اک دن کہا نبی نے یہ زوج بتول سے
ساقی بروز حشر مرے حوض کا ہے تو
معراج کو گیا ہوں میں جسوقت پیش رب
ہر بار مجھکو حق نے دیا ہے یہی پیام
کہدو کہ اولیا کا ہمارے وہ ہی امام

خلعت ہیں میری اہل اطاعت جو بیشتر	ہے نور اُنکے واسطے حیدر بکرّ و فر
یا مرتضےٰ جو تمکو کرامت خدا نے دی	یہ فضل حق کا تمکو مبارک ہو یا علی

الحدیث الشریف القدسی ۱۶ صفحہ ۲۲۲

وبالاسناد عن ابی سعید محمد بن احمد النیسابوری قال اخبرنا ابو علی احمد بن الحسین الخیاط بقراتی علیہ قال حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد قراتہ علیہ قال حدثنی محمد بن الحسن بن ابو الولید قال حدثنی محمد بن الحسن الصفار قال حدثنی احمد بن محمد قال حدثنی ابی قال حدثنی علی بن المغیرہ ومحمد بن یحییٰ الخثعمی قال حدثنا محمد بن بہلول العبدی عن الصادق عن ابیہ عن آبائہ قال رسول اللہ لما اُسری بی الی السماء وانتہی بی الی حجب النور کلمنی ربی فقال یا محمدؐ بلّغ علی بن ابی طالب منی السلام واَعلمہ انہ حجتی بعدک علی خلقی بہ اسقی العباد الغیث وبہ ادفع عنہم السوء وبہ احتج علیہم یوم یلقونی فایاہ فلیطیعوا ولامرہ فلیأتمروا وعن نہیہ فلینتہوا اجعلہم عندی فی مقعد صدق وابیح لہم جنانی والا یفعلوا اسکنہم ناری مع الاشقیاء من اعدای ثم لا اُبالی۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۶

کشاف علم مصحف ناطق امام حق	یعنی جناب جعفر صادق امام حق
آبائے طاہرین سے کرتے ہیں یوں بیاں	فرماتے ہیں رسول خدا شاہ انس و جاں
معراج کو گیا جو میں اللہ کے حضور	اور انتہا سے سیر ہوا تا بہ ستر نور
فرمایا آپ ایزد دانا نے یوں کلام	اے مصطفےٰ علی کو ہمارا کہو سلام

کہنا علی سے تم کہ یہ کہتا ہے کبریا | بعد از نبی ہے خلق پہ وہ حجتِ خدا
مینہہ اُسکے ہی طفیل سے پاتے ہیں سب عباد | سرسبز اُسکی وجہ سے ہوتی ہیں کل بلاد
بندوں سے اپنے دفع جو کرتا ہوں ہر بلا | وہ بھی بوجہ حیدرِ صفدر ہے برملا
آئینگے جب حضور میں میرے انام سب | بندوں پہ احتجاج اُسی سے کرینگا رب
جس امر کا وہ حکم دے مردم وہی کریں | جس سے کرے وہ منع تو اُس کام سے ڈریں
اس طرح سے کرینگے جو لوگ اُسکا انقیاد | جنت میں سب وہ دیکھے کرونگا میں اُنکو شاد
مانینگے جو نہ حکمِ علی ولی بشر | ساتھ اشقیا کے ہونگے وہ داخل سقر
پروا نہیں ہے مجھکو سزا مجھسے پائنگے | اعدائے حق کے ساتھ وہ دوزخ میں جائنگے

الحدیث الشریف القدسی ۱۷ صفحہ ۲۲۲

وبالاسناد عن ابی سعید بن احمد النیشاپوری قال حدثنا ابوبکر محمد بن احمد بن الحسن الخطیب الدینوری بقرأتی علیہ قال حدثنی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد البزاز بسامرا قال حدثنا احمد بن عبداللہ بن المرزور الہاشمی الحلبی حدثنا علی بن عادل القطان بصنعبیین حدثنا محمد بن سیم ابو سطے حدثنا الجمانی عن شریک عن سلیمان الاعمش قال حدثنی ابوالمتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیامۃ یقول اللہ لی و لعلی ابن ابی طالب ادخلا الجنۃ من احبکما و ادخلا النار من ابغضکما و ذلک قول اللہ عزوجل القینا فی جہنم کل کفار عنید۔

ترجمۂ الحدیث القدسی ۱۷

حضرت ابو سعید مددگارِ مصطفےٰ | کرتے ہیں نقل اسکو زِ محبوبِ کبریا

فرماتے ہیں کہ آئیگا روزِ قیام جب
جو ہو محب تمہارا و جنت میں اسکو گھر
اُسپر وہ دال آیہ ربِ مجید ہے

حیدر کو اور مجھکو کہیگا کریم تب
دشمن جو ہو تمہارا کرو داخلِ سقر
جس آیہ کے اخیر میں لفظِ عنید ہے

الحدیث الشریف القدسی ۱۸ صفحہ ۲۲۴

رَوَی الشیخ الثقۃ الجلیل محمد بن علی الخزاز القمی فی کتاب الکفایہ فی النصوص علی عدد الائمۃ
قال حدثنا ابو الحسن علی بن الحسین بن محمد قال حدثنا ابو محمد ہرون بن موسیٰ فی ربیع الاول
سنۃ ۳۸۱ قال حدثنی ابو علی محمد بن ہمام قال حدثنی عامر بن کثیر البصری قال حدثنی الحسن
بن محمد بن ابی شعیب الحرانی قال حدثنی مسکین بن بکر ابو بسطام عن شعبۃ بن الحجاج
عن ہشام بن زید عن انس بن مالک قال ہرون و حدثنا حیدر بن محمد بن نعیم السمرقندی
قال حدثنی ابو النصر محمد بن مسعود العیاسی عن یوسف بن سخت البصری قال حدثنا
منجاب بن الحرث قال حدثنا محمد بن یسار عن محمد بن جعفر غیدر عن ہشام بن زید عن
انس بن مالک وذکر حدیثاً من جملتہ ان قال قال رسول اللہ لما عرج بی الی السماء ودَ
دعنی جبرئیل فقلت حبیبی جبرئیل افی مثل ہذا المقام تفارقنی فقال یا محمد انی لا اجوز ہذا الموضع
فتحترق اجنحتی ثم زج بی فی النور ما شاء اللہ فاوحی اللہ الیّ یا محمد انی اطلعت الی الارض
اطلاعۃ فاخترتک منہا وجعلتک نبیاً ثم اطلعت ثانیاً فاخترت منہا علیاً فجعلتہ وصیک
ووارث علمک والامام بعدک واخرج من اصلابکما الذریۃ الطاہرۃ والائمۃ المعصومین
خزّان علمی فلولاکم لما خلقت الدنیا ولا الآخرۃ ولا الجنۃ ولا النار یا محمد تحب ان تراہم
قلت نعم یا رب فنودیت یا محمد ارفع راسک فرفعت راسی فاذا انوار علی وفاطمہ والحسن

اسپر وہ دال قولِ خدائے مجید ہے ۱۲

والحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی والحجۃ یتلالأ بینہم کانہ کوکب دری فقلت یا رب من ہولاء و من ہذا فنودیت یا محمد ہم الائمۃ بعدک المطہرون من صلبک و ہذا الحجۃ الذی یملأ الارض قسطاً و عدلاً و یشفی صدور قوم مومنین۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۸

مروی ہے انس سے کہ ہے ارشاد مصطفیٰ
اپنی قیام گاہ پہ جبریل رہ گئے
بولے قدم جو آگے یہاں سے بڑھاؤں
آگے نہیں ہے جانیکا مقدور اب مجھے
آگے بلطف ایزد برحق جو میں بڑھا
کی مجھکو وحی ایزد دانا نے اے نبی
ڈالی نگاہ خلق پہ تب مینے اے رسول
تجھکو کیا پسند نبوت کیواسطے
باردوم جو خلق پہ مینے نگاہ کی تو
اسکو بنایا وارث علم پیمبری
خزان علم طاہر و معصوم ہر امام
تم سبکا خلق ہوتا نہ مقصود گر مجھے

فرمایا جب فلک پہ میں معراج کو گیا
مینے کہا اکیلا ہو کیوں چھوڑتے مجھے
جل جائیں میری پر یہ سزا حق سے پاؤں میں
جاؤں اگر جلائے تجلائے رب مجھے
اسوقت نور رب نے احاطہ مجھے کیا
مخلوق سب یہ خلق تھی جسوقت بنی کی
کل خلق میں پسند کیا تجھکو اور قبول
پھر خلق میں سے تیری اخوت کیواسطے
سب میں پسند مینے کیا مرتضیٰ علی
مخلوق کا امام تمہارا کیا وصی
تم دونوں کی ہی نسل سے ہونگے لاکلام
ہوتا نہ پھر قبول ہی خلق بشر مجھے

تم سبکو گر میں خلق نکرتا تو ای حبیب ... ہوتا نہ پہر وجود کسی شی کو بہی نصیب
دنیا و آخرت نہ بناتا میں اے نبی ... کرتا نہ خلق نار نہ جنت کو میں کبہی
پہر جانب خدا سے یہ آئی مجہے ندا ... کیا چاہتے ہو دیکہہ لو تم اپنی اوصیا
کی عرض چاہتا ہوں کہ دیکہوں میں نو دعا ... فرمایا سر اٹہا کے تم ان سبکو دیکہہ لو
سر جب اٹہایا دیکہے یہ انوار کبریا ... یعنے علی و فاطمہ شبیر و مجتبے
سجاد اور محمد و جعفر ہیں رہنما ... پہر کاظم و رضا و تقی دیں کے پیشوا
پہر ہیں نقی تو پہر ہے حسن عسکری کا نور ... قایم کا نور نجم سا رخشاں ہے دور دور
کی عرض مینے دیکہ کے اے رب ورا ... یہ کون ہیں تو حکم یہ حق کا مجہے ہوا
یہ ہیں تمہارے بعد امام اور رہنما ... ہونگے یہ تیری نسل سے پاکیزہ مقتدا
کوکب کی طرح ان میں چمکتا جو نور ہے ... مہدی دیں وہ حجت رب غفور ہے
انصاف سے بہریگا زمیں کو یہ رہنما ... اور مومنوں کے سینوں کو بخشیگا یہ شفا

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹ صفحہ ۲۲۷ و ۲۲۸

وقال حدثنا محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قال حدثنا محمد بن موسے بن المتوکل قال حدثنا محمد بن عبد اللہ الکوفی قال حدثنا موسیٰ بن عمران النخعی عن عمہ الحسین بن یزید النوفلی عن الحسن بن علی بن ابی حمزہ عن الصادق عن ابیہ عن آبائہ عن امیر المومنین قال قال رسول اللہ حدثنی جبریل عن رب العزۃ انہ قال من علم انہ لا الہ الا انا وحدی وان محمد عبدی و رسولی وان علی بن ابی طالب خلیفتی وان ائمۃ من ولدہ حجج

ادخلته الجنة برحمتی و نجیته من النار بعفوی و ابحت له جواری و اوجبت له کرامتی و اتممت علیه نعمتی و جعلته من خاصتی و خالصتی ان نادانی لبیته و ان دعانی اجبته و ان سألنی اعطیته و ان سکت ابتدأته و ان اساء رحمته و ان فر منی دعوته و ان رجع الی قبلته و ان قرع بابی فتحته و من لم یشهد ان لا اله الا انا وحدی او شهد و لم یشهد ان محمد عبدی و رسولی او شهد و لم یشهد ان علی بن ابی طالب خلیفتی او شهد و لم یشهد ان الائمة حججی فقد جحد نعمتی و صغر عظمتی و کفر بآیاتی و کتبی ان قصدنی حجبته و ان سألنی حرمته و ان نادانی لم اسمع نداءه و ان دعانی لم استجب دعاءه و ان رجانی خیبته و ذلک جزاءه منی و ما انا بظلام للعبید۔

فقام جابر بن عبد الله الانصاری فقال یا رسول الله من الائمة من ولد علی بن ابی طالب فقال الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة ثم سید العابدین فی زمانه علی بن الحسین ثم الباقر محمد بن علی و ستدرکه یا جابر فاذا ادرکته فاقرأه عنی السلام ثم جعفر بن محمد الصادق ثم الکاظم موسی بن جعفر ثم الرضا علی بن موسی ثم التقی محمد بن علی ثم النقی علی بن محمد ثم الزکی الحسن بن علی ثم ابنه القائم بالحق مهدی امتی یملأ الله به الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما هؤلاء یا جابر خلفائی و اولیائی و عترتی من عصاهم فقد عصانی و من انکر واحدا منهم فقد انکرنی بهم یمسک الله السماء ان تقع علی الارض۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۹

مولی الانام بحر حقایق شہ امم
یعنے جناب جعفر صادق شہ امم

کرتے ہیں نقل اپنے جد نامدار سے
اور وہ امیں سے اور امیں کردگار سے

ارشاد آپ کرتا ہے خلاق انس و جاں
جو شخص جانے یہ کہ ہیں واحد ہوں بیگماں

اسکو یقین ہو کہ محمد تو ہے نبی
بعد انکے پھر خلیفہ حق ہے مرا علی

اولاد مرتضے سے ایمہ کا اعتقاد
رکھتا ہو وہ کہ حجت حق ہیں پئے عباد

لاریب میں کرونگا اسے داخل جناں
دونگا نجات اسکو جہنم سے بیگماں

پوری کرونگا اسکے لئے اپنی نعمتیں
واجب کرونگا اسکے لئے میں کرامتیں

دایم رکھونگا اسکو میں اپنے جوار میں
داخل کرونگا اپنے خواص اور خیار میں

گر وہ مجھے بلائیگا دونگا اسے جواب
گر وہ دعا کریگا کروں گا میں مستجاب

مانگے جو مجھسے وہ تو میں اسکو عطا کروں
خاموش وہ رہے تو میں خود ابتدا کروں

گر وہ کرے گناہ تو بخشونگا میں اسے
بھاگے وہ مجھسے گر تو بلاؤنگا میں اسے

لوٹے جو میری سمت قبول اسکو میں کروں
کھٹکائے میرا در تو میں در اپنا کھولدوں

واحد نہ مجھکو جانیگا جو خلق میں جہول
یا جانے اور نہ مانے محمد کو وہ رسول

یا مانے مصطفے کو پہ ہو منکر علی
یعنے نہ جانے انکو خلیفہ پس از نبی

یا مرتضے کو میرا خلیفہ تو مان لے
پر سائر[1] ائمہ کا انکار وہ کرے

[1] سایر بمعنی باقی - اور بمعنی تمام - وکل جو کہ زبان زد اور مروج ہے یہ منجملہ اغلاط الخواص ہے کما صرح بہ الحریری فی درۃ الغواص ۱۲ منہ

انکار اسنے ہی میری نعمت کا کر دیا
سمجھا حقیر میری بزرگی کو برملا

کافر ہوا ہے وہ میری ایات سے ضرور
اور صحف کبریا سے بھی وہ شخص ہے نفور

گر قصد بھی کریگا میری سمت وہ شقی
آنے نہ دونگا اُسکو میں اپنی طرف کبھی

مجھسے سوال جب وہ کریگا کبھی لعین
محروم اسکو رکھونگا میں اسمیں شک نہیں

ہرگز نہیں سنونگا پکارے وہ گر جہول
گر وہ دعا کرے نہ کرونگا اسے قبول

امید مجھسے رکھکے وہ خیبت اٹھائیگا
مجھسے جزا وہ اپنے عمل کی یہ پائیگا

اُسکی رجا کے واسطے ہے خیبت مزید
ہرگز نہیں ہوں میں کبھی ظلام للعبید

خیر البشر سے سنکے یہ ارشاد کبریا
جابر نے اُٹھکے سرور عالم سے یہ کہا

اولاد مرتضیٰ سے ہیں وہ کون مقتدا
ارشاد تب حبیب الٰہی نے یوں کیا

بعد از علی امام حسن او حسین ہیں
فردوس کے جوانوں کی یہ زیب و زین ہیں

سردار عابدوں کے علی ہیں پس از حسین
پھر باقر العلوم ہیں عابد کے نور عین

جابر حضور صحبت باقر تو پائے گا
جب پائے اُسکو کہیو سلام اُس سے تو مرا

باقر کے بعد جعفر صادق امام ہیں
پھر کاظم و رضا و تقی لا کلام ہیں

بعد انکے ہیں علی نقی پھر ہیں عسکری
پھر انکے بعد قایم اولاد احمدی

پہلے زمیں جور سے پُر ہوئیگی تمام
انصاف سے بھریگا اُسے آکے وہ امام

جابر یہ ہیں خلیفہ میرے اولیا میرے
عترت مری یہی ہے یہی اوصیا میرے

عصیان انکا جسنے کیا جان بالیقیں
عصیان اسنے میرا کیا اسمیں شک نہیں

انمیں سے جو کہ ایک کا منکر ہے ہو گیا
انکار اُسنے میری نبوت کا ہے کیا

عرض بندۂ آثم مقترب علی ابوالقاسم العبد المسکین المستکین زائر سید المرسلین۔ شفیع المذنبین بدرگاہ جناب ارحم الراحمین خیر الغافرین الذی سبقت رحمتہ غضبہ تعالیٰ شانہٗ و عظم برہانہٗ۔

اے مالک زمین و زماں خالق جہاں
اے فاطر مکین و مکاں رب انس و جاں

عالم ہے تو کہ تجھکو میں خالق ہوں جانتا
بے مثل و لاشریک ہوں میں تجھکو مانتا

ماہر ہے تو کہ شرک کو اس دل میں جا نہیں
سجدہ سوائے تیرے کسیکو کیا نہیں

ہے مجھکو تیرے ساری رسولوں پہ بھی یقیں
میرے نبی ہیں خیر وری ختم مرسلیں

اور بعد انکے تیرا ولی ہے میرا امام
اس دین حق کا جسکے سبب سے ہوا قیام

گیارہ امام نسل سے انکے ہوں مانتا
ان سبکو اپنا ہادی و رہبر ہوں جانتا

اقرار مجھکو دل سے ہے روز حساب کا
واللہ میں مقر ہوں عذاب و ثواب کا

قرآن کو کتاب الٰہی ہوں جانتا
احکام تیرے دل سے ہوں سارے میں مانتا

فرمایا ہے یہ تو نے کہ جس شخص کو یقین
ہو ان امور پر اسے خیبت کبھی نہیں

فرمایا ہے یہ تو نے ہو جسکا یہ اعتقاد
اسکی دعا قبول ہے دونگا اسے مراد

اسکے گناہ عفو کرونگا میں بالیقیں
محروم میرے در سے وہ ہرگز کبھی نہیں

وعدے کئے جو تو نے وہ سب دیجیو مجھے
محروم اپنے در سے نہ رد کیجیو مجھے

مجھکو طفیل سید و سردار کائنات
آزاد کر جہیم سے اے رب پاک ذات

رضوان تیرا روضۂ رضواں سے ہے زیاد
اور تیرا قہر آتش سوزاں سے ہے زیاد

خواہاں ہوں اسکا تجھسے کہ خوش ہو مجھسے تو
اے میرے کردگار رضامند مجھسے ہو

طالب ہوں تجھسے میں تیری رضوانکا یا الٰہ	اور اپنے لطف و قہر سے دے مجھکو تو پناہ

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۰ صفحہ ۲۳۲

وفی تفسیر الامام ابی محمد الحسن العسکری عن آبائہ قال قال رسول اللہ عن جبریل عن اللہ تعالیٰ قال یا عبادی اعملوا افضل الطاعات واعظم معاصا لاسالمکم وان قصرتم فیما سواھا واترکوا اعظم المعاصی واقبحھا لئلا اناقشکم فی رکوب ما عداھا ان اعظم الطاعات توحیدی وتصدیق نبیی والتسلیم لمن نصبہ من بعدہ وھو علی بن ابی طالب والائمۃ الطاہرین من نسلہ و ان اعظم المعاصی عندی الکفر بی وبنبیی ومنابذۃ ولی محمد بعدہ علی بن ابی طالب واولیائہ من بعدہ فان اردتم ان تکونوا عندی فی المنظر الاعلی والشرف الاشرف فلا یکونن احد من عبادی اثر عندکم من محمد وبعدہ من اخیہ علی وبعدھما من ابنائھما القائمین بامور عبادی بعدھما فان من کان ذالک عقدہ جعلتہ من اشرف ملوک جنانی واعلموا ان ابغض الخلق الی من تمثل بی وادعی ربوبیتی وابغض الخلق بعدہ من تمثل بمحمد فنازعہ نبوتہ وادعاھا وابغضھم الی بعدہ من تمثل بوصی محمد نازعہ محلہ وشرفہ وادعاھما وابغض الخلق الی بعد ھؤلاء المدعین لما ھم بہ لسخطی متعرضون من کان لھم علی ذالک من المعاونین و ابغض الخلق الی بعد ھؤلاء من کان بفعلھم من الراضین وان لم یکن لھم من المعاونین کذالک احب الخلق الی القوامون بحقی وافضلھم

لدی واکرمهم علی محمد سید الوری واکرمهم وافضلهم بعده علی اخو المصطفی
المرتضی ثم من بعده القوامون بالقسط من آئمة الحق وافضل الناس
بعدهم من اعانهم علی حقهم واحب الخلق الی بعدهم من احبهم
وابغض اعداهم وان لم یمکنه معونتهم۔

ترجمة الحديث القدسي ۲۰

یوں فضل میں جناب نبی و علی کی ہے — تفسیر میں امام حسن عسکری کے ہے
فرماتے ہیں کہ کرتے ہیں ارشاد مصطفیٰ — اگر امین وحی نے مجھسے بیاں کیا
کرتا ہے اپنے بندونکو ارشاد کبریا — تم لوگ لاو افضل طاعات کو بجا
تا بخشدوں میں اپنے کرم سے تمہیں ضرور — اعمال باوری ہیں جو ہون تمسے کچھ قصور
اے بندو انکو چھوڑ دو عصیاں جو سخت ہیں — پرسش کروں نہ اونگناہونکی تمسے میں
توحید میری اعظم طاعات جان لو — اور دل سے تم نبوت احمد کو مان لو
جانو علی کو بعد پیمبر کے تم امام — پھر نسل سے علی کے ائمہ میں لاکلام
توحید اور نبی و ائمہ کا اعتقاد — ہیں تین امر اعظم طاعات پر عباد
ہیں تین سخت تر گنہ خوب جان لو — ہیں کفر یہ ہمیشہ تم ان تینو سے بچو
انکار میرا میرے پیمبر سے انحراف — بعد از نبی ائمہ اطہار سے خلاف
تم چاہو گر کہ منظر اعلا نصیب ہو — اور فضل تمکو اشرف و اسنی نصیب ہو
پس اے عباد تمکو یہ لازم ہے لاکلام — بعد از نبی اطاعت حیدر کرو مدام
حیدر کے بعد انکے جو نائب امام ہیں — بندونکے انتظام پہ قایم مدام ہیں

اون کی ہمیشہ دل سے اطاعت کیا کرو
دم اُنکی انقیاد کا دایم بھرا کرو

افضل نہ اُن سے تم کسی بندہ کو جاننا
اور صدق دل سے اُنکی اوامر کو ماننا

جس شخص کے یہ دل میں عقیدہ ہو بسر
وہ اشرف ملوک جناں ہوئیگا بشر

دشمن زیادہ خلق میں میرا وہ ہوئیگا
جس نے کیا ہی خلق میں دعوا خدائیکا

بعد اوسکے سب سے ہی مرا دشمن وہی زیاد
جس شخص نے نرکھا محمدؐ کا اعتقاد

بعد از محمدِ عربی شاہ دوسرا
جس شخص نے کیا ہے نبوت کا ادّعا

اوس نے نزاع کی ہے محمدؐ سے برملا
اِسمیں نہیں کلام کہ دشمن ہی وہ مرا

پھر اُسکی بعد ابغض مخلوق بدترین
وہ لوگ ہیں بہ نزد خداوند عالمین

جھگڑا کیا جنھوں نے وصی رسول سے
پیش آئے ہیں بقہر جو زوج بتول سے

جھوٹا کیا خلافتِ احمد کا ادّعا
بن بیٹھے جو نبی کے خلیفہ با فترا

پھر اُن کے بعد ابغض مخلوق وہ ہوئے
اُن کاذبوں کے حامی و ناصر ہیں جو ہوئے

اور اُن کے بعد نزد خدا ابغض انام
وہ ہیں جو اُنکے فعل پہ خوشنود ہیں مدام

کل خلق میں احب ہیں مجھے بس وہی بشر
قایم مرے حقوق کو رکھیں جو سر بسر

اُن سب میں برگزیدہ و افضل ہیں مصطفےٰ
بعد اُنکے سب سے اکرم و اکمل ہیں مرتضےٰ

اور اُن کے بعد شرف و افضل ہیں وہ امام
جن سے کہ عدل و داد کا قایم ہی انتظام

بعد اُنکے پھر حبیب مرے وہ ہیں جان لو
رکھتے ہیں جو ولاءِ نبی دایمہ کو

نصرت تو اُن کی کر نہیں سکتے وہ نیکنام
پر اُن کے دشمنوں سی ہیں بیزار وہ مدام

الباب الثانی فی الاحادیث الشریفۃ القدسیۃ المنقولۃ

والاخبار الصحیحۃ الماثورۃ المرویۃ بطرق العامۃ ای بطریق المسلمۃ فی فضائل مولانا اسد اللہ الغالب غالب کل غالب ومقصود کل قاصد و مطلوب کل طالب ونقطۃ دائرۃ المطالب یعسوب الدین وقاتل المشرکین و حجۃ اللہ علی العالمین سید الوصیین وامام المتقین علی بن ابی طالب واثبات امامۃ ووصایۃ ونیابۃ وخلافۃ بلا فصل بعد خاتم النبیین وسید الاولین و الآخرین و اشرف الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہما وعترتہما الطیبین و فی مناقب الائمۃ المیامین من اولادہ الطاہرین المعصومین واثبات امامتہم واحد بعد واحد عقب ابیہم امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین۔ وقد اخذت منہا فی ھذا الکتاب وحررت من جملتہا فی ھذا الباب عشرین حدیثاً وفیہا کفایۃ ان شاء اللہ الکریم الوھاب لمن تامل وتدبر وتانیٔ وتذکر وتفحص واستبصر وسلک طریق الا نصاف وترک سبیل الغی والاعتصاف من ارباب العقول واصحاب الالباب واللہ ولی التوفیق والیہ المرجع والمآب۔

باب دوم

اس میں وہ بیس احادیث قدسیہ ہیں جو منقول و ماثور بطریق حضرات اہل سنت وجماعت ہیں۔

پس جو شخص جناب باری تعالیٰ شانہ وعظم برہانہ اور اوس کے حبیب رسول برحق پر صدق

دل سے ایمان لایا ہوا ور جمیع اوامر ونواہی میں احکام الہی وارشادات جناب رسالت پناہی کا تابع اور منقاد ہوا ور روز معاد کا یقین رکھتا ہوا ور یوم الفزع الکبرسی ڈرتا ہوا ور عقل وانصاف سے بہرہ ور ہو تو اوس کے لئے یہ احکام ربانی واحادیث رحمانی جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبانی علماء ومحدثین وثقات ومعتمدین اہل سنت کے سے روایت کی ہوئیں جناب امیر المومنین وسید الوصیین علی بن ابی طالب اور اون کی اولاد طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کے امامت ووصایت وخلافت کے ثبوت کیواسطے کافی ہیں انشاء اللہ المستعان اگر دیکھنے اور پڑھنے والے حضرات چشم بصیرت اور انصاف سے ملاحظہ کریں اور جناب باری جلت آلائہ وعظمت نعمائہ توفیق بھی عنایت فرمائے والھدایۃ امر من لدیہ

الحدیث الشریف القدسی نمبرا من الجواہر السنیہ صفحہ ۳۶ مطبوعہ بمبئی

ساوی الخوارزمی فی کتاب المناقب قال ذکر الامام محمد بن احمد بن علی بن الحسین بن شاذان قال حدثنی ابو محمد ھارون بن موسی عن عبد العزیز بن عبد اللہ عن جعفر بن محمد عبد الکریم قال حدثنی فیحان العطار ابو نصر عن احمد بن محمد بن الولید عن ربیع بن الجراح عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس آدم فقال الحمد للہ فقال اللہ حمدنی عبدی وعزتی وجلالی لولا عبدان ارید ان اخلقھما فی دار الدنیا ما خلقتک قال یا رب ایکونان منی قال نعم ارفع راسک فانظر فرفع

راسه فاذا علی العرش لا الٰہ الا اللہ محمد نبی الرحمۃ و علی مقیم الحجۃ من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقہ لعن وخاب اقسمت بعزتی ان ادخل الجنۃ من اطاعہ وان عصانی وان ادخل النار من عصاہ و ان اطاعنی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر (۱)

لکھتا ہوں ہی کتاب مناقب میں جسطرح — کرتا ہے نقل اخطب خوارزم اسطرح

مسعود کے پسر سے ہی منقول یہ خبر — کہتے ہیں وہ کہ کہتے ہیں یوں سید البشر

آدم نے جان پائی تو اوسوقت چھینک لی — اور بعد عطسہ حمد خدائے کریم کی

فرمایا حق نے حمد کی بندہ نے اے مری — سوگند مجکو اپنے ہی عز و جلال کی

دو عبد خلق کرنے نہ ہوتے اگر مجھے — ہرگز نہ خلق کرتا میں اے ابوالبشر تجھے

آدم نے عرض کی کہ وہ کیا مجھسے ہونگے — فرمایا ہاں اٹھا کے تو سر اونکو دیکھ لے

آدم نے سر اٹھا کے جو کی اطرف نظر — لکھا ہوا تھا کلمۂ توحید عرش پر

لکھا تھا بعد اوس کے محمد رحیم ہے — اور حجت خدا کا علی بس مقیم ہے

جس شخص نے کہ جان لیا ہی حق علی — کچھہ شک نہیں کہ ہوگیا وہ پاک اور زکی

منکر ہوا جو حق علی کا تو بالیقیں — خائب ہوا لعین ہوا وہ شخص شک نہیں

داخل کروں گا خلد میں اسکے مطیع کو — کیسا ہی گو کہ میرا گنہ گار کیوں نہ ہو

عاصی جو ہوگا اوسکا جہنم میں جائیگا — میرا ہو گو مطیع نہ کچھہ نفع پائیگا

قال الشیخ الحر العاملی مؤلف الجواهر السنیه فی الاحادیث القدسیه

بعد نقل ھذا الحدیث الشریف اقول ھذا یدل صریحاً علی ان محمداً وعلیاً علۃ خلق الخلق و انہ یجب معرفۃ حق علی ویحرم انکار حقہ ویستحق منکرہ اللعن والخیبۃ وتجب طاعۃ علی وتحرم معصیتہ ووجہ الاستدلال علی ذالک واضح وکلہ من لوازم الامامۃ وملزومہا وھذا ھو المطلوب۔

ترجمہ قول جناب شیخ حرّ عاملی علیہ الرضوان

اب بعد اس کے کہتے ہیں یوں حرّ عاملی — دیکھو کہ اس حدیث سے تصریح ہوگئی
اس امر کی کہ باعثِ ایجادِ جزو و کل — شیرِ خدا ہے پاک ہیں اور خاتم الرسل
ظاہر ہوا کلام خدا سے بطرزِ خوب — عرفانِ حقِ حیدرِ کرار کا وجوب
کرتا ہے آشکار یہ اللہ کا کلام — انکارِ حقِ حیدرِ کرار ہے حرام
منکر جو ہوں حقوقِ جنابِ امیر کے — ارشادِ حق سے خائب و ملعون وہ ہوئے
واجب طاعت آپکی ہی عصیان حرام ہی — اے بھائیو یہ مانو خدا کا کلام ہے

توثیق صدر الائمہ اخطب خوارزم

صدر الائمہ ابو المؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی المشہور باخطب خوارزم اہل سنت و جماعت کے ثقہ اور معتمد اور اعلا درجہ کے فاضل و محدث ہیں جو صاحب ان کی توثیق دیکھنا چاہئیں تو ان کی تعریفیں مجلدات کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں ملاحظہ کریں۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین مولوی السید حامد حسین رفع اللہ مقامہ فی اعلا علیین بجاہ جدہ سید المرسلین وآلہ۔ یہ امیر المومنین صلی اللہ علیہما وعلی اولادہما الطیبین مجلد ششم عبقات الانوار۔ حدیث تشبیہ کے

الحدیث الشریف القدسی نمبر (۲) صفحہ ۲۳۷

قال الخوارزمی وانبانی ابو العلا الحسن بن احمد العطار المقری حدثنی الحسن بن احمد المقری اخبرنی احمد بن عبد اللہ الحافظ حدثنی محمد بن عمر بن سلام الحافظ وما کتبتہ الا عنہ حدثنی

صفحہ ۲۰۷ میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اخطب خوارزم اہل سنت کے بہت بڑے علماء معتمدین وثقات محدثین میں سے ہیں اہل سنت کے بڑے بڑے عالموں اور عالیشان فاضلوں نے مثل عماد الدین[1] ابو عبد اللہ محمد بن محمد الکاتب الاصفہانی۔ وابو الفتح[2] ناصر بن ابی المکارم عبد السید بن علی المطرزی اور محمد بن[3] محمود بن الحسن ہبۃ اللہ بن المحاسن المعروف بابن النجار اور ابو الولید[4] محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی۔ اور ابو الصفا[5] صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی اور ابو الوفا عبد[6] القادر بن محمد بن نصر اللہ بن سالم القرشی اور تقی الدین[7] ابو الطیب محمد بن ابی العباس احمد بن علی الفاسی المکی۔ اور جلال الدین[8] عبد الرحمن بن کمال الدین السیوطی۔ اور شہاب[9] الدین احمد صاحب توضیح الدلایل علی ترجیح الفضائل۔ اور محمود بن[10] سلیمان الکفوی نے اپنی اپنی کتابوں میں بہت کچھ فضائل اور مناقب اور محامد اخطب خوارزم کے تحریر کئے ہیں۔ اور نیز علماء اہل سنت میں سے مثل محمد بن[1] یوسف الکنجی الشافعی۔ اور محمد بن[2] یوسف بن محمود بن الحسن الزرندی اور[3] محمد بن ابراہیم بن علی المعروف بابن الوزیر الصنعانی۔ اور نور الدین[4] علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ المعروف بابن الصباغ المالکی۔ اور ابو الحسن[5] علی بن عبد اللہ السمہودی الحسینی۔ اور شہاب[6] الدین احمد بن محمد۔ اور کمال الدین[7] بن فخر الدین الجہرمی۔ اور احمد بن[8] الفضل بن محمد باکثیر۔ اور عبد اللہ[9] بن محمد المطیری۔ اور مولوی ولی اللہ[10] بن حبیب اللہ

محمد الحسن بن مرداس من اصل کتابہ اخبرنی احمد بن الحسن الکوفی حدثنی اسماعیل بن علیۃ عن یونس بن عبد عن سعید بن جبیر عن ابی الحمرا صاحب رسول اللہ قال قال رسول اللہ رائت لیلۃ اسری بی مثبتا علی ساق العرش انا غرست جنۃ عدن محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بعلی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر (۲)

ہی نقل یہ بہی اخطب خوارزم نے کیا
حمرا کا باپ صاحب سردار کائنات
جس رات عرش پر مجھے اللہ لے گیا

یہ بہی کلام پاک مناقب میں ہی لکہا
کہتا ہے آپ کہتے تھے یوں شافع عصات
دیکھا یہ ساقِ عرش پہ میںنے لکھا ہوا

لکھنوی اور مولوی حیدر علی صاحب منتہی الکلام نے اخطب خوارزم سے اپنی اپنی کتابوں میں مضامین اور روایات اور عبارات نقل کی ہیں۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے ان سب علماء مقبولین مذکورین کی عبارتین جو کہ صدر الائمہ اخطب خوارزم کی مناقب و محامد پر مشتمل ہیں صفحہ ۲۷۸ سے ۳۱۲ تک نقل فرمائی ہیں یہ رسالہ اون عبارات کی گنجایش نہیں رکھتا جن صاحبون کو اس معاملہ میں تحقیق منظور ہو اور صدر الائمہ کی توثیق مفصل طور پر دیکھنا چاہیں تو مجلدات عبقات الانوار کو ملاحظہ کرین اور پہر اصل کتب کو جن کے حوالہ دئے گئے ہیں ملاحظہ کرین۔

ہم نے تو جس قدر اون کی توثیق کا پتہ اور نشان یہاں لکھدیا ہے اسی قدر کو کافی سمجھتے ہیں ۱۲ منہ۔

قدرت سے اپنی خُلدِ برین کو بنایا ہی
اور باغِ عدن آپ سی پیس نے لگایا ہی

کُل میرے خلق میں ہے محمد مرا صفی
تا ئیماد سکی ہیں لئے علی ولی سی کی

اگرچہ اخطب خوارزم کی توثیق کا پتہ و نشان قبل ازیں مفصل تحریر کیا گیا لیکن چونکہ اس کتاب میں اکثر اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے روایتیں اور حدیثیں درج کی گئیں ہیں لہذا ضرور ہے کہ مختصر طور پر ہم یہ ثابت کر دیں کہ اخطب خوارزم اہل سنت کے علماء مقبولین و اساطین دیں میں سے ہیں بنابراں ہم پہلے چند علمائے اہل سنت کا اخطب خوارزم سے روایات کا نقل کرنا مجلد حدیث تشبیہ سے نقل کرتے ہیں تا کہ ناظرین پر ظاہر و آشکار ہو جاوے کہ صدر الائمہ ابو المؤید اخطب خوارزم علمائے اہل سُنت میں محسوب و معدود اور محدثین اہل سُنت کے نزدیک مقبول ہیں کیوں کہ محدثین و علماء اہل سنت اخطب خوارزم کی کتاب سے احادیث و روایات نقل کرتے ہیں دیکھو شہاب الدین احمد بن حجر المکی اپنی کتاب صواعق محرقہ میں کہتے ہیں۔ اَخرَجَ ابو بکر الخوارزمی انہ صَلے اللہ علیہ وسلم خَرَجَ علیہم وَ وَجہہٗ مشرقٌ کدائرۃِ القمر فسأل عبد الرحمن بن عوف فقال بشارۃٌ اتتنی من ربی فی اَخی و ابنِ عمی و ابنتی بان اللہ زَوَّجَ علیاً مِن فاطمہ و اَمَرَ رضوان خازنَ الجنان فہزَّ شجرۃ طوبیٰ فحملت رِقاقاً یعنی صکاکاً بعدد محبی اہل البیتِ و انشاء تحتہا ملائکۃً مِن نور و دفعَ الیٰ کلِ ملکٍ صکاً فاذا استوت القیامۃُ باہلِہا نادت الملائکۃُ فی الخلائقِ فلا یبقی محبٌ لاہل البیتِ الا دفعتْ الیہ صکاً فیہ فکاکہ من النارِ فصار اخی و ابن عمی و ابنتی

نوع ششم در باب توثیق صدر الائمہ اخطب خوارزم از مجلد حدیث تشبیہ

فکاک رقابِ رجالٍ ونساءٍ من امتی من النار۔ اور کمال الدین بن فخرالدین جہرمی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ میں لکھاہے۔ ابوبکر خوارزمی روایت کردہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے بیروں آمد روے مبارک آں حضرت نورانی بود مثل دائرہ قمر یعنی مستبشر وخوش حال بود انگاہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ از سبب ایں پرسید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ بشارتے بمن رسیدہ است از جانب پروردگار من درباب برادر وابن عم من ودر باب دختر من کہ خداے عزوجل تزویج نمود علی را بفاطمہ رضی اللہ عنہا ورضوان خازن جنان را امر فرمود تا درخت طوبے را جنبانید انگاہ آں درخت نوشتہ چند بار آورد بعدد دوستان اہل بیت ودر زیران درخت فرشتہا از نور آفرید وبدست ہر فرشتہ یکے ازاں نوشتہا داد پس چوں قیامت قایم شود آں فرشتہا درمیان خلایق منادی کنند وہیچکس از دوستان اہل بیت نماند مگر آنکہ آں نامہ آزادی او از آتش دوزخ بدست وے دہند پس ببرادر وابن عم ودختر من باعث خلاصی بسیاری از مردان وزنان امت من خواہند بود از آتش دوزخ۔

اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے اپنی کتاب وسیلۃ المآل میں اخطب خوارزم سے یوں نقل کیا ہے۔ روے ابوبکر الخوارزمی عن ابی القاسم بن محمد انہ قال کنتُ بالمسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول مقام ابراھیم الخلیل علی نبینا وعلیہ افضل الصلوٰۃ والسلام فقلتُ ماھذا فقالوا راھبٌ قد اَسلمَ وجاء الی مکۃ وھو یحدِثُ بحدیثٍ عجیبٍ فاشرفتُ علیہ ذاذا ھو شیخٌ کبیرٌ علیہ جبۃ صوفٍ وقلنسوۃ صوفٍ عظیم الجثۃ وھو قاعدٌ عند المقام یحدثُ الناسَ وھم یستمعونَ الیہ۔ قال بینما انا قاعدٌ فی صومعتی فی بعض الایام اذ اشرفت منھا اشرافۃ

فاذا بطایر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرۃ علی شاطی البحر فتقایا فرمی من فیہ
ربع انسان ثم طار و غاب یسیراً ثم عاد فتقایا ربعاً اخر ثم طار فدنت
الاجزاء بعضها من بعض فالتامت فقام منہا انسان کامل و انا اتعجب مما
رایت فاذا بالطائر قد انقض علیہ فاختطف ربعہ ثم طار ثم عاد فاختطف
ربعاً اخر وھکذا یفعل الی ان اختطفہ جمیعہ فبقیت اتفکر و اتحسر من عدم
سوالی للرجل عن قصتہ فلما کان الیوم الثانی فاذا انا بالطائر قد اقبل و فعل
کفعلہ بالامس فلما التامت الاجزاء و صارت شخصاً کاملاً نزلت من صومعتی
مبادراً الیہ و سالتہ باللہ من انت یا ھذا فقال انا قلت فما قصتک مع ھذا
الطائر قال انی قتلت علی بن ابی طالب فوکل اللہ بی ھذا الطائر یفعل بی
ماتری کل یوم۔ فخرجت من صومعتی و سالت عن علی بن ابی طالب من ھو
فقیل لی انہ ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت و اتیت ما
تائے الی بیت اللہ الحرام قاصداً للحج و زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم۔ اور نیز وسیلۃ المآل میں کہتے ہیں اخرج ابو المویدی فی کتاب
المناقب فیما نقلہ ابو الحسن علی السفاقسی ثم المکی فی الفصول
المھمۃ عن ابی برزۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم و نحن جلوس ذات یوم و الذی نفسی بیدہ لا تزول قدم عن
قدم یوم القیامۃ حتی یسأل اللہ الرجل عن اربع عن عمرہ فیما افناہ
و عن جسدہ فیما ابلاہ و عن مالہ مما اکتسبہ و فیما انفقہ و عن حب اہل
البیت فقال عمر رضی اللہ عنہ ما ایۃ حبکم فوضع یدہ علی راس علی

وھو جالسٌ علی جانبہ و قال ابتہ حُبّی حب ھذا من بعدی اور عبداللہ بن محمد المطیری نے بھی وہی روایت صواعق محرقہ والی جو ابھی مذکور ہو چکی ہے اپنی کتاب ریاض زاہرہ فی آل بیت النبی وعترۃ الطاہرہ میں اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے۔ اور نیز مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی نے اپنی کتاب مراۃ المومنین میں وہی روایت مشتمل بر بشارت صدکاک اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے لیکن اخیر میں اس قدر اس میں جملہ زیادہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنا اھل البیتِ الا مومنٌ تقیٌ و لا یبغضنا الا منافقٌ شقیٌ۔

ان منقولات کے نقل کے بعد جناب اٰیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں و بالاتر از ہمہ آنست کہ خود مخاطب عالیشان باایں ہمہ مجازفت وعدوان وابا واستنکاف از قبول روایات فضائل جلیلۃ الشان نقل اہل سنت از اخطب خوارزم ثابت کردہ وحمایت روایت او مثل روایت دیگر اساطین سنیہ در باب کسر اصنام و برائت آن از فقرہ کہ سبب رد و ابطال بزعم او تواند شد واضح ساختہ چنانچہ در کید ہشتاد و چہارم می گوید وقصہ برآمدن امیر المومنین بر شانہ آن جناب بنوعیکہ روایت کردند ہرچند زبان زد عوام است لیکن در احادیث صحیح اہل سنت یافتہ نمی شود انتہی و در حاشیہ می فرمایند و اہل سنت ایں قصہ را از کتاب اخطب خوارزمی و زعفرانی در کتاب الالقاب و شیرازی و ابن مندہ و ابن مردویہ و ثعلبی و جرجانی روایت می کنند لیکن دران روایات ایں لفظ واقع نیست کہ تو بارم را نتوانی برداشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ و نیز شاہ صاحب در حاشیہ باب یازدہم چنانچہ سابقاً شنیدی فرمودہ اند۔ ابن یونس کہ از عمدہ مجتہدین

شیعہ ست در صراط المستقیم اوردہ کہ ابن جریر تصنیف کردہ است کتاب یوم الغدیر را و
ابن شاہین کتاب المناقب و ابن ابی شیبہ کتاب اخبار و فضائل آنحضرت را و ابونعیم
اصفہانی کتاب منقبۃ المطہرین را و ما نزل من القرآن فی فضل امیر المومنین و ابوالمحاسن
رویانی شافعی کتاب جعفریات و موفق مکی کتاب الاربعین فی فضائل امیر المومنین و
ابن مردویہ کتاب رد الشمس فی علیؑ و شیرازی نزول القرآن فی شان امیر المومنین
و امام احمد بن حنبل کتاب مناقب اہل البیت را و نسائی کتاب مناقب امیر المومنین را
و نطنزی کتاب خصائص علویہ را و ابن المغازلی شافعی کتاب مناقب امیر المومنین
و بسی کتاب المراتب ایضاً و بصری کتاب درجات امیر المومنین را و خطیب کتاب حدائق
را۔ و سید مرتضیٰ گفتہ کہ از عمر بن شاہین شنیدم کہ می گفت جمع کردہ ام از فضائل علی ہزار
جزو انتہی۔ نقلاً عن ترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان للعین القزاوینی الاثنی عشری۔ پس انصاف باید داد کہ از شیعہ تصنیف ابن تصانیف در عالم نیست
کہ متضمن فضائل امیر المومنین و اہل بیت باشند بلکہ ہر کہ تتبع کتب شیعہ نماید بیقین می داند
کہ تمام علماء شیعہ در نقل فضائل و مناقب امیر المومنین و زہرا و حسنینؑ کاسہ لیس و خوشہ
چین اہل سنت اند۔ ہر جا از ہمیں کتب نقل می ارندار در حال اینہا بعد اگر چیزے
داشتہ باشند محتمل ست یدل علیٰ ذلک کتاب کشف الغمہ و الفصول المہمہ و
غیرہما من کتب ہذا الفن انتہی۔ ازیں عبارت ظاہر ست کہ شاہ صاحب بعد
ذکر عبارت انوار العرفان کہ مشتمل ست بر ذکر تصنیف موفق مکی کہ ہمیں اخطب خوارزم
ست کتاب الاربعین فی فضائل امیر المومنین مثل اشتمال آن بر ذکر تصانیف دیگر ساطین
فخام و ایمہ اعلام سنیہ افادہ می فرمایند کہ تمام علمائے شیعہ در نقل فضائل و

مناقب امیرالمومنین و حضرت زہرا و حسنین علی جمیعهم افضل التحیه والسلام
کاسہ لیس و خوشہ چین اہل سنت اند و در ہر جا از ہمیں کتب نقل می آرند پس معلوم
شد کہ حسب اعتراف شاہ صاحب اخطب خوارزم مثل دیگر ائمہ و اساطین مذکورین اہل
سنت ہست کہ علمائے شیعہ بسبب نقل از و و امثال او بزعم شاہ صاحب کاسہ لیس و خوشہ
چین اہل سنت گردیدند و مورد طعن معکوس و تشنیع منکوس و تعریض مدسوس و عیب
منحوس و غمز مغشوش و لمز مخدوش حضرت مخاطب دقیق النظر شدند۔ اس عبارت کے بعد
جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مولوی حیدر علی صاحب منتہی
الکلام کی کتاب ازالۃ الغین سے ایک عبارت نقل فرمائی ہے جس میں چند اشعار
اخطب خوارزم کے بمدح امام اعظم ابوحنیفہ صاحب مندرج ہیں اُس عبارت میں مولوی
حیدر علی صاحب نے (جو کہ اہل سنت کے نزدیک شاہ عبدالعزیز صاحب سے بہت
بڑھکر محقق او رمدقق ہیں) اخطب خوارزم کو من جملہ فقہائے متبحرین و ائمہ محدثین ثابت
کیا ہے دیکھو مجلد حدیث تشبیہ من مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار
صفحہ ۲۰۹ سے ۲۱۲ تک۔

قدرے از مرویات اخطب خوارزم درباب فضائل امیرالمومنین ع

اب ہم اس مقام میں صدر الائمہ اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے چند احادیث
و اخبار و روایات و آثار فضائل حیدر کرار و مناقب وصی احمد مختار کے واضح اور آشکار
کرنے کے لئے نقل کرتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین مولوی سید حامد حسین رضی اللہ عنہ نے

ارضاہ نے کتاب استطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلد ہشتم حدیث نور میں ساق عرش پر جناب امیرالمومنین وسید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کے نام نامی واسم گرامی کے مکتوب ومرقوم ہونے کے باب میں جو احادیث نقل فرمائی ہیں من جملہ اون کے اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے حدیث مذکورۃ المتن بھی ہے۔ جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین کی تحریر بے نظیر کا لُب لباب یہ ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے اسم شریف کا عرش و دیگر مقامات شریفہ پر بعد اسم مبارک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب کے مرقوم و مکتوب ہونا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت و متحقق ہے۔ اور اس امر سے افضلیت اور اکرمیت اور احبیت امیرالمومنین علی علیہ السلام کی بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کے مبرہن و مدلل وہویدا ہے۔

قاضی عیاض بن موسیٰ نے اپنی شفا فی تعریف حقوق المصطفےٰ میں۔ اور ابن المغازلی نے اپنی کتاب المناقب میں۔ اور محبّ طبری نے ریاض النضرۃ میں۔ اور ملّا نے اپنی سیرت میں اور محمد بن یوسف زرندی نے نظم دُرر السمطین میں اور سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں سعید گازرونی نے منتقی میں۔ اور شیخ جلال الدین سیوطی نے درمنثور و خصایص کبریٰ میں۔ اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے وسیلۃ المآل میں۔ اور میرزا محمد بدخشانی نے مفتاح النجا میں۔ اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں اسی مضمون کی احادیث روایت کی ہیں جن سب کا مطلب اور ماحصل یہ ہے کہ فرمایا جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں نے ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صفوتی من خلقی ایدتہ بعلیٍ و نصرتہ بہ یعنی ساق عرش

پر کلمۂ توحید کے بعد لکھا ہے کہ محمد رسول اللہ میری تمام خلقت میں میرا برگزیدہ ہے اور علی سے میں نے اوس کی تائید اور نصرت کی ہے۔ مقولہ زائر۔ پس ای بہائیو الفناف سے غور کرو اور سوچو کہ جب نام نامی علی علیہ السلام کا بعد اسم مبارک جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساق عرش پر مکتوب و مرقوم ہے تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت اور اقدمیت و اولویت و اکرمیت و اولیت کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار ہوگی اور افضل امت ہی اولی بامامت و خلافت ہے نہ مفضول۔

ای حضرات ناظرین۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین نور اللہ مرقدہ الشریف وطاب مضجعہ المنیف نے ایکسو باسٹھ ۱۶۲ محدثین و علماء اہل سنت سے حدیث غدیر کو نقل فرمایا ہے منجملہ اون کے چھٹی صدی کے علماء و محدثین میں نمبر ۸۰ پر موفق بن احمد ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم ہیں انکی روایت کو حدیث غدیر کے مجلد دوم کے صفحہ ۲۲۱ پر تحریر فرمایا ہے میں یہاں اردو میں اوس کا خلاصہ لکھتا ہوں تاکہ عام فہم ہو۔ مخفی نرہے کہ براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہمراہ تھے۔ جب مابین مکہ اور مدینہ کے پہونچے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوترے اور حکم دیا کہ منادی ندا کرے تاکہ نماز کے لئے سب لوگ جمع ہوں۔ بس جب سب لوگ جمع ہوگئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ید اللہ علیہ السلام کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا۔ اور حاضرین کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ آیا میں کل مومنین کے نفسوں سے اولی نہیں ہوں۔ سب نے عرض کیا کہ بیشک آپ اولی اور افضل ہیں پھر فرمایا کیا میں ہر مومن کے نفس سے بہتر نہیں ہوں؟ سب نے کہا کہ بیشک آپ بہتر ہیں پھر فرمایا پس یہ بھی ولی اوس کا جس کا میں ولی ہوں۔ خداوندا دوست رکھ اوس کو جو

اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھہ اوس کو جو اس کو دشمن رکھے میں جس کا مولا ہوں
پس علی ہے مولا اوس کا۔ اس معاملہ کے بعد حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ علی سے ملے
اور کہا کہ مبارک ہو تم کو اے ابن ابی طالب کہ تمنے آج ایسی حالت میں صبح اور شام کی
کہ مولا ہوگئے ہر مومن و مومنہ کے نیز اخطب خوارزم نے ابو الحمرا سے روایت کی ہے کہا
اونہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ دیکھے آدم کو
علم میں اور نوح کو فہم میں اور یحییٰ کو زہد میں اور موسیٰ بن عمران کو بطش یعنی قوة اور
بہادری میں پس چاہیئے کہ دیکھے علی بن ابی طالب کو۔ الیٰ آخرہ۔ مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۲۶
ایضاً حارث اعور سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے خبر پائی ہے کہ ایک دن جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مجمع اصحاب میں تشریف فرماتے۔ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ نے کہ میں دکھلاؤں تم لوگوں کو ایسا شخص جو علم میں آدم اور فہم میں نوح اور
حکمت میں ابراہیم ہے پس جناب بشیر و نذیر صلے اللہ علیہ وآلہ اصحاب التطہیر کی اس
تقریر سے تھوڑی دیر کے بعد جناب امیر کل امیر تشریف لائے۔ اوسوقت حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے ایک شخص کو تین پیغمبران مرسل کے ساتھ قیاس
کیا ہے یا رسول اللہ ایسا وہ کون ہے مبارک ہو اوسکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تو اوس کو نہیں جانتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا کہ اللہ اور اوس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ وہ ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ مبارک ہو مبارک ہو تمکو اے ابو الحسن تمہارا مثل کون ہو سکتا ہے ایضاً جناب حجة الاسلام
والمسلمین ایة اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ وارضاہ مجلد حدیث طیر کے

صفحہ ۱۵۳ پر اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل فرماتے ہیں جسکا اُردو میں خلاصہ یہ ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اونہوں نے کہ ایک پرند کا گوشت پکا ہوا جناب رسول خدا کی خدمت میں بطور ہدیہ حاضر کیا گیا۔ جناب سرورکائناتؐ نے دعا مانگی اور بارگاہ باری تعالیٰ میں یوں عرض کی کہ خداوندا جو تیرے نزدیک کل خلق سے دوست تر ہو اوس کو بھیج۔ پس علی بن ابی طالب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے نیز اُسی کتاب میں اُنس ابن مالک سے منقول ہے کہا اونھوں نے کہ جناب رسول خداؐ کے سامنے ایک طائر کا گوشت رکھا گیا جناب رسول خداؐ نے دعا مانگی اور عرض کی کہ الٰہی جو تیرے نزدیک کُل خلقت میں سے زیادہ تر دوست ہو اوسکو بھیج تاکہ میرے ساتھ اس جانور کا گوشت کھائے پس علی حاضر ہوئے اور جناب رسول کریم کے ساتھ وہ گوشت تناول فرمایا یہ مضمون یہاں پر بالاجمال ہے تفصیل اس کی عبقات الانوار کی مجلد حدیث طیر میں مذکور ہے اور وہ کتاب مطبوع و معروف و شایع و مشہور ہے من شاء الاطلاع بالتفصیل علیہ فلیرجع الیہ۔ اور اے حضرات ناظرین اس حدیث شریف کو ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع مشہور بصحیح ترمذی میں بھی وارد کیا ہے فلینظر ثم اور اس سے جو احبیت اور افضلیت امیرالمومنین علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہے وہ خود ناظرین سمجھ لین گے عیان راچہ بیان نیز اخطب خوارزم نے عمرو بن العاص کا ایک خط معاویہ بن ابی سفیان کے نام کا کتاب المناقب میں وارد کیا ہے چونکہ خط مذکور جناب امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے لہذا اس مقام پر اوس کا درج کرنا موجب خنکی چشم مومنین و باعث تنبیہ غافلین جانکر درج کرتا ہوں حضرات مقام غور و تامل ہے شعر

وَاللّٰہِ قَدْ شَہِدَ الْعَدُوُّ بِفَضْلِہٖ		وَالْفَضْلُ مَا شَہِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ

عمرو بن عاص کے خط کی عبارت مجلد حدیث طیریں یہ ہے۔ صفحہ ۳۵۲۔

وَ اَمَّا مَا نَسَبْتَ اَبَا الْحَسَنِ اَخَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ وَصِیَّہٗ اِلَی الْحَسَدِ وَالْبَغْیِ عَلٰی عُثْمَانَ وَسَمَّیْتَ الصَّحَابَۃَ فَسَقَۃً وَزَعَمْتَ اَنَّہٗ اَشْلَاھُمْ عَلٰی قَتْلِہٖ فَھٰذَا غَوَایَۃٌ وَیْحَکَ یَا مُعَاوِیَۃُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اَبَا الْحَسَنِ بَذَلَ نَفْسَہٗ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ وَھُوَ صَاحِبُ السَّبْقِ اِلَی الْاِسْلَامِ وَالْھِجْرَۃِ۔ وَقَدْ قَالَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَقَدْ قَالَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ اَلَا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ وَھُوَ الَّذِیْ قَالَ فِیْہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَھُوَ الَّذِیْ قَالَ فِیْہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ الطَّیْرِ اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ قَالَ وَ اِلَیَّ اِلَیَّ۔ وَقَدْ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْہِ یَوْمَ النَّضِیْرِ۔ عَلِیٌّ اِمَامُ الْبَرَرَۃِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَۃِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَہٗ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَہٗ۔ وَقَدْ قَالَ فِیْہِ عَلِیٌّ وَلِیُّکُمْ بَعْدِیْ وَذٰلِکَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ وَقَالَ اِنِّیْ مُخَلِّفٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتِیْ۔ وَقَدْ قَالَ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا انتہٰی ماحصل اسکا یہ ہے کہ ای معاویہ تو نے جو ابو الحسن برادر رسول اور اون کے وصی کو حسد اور بغاوت کی طرف

منسوب کیا اور کہا اونہوں نے عثمان پر حسد کیا اور اوس سے بغاوت کی اور تو نے صحابہ
کو فاسق خیال کیا اور تو نے گمان کیا کہ علی نے صحابہ کو عثمان کے قتل کرنے پر تحریص
دی اور اُسپر اون کو اوکسایا۔ پس یہ تیرا گمان غوایت اور گمراہی ہے افسوس ہے تجہپر
اے معاویہ کیا تو نہیں جانتا کہ ابو الحسن نے اپنی جان کو جناب رسول خداؐ سے پیارا نہ کیا
اور اون کے سامنے بذل نفس کیا اور آں حضرت کے فراش پر سوئے اور وہ سابق الاسلام
اور سابق الہجرۃ ہیں اور تحقیق کہا ہے رسول خداؐ نے اون کی شان میں کہ وہ میری لئے
ایسا ہے کہ جیسا ہارون تہا موسیٰ کے لئے۔ مگر میرے بعد نبی کوئی نہ ہوگا۔ اور بیشک کہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے غدیر خم کے دن اون کی بابت کہ خبردار ہو اے لوگو
جسکا میں مولا ہوں پس اُسکا علی مولا ہے۔ الہی دوست رکھ اُسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ
اُسکو جو علی سے دشمنی کرے اور مدد کر اُسکی جو علی کی مدد کرے اور مخذول کر اُسکو جو علی کو مخذول
کرے۔ اور علی وہ ہیں کہ جن کے باب میں آں حضرت علیہ السلام نے خیبر کے دن فرمایا
تہا۔ کل میں ایسے شخص کو علم دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ او ر
رسول دوست رکہتے ہیں اوس کو اور علی وہ ہیں کہ جن کی حق میں رسول خدا نے پرندہ
کا گوشت کہانے کے دن فرمایا تہا کہ الہی بہیج میرے پاس ایسے شخص کو جو تیرے نزدیک
تیری تمام مخلوقات میں سے دوست تر ہو پس علی رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
فرمایا کہ میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ۔ اور بنی نضیر کے معاملہ کے دن رسول خدا نے
اون کے بارہ میں فرمایا تہا علی امام ہے ابرار کا اور قاتل ہے فجار کا منصور ہے وہ جس
نے علی کی نصرت کی مخذول ہے وہ جس نے علی کا خذلان کیا۔ او تحقیق کہا رسول مقبولؐ
نے لوگوں سے علی کے حق میں کہ علی تمہارا ولی ہے میرے بعد۔ اور یہ امر یعنی علی کا ملی

اور حاکم اور والی ہونا اسے معاویہ تیرے اوپر بھی ہے اور میرے اوپر بھی اور تمام کافۂ انام اہل اسلام پر بھی ہے۔ اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اے لوگو میں دو بزرگ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کتاب خدائے عزوجل اور اپنی عترت اور بیشک فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے نیز اخطب خوارزم نے کتاب المناقب میں حدیث شوریٰ وارد کی ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث طیر صفحہ ۵۲ میں اوس کو نقل کیا ہے۔

چونکہ جناب امیر المومنین سید الوصیین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ اولاد الطاہرین نے اہل شوریٰ پر ایں مضامین صادقہ ویقینیہ قطعیۃ الصدور وبراہین ساطعۃ النور احتجاج فرمایا ہے لہذا ہم اتباعاً لامیر المومنین ان مضامین صدق آئین وحق آگین کو پیش کرکے کل غافلین وقاطبۂ ذاہلین وجمیع نائمین وتمام راقدین کو فضایل حیدر کرار سے خبردار اور اُن کو غفلت کی گہری نیند سے جگاکر ہوشیار کرتے ہیں۔ خطب خوارزم لکھتے ہیں قال اَخبرنِی الشیخ الامام شہاب الدین افضل الحفاظ ابو النجیب سعد بن عبد اللہ بن الحسن الہمدانی المعروف بالمروزی فیما کتب الیّ من ھمدان اخبرنا الحافظ ابو علی الحسن بن احمد بن الحسن الحدّاد باصبہان فیما اذِنَ لی فی الروایۃ عنہ قال اخبرنا الشیخ الادیبُ ابو یعلی عبد الرزاق بن عمر بن ابراھیم الطہرانی فی سنۃ ثلاث وسبعین واربعمائۃ قال اخبرنا الامام الحافظ طراز المحدثین ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصفہانی قال الشیخ شہاب الدین ابو النجیب سعد بن عبد اللہ الہمدانی واخبرنا بھذا الحدیث عالیاً الامام الحافظ سلیمان بن ابراھیم الاصبہانی فی

کتابہ الیّ من اصفہان سنۃ ثمان وثلاثین واربعمائۃ عن ابی بکر احمد بن
موسیٰ بن مردویہ قال حدثنا سلیمان بن عبد الواحد قال حدثنا
علی بن سعید الرازی۔ قال حدثنا محمد بن حمید حدثنا زافر بن سلیمان
قال حدثنا الحارث بن محمد عن ابی طفیل عامر بن واثلہ۔ قال کنت
علی الباب یومَ الشوریٰ فارتفعت الاصوات بینہم فسمعتُ علیاً یقول
بایع الناسُ ابابکر وانا واللہ اولیٰ بالامر منہ واحقّ فسمعتُ و اطعتُ
مخافۃ اَن یرجع الناس کفاراً یضربُ بعضہم رقابَ بعضٍ بالسیف ثُمَّ
بایعَ ابوبکر لعمر وانا واللہ اولیٰ بالامر منہ فسمعت واطعتُ مخافۃً اِن
یرجع الناسُ کفاراً ثم انتم تریدون اَن تبایعوا عثمانَ اذاً لا اسمع ولا
اطیع اِنّ عمر جعلنی فی خمسۃ نفرٍ انا سادسہم لا یعرفُ لی فضلٌ فی الصلاح
ولا یعرفونہ لی کما نحن فیہ شرعٌ سواءٌ وایمُ اللہ لو اشاءُ ان اتکلّم ثم لا
یستطیعُ عربیُّہم ولا عجمیُّہم ولا المعاہدُ منہم ولا المشرکُ ردّ خصلۃ
منہا۔ قال انشدکم اللہ ایّہا الخمسۃُ أمنکُم اخو رسول اللہ غیری قالوا
لا۔ قالَ امنکم احدٌ لہٗ عمٌّ مثل عمّی حمزہ بن عبد المطلب اَسدُ اللہِ و
اسد رسولہ غیری۔ قالوا لا۔ قال أمنکم لہ ابن عمّ مثل ابن عمّی رسول
اللہ۔ قالوا لا۔ قال امنکم احدٌ لہ اخٌ مثلَ اَخی المزیّن بالجناحین یطیر

لہ الناس سَشرع واحد دیعرك یعنی۔ یک طریقہ اندو گفت ادالناس فی ھذا الامر
شرع ویحرك یعنی برابر اند مذکر و مونث واحد و جمع در وے یکسان ست ۱۲۔ از حاشیہ عبقات الانوار
فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار مجلد حدیث طیر صفحہ ۳۵۲۔

مَعَ الملائکۃِ فی الجنۃ: قالوا لا۔ قال اَ منکم احدٌ لہ زوجۃٌ مثل زوجتی
فاطمہ بنتِ رسول اللہِ سیدۃ نساءِ ھذہ الامۃ۔ قالوا لا۔ قال اَمنکم احدٌ
لہ سبطان مثل الحسن والحسین سِبطا ھذہ الامۃ ابنی رسول اللہ غیری۔ قالوا
لا قال اَمنکم احد قتل مشرکی قریشٍ غیری قالوا لا۔ قال اَمنکم احدٌ وحّد اللہ
قبلی۔ قالوا لا۔ قال اَمنکم احدٌ صلی القبلتین غیری۔ قالوا لا۔ قال امنکم احدٌ
اَمَرَ اللہ بمودتہٖ غیری۔ قالوا لا۔ قال اَمنکمُ احدٌ غسّل رسول اللہ قبلی قالوا لا
قال اَمنکمُ احدٌ سکنَ المسجد یمر فیہ جُنباً غیری۔ قالوا لا قال افیکم احدٌ
رُدّت لہ الشمس بعد غروبھا حتی صلّی العصر غیری۔ قالوا لا قال افیکم احدٌ
قال لہ رسول اللہ حین قرّب الیہ الطیر فاعجبہ اللّٰھم ائتنی باحب خلقک الیک
یاکل معی من ھذا الطیر فجئت وانا لا اعلم ما کان من قولہ فدخلت قال والیَّ
یارب والیَّ یارب غیری قالوا لا۔ قال فیکم احدٌ کان اقتل للمشرکین عند کل شدۃ
تنزل برسول اللہ منی قالوا لا۔ قال افیکم احدٌ کان اعظم غناءً عن رسول
اللہ منی حتی اضطجعتُ علی فراشہٖ ووقیتہ بنفسی وبذلت مھجتی غیری قالوا
لا قال افیکم احدٌ کان یاخذ الخمس غیری وغیر فاطمۃ قالوا لا۔ قال افیکم
احدٌ کان لہ سہمٌ فی الخاص وسہمٌ فی العام غیری۔ قالوا لا قال اَفیکُم
احدٌ یطھرہ کتاب اللہِ غیری۔ حتی سد النبی ابواب المھاجرین جمیعاً و
فتح بابی حتی قاما الیہ عماہ حمزۃ والعباس وقال یارسول اللہ سددت
ابوابنا وفتحت باب علی فقال النبی ما انا فتحت بابہ ولا سددت ابوابکم بل
اللہ فتح بابہ وسدّ ابوابکم۔ قالوا لا۔ قال افیکم احدٌ۔ تمّم اللہ نورہ من

السماء حین قال وات ذالقربی حقه قالوا اللهم لا۔ قال افیکم احدٌ ناجی رسول الله ست عشرة مرةً غیری حین قال الله عز وجل یا ایها الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقةً قالوا اللّٰهم لا۔ قال أفیکم احدٌ ولی غمض رسول الله غیری قالوا اللّٰهم لا قال أفیکم احدٌ آخر عهدٍ برسولِ الله حین وضعتهٔ حفرته غیری۔ قالوا لا۔

پس ماحصل ان حجج قاہرہ و دلایل باہرہ کا اور خلاصہ ترجمہ اس کلام بلاغت نظام کا جس کے ہر ہر فقرہ اور ہر ہر جملہ سے بکمال وضوح افضلیت و اولویت و اولیت و اکرمیت و اشرفیت و اقدمیت و استحقاق خلافت نبویہ و اہلیت وصایت و نیابت مصطفویہ خاص جناب امام برحق و وصی مطلق امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے واسطے ظاہر و عیان و آشکار و محقق و مبرہن و مدلل ہو رہی ہے یوں ہے۔ کہ صدر الایمہ اخطب خوارزم کتاب المناقب میں باسناد مذکورۃ المتن عامر بن واثلہ سے روایت کرتے ہیں اور عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ میں روز شوریٰ کے دروازہ پر کھڑا تھا کہ آوازیں بلند ہوئیں۔ میں نے سنا کہ علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی حالانکہ قسم خدائے تعالیٰ کی کہ میں اُس سے اس امر میں یعنی خلافت کے لئے اولیٰ اور افضل تھا اور زیادہ تر اُس سے مستحق خلافت تھا۔ پس میں نے سنا کہ وہ خلیفہ بن بیٹھے مجبوراً میں نے اس خوف کے سبب[1] سے اطاعت کی کہ لوگ پھر ہٹ کر کافر نہ ہو جاویں اور آپس میں تلواروں سے نہ لڑیں تو ضیح یعنی جناب امیر فرماتے ہیں کہ

[1] اے ناظرین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اس ارشاد ہدایت بنیاد سے ظاہر و آشکار ہو گیا جواب باصواب اُس اعتراض کا جو بعض لوگ بے سمجھے وارد کیا کرتے ہیں۔

کہ میں نے ابوبکر سے مخالفت اور جنگ اس واسطے نہ کی کہ مجھے یہ خوف تھا کہ اگر میں لڑوں گا
تو لوگ چونکہ حدیث الاسلام ہیں پھر کفر کی طرف رجوع کریں گے اور آپس میں تلواروں سے
لڑمرینگے پھر حضرت فرماتے ہیں کہ ابوبکر نے عمر کو اپنا خلیفہ بنا دیا۔ حالانکہ قسم بخدائے عزوجل
کہ میں خلافت کے لئے اوس سے اولیٰ اور افضل تھا پس میں نے بُنا اور اطاعت کی
اِس خوف کی وجہ سے کہ لوگ ہٹ کر پھر کافر نہ ہوجاویں پھر اب تم چاہتے ہو کہ عثمان کی
بیعت کرو اب بھی میں بحالت مجبوری قبول کرونگا اور اطاعت کروں گا عمر نے مجھے پانچ
آدمیوں میں داخل کر کے چھٹا مقرر کیا ہے نہ وہ میری فضیلت اور صلاحیت کو پہچانتا ہے
اور نہ وہ لوگ میرے فضائل کا خیال کرتے ہیں بلکہ ایک ہی لاٹھی سب کو ہانکتے ہیں اور
قسم خدائے تعالیٰ کی کہ اگر میں چاہوں کہ تقریر کروں تو میری تقریر کو کوئی عربی یا عجمی یا
معاہد یا مشرک رد نہیں کرسکتا اور جو فضائل اور خصائل اور خصوصیات اور فضیلتیں ہیں
اپنی بیان کروں تو کوئی شخص اِن میں سے ایک فضیلت اور خصلت کو بھی رد نہیں کرسکتا

اور کہا کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین تو اسد الغالب تھے پھر اونہوں نے خلفائے ثلاثہ
کی بیعت کیوں کرلی اگر خلفائے ثلاثہ غاصب تھے تو اون سے کیوں نہ لڑے اور اون
کو قتل و مغلوب کر کے اپنا حق کیوں نہ لیا دیکھو کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ میں نے اس خوف کی وجہ سے اطاعت کی کہ اگر میں لڑوں گا تو لوگ پھر
کفر کی طرف رجوع کرینگے اور آپس میں لڑمریں گے۔ اے حضرات ناظرین اسی مسئلہ
کے بارہ میں ایک دفعہ میں نے بفرمایش بعض احباب جناب قبلہ و کعبہ آیۃ اللہ فی
العلمین رضی اللہ عنہ سے استفتا کیا تھا۔ جناب ممدوح مرحوم نے جو جواب باصواب

اے پانچو آدمیوں میں خدا کو یاد دلوا کر تمکو اللہ جل جلالہ کی قسم دیکر تم سے سوال کرتا ہوں
آیا تم میں ہے کوئی جو بھائی ہو رسول اللہ کا سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ
آیا ہے تم میں کوئی ایسا کہ جسکا چچا میرے چچا حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسول
اللہ جیسا ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں کہا آیا ہے تم میں سے کسی کا چچا زاد
بھائی ایسا جیسے میرے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ ہیں سوائے میرے سب نے
کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم سے کسی کا بھائی ہے مثل میرے بھائی کے جسکو خدا نے دو پر
عنایت فرمائے کہ وہ جنت میں ہمراہ ملائکہ کے پرواز کرتے ہیں۔ سب نے کہا کہ نہیں۔

تحریر فرمایا تھا وہ اگر اس مقام پر درج کیا جاوے تو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اہل انصاف
بغور پڑھیں اور بصیرت حاصل کریں۔ استفتا کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ موضع مہم
کے سکان میں سے ایک مولوی نے ڈاکٹر سید حامد حسین صاحب رئیس موضع جارچہ مقیم
بھوانی سے کہا کہ اگرچہ فی الحقیقت بعد جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کے مستحق
خلافت و اولی بامامت جناب امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام تھے مگر جب اون
حضرت نے خود بیعت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرلی تو تم لوگ حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ کی خلافت کے منکر کیوں ہوتے ہو۔

عبارت فتوی یہ ہے۔

در باب بیعت جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ استفسار فرمودہ اند پس قبل از وصول
خط سامی عبارتی بہ ہمیں روز یعنی ۱۶ ذی الحجہ ۱۳ ہجری از اتفاقات حسنہ بنظر رسیدہ
کہ دافع بسیاری از شبہات است ہرچند در باب تقیہ بسیاری از عبارات مجموع است و بسیاری

کہا کہ آیا تم میں سے کسی کی زوجہ ہے مثل میری زوجہ کے جو بیٹی ہیں رسول اللہ کی اور سردار ہیں تمام زنانِ امت کی سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے فرزند ہوں مثل حسن اور حسین کے جو دونوں سبط ہیں اس امت میں اور دونو فرزند ہیں رسول اللہ کے سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں سے جس نے مشرکین قریش کو قتل کیا ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا جس نے مجھ سے پہلے خدائے تعالیٰ کو ایک جانا اور وحدہ لاشریک مانا ہو۔ سب نے کہا کہ نہیں۔

در رسالہ تقیہ مطبوعہ مذکور لیکن چوں ایں عبارت جدیدہ بہمیں روز بہ نظر رسیدہ بود گویا جواب قبل از ورود سوال با لہام غیبی بہم رسیدہ غالباً آن انفع برائے تسلیہ قلوب و تسکین شبہات باشد۔ قاضی شوکانی کہ از اجلۂ ائمۂ سُنّیہ در صنعاء یمن بودہ و مولوی صدیق حسن خاں محامد و مناقب او در اتحاف النبلاء ذکر کردہ۔ در کتاب بدر طالع می فرماید۔

غازان بن ارغون بن ابغا بن ہلاکو بن تولی بن جنگیز خاں السلطان معز الدین سلطان التتار کان جلوسہ علی تخت الملک ۶۹۳ھ وحسّن لہ نائبہ نوروز الاسلام فاسلم فی سنۃ ۶۹۶ھ ونثر الذھب والفضۃ واللؤلؤ علی رؤس الناس وفشاء الاسلام فی التتار وکان ملک خراسان والعراق وفارس والروم واذربیجان والجزیرۃ وکان یتکلم بالفارسیۃ ویفھم اکثر اللسان العربی ولما ملک اخذ نفسہ بطریق جدہ الاعلٰی جنگیز خان الطاغیۃ الذی اھلک العباد وصرف ہمتہ توفیر العساکر وسد الثغور وعمارۃ البلاد

کہاکہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑہی ہو سوائے میرے۔ سب نے کہاکہ نہیں۔ کہاکہ آیا ہے کوئی تم میں سے ایساکہ جس کی مودت اور محبت کا جناب باری تعالیٰ شانہ نے لوگوں کو حکم فرمایا ہو سوائے میرے سب نے کہاکہ نہیں۔ کہاکہ آیا ہے تم سے کوئی ایساکہ جسکے لئے آفتاب بعد غروب ہونے کے لوٹ آیا ہوتا اینکہ اوس نے نماز عصر کی پڑہی ہو سوائے میرے۔ سب نے کہاکہ نہیں۔ کہاکہ آیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لئے رسول خدا نے فرمایا جبکہ ایک طائر کا گوشت اون حضرت کے سامنے حاضر کیا گیا اور حضرت کو بہلا معلوم ہوا تو خدائے کریم سے دعا مانگی کہ الٰہی بہیج میرے پاس ایسے شخص کو کہ جس کو تو اپنی تمام خلقت میں سے زیادہ تر دوست رکہتا ہے تاکہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کہائے پس میں رسول خدا کی خدمت میں

والکف عن سفک الدماء و لما اسلم قیل له ان دین الاسلام یحرم نکاح نساء الآباء و کان قد استضاف نساء ابیه الی نسائه و کان احبهن الیه خاتون وهی اکبر نساء ابیه فهمّ ان یرتد من الاسلام فقال له بعض خواصه ان اباک کان کافراً ولم یکن خاتون معه فی عقد صحیح انما کان مسافحاً بها فاعقد انت علیها فانها تحل لک ففعل ولو لا ذلک لارتد عن الاسلام و استحسن ذلک من الذی افتاه بهذه المصلحة بل هو حسن و لو کان تحته الف امراة علی سفاح فان مثل هذا السلطان المستولی علی اکثر بلاد الاسلام فی اسلامه من المصلحة ما یسوغ ما هو اکبر من ذلک حیث یودی التخریج علیه و المشی معه علی ما الحق الی رایة فرحم الله ذلک المفتی۔ انتهی کلامه۔

حاضر ہو اور ان حالیکہ میں اس امر کو نہ جانتا تھا کہ رسول خدا نے یہ دعا مانگی ہے جب
میں حاضر ہوا تو جناب رسول اللہ خوش ہوئے اور فرمایا کہ میرے پاس آؤ میرے
پاس آؤ۔ کہو سوائے میرے کوئی ایسا ہے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے
کوئی ایسا ہے جو بہت قتل کرنے والا ہو مشرکین کا اور سختی اور مصیبت میں مدد کرنے
والا ہو جناب رسول خدا کا مجھسے زیادہ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں کوئی ہے
مجھسے زیادہ حامی اور مددگار و ناصر اور جان فدا کرنیوالا رسول مقبول پر یہاں تک

ازیں عبارت ظاہر است کہ برائے حمایت اسلام و سلطانی کہ از و تائید اسلام واقع شود
تجویز نہزار سفاح مستحسن است پس اگر جناب امیر المومنین علیہ السلام بنظر حفظ مسلمین
از ارتداد صریح و ترویج اسلام ظاہری کہ آخر ہا منجر بترویج ایمان و اسلام حقیقی شد
بیعت اہل جور کہ مراد ازاں دادن دست بدست ایشان است اختیار فرمودہ باشد دراں
کدام مقام استعجاب است چہ آنحضرت را خوف بود کہ اگر با خلفائے جور در ابتدائے
اسلام محاربہ و مقاتلہ آغاز می فرمود کفار ایں را سبب استہزا و طعن می گردانیدند کہ معاذ اللہ
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ برحق نہ بود کہ بعد وفات آں حضرت اصحاب
آں حضرت مختلف شدند و باہم محاربہ و مقابلہ آغاز کردند و نیز ضعفا کہ حدیث العہد
باسلام بودند بایں محاربہ از اسلام ارتداد صریح می ورزیدند پس آں حضرت موافقت
ظاہری اہل جور را اصلح نزد آنست از ایثار و برانگیختن محاربہ و مقاتلہ۔ کہ مفضی بانمحا
آثار اسلام گردد۔ و جناب رسالت مآب را حدیث العہد بودن صحابہ بکفر و جاہلیت مانع
از بنائے کعبہ معظمہ بر قواعد حضرت ابراہیم علی نبینا وآلہ و علیہ السلام شدہ کمافی صحیح البخاری

کہ میں لیٹا اون حضرت کے بچھونے پر اور اون پر اپنی جان کو قربان کیا اور اون کی حفاظت کی بتلاؤ کوئی ہے میرے سوا ایسا۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں ہے کوئی ایسا جو خمس لیتا تھا میری اور فاطمہ کے سوا سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں ایسا کہ جسکا حصہ تھا خاص میں اور عام میں نبی سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا کہ جس کی طہارت اور پاکیزگی کتاب اللہ سے ثابت ہو سوائے میرے یہاں تک کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے تمام مہاجرین کے دروازے مسجد میں سے بند کردی اور میرا دروازہ کھلا رکھا یہاں تک کہ آن حضرت کے دو چچا حمزہ اور عباس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا کہ یا رسول اللہ

وغیرہ پس حدیث العہد بودن صحابہ بکفر جناب امیر المومنین علیہ السلام را از مجادلہ و محاربہ حضرات ثلاثہ مانع نگردد۔ چوں در عہد معاویہ ایں عذر مرتفع شد و اسلام شائع گردید و کفار ذلیل و قتیل شدند آن وقت با ناکثیں و قاسطیں و مارقین مقاتلہ و محاربہ فرمود۔ و نیز ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین با خلفائے بنی امیہ و بنی عباس کہ قطعاً و جزماً اہل جور بودند و اکابر اہل سنت بہ بطلان خلافت شان قائل اند منازعہ نکردہ بلکہ موافقت ظاہری اختیار فرمودہ پس چنانچہ ایں موافقت ظاہری اصلا مثبت حقیت خلفائے بنی امیہ و بنی عباس نمی تواند شد کذا فیما تقدم

دستخط جناب نجم الملۃ والدین مولانا مولوی السید ناصر حسین ابن العلامۃ آیۃ اللہ فی العالمین

(ناصر حسین)

آپ نے ہمارے دروازے بند کردئے اور علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے تو جناب رسول خدا
نے فرمایا کہ نہ میں نے علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور نہ تمہارے دروازے بند کئے ہیں
ہیں۔ سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے کوئی ایسا نہیں ہے۔ کہا کہ آیا تم میں کوئی
ہے کہ جس کی بابت خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہو وات ذا القربیٰ حقہ سوائے میرے
سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا جس نے نجویٰ اور مشورہ کیا ہو رسول
اللہ سے سولہ دفعہ سوائے میرے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین امنو ا
اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقہ سب نے کہا کہ بیشک
آپ کے سوائے کوئی ایسا نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا کہ رسول خدا کے انتقال
کے وقت اون کی خدمت میں حاضر رہا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ بیشک سوائے
آپ کے اور کوئی ایسا نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا جو اخیر وقت میں رسول اللہ
کے سامنے حاضر ہو اور آں حضرت کا غسل وکفن کرکے اون حضرت کو دفن کیا ہو سوائے
میرے سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے کوئی ایسا نہیں انتہیٰ۔

(حاشیہ: یعنی خدائے تعالیٰ نے علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور تمہارے دروازے بند کئے ہیں)

حضرات ناظرین انہیں اخطب خوارزم نے اپنا ایک قصیدہ عزا بمدح جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام
اپنی کتاب المناقب کے اخیر میں درج کیا ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین اعلا
اللہ مقامہ نے مجلد حدیث طیر میں وارد کیا ہے چند اشعار اوس میں یہ ہیں۔ کیا خوب
کہا ہے **اشعار**

هَل ابصرتْ عیناكَ فِي المحرابِ	کابِي ترابٍ مِنْ فتی محرابِ
لِلّٰهِ دَرُّ ابِي تُرابٍ انّهٗ	اسدُ الحرابِ وَزینةُ المحرابِ
هُوضاربٌ وسیوفهٗ کثواقبٍ	هومطعمٌ وجفانهٗ کجوابِ

هُوَ مَاهِدُ الاَرضِ الدماء ... ومطلعُ شهبِ الاسنتہِ فی سماءِ ...
هو قاصمُ الاصلاب غیر مدافع ... یوماً لهاجٍ و قاسمُ الاسلاب
اِنَّ النبیَ مدینۃٌ لعلمٍ مِنہ ... وَعَلیٌ الھادی لھا کالباب

الیٰ آخر ما قال

یہاں بمناسبت مقام یہ احقر الانام زائر چند بند اپنی ایک تضمین میں سے وارد کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ وَھیَ ھٰذِہٖ

کلامِ احمدِ مختار ہے کلامِ علی ... قیامِ دیں ہوا از ضربتِ حسامِ علی
نبی کے دوش پہ معراج تھا قیامِ علی ... یہاں سے غور کرو عزّ و احترامِ علی

علی امامِ من ست و منم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں محرمِ اسرارِ حضرتِ احدی ... علی ہیں قاضیٔ دینِ محمدِ عربی
علی ہیں والدِ سبطین و زوجِ بنتِ نبی ... علی ہیں احمدِ مختار کے وزیر وصی

علی امامِ من ست و منم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں قوتِ بازو برائے پیغمبر ... علی ہیں دستِ زبردست ایزدِ داور
ہے زیبِ دوشِ نبی پائے حیدرِ صفدر ... علی کا دستِ مبارک ہے فاتحِ خیبر

علی امامِ من ست و منم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں سابق الاسلام سب صحابہ میں ... علی ہیں تارکِ اصنام سب صحابہ میں

زیادہ قابل اکرام سب صحابہ میں | احب ایزدِ منعام سب صحابہ میں

علی امامِ من ست ومنم غلامِ علی
ہزار جان گرامی فدائے نامِ علی

رہے نبی کے لئے دائما سپر حیدر | نبی مدینۂ علم اور اس کا در حیدر
ہیں بعد خیر ورے افضل البشر حیدر | رسول منذر امت ہیں رہبر حیدر

علی امامِ من ست ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

بہ نصِّ ایزدِ متعال ہیں وصی حیدر | امیر و حاکم و مولا پس از نبی حیدر
کہا نبی نے میرے بعد ہے ولی حیدر | ہوئے خلیفہ بہ تصریحِ منجلی حیدر

علی امامِ من ست ومنم غلامِ علی
ہزار جان گرامی فدائے نامِ علی

نبی کے بعد نہیں ہے علی سا کوئی بشر | علی ہیں افضلِ کُل خلق بعد پیمبر
علی کے بعد جو ہیں سب سے رتبہ میں بڑھ کر | تو شک نہیں کہ علی کے ہی ہیں وہ گیارہ پسر

علی امامِ من ست ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

الی آخر ما قلت

نیز بمناسبت مقام ہم اس جگہہ پر ایک اور تقریر عدیم الجواب والنظیر جناب امیر کل امیر صلواۃ وسلامہ علیہ کی معہ ترجمہ اردو۔ نشر فضائل جناب امیر المومنینؑ و تنبیہ غافلین وذاہلین کے لئے درج کرتے ہیں۔ پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین

وسید المتکلمین مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلد سوم حدیث ولایت کے صفحہ ۵۰۴ پر شیخ سلیمان القندوزی البلخی کی کتاب ینابیع المودۃ سے نقل فرماتے ہیں۔

الحموینی بسندہ عن سلیم بن قیس الہلالی قال رائت علیاً فی مسجد المدینۃ فی خلافۃ عثمان ان جماعۃ المہاجرین والانصار یتذاکرون فضائلہم وعلیٌ ساکتٌ فقالوا یا ابا الحسن تکلم فقال یا معشر قریش والانصار اسألکم ممن اعطاکم اللہ ھذا الفضل بانفسکم او بغیرکم قالوا اعطانا اللہ ومن علینا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم قال السلتم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی واھل بیتی کنا نوراً نسعیٰ بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق اللہ عز وجل آدم باربعۃ عشر الف سنۃ فلما خلق اللہ آدم علیہ السلام وضع ذلک النور فی صلبہ واھبطہ الی الارض ثم حملہ فی السفینۃ فی صلب نوح علیہ ثم قذف بہ فی النار فی صلب ابراھیم علیہ السلام ثم لم یزل اللہ ینقلنا من الاصلاب الکریمۃ الی الارحام الطاھرۃ من الاباء والامہات لم یکن واحد منا علی سفاح قط فقال اھل السابقۃ واھل بدر واحد نعم قد سمعناہ ثم قال انشدکم اللہ اتعلمون ان اللہ عز وجل فضل فی کتابہ السابق علی المسبوق فی غیر آیۃ۔ ولم یسبقنی احد من الامۃ فی الاسلام قالوا نعم قال فانشدکم اللہ اتعلمون حیث نزلت والسابقون السابقون اولئک المقربون سئل عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزلہا

الله عزوجل فی الانبیاء والاوصیاء فانا افضل انبیاء الله ورسله
وعلیٌ وصیّی افضل الاوصیاء قالوا نعم۔ قال انشدکم الله اتعلمون
حیث نزلت یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم وحیث نزلت انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون
الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وهم راکعون وحیث لم نزلت تتخذوا من دون
الله ولا رسوله ولا المومنین ولیجة۔ وامر الله عزوجل نبیه ان یعلمهم
ولاة امرهم وان یفسر لهم من الولایة کما فسر لهم من صلوٰتهم وزکوتهم
وحجهم فنصبنی للناس بغدیر خم فقال ایها الناس ان الله جل جلاله ارسلنی
برسالة ضاق بها صدری فظننت ان الناس مکذبی فاوعدنی ربی ثم
قال اتعلمون ان الله مولائی وانا مولی المومنین وانا اولی بهم من انفسهم
قالوا بلی یا رسول الله فقال اخذ بیدی من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم
وال من والاه وعاد من عاداه فقام سلمان وقال یا رسول الله ولاء
علی ماذا قال ولاءه کولائی من کنت اولی به من نفسه فعلی اولی به
من نفسه فنزلت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا فقال صلی الله علیه وسلم الله اکبر باکمال الدین و
اتمام النعمة ورضاء ربی برسالتی وولایة علی بعدی قالوا یا رسول
الله هذه الآیات فی علی خاصة قال بلی فیه وفی اوصیائی الی یوم القیامة
قال بینهم لنا قال علی اخی ووارثی ووصیی وولی کل مومن بعدی
ثم ابنی الحسن ثم الحسین ثم التسعة من ولد الحسین القرآن معهم و

هُمْ مَعَ القُرْاٰنِ لَایُفَارِقُونَهٗ وَلَایُفَارِقُهُمْ حَتّٰی یَرِدُوا عَلَیَّ الحَوضَ قَالَ بَعضُهُم
قَد سَمِعنَا ذٰلِكَ وَشَهِدنَا وَقَالَ بَعضُهُم قَد حَفِظنَا جُلَّ مَاقُلتَ وَلَم نَحفَظ کُلَّهٗ
وَهٰؤُلَآءِ الَّذِینَ حَفِظُوا الخِیَارُنَا وَافَاضِلُنَا. ثُمَّ قَالَ اَتَعلَمُونَ اَنَّ اللّٰهَ اَنزَلَ
اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَهلَ البَیتِ وَیُطَهِّرَکُم تَطهِیرًا فَجَمَعَنِی وَ
فَاطِمَةَ وَابنَیَّ حَسَنًا وَحُسَینًا ثُمَّ اَلقٰی عَلَینَا کِسَآءً وَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهلُ بَیتِی
لَحمُهُم لَحمِی یُولِمُنِی مَایُولِمُهُم وَیُحرِجُنِی مَایُحرِجُهُم فَاذهِبْ عَنهُمُ الرِّجسَ وَ
طَهِّرهُم تَطهِیرًا فَقَالَت اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا یَارَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنتِ اِلٰی خَیرٍ فَقَالُوا
نَشهَدُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتنَا بِذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ اَنشُدُکُمُ اللّٰهَ اَتَعلَمُونَ اَنَّ اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ اَنزَلَ یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ فَقَالَ سَلمَانُ
یَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهٖ عَامَّةٌ اَم خَاصَّةٌ قَالَ اَمَّا المَامُورُونَ فَعَامَّةُ المُومِنِینَ وَاَمَّا
الصَّادِقُونَ فَخَاصَّةٌ اَخِی عَلِیٌّ وَاَوصِیَائِی مِن بَعدِهٖ اِلٰی یَومِ القِیَامَةِ قَالُوا نَعَمْ
فَقَالَ اَنشُدُکُمُ اللّٰهَ اِنِّی قُلتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِی غَزوَةِ تَبُوكَ
خَلَّفتَنِی عَلَی النِّسَآءِ وَالصِّبیَانِ قَالَ اِنَّ المَدِینَةَ لَاتَصلُحُ اِلَّا بِی اَو بِكَ وَاَنتَ
مِنِّی بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَانَبِیَّ بَعدِی قَالُوا نَعَم قَالَ اَنشُدُکُم
اللّٰهَ اَتَعلَمُونَ اَنَّ اللّٰهَ اَنزَلَ فِی سُورَةِ الحَجِّ یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا ارکَعُوا وَاسجُدُوا
وَاعبُدُوا رَبَّکُم وَافعَلُوا الخَیرَ اِلٰی اٰخِرِ السُّورَةِ فَقَالَ سَلمَانُ فَقَالَ یَارَسُولَ
اللّٰهِ مَن هٰؤُلَآءِ الَّذِینَ اَنتَ عَلَیهِم شَهِیدٌ وَهُم شُهَدَاءُ عَلَی النَّاسِ الَّذِینَ
اجتَبَاهُمُ اللّٰهُ وَلَم یَجعَل عَلَیهِم فِی الدِّینِ مِنَ الدِّینِ مِن حَرَجٍ مِلَّةَ اِبرَاهِیمَ
قَالَ عَنٰی بِذٰلِكَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ سَلمَانُ بَیِّنهُم لَنَا یَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

انا و اخی علیؑ و احد عشر من ولدی قالوا نعم قال انشدکم اللہ تعلمون

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال فی خطبتہ فی مواضع متعددۃ و

فی اٰخر خطبتہ لم یخطب بعدھا ایھا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب

اللہ و عترتی اھل بیتی فتمسکوا بھما لن تضلوا فان اللطیف الخبیر اخبرانی و

عھد الی انھما لن یفترقا حتی یردا علیّ الحوض فقال کلھم نشھد ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک انتھی۔

ماحصل اس روایت سراپا ہدایت کا یہ ہے کہ حموینی (جو کہ علماء اہل سنت میں سے ہے)

سلیم بن قیس سے روایت کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا علی علیہ السلام کو حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک دن مسجد مدینہ میں مجمع اصحاب مہاجرین

و انصار میں تشریف فرما تھے اوسوقت مہاجرین و انصار اپنے اپنے فضایل اور مناقب

بیان کر رہے تھے مگر امیر المومنین علی علیہ السلام خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ مہاجرین

و انصار جو کہ اُس جلسہ کے حضار تھے اونھوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض

کیا کہ آپ بھی کچھ ارشاد فرمائے تب جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ای گروہ

قریش و انصار میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ آیا تمکو جو خدا تعالے نے یہ فضیلتیں دیں

ہیں کیا یہ خود تمہاری نفوس کی بزرگیوں اور فضیلتوں کی وجہ سے یا کسی غیر کے وسیلہ

سے تمکو حاصل ہوے ہیں سب نے کہا کہ ہم میں خود ذاتی یہ فضیلتیں نہیں ہیں بلکہ خداوند

تعالیٰ نے ہمکو یہ فضائل جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود ذی جود

کے سبب سے عنایت فرمائے ہیں۔ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کیا

تم نہیں جانتے ہو کہ فرمایا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں اور

میرے اہل بیت آدم کی پیدایش سے چودہ ہزار برس پہلے خالق برحق کے سامنے
بطور نور کے موجود تھے اور معبود حقیقی کی عبادت میں مشغول تھے جب خالق عالم نے
آدم کو پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا اور اون کو زمین پر اتارا یہاں تک
کہ ہمارا نور نوح علیہ السلام کی پشت میں رہا جب وہ کشتی میں سوار تھے پھر نور ہمارا ابراہیم
علیہ السلام کی پشت میں تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے اسی طرح سے ہم پشت ہائے
کریمہ آبا و ارحام طیبہ امہات میں منتقل ہوتے چلے آئے کہ کل حلال زادہ تھے۔

پس یہ سنکر سب اہل بدر و احد نے اس مضمون صداقت مشحون کو تسلیم اور تصدیق
کر کے کہا کہ بیشک ہمنے یہ مضمون جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے
پھر جناب علی مرتضے وصی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا
کو یاد دلوا کر اور اس کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب ایزد متعال
قادر لایزال جل جلالہ وعم نوالہ نے سابق کو مسبوق پر کئی جگہ قرآن شریف میں تفضیل
دی ہے اور مجھسے بڑھکر سابق الاسلام ساری امت میں کوئی نہیں۔ سب نے اقرار کیا
اور کہا کہ بیشک صحیح اور درست ہے پھر فرمایا جناب سید الاوصیاء برادر سید الانبیا صلی
اللہ علیہما و اولادہما الطیبین نے کہ تم کو میں خدائے کریم کی قسم دیکر سوال کرتا ہوں
کہ آیا تم جانتے ہو کہ جب آیہ والسابقون السابقون اولئک المقربون نازل ہوئی
تو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب سے لوگوں نے سوال کیا کہ وہ
کون ہیں فرمایا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ یہ آیت انبیاء
اور اوصیاء علیہم السلام کی تعریف میں نازل ہوئی ہے پس میں ہوں افضل تمام
انبیاء و مرسلین سے اور علی میرا وصی افضل ہے تمام اوصیاء سے سب نے تسلیم کیا

اور کہا کہ بیشک صحیح و درست ہے۔ پھر فرمایا کہ برائے خدا میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ
تم جانتے ہو کہ جب آیہ یا ایها الذین اٰمنوا اطیعوا الله و اطیعوا الرسولَ
و اولی الامر منکم نازل ہوئی اور جب آیہ انما ولیکم الله و رسوله والذین
اٰمنوا والذین یقیمون الصلوٰة و یؤتون الزکوٰة وهم راکعون
نازل ہوئی اور جب آیہ لم یتخذوا من دون الله و لا رسوله ولا المؤمنین
ولیجه نازل ہوئی تو جناب حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول مقبول کو حکم دیا
کہ لوگوں کو والیان امر خلافت کے نام بتائیں اور ولایت و حکومت کے معاملہ کو
اچھی طرح اونہیں سمجھائیں جس طرح سے نماز و زکوٰۃ و حج کے مسائل و ارکان وغیرہ سمجھائے
ہیں اوسوقت جناب رسول خداؐ نے خم غدیر میں مجکو امام اور خلیفہ مقرر کیا پس فرمایا
رسول خداؐ نے کہ اے لوگو الله جلشانہ نے مجکو ایک پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ میں وہ پیغام
الٰہی لوگوں کو پہونچاؤں اُس پیغام کے پہونچانے سے میرا دل تنگ ہوا کیونکہ میں نے
گمان کیا کہ لوگ میری تکذیب کرینگے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ذکرہ و جل شانہ نے اُس
حکم کے نہ پہونچانے پر وعید فرمائے۔ یہ کہکر جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے لوگو تم
جانتے ہو کہ تحقیق الله عز و جل میرا مولا ہے اور میں مولا ہوں تمام مومنین کا اور
میں اولیٰ ہوں سب کے نفوس سے۔ سب حاضرین نے عرض کیا کہ بیشک یا رسول
الله آپ ہماری مولے اور ہمارے نفسوں سے اولیٰ ہیں اوسوقت جناب رسول خدا
نے ایسی حالت میں کہ میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑے ہوئے تھے فرمایا۔ کہ میں
جس کا مولا ہوں پس علی اُس کا مولیٰ ہے خدا وندا دوست رکھ اوس کو جو علی کو دوست
رکھے اور دشمن رکھ اوس کو جو علی کو دشمن رکھے اوسوقت سلمان اوٹھکر کھڑے ہوئے

اور پوچھا کہ یارسول اللہ علی کے ولا سے کیا مراد ہے فرمایا رسول خدا نے کہ ولا علی کی
مانند میرے ولا کے ہے جس کی جان سے میں افضل ہوں پس علی اوس کی جان سے
افضل ہے اس معاملہ کے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی فرمایا جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ نے اللہ اکبر اکمال دین اور اتمام نعمت اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی
پر میری رسالت سے اور بعد میرے علیؑ کی ولایت سے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول
اللہ یہ آیات خاص علی کی شان میں ہیں فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہاں علی
کی بابت میں اور دیگر اوصیاء کی شان میں ہیں جو قیامت تک ہوں گی لوگوں نے
عرض کیا کہ اُن اوصیاء کا ذکر فرمایئے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
کہ پہلے تو میرا بھائی علی ہے جو میرا وارث اور وصی ہے اور ولی ہے ہر مومن کا بعد
میرے پھر میرا بیٹا حسن پھر حسین پھر نو امام ہیں حسین کی اولاد میں سے قرآن اُن کے
ساتھ رہے گا اور یہ ہمیشہ قرآن کے ساتھ رہیں گے کبھی یہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے
اور کبھی قرآن اِن سے جدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں۔ یہ
تقریر جناب امیر سے سنکر بعض آدمیوں نے اون میں سے کہا کہ بیشک سنا ہمنے جناب
رسول خدا سے اور ہم اوس وقت حاضر تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ ہمکو اکثر باتیں ان
تقریروں میں سے یاد ہیں لیکن کل مضامین یاد نہیں اور یہ لوگ جنہوں نے ساری
یہ مضامین یاد رکھے ہیں یہ ہمارے بزرگ اور ہمسے افضل اور بہتر ہیں پھر فرمایا جناب
امیر المومنین علیہ السلام نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق اللہ عز وجل نے جب آیہ انما
یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔

نازل فرمائی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجکو اور فاطمہ کو اور میرے دونو بیٹے
حسین وحسن کو جمع کیا اور پھر ہمارے اوپر ایک عبا ڈالی اور فرمایا کہ خداوندا یہ ہیں میرے
اہل بیت گوشت انکا میرا گوشت ہے درد پہونچاتی ہے مجکو وہ چیز جو درد پہونچاسے اُن
کو اور زخمی کرتے ہے مجکو وہ چیز جو زخمی کرے انکو پس دُور کر اُن سے ہر طرح کی بُرائی
اور گناہ اور بدی اور نجاست کو اور پاک کر دے اُن کو ہر گناہ سے پاک کرنا اوسوقت
اُم سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بھی انہیں سے ہوں جناب رسول مقبول
نے فرمایا کہ تو ان میں سے نہیں لیکن رستہ تیرا طرف خیر اور نیکی کے ہے یہ سنکر سامعین
انصار و مہاجرین نے کہا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ حدیث ہمنے حضرت ام سلمہ
رضے اللہ عنہا سے سُنی ہے پھر فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ میں تمہیں خدا کو یاد
دلواتا ہوں اور اللہ جل جلالہ کی قسم دیکر تمسے سوال کرتا ہوں کہ آیا جانتے ہو تم کہ جب
آیہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ کونوا مع الصادقین نازل ہوا تو اوسوقت
سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ عام ہے یا خاص فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ مامورین عام ہیں لیکن صادقین جن کے ساتھ رہنے کا جناب
احکم الحاکمین نے حکم دیا ہے وہ خاص میرا بھائی علی ہے اور دیگر اوصیا میرے
جو کہ علی کے بعد ہوں گے قیامت تک سب حاضرین انصار و مہاجرین نے اس کی
تصدیق کی اور کہا کہ بیشک درست اور صحیح ہے۔ پھر فرمایا کہ میں خدا کو تمہیں یاد دلوا کر
تمسے پوچھتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ میں نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں غزوہ
تبوک کی طرف جانے کے دن عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجکو عورتوں اور بچوں
میں چھوڑتے ہیں پس فرمایا اُس جناب نے کہ مدینہ کا انتظام درست نہیں رہ سکتا

جب تک کہ میں اوس میں نہ ہوں یا جب تک تم اوس میں نہ ہو اور اے علی تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ ہارون تھے موسیٰ کے لئے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سب نے اس مضمون کی تصدیق کی اور کہا کہ درست ہے پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمھیں خدا کو یاد دلوا کر اور اُس کی قسم دیکر تم سے سوال کرتا ہوں کہ جب اللہ عزوجل نے سورہ حج میں آیت یا ایھا الذین اٰمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا وافعلوا الخیر آخر تک نازل فرمائی اوسوقت سلمان فارسی نے اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جنپر آپ گواہ ہوں گے اور وہ تمام لوگوں پر گواہ ہوں گے کہ خداوند تعالیٰ نے اون کو برگزیدہ کیا ہے۔ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ خداوند تعالیٰ نے اس سے تیرۂ آدمی مراد لئے ہیں سلمان نے عرض کیا بیان فرمائے کہ وہ تیرہ آدمی کون ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور میرا بھائی علی اور گیارہ آدمی میری اولاد میں سے۔ پھر فرمایا جناب سید الوصیین امیر المومنین علیہ السلام نے کہ میں تمہین خدا کو یاد دلوا کر سوال کرتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے خطبات کے متعدد مواضع ومقامات میں بارہا فرمایا ہے اور نیز بالخصوص اوس اخیر کے خطبہ میں جس کے بعد رسول خدا نے کوئی خطبہ نہیں پڑھا فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو میں تم میں دو بزرگ چیزوں کو چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ اور میرے عترت اور اہل بیت پس ان دونوں سے تمسک کرو گمراہ نہ ہوگے۔ پس لطیف خبیر خداوند قدیر نے مجھے خبر دی ہے اور مجھسے عہد کیا ہے کہ یہ دونو یعنی قرآن اور میرے اہل بیت ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں۔ پس یہ سنکر سب سامعین وحاضرین

انصار و مہاجرین نے متفق الکلمہ ہوکر اقرار کیا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ جناب سیدالانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ انتہیٰ۔

توثیق ابوالمجامع صدرالدین حموینی کی

حضرات ناظرین پر مخفی نہ ہے کہ ابوالمجامع صدرالدین حموینی اہل سنت کے محدثین ثقات و معتمدین عالی درجات میں سے ہیں جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد دوم حدیث غدیر کے صفحہ ۵۸۲ پر اُن کی توثیق مفصل تحریر فرمائی ہے جس میں سے ایک عبارت یہاں درج کی جاتی ہے جناب ممدوح رفع اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان فرماتے ہیں۔ علامہ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی در معجم مختص کہ نسخہ آن مکتوب بخط میرزا محمد صاحب مفتاح النجابہ پیش ایں خاکسار حاضر گفتہ ابراہیم بن المؤید بن عبداللہ بن عبداللہ بن علی بن محمد بن حمویہ الامام الکبیر المحدث شیخ المشایخ صدرالدین ابوالمجامع الخراسانی الحموینی الصوفی ولد سنۃ اربع واربعین و ستمائۃ وسمع بخراسان وبغداد والشام والحجاز وکان ذا اعتناء بہذا الشان وعلی یدہ اسلم الملک غازان توفی بخراسان فی سنۃ اثنتین وعشرین وسبعمائۃ انا ابوعمرو عثمان بن موفق الاذکانی بقرائتی سنۃ اربع وستین انا المؤید بن محمد الطوسی ح وانا احمد بن ہبۃ اللہ عن المؤید اخبرنا ہبۃ اللہ بن سہل انا سعید بن محمد البحیری انا زاہر بن احمد الفقیہ انا ابراہیم بن عبدالصمد ثنا ابومصعب ثنا مالک عن سمی مولا ابی بکر بن عبدالرحمٰن عن ابی صالح السمان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینہما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ متفق علیہ و

اخرجہ ابن ماجہ عن مصعب الزہری فی اقفائہ بعلی۔ ازین عبارت ظاہر ست کہ صدر الدین ابراہیم بن محمد امام کبیر و محدث و شیخ المشائخ و صاحب اعتنا بفن حدیث بودہ و ببرکت او ملک غازان اسلام اوردہ و ذہبی اخذ روایت ازو نمودہ و بعلوان مفاخرت فرمادہ پس ظاہر شد کہ حموینی شیخ ذہبی ہم بودہ و کفاک بہ عظمتہ و جلالتہ و سناؤ نبالتہ اس عبارت کے بعد حموینی کی توثیق میں جناب مرحوم نے اور بہت کچھ تحریر فرمایا ہے دیکھو عبقات الانوار۔

شیخ سلیمان قندوزی کی توثیق

اور شیخ سلیمان قندوزی کی توثیق میں جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے یہ عبارت نقل فرمائی ہے و مخفی نماند کہ فاضل قندوزی بلخی از اکابر محققین و اعاظم منقدین ست در آخر نسخہ مطبوعہ ینابیع المودہ محامد و مفاخرش چنین مسطور ست۔

مؤلف الکتاب ھو العالم العابد الورع البارع التقی الشیخ سلیمان بن خواجہ کلان الحسینی القندوزی البلخی ولد فی سنۃ ۱۲۲۰ الف و مائتین و عشرین و رقی مراقی العلوم والآداب فی بلخ واکمل التحصیل ببخارا و نال الاجازات من اھلھا و سافر الی البلاد الافغانیۃ والہند نیر و صاحب کبار مشائخ الطریقۃ و کمل فی مقامات السلوک و تفقھہ فی الدین لینذر قومہ اذا رجع الیھم فرجع الی قندوز و اقام بھا زمانا ینشر العلم والادب و بنی بھا جامعًا و خانقاھًا و مدرسًا۔ فبل الدان ینصب ھناک الخلیفۃ محمد صلاح فی مسند الارشاد خلفًا عن اخیہ محمد

میرزا خواجہ ابن مولانا خواجہ کلان ولا امر الملک رئیس العالم الافضل
دام ملا عوض اذ کان قد تمایز بین تلامیذہ و نال شرف الاجازۃ من
جانبہ العالی و اراد ان مسافر الی بلاد الروم ویروم التوطن فی جوار
بیت اللہ الحی القیوم فہاجر من قندھار مستصحبا من المریدین نحو ثلاثمائۃ
انفار من اھل الطلب و السلوک ونزل بغداد فی سنہ الف ومائتین وتسعہ
ومتین من طریق الایران و اکرمہ الوالی ببغداد و اعز اصحاب الفضائل
و المعارف قدومہ و احلہ کل فضیلۃ من فیوض علومہ و نہض من بغداد
متوجہا الی دار الخلافۃ العلیۃ وفی اثناء الطریق وقع المکث فی بعض البلاد
مثل موصل ودیار بکر وحلب وغیرھا ایاما حتی وصل الی قونیہ و اقام
بہا ثلث ستین وستہ اشہر واستنسخ ھناک بنفسہ الفتوحات المکیۃ و
الفصوص من النسخ التی کانت بخط مؤلفہا العزیز الشیخ الاکبر تغمدہ اللہ
برحمتہ الواسعۃ والمحفوظۃ بدار الکتب الکائنۃ فی مقبرۃ الشیخ الکبیر صدر الدین
القونوی قدس سرہ وخرج من قونیہ فی سنہ الف ومائتین وسبعین ونزل
بدار الخلافۃ العلیہ ونال الالطاف والعواطف السنیۃ من الحضرۃ العلیۃ
السلطانیہ و بینہما ھو متہئ للعزیمۃ الی جوار بیت اللہ الحرام اقتضت الاسباب
والغیبۃ تاخیر العزیمۃ فتوجہ من السلطنۃ السنیہ العظمی شیخۃ تکیۃ الشیخ
مراد البخاری الکائنۃ فی خارج الباب الادرنہ الی جنابہ و اشتغل بالقیام
بامر ارشاد المسترشدین ونشر علم التفسیر والحدیث للطالبین و فی خلال
تلک الاحوال کان لا یتخلف من تالیف الکتب والرسائل التی منہا ینابیع

المودة الجامعة لمناقب اهل بيت نبينا صلی اللہ علیہ وسلم حيث جمعہ رحمہ اللہ
تعالیٰ من الکتب المعتبرۃ المشهودۃ والمعتمدۃ منها الصحاح الستة التی لاخلاف
فی صحتها بین اهل السنة والجماعة من المسلمین وما کان من غیر الصحاح فهو
ایضاً مما لا یمکن القدح والتعرض فیها حیث هی معاضدۃ بمحکمات الآیات
وصحاح الروایات غیر مخالفة نصوص و روایات من الدین ولیس لانکارها
طریق لاحد من المسلمین ثم انه علی ما علمنا ان الشیخ المشار الیه هو من سادات
الحسینیة ومن اجلہ المشائخ الکرام ومن جملة الفضلاء والمحدثین وفیما
کتب الینا ولدہ العزیز خلیفة الشیخ السید عبد القادر افندی ان والدہ
رحمة اللہ کان حنفی المذهب نقشبندی المشرب ولا نعتقد فی حقہ الا
ما علمنا توفی المؤلف رحمة اللہ فی دار الخلافة فی سنہ الف و مائتین و سبعین
و دفن فی مقبرۃ المخصوصة فی الخانقاہ المرادیة اسبل اللہ علیہ شآبیب
رحمة وحشرہ مع من احبہ بحبہ واهل بیت الطاهرین سلام اللہ علیهم
اجمعین۔ اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے ینابیع المودۃ
کے مقدمہ اور تمہید کی عبارت نقل فرمائی ہے جس سے کمال درجہ کا اعتبار اور اعتماد
اور وثوق کتاب موصوف کی روایات اور احادیث کا ثابت اور ظاہر ہوتا ہے جس
صاحب کا جی چاہے حدیث ولایت کے صفحہ ۸۰ پر عبارت مذکورہ کو ملاحظہ فرمائیں
یا اصل کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ مصر میں دیکھیں۔

عامر بن واثلہ کی توثیق اور ان کی تعریفیں مجلد حدیث طیر کے صفحہ ۴۸۰ پر ملاحظہ
فرمائیں۔ عامر بن واثلہ جنگ احد کے دن پیدا ہوئے تھے اور جناب رسالت مآب

صلے اللہ علیہ والہ الاطیاب کو انہوں نے دیکھا ہے حافظ ابو عمر نمری قرطبی نے کتاب
الاستیعاب میں اونکا حال اور اُن کی مدح تحریر کی ہے اور لکھا ہے نہ آخر من مات
من رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نیز ابو الحسن المعروف بابن الاثیر الجزری
نے اسد الغابہ میں ان کی تعریف کی ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع
الیٰ ھذہ الکتب والاسفار والی الکتاب المستطاب المسمی بعبقات
الانوار فی اثبات امامۃ الایمۃ الاطہار لمولانا آیۃ اللہ فی العالمین
حجۃ الاسلام والمسلمین سید المتکلمین السید حامد حسین رفع اللہ درجاتہ
فی اعلاعلیین بجاہ جدہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ الطیبین۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر صفحہ ۲۳۷

قال الخوارزمی۔ و فی معجم الطبرانی الی عبد اللہ بن علیھم الجھنی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اُوحِیَ الیَّ فی علیٍّ ثلاثۃ اشیاءَ
لیلۃ اسرای بی۔
انہ سیدُ المومنینَ۔ و امامُ المتقینَ۔ وقایدُ الغرِّ المحجّلینَ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۳ صفحہ ۲۳۷

منقول ہے مناقب معجم میں یہ خبر
معراج میں ہوا یہ خدا کا مجھے خطاب
سردار مومنوں کا علی لا کلام ہے

لکھتے ہیں وہ کہ کہتے ہیں یوں سید البشر
فرمائے تین امر یہ دربابِ بوتراب
تقویٰ ہے جن کا کام وہ اونکا امام ہے

جنت کی سمت کھینچنے والا ہے بالیقین — اون کا جو اہل دین میں ہیں عزّ المجلس

قال الجناب الشیخ الحرّ العاملی المرحوم بعد نقل هذا الحدیث الشریف اقول هذا النصّ صریح علی انه افضل من جمیع الصحابة بل من جمیع المومنین بقوله تعالی انه سید المومنین و یدل علی امامته لانّ السید و الامام والقاید بمعنی واحد او متقاربة المعنی والتفضیل المشار الیه

مناقب سے مراد کتاب صدر الائمہ اخطب خوارزم کی ہے اور اون کی توثیق کا پتہ و نشان سابق میں ہم لکھ چکے ہیں۔ معجم سے مراد کتاب ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی کی ہے۔ اور فضائل ان کے ابو سعید عبد الکریم سمعانی نے اپنی کتاب مشہور مسمّٰے بانساب سمعانی میں اور قاضی شمس الدین احمد المعروف بابن خلکان نے وفیات الاعیان میں اور ذہبی نے عبر میں اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی نے طبقات الحفاظ میں اور محمد بن محمد الجزری نے طبقات القرآء میں بہت کچھ لکھی ہیں دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث طیر صفحہ ۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶ یا اصل کتب مذکورہ میں ملاحظہ کیجئے۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث طیر کے صفحہ ۲۲۶ پر طبرانی کے فضائل میں سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ شہاب الدین احمد در توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل گفتہ الباب الحادی والعشرون فی انّ اللہ تعالی باهی به الملائکة السموات العلی وانهم والانبیاء مشتاقون الی لقائه من اعتلائه علوّ مراتب المناقب و استطائه مناکب المراتب و ارتقائه عن فاطمة الزهراء علیها السلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

حاشیہ: یعنی سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی کی

دالٌ علی الامامۃ لامتناع تقدیم المفضولِ علی الافضلِ عقلاً و نقلاً والنصُّ المذکور اوضح دلالۃً۔

مقولہ زائر

دیکھو کہ یہ کلام جو ربِّ قوی کا ہے
جس سے کہ کچھہ ثبوتِ خلافت میں شک نہیں
افضل ہیں کُل صحابہ سے کل مومنین سے
معصوم بعد احمدِ مختار ہیں یہ ہی
شاہد ہیں عقل و نقل کہ امت میں لاکلام
سب سے زیادہ رتبے ہیں زوج بتولؑ کے

اس سے عیاں وہ فضل علی ولی کا ہے
جس سے کہ مرتضیٰ کی امامت میں شک نہیں
اکمل ہیں اہلِ دین سے کُل متقین سے
معصوم کی جگہہ کے سزاوار ہیں یہ ہی
افضل جو سب سے ہو وہی ہو سکتا ہے امام
واجب یہ ہے کہ ہوں یہ خلیفہ رسولؐ کے

علیہ وآلہ و بارك وسلم ان الله عز وجل باهی بكم و غفر لكم عامة و لعلی خاصة و انی رسول الله غیر هائب عن قومی ولا محاب لقرابتی هذا جبرائیل اخبرنی ان السعید كل السعید من احب علیاً فی حیاته و بعد وفاته۔ و ان الشقی كل الشقی من ابغض علیاً فی حیاته و بعد وفاته رواه الحمانی۔ وقال اورده امام زمانه والمقدم علی سائر قرانه الحافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی فی معجمه باسناده یعنی صالحانی نے طبرانی کو بلفظ امام یاد کیا ہے اور مقدم علی القرآن ٹھیرایا ہے جن صاحبوں کو مفصل فضائل اور محامد طبرانی کے دیکھنے منظور ہوں وہ عبقات الانوار کی مجلد حدیث طیر و نیز مجلد دوم حدیث غدیر کو ملاحظہ کریں ۱۲۔ مقرب علی زائر۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۴ صفحہ ۲۳۸

قال ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب انبانی مهذب الائمه ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد الهمدانی اخبرنی ابو القاسم نصر بن محمد بن زیرک المقری اخبرنی والدی ابو عبد الله محمد حدثنی ابو علی عبد الرحمن بن محمد بن احمد النیساپوری حدثنی احمد بن محمد بن عبد الله الناسخی البغدادی من حفظه بدینور حدثنی محمد بن جریر الطبری حدثنی محمد بن حمید الرازی حدثنی العلا بن الحسین الهمدانی حدثنی ابو مخنف لوط بن یحیی الازدی عن عبد الله بن عمر ۔ قال سئل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بای لغة خاطبک ربک لیلة المعراج فقال خاطبنی بلغة علی بن ابی طالب فالهمنی ان قلت خاطبتنی یا رب ام علی فقال یا احمد انا شیء لا کالاشیاء لا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیاء خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک فاطلعت علی سرائر قلبک فلم اجد الی قلبک احب من علی بن ابی طالب فخاطبتک بلسانه کیما یطمئن قلبک ۔ ونقله عبد المحمود فی کتابه عن مهذب الائمه من قول احمد اخطب خوارزم بهذا الاسناد بعینه ۔

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر ۴ صفحہ ۲۳۸

ابن عمر بیان یہ کرتے ہیں بر ملا		عبد الملک سے نقل ہے اخطب نے یوں کہا

پوچھا کسی نے اُسکے کہ یا ید الانام
فرمایا مصطفےٰ نے کہ تھا لہجہ علی
کی عرض میں نے حق سے کہ اے رب و سرا
ارشاد کبریا ہوا مجھ سے کہ اے نبی
شے سے بنی وصف کر نہیں سکتا کوئی اے
مخلوق تجکو میں نے کیا اپنے نور سے
اور تیرے دل کے بھید کو پہچانتا ہوں میں
تقریر اس لئے ہے زبان علی میں کی

کس کی زباں میں حق نے کیا آپ سے کلام
تقریر مجھسے حق نے زبان علی میں کی
مجھ سے خطاب کرتا ہے تو یا کہ مرتضےٰ
میں وہ ہوں جو مشابہ اشیا نہیں کبھی
مخلوق پر قیاس ہے خالق کا ناروا
پیدا کیا علی کو ہے تیرے ظہور سے
رب سے احب ہے تجکو علی جانتا ہوں میں
تا تیرے دل کی اُس سے تسلی ہو یا نبی

قول الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقولُ هذا یدل دلالۃً واضحۃً علی ان علیاً افضل الناس بعد رسول الله لتضمنہٖ انه احب الناس الیه ویمتنع عقلاً تقدیم المفضول علی الافضل فلتثبت امامته علیه السلام۔

مقولہ لاابن ائر عفا الله عنه

ظاہر ہوا کہ شمس ضحےٰ اس حدیث سے
محبوب تر تھے جبکہ بہ نزد نبیؐ علیؓ
مفضول کو جو فضل دین فضل اہل پہ ہے خطا
افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہیں

محبوب تر رسول خدا کو علی ہی تھے
ثابت ہوا کہ افضل و اعلیٰ تھے بس یہی
ظاہر ہوا وصی حبیب مریں مرتضےٰ
نائب نبی کا کوئی بجز مرتضےٰ نہیں

الحديث العشر القدسی نمبر ۵ صفحہ ۲۳۹

قال صدر الائمہ ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب اخبرنی
شہردار بن شیرویہ بن شہردار الدیلمی اخبرنی ابو الفتح عبدوس
الهمدانی حدثنی ابو طاہر الحسین بن علی بن سلمہ حدثنی ابو الفرج
الصامت بن محمد بن احمد حدثنی الحسن بن علی بن عاصم القرشی
حدثنی صہیب بن عباد حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن
علی بن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب علیہم السلام قال قال
رسول اللہ ص اتانی جبرئیل وقد نشر جناحیہ فاذا فیہا مکتوب لا
الٰہ الا اللہ محمد النبی ومکتوب علی الآخر لا الٰہ الا اللہ علی الوصی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین سید المتکلمین وسند المحققین ورئیس
المدققین مولانا مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ
نے حدیث مذکور ۃ المتن مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۱۰ میں وارد کی ہے
اور نیز جناب ممدوح اعلا اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ سید شہاب الدین احمد در
توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل در ذکر اسمائے جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ
والسلام گفتہ ومنہا وصی اللہ وخلیفۃ اللہ۔ عن الامام جعفر الصادق
عن ابیہ الامام عن جدہ الامام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک
وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام وقد نشر جناحیہ فاذا

ترجمۃ الحدیث الثالث عشر القدسی نمبر ۵

اخطب نے یوں مناقب حیدر کے باب میں
ماثور یہ حدیث علی ولی سے ہی
فرمایا اس طرح سے شہ مرسلین نے
کلمہ کے بعد لکھا تھا اک پر مجھے نبی

منقول دیلمی سے کیا ہے کتاب میں
اس کی سند رسول خدا کے وصی سے ہی
بازو جو میرے سامنے کھولے امین نے
اور دوسرے یہ تھا کہ علی ان کا ہی وصی

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقول هذا اوضح دلالة وابین تصریحا مما تقدم و یترجح کونه من کلام الله والا فمن کلام من هو ولیس تنزلنا فکونه مکتوبا علی جناح جبرئیل وروایته الرسول له وتقریره کاف فی کونه حجة ونصا۔

علی احد جناحیه مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله وعلی الآخر مکتوب لا اله الا الله علی وصی الله رواه الصالحانی باسناده ایضا۔

جناب شیخ حر عاملی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہایت واضح الدلالۃ ہے کیونکہ اگر یہ کلام الٰہی نہیں تو پھر اور کس کا کلام ہے۔ جبرئیل امین کے بازو پر اس مضمون کی تحریر اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۶ صفحہ ۱۴۲

وقال اخبرنی ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری اخبرنی الاستاذ
ابو الحسن علی بن مردک الرازی اخبرنی الحافظ ابو سعید
اسمعیل بن الحسین السمان اخبرنی ابو بکر محمد بن احمد المحمد ولی
بقرائتی علیہ سنہ ۴۰۲ حدثنی ابو محمد عبد الرحمن بن حمدان بن عبد
الرحمان المهربان الجلاب حدثنی ابو بکر محمد بن ابراهیم السوسی
البصری نزیل حلب حدثنی ابو عثمان بن عبد اللہ القرشی الشامی
بالبصرۃ حدثنی . . . .
یوسف بن اسباط عن مجمل الضبی عن ابراهیم النخعی عن علقمہ عن ابی
ذر قال لما کان یوم البیعۃ لعثمان و ذکر الحدیث وفیہ خطبۃ
لعلی بن ابی طالب یقول فیها هل تعلمون یا معشر المهاجرین و
الانصار ان جبرئیل اتی النبی فقال لا سیف الا ذو الفقار ولا
فتی الا علی قالوا اللهم نعم قال هل تعلمون ان رسول اللہ قال
لما اسری بی الی السماء السابعۃ الی رفارف من نور ثم رفعت

کی تقریر یعنی آں حضرت کا اس مضمون کو بیان فرمانا جناب امیر المومنین سید الوصیین
صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کے وصی برحق ہونے کے واسطے حجت بالغہ اور نص صریح
اور دلیل کافی و برہان وافی ہے۔

الی محیب من نوح فوعد الله النبی اشیاء فلما رجع نادی منادی من قبل الله تعالی نعم الاب ابوك ابراهیم و نعم الاخ اخوك علی بن ابی طالب واستوص به هل تعلمون ذلك فقام عبد الرحمان بن عوف من بینهم فقال نعم سمعته من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔ الحدیث۔

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر

اخطب کا قول ہے کہ ہے کہتا زمخشری
جس دن ہوا تھا بیعت عثمان کا معرکہ
اوس میں کیا مہاجر و انصار کو خطاب
جبرئیل میری شان میں لای تھے لافتی
فرمایا پھر علی نے کہ کیا جانتے ہو تم
معراج میں رسول خدا کو ندا ہوئی
اور شک نہیں کہ خوب ہے بھائی علی ترا
اوسوقت ابن عوف نے اٹھکر کہا کہ ہاں

اس کی سند ہے حضرت بوذر سے نقل کی
خطبہ تھا ایک حیدر کرار نے پڑھا
کہتے تھے سب کے سامنے اسوقت بو تراب
بولی یہ سب کہ آپ نے واللہ سچ کہا
جو کہہ رہا ہوں میں اسے کیا مانتے ہو تم
اچھا ہے تیرا باپ براہیم یا نبی
لازم ہے بعد تیرے وہ ہو وے وصی ترا
بے شک سنا یہ میں نے نبی کرتے تھے بیان

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی اقول

لافتی الا علی صریح فی تفضیله علی جمیع الناس فی الفتوة و

یلزم من ذلک تفضیلہ علیہم فی غیرہا لان الامۃ علی قولین فمن فضل علیاً علیہم فی الفتوۃ دون غیرہا لزم احداث قول ثالث وخرق الاجماع اذ لا قایل بالفرق والافضل ہو الامام کما تقدم وقد سبق تقریر الاستدلال ببقیۃ المحل بیث۔

ترجمہ قول شیخ علیہ الرحمہ

جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لافتی الا علی صراحۃً اس امر پر دال ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فتوۃ میں تمام لوگوں سے افضل ہیں اس سے یہ لازم آتا ہے کہ سوائے فتوۃ کے اور صفات حمیدہ میں بھی سب سے افضل ہوں کیونکہ امت میں قول تو دو ہی ہیں ورنہ تیسرے قول کا پیدا کرنا اور خرق اجماع لازم آئیگا پس ظاہر ہے کہ علی سب سے افضل ہیں اور افضل ہی امام ہو سکتا ہے

ابو القاسم محمود بن عمر جار اللہ الزمخشری صاحب الکشاف کی توثیق میں دو عبارتیں لکھتا ہوں اگر کوئی شخص زیادہ تر تفصیل اون کی توثیق میں چاہتا ہو تو عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلدات میں دیکھے بالخصوص مجلد دوم من جملہ مجلدات حدیث غدیر۔ یہاں صرف اسی قدر پر اکتفا کی جاتی ہے۔ کہ مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری جامع الاصول میں لکھتے ہیں۔

علامہ جار اللہ زمخشری صاحب کشاف کی توثیق۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۴۱ صفحہ ۲

وقال ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب انبانی مهذب الائمۃ ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد الهمدانی انبانا محمد بن الحسین بن علی المقری اخبرنی محمد بن محمد بن احمد الشاهد حدثنی هلال بن محمد بن جعفر حدثنی ابو الحسین علی بن الحسین الحلوانی حدثنا محمد بن اسحاق المقری حدثنا علی بن حماد الخشاب حدثنا علی بن محمد المدینی حدثنا وکیع بن الجراح حدثنا سلیمان بن مهران حدثنا جابر عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما عرج بی الی السماء رائت علی باب الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب اللہ الحسن الحسین صفوۃ اللہ فاطمۃ امۃ اللہ علی مبغضیهم لعنۃ اللہ ـ

ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی الحنفی مذہبا صاحب التصانیف العجیبۃ والتالیفات الغریبۃ مثل الفائق فی غریب الحدیث والکشاف فی تفسیر القرآن والامثال والمفصل فی النحو ولہ الید الباسطۃ واللسان الفصیح فی علوم الادب لغتها ونحوها وشعرها ورسایلها ـ وعلم البیان الیہ انتهت ہذہ الفضائل وبہ ختمت واقام بمکۃ دہرا ۔ اختصار یعرف بجار اللہ انتهی ـ اور محمود بن سلیمان الکفوی نے کتاب اعلام الاخیار من فقہا مذہب النعمان المختار میں کہا ہے الشیخ

قول الجناب الشيخ المرحوم

اقول لاريب ان ما هو مكتوب على باب الجنة فهو من كلام الله تعالى او كتب باذنه ثم قوله على حبيب الله لاريب انّه كتب على باب الجنة مع علم الله انه يدعى الامامة والخلافة بعد الرسول بغير فصل ويمتنع من البيعة وكونه مع ذلك حبيب الله واضح الدلالة على صحة تلك الدعوى وبطلان دعوى غيره لها وكذا القول فى موافقة الحسنين عليهما ودعوى هما المبايعة ومحاربة معاوية وابنه عليهما وكونهما مع ذلك صفوة الله دال على امامتهما وبطلان غيرهما كما تقدم ويستفاد من اخر الحديث تحريم بغضهم وهو يقتضى وجوب تصديق دعواهم المذكورة۔

الامام الفهامه جار الله العلامه ابو القاسم محمود بن عمر محمد الدين الزمخشرى امام عصره بلا مدافعة كان نحويًا ذكيًا خبيرًا بالمعانى والبيان فقيهًا مناظرًا متكلمًا نظارًا اديبًا شاعرًا محدثًا مفسرًا اوستاد زمانه فى الادب ومجتهدا وانه فى المذهب له فى العلوم اثار ماليس لغيره من اهل عصره وكان من الفصاحة والبلاغة بالمحل الاعلى الذى تشهد به تصنيفاته سيما الكشاف فى التفسير بما فيه من ايجاز البيان وبيان اعجاز القران وحسن التاليف ولطف الترصيف

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۷ صفحہ ۱۴۲

منقبت

اخطب نے یوں فضایل حسنین کے باب میں
جابر ہیں نقل کرتے مجاہد سے یہ خبر
بولے رسول جبکہ میں معراج کو گیا
خالق ہے لاشریک محمد رسول ہے
لاریب برگزیدہ خلاق ہے علی
ان کے جو ہیں عدو وہ ہیں ملعون کردگار

عبدالملک سے نقل کیا ہے کتاب میں
وہ کہتے ہیں کہ کہتے تھے عباس کے پسر
دیکھا یہ باب خلد پہ میں نے لکھا ہوا
حیدر حبیب حق امۃ اللہ بتول ہے
سبط نبی ہیں ایک حسن دوسرے حسین
اُن پر خدائے پاک کی لعنت ہے بیشمار

مقولہ زائر

کیوں بھائیو بتاؤ کہ یہ باب خلد پر
کس نے لکھا ہے گر یہ خدا نے لکھا نہیں
جب مرتضے حبیب خدا ہے جناب کے ہیں
بعد از نبی نزاع جو واقع ہوے بہم
بعد از نبی علی نے امامت کا ادعا
اون کے خلیفہ ہونے پہ نص صریح ہی

کس نے لکھا ہے تمکو بھی اسکی ہی کچھ خبر
لکھا ہے جب خدا نے تو کیا یہ بجا نہیں
پھر کسطرح امام نہ اہل زمان کے ہیں
دیکھو بغور تم کہ کتابوں میں ہیں رقم
ظاہر یہ ہے کہ مجمع اصحاب میں کیا
جب وہ حبیب حق ہیں تو دعوا صحیح ہی

در شاقۃ التصیص و لطافۃ التمر ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد و لیس فیہا لعمری مثل کشاف ان کنت تبغی الہدی فالزم قرائتہ فالجہل کالداء و الکشاف کالشافی۔ انتہی دیکھو مجلد دویم حدیث غدیر صفحہ ۳۰۵۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۸ صفحہ ۲۴۲

وقال اخبرنی شہرداربن شیرویہ بن شہرداراالدیلمی عن ابیہ عن ابی الحسن المیدانی عن ابی محمد الجلال عن محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب عن محمد بن الحسن بن نعیم بالطایف عن عبد اللہ بن المنہال بن بحر عن عبد اللہ بن حمید عن موسیٰ بن اسمٰعیل بن موسیٰ عن جدہ جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جاءنی جبرئیل من عند اللہ بورقۃ آس خضرا مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبۃ علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی۔

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۸

اخطب نے شہردار سے اپنی کتاب میں
لکھا ہے یوں مناقب حیدر کے باب میں

جابر نے نقل سید کونین سے کیا
کہتے ہیں وہ کہ سید عالم نے یوں کہا

جبرئیل آئے حکم الٰہی سے میرے پاس
اور لائے ساتھ اپنے وہ اک سبز ورق آس

اوس میں لکھا ہوا تھا یہ من جانب خدا
خلقت پہ میں نے فرض ہی کی حب مرتضےٰ

یا مصطفےٰ بتا دو یہ مضموں انام کو
لوگوں کو یہ ہماری طرف سے پیام دو

توثیق شہردار بن شیرویہ ابو المنصور دیلمی کی۔

توثیق شہردار ابو المنصور از لسان المحدثین۔

جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلا اللہ مقامہ فی اعلا علین نے توثیق ابومنصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی بڑے بسط اور تفصیل سے مجلد حدیث تشبیہ میں تحریر فرمائی ہے من جملہ اون عبارات کے تین کتابون کی عبارتوں پر یہاں اکتفا اور اقتصار کیا جاتا ہے۔ تقی الدین ابوبکر بن احمد الاسدی طبقات شافعیہ میں کہتے ہیں۔ شہردار بن شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ ابومنصور بن ابی الشجاع الدیلمی۔ کان محدثا عارفا بالادب ظریفا خرج اسانید لکتاب والدہ المسمی بالفردوس فی ثلاث مجلدات ورتبہ ترتیبا حسنا وسمی الفردوس الکبیر ولد سنۃ ثمان وثلاثین واربعمائۃ وتوفی فی رجب سنۃ ثمان وخمسین وخمسمائۃ انتھی اور ابومہدی عیسی بن محمد الثعالبی نے مقالید الاسانید میں کہا ہے۔ نلبذۃ من خبرہ قال الذھبی۔ ھو الامام الحافظ ابومنصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار الدیلمی ینتھی نسبہ الی فیروز الدیلمی الضحاک قال ابن السمعانی کان ابومنصور حافظا عارفا بالحدیث فہما عارفا بالادب ظریفا خفیفا ملازما مسجدہ متبعا اثر والدہ فی کتابۃ الحدیث وسماعہ وطلبہ رحل الی اصبہان مع والدہ سنۃ خمس وخمسمائۃ ثم رحل الی بغداد سنۃ سبع وثلاثین سمع اباہ ومکی ابن منصور الکرجی وابامحمد الدونی وابابکر بن زنجویہ ولہ اجازۃ من ابی منصور بن الحسین المقری کان یجمع اسانید کتاب الفردوس لوالدہ ورتبہ ترتیبا عجیبا حسنا وقد فرغ منہ وھذبہ ونقحہ راوی عنہ

ابنہ ابو مسلم احمد و طایفۃ۔ توفی سنہ ثمان و خمسین و خمسمائۃ رحمہ
اللہ۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب بستان المحدثین میں فرماتے ہیں۔ پسر
او شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کنیت او ابو منصور و معرفت حدیث
وفہم ان از پدر بہتر بود چنانچہ سمعانی ہم درحق او بفہم و معرفت گواہی دادہ
وعلم و ادب را نیز خوب می دانست و مردسبک روح و عابد بود و در مسجد خود
ملازمت داشت و غالباً بشغل استماع حدیث و نوشتن آن می گزرانید
و در طلب علم حدیث با والد خود شریک بود در سفر اصفہان سال پانصد و پنج
ہمراہ او بود و ببغداد خود رفتہ در سال سی و ہفت بعد از موت پدر خود از اساتذہ
بسیار تحصیل کردہ چنانچہ از مکی بن منصور الکرخی و ابو محمد الدونی و ابوبکر بن
زنجویہ و از بعضے محدثان اجازت حاصل کردہ و ترتیب کتاب فردوس برین
وضع او دادہ و اسانید این کتاب را بجنت تمام جمع کردہ و چون از تنقیح
وتہذیب فارغ شد پسر او ابومسلم احمد بن شہردار دیلمی و جماعت دیگر
از شاگردان او از وے روایت کردند و وفات شہردار در سال پانصد و
پنجاہ و ہشت ست و نسب این خاندان بفیروز دیلمی میرسد کہ قاتل اسود عنسی
بود درحق او جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ فاز فیروز و او
صحابی ست۔ انتہی تنبیہ جملہ چون از تنقیح الخ پر جناب آیۃ اللہ فی العالمین
نے ایک حاشیہ لکھا ہے جو قابل دید ہے۔ مقرب علی

اخطب خوارزم نے انہیں ابو المنصور شہردار بن شیرویہ سے حدیث نور کو روایت

روایت کردن خوارزم از شہردار حدیث نور را مجلد حدیث نور صفحہ ۱۲۴۔

کیا ہے۔ قال اخبرنی شہردار ھذا اجازۃ اخبرنا عبدوس
بن عبد اللہ الھمدانی کتابۃ حدثنا ابوالحسن علی بن عبد اللہ
حدثنا ابوعلی محمد بن احمد العطشی حدثنا ابوسعید العدوی
والحسن بن علی حدثنا احمد بن المقدام العجلی حدثنا ابوالاشعث
حدثنا الفضیل بن عیاض عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن
زاذان عن سلمان قال سمعت حبیبی المصطفی محمد صلی اللہ علیہ و
سلم یقول کنت انا و علی نورًا بین یدی عزوجل مطیعًا یسبّح اللہ
ذلک النور و یقدسہ قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما
خلق اللہ تعالیٰ آدم رکّب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیٔ
واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی
شہردار بسندہ مذکورۃ المتن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ سے
روایت کرتے ہیں کہ کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وآلہ الاطیاب نے۔ کہ میں اور علی چودہ ہزار برس پہلے خلقت آدم سے
بطور نور کے سامنے پروردگار عالم کے حاضر تھے کہ وہ ہمارا نور اطاعت ربِّ غفور
اور اوس کے تسبیح و تقدیس میں مشغول تھا جب خداوند تعالیٰ نے آدم کو
پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا پس ہم دونوں یعنی میں اور علی ایک
جگہہ اور ایک صلب میں چلے آئے یہاں تک کہ عبد المطلب کے صلب میں
آکر اوس نور کے دو ٹکڑے ہوئے ایک جزا اوس نور کا میں ہوں اور ایک
جز علی ہے۔ و قال اخبرنی شہردار ھذا اجازۃ اخبرنا عبدوس

بن عبد اللہ بن عبد وس الھمذانی فی کتابہ حدثنا الشریف ابو طالب الجعفری حدثنا ابن مردویہ الحافظ حدثنا اسحاق بن محمد بن علی بن خالد حدثنا احمد بن زکریا حدثنا ابن طہمان حدثنا محمد بن خالد الہاشمی حدثنا الحسین بن اسماعیل بن حماد عن ابیہ عن زیاد بن المنذر عن محمد بن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا و علی نورا بین یدی اللہ تعالیٰ من قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ آدم سلک ذلک النور فی صلبہ فلم یزل اللہ ینقلہ من صلب الی صلب حتے اقرہ فی صلب عبد المطلب فقسمہ نصفین قسما فی صلب عبد اللہ و قسما فی صلب ابی طالب فعلی منی و انا منہ لحمہ لحمی و دمہ دمی فمن احبہ فبحبی احبہ و من ابغضہ فببغضی ابغضہ نیز اخطب خوارزم نے شہردار سے بسند مذکورۃ المتن بہ طریق آل محمد روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور علی بطور نور چودہ ہزار برس آدم کی پیدایش سے پہلے سے سامنے جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کے حاضر تھے جب خداے تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا پھر ہمیشہ خداوند تعالیٰ اس کو ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ ہمارا نور صلب عبد المطلب میں پہونچکر دو ٹکڑے ہوا آدھا عبد اللہ کی صلب میں گیا اور آدھا ابو طالب کے صلب میں گیا پس علی مجھسے ہے میں اوس سے ہوں گوشت اوس کا میرا

گوشت ہے خون اوس کا میرا خون ہے جو علی کو دوست رکھے پس وہ میری
محبت کی وجہ سے ہے اور جو علی کو دشمن رکھے پس وہ میری دشمنی کی وجہ سے
ہے۔ نیز اخطب خوارزم نے شہردار دیلمی کی سند سے حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم سے روایت کی ہے کہ فرمایا اونہوں نے کہ فرمایا حضرت
عمر بن الخطاب خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے ملائکہ
کو علی بن ابی طالب کے چہرہ مبارک کے نور سے۔ دیکھو عبقات الانوار مجلد
حدیث نور صفحہ ۱۲۴ سے ۱۲۶ تک۔

مقولہ نائلہ

ان احادیث کو جو کتب معتمدہ حضرات اہل سنت مین اور پھر ایسے ایسے بزرگان
دین وثقات ومعتمدین بلکہ خلفاء راشدین سے منقول ہین بنظر غور وتامل
سوچو اور پڑھو یہ سب مضامین صداقت آئین جناب امیر المومنین علیہ السلام
کی افضلیت اور اولویت پر بکمال متانت ووضوح دلالت کرتی ہین اور
ان احادیث قدسیہ ونبویہ سے صاف صاف ثابت اور ظاہر ہوتا ہے
کہ بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب امیر المومنین افضل تمام
ہین پس جب وہ حضرت بعد آنحضرت کے سب سے افضل ہین تو بیشک وبے شبہ
بعد جناب خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی خلیفہ اول بلا فصل ہین
عقل خداداد سے کام لیا جائیگا تو یہ عقدہ منکشف ہو جائے گا۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۹ صفحہ ۲۴۲

روی الشیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی وهو من علمائنا فی الجزء الثالث من کنز الفوائد۔ قال حدثنا الشیخ الفقیہ ابو الحسن محمد بن احمد بن علی بن شاذان القمی من کتابہ الذی سماہ بایضاح دقایق النواصب وهذا کتاب جمع فیہ مائۃ منقبۃ لامیر المومنین ممّا رواہ من طریق العامۃ۔

قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ قال حدثنی محمد بن القاسم قال حدثنی عباد بن یعقوب قال حدثنی عمر بن المقدام عن ابیہ قال حدثنی سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی بعثنی بالحق بشیراً ونذیراً ما استقر العرش والکرسی ولا دار الفلک ولا قامت السموات والارض الا بان کتب فیہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیٌ امیر المومنین وان اللہ تعالیٰ لما عرج بی الی السماء واختصنی بلطیف ندایہ قال یا محمد قلت لبیک ربّی وسعدیک قال انا المحمود وانت محمد شققت اسمک من اسمی

حضرات ناظرین یہ حدیث شریف قدسی جناب شیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی نے جو ہمارے علماء میں سے ہیں اپنی کتاب کنز الفوائد کے جزو ثالث

وفضلتك علی جمیع خلقی وبریتی فانصب علیاً علماً لعبادی یهدیهم الی دینی یا محمد انی قد جعلت علیاً امیر المومنین فمن تامر علیہ لعنتہ ومن خالفہ عذبتہ ومن اطاعہ قربتہ یا محمد انی جعلت علیاً امام المسلمین فمن تقدم علیہ اخزیتہ ومن عصاہ استخففتہ ان علیاً سید الوصیین وقاید الغر المحجلین وحجتی علی الخلق اجمعین۔

قول الجناب الشیخ المرحوم

اقول دلالۃ ھذا الحدیث الشریف اظہر علی المقصود من ان تحتاج الی بیان ویمکن الاستدلال بہ علی اثنی عشر موضعا کما لا یخفی۔

ترجمہ قول جناب شیخ حر عاملی طاب ثراہ

جناب شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف مقصود یعنی اثبات امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام پر ایسے صراحت سے دال ہے کہ محتاج بیان

میں جناب شیخ ابو الحسن محمد بن علی بن شاذان القمی کی کتاب ایضاح دقائق النواصب میں سے جسمیں کہ سو فضیلتیں جناب امیر المومنین ع کے اہل سنت کے طریق سے منقول ہیں نقل کی ہے من اراد تصدیق الحدیث الماثور المذکور فلیرجع الی اصل الکتاب المذکور ۱۲

نہیں اس میں بارہ جگہ سے استدلال امیرالمومنین علیہ السلام کی امامت پر ہو سکتا ہے

مقولۂ زائر

یہ حقیر سراپا تقصیر زائر جناب بشیر ذندیر عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب شیخ نے جو بارہ مقاموں کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔ فانصب علیاً علماً۔ یھدیھم الی دینی جعلت علیاً امیرالمومنین۔ فمن تامر علیہ لعنتہ۔ ومن خالفہ عذبتہ۔ ومن اطاعہ قربتہ جعلت علیاً امام المسلمین فمن تقدم علیہ اخزیتہ۔ ومن عصاہ استخففتہ۔ ان علیاً سید الوصیین و قاید الغر المحجلین۔ و حجتی علی الخلق اجمعین سیقرء علی

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۹

ابن جبیر سے یہ روایت بیاں ہوئی
عباس کے پسر کا ہے اسطرح سے بیاں
کرسی و عرش اور سماؤ زمین نے
قایم ہوئی نہیں نہ او سوقت تک فلک
توحید حق کے بعد محمد کا نام ہے
یعنی لکھا ہے حق کا محمد رسول ہے
فرماتے ہیں یہ صاحب معراج مصطفےٰ
اللہ نے کمال عطوفت سے دی ندا

عباس کے پسر سے خبر یوں عیاں ہی
کہا کر قسم یہ کہتے تھے سردار انس و جان
پکڑا نہیں قرار مکان و مکین نے
لکھا نہ اور نہ کلمہ توحید جب تلک
بعد از رسول پاک کے اسم امام ہے
سردار مومنین کا زوج بتول ہے
معراج کے لئے جو گیا میں سوء سماء
لبیک کہہ کے میں جو بڑھا حکم یہ ہوا

مشتق کیا ہے نام ترا اپنے نام سے
اور تجکو میں نے فضل دیا کل انام سے

گر نسب تو علی کو علم بہر اہتدا
تا لوگ اقتدا کریں پائیں رہ خدا

حیدر امیر مومنوں کا بالیقین ہے
اوسپر امیر جو کہ بنے وہ لعین ہے

اوسپر امیر بن کے حکومت کریگا جو
لعنت خدائے پاک کی ایسے شقی پہ ہو

اُن سے خلاف جو کہ کریگا کوئی بشر
بدلے میں مجھسے پائیگا تعذیب بیشتر

اوس کا مطیع جو ہے وہ مجھسے قریب ہے
اوس کی دعا کا خالق عالم مجیب ہے

میں نے کیا امیر اوسے مومنین کا
میں نے کیا امام اوسے مسلمین کا

آگے بڑھے جو حیدر کرار سے رذیل
اسمیں نہیں کلام کروں گا اسے ذلیل

سردار اوصیا کا ہے وہ سید جلیل
جو اوس سے سرکشی کرے ہوگا بہت ذلیل

عز المحجلین کا قائد بھی ہے وہی
کل خلق پر خدا کی وہ ہے حجت قوی

مقولۂ راقم

کیوں بھائیو خیال کرو اس حدیث پر
فرماتا ہے جناب خداوند دادگر

اے مصطفیٰ تو اپنا خلیفہ علی کو کر
تا ہووے میرے دین کی جانب وہ راہبر

سوچو کہ کبریا کی طرف سے ہوا یہ حکم
ظاہر یہ ہے کہ لائے پیمبر بجا یہ حکم

مشہور ہے حدیث جو خم غدیر کی
تکمیل اوس سے ہو گئی حکم قدیر کی

کل مومنین شیر خدا کے غلام ہیں
کل مسلمین کے لئے حیدر امام ہیں

آؤ علی کی راہ پہ جو مستقیم ہے
حقا علی ہے رہبر راہ قویم ہے

علی کی راہ بیشک مستقیم ہے دیکھو قرآن شریف سیپارہ ۱۴ سورۃ الحجر قولہ تعالیٰ ہذا صراط علی مستقیم۔

روای الخوارزمی فی المناقب عن الحسن البصری انہ کان یقرء
ھذا صراط علی مستقیم۔ ویقول معناہ ھذا صراط علی بن ابی طالب
ودینہ طریق ودین مستقیم فاتبعوہ وتمسکوا بہ فانہ واضح
لاعوج فیہ انتھی۔

یعنی صدر الائمہ ابو المؤید خوارزمی نے کتاب مناقب میں حسن بصری سے روایت
کی ہے کہ وہ اس آیت کو یوں پڑھتا تھا کہ ہذا صراط علی مستقیم اور کہتا تھا کہ معنی
اس کے یہ ہیں کہ راہ علی بن ابی طالب کی اور اونکا طریق ودین مستقیم ہے
اوسکا اتباع کرو اور اوسی سے تمسک کرو کہ وہ واضح ہے اور اوس میں کجی نہیں
انتہی اور ہمارے آئمہ طاہرین جو کہ احد الثقلین ہیں اور من جانب خدا ورسول
ہم لوگ اون سے تمسک کرنے کے لئے مامور ہیں، اونہوں نے بھی اس آیت کو
اسی طرح پڑھا ہے اور یہی معنی بیان فرمائے ہیں۔ مقرب علی زائر۔

الحدیث القدسی نمبر ۱۰ صفحہ ۲۴۳

قال اخبرنا ابو المرجا محمد بن طالب البلدی قال اخبرنی ابو المفضل
قال اخبرنا احمد بن محمد بن مخلد ابو الطیب الجعفی الدھان
بالکوفۃ قرائۃ علیہ قال حدثنا محمد بن سالم بن عبد الرحمن
الازدی قال حدثنا غوث بن مبارک الخثعمی قال حدثنا حماد
بن یعلی السعدی عن علی بن الحزاور عن سالم بن میثم عن
زاذان عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ

قال هبط جبرئیل علیه السلام یوم احد فاقل انهزم المسلمون ولم یبق غیر علی و قد قتل اللہ علی یدہ یومئذ من المشرکین من قتل فقال جبرئیل یا محمد ان اللہ یقرء علیک السلام و یقول لک اخبر علیاً انی عنہ راض و انی الیت علی نفسی ان لا یُحبہ عبد الا احببتہ و من احببتہ لم اعذبہ بناری و لا یبغضہ عبد الا ابغضتہ و من ابغضتہ مالہ فی الجنۃ من نصیب قال و هبط علی جبرئیل یوم الاحزاب لما قتل علی بن ابی طالب عمرواً فاسرھم فقال یا احمد ان اللہ یقرأ علیک السلام و یقول لک انی افترضت الصلوٰۃ علی عبادی فوضعتھا عن العلیل الذی لا یستطیعہا و افترضت الزکوٰۃ فوضعتھا عن المقل و افترضت الصیام فوضعتہ عن المسافر و افترضت الحج فوضعتہ عن المعدم و من لا یجد السبیل الیہ و افترضت حب علی بن ابی طالب و مودتہ علی اهل السموات و اهل الارض فلم اعط احداً فیہ احداً امر امتک یحبہ فمن احبہ فبحبی و حبک احبہ و من ابغضہ فببغضی و ببغضک ابغضہ۔

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱

سلمانِ فارسیؓ نے کیا اسطرح بیان	کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے سرورِ انس و جان
جبرئیل آئے لیکے یہ روزِ احد پیام	جب پا چکا تھا لشکرِ اسلام انہزام

بھاگ پڑی تھی لشکر اسلام میں کمال ۔ باقی نہ تھا وہاں کوئی غیر شیر ذوالجلال

میدان جنگ میں کوئی جز مرتضیٰ نہ تھا ۔ ثابت قدم جہاد میں کوئی رہا نہ تھا

کرتے تھے قتل مشرکوں کو شیر کبریا ۔ اون کے پروں کو دیتے تھی حیدر سپر ہٹا

تنہا تھے کافی سینکڑوں کفار کیلئے ۔ سینہ سپر تھے احمد مختار کے لئے

جبرئیل بولے آپکو کہتا ہے حق سلام ۔ بعد از سلام دیتا ہے اس طرح سے پیام

کہدو علی سے کرتا ہے ارشاد یوں خدا ۔ اے مرتضیٰ ہے تم سے رضامند کبریا

حق نے کہا ہے جسکو ولا مرتضیٰ کی ہی ۔ رکھے گا اوس کو دوست یہ مرضی خدا کی ہی

جو دشمن علی ہے وہ دشمن خدا کا ہی ۔ جنت سے بے نصیب عدو کبریا کا ہی

فرمایا پھر حبیب غفور الرحیم نے ۔ یعنی کہا جناب رسول کریم نے

عمرو ابن عبدود کو جو فی النار کر چکے ۔ خندق کو فتح حیدر کرار کر چکے

اُس وقت جبرئیل نے پھر کیا نزول ۔ اور بولے آکے حکم خدا سے کہ ای رسول

تمکو سلام ایزد دانا نے ہے کہا ۔ بعد از سلام حق نے یہ ارشاد ہی کیا

لوگوں پہ میں نے فرض کیا ہی نماز کو ۔ واجب کیا ہے خلق پہ عجز و نیاز کو

لیکن جو ہو علیل تو تخفیف اوسکو دی ۔ دشوار امر کی نہیں تکلیف اوسکو دی

جائز رکھا ہے ترک رکوع و سجود کا ۔ اس کے لئے سقوط قیام و قعود کا

میں نے زکوۃ بندوں پہ بیشک ہی فرض کی ۔ نادار کو کیا مگر اس فرض سے بری

روزے ہی تمام خلق پہ واجب کئے مگر ۔ سب کو معاف کر دیا در حالت سفر

کعبہ کا حج بھی فرض کیا ہے انام پر ۔ مفلس کو اس وجوب سے رکھا بری مگر

کی فرض میں نے خلق پہ حیدر کی دوستی ۔ اس سے نہیں کیا ہی کسی شخص کو بری

کل ساکنان ارض وسموات پر مدام — سب علی کو فرض کیا میں نے لاکلام

کی فرض سب پہ حیدر کرار کے ولا — اس میں کسیکا عذر نہ مسموع ہوئیگا

امت کو اپنی حکم ولائے علی کا دو — ہر اک پہ فرض ہی کہ محب وہ علی کا ہو

جس شخص کو کہ حیدر صفدر سے ہی ولا — رکھونگا میں بھی اپنا اوسے دوست دائما

اور جو کہ بدنصیب عدو مرتضے کا ہی — کچھ اسمیں شک نہیں کہ وہ دشمن خدا کا ہی

قول جناب الشیخ الحر العاملی رفع اللہ مقامہ

اقول وهذا واضح الدلالة على وجوب محبة علي وتحريم بغضه وان من احبه لم يدخل النار اي لم يخلد فيها ومن ابغضه لم يدخل الجنة وان الله يحب من احبه ويبغض من ابغضه وان حبه ومودته فرض على اهل السموات والارض بل اوجب من جميع الفرائض وهو دال على الامامة بل على ما هو اجل واعلى لما تقدم تقريره۔

ترجمہ وماحصل قول جناب شیخ مرحوم

یعنی یہ حدیث شریف واضح طور پر دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ محبت و مودت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی واجب ہے اور بغض انکا حرام ہی اور یہ کہ دوست آن حضرت کا کبھی مخلد فی النار نہ ہوگا اور دشمن اس جناب کا ہرگز داخل بہشت نہ ہوگا اور یہ کہ علی کے دوست کو خدا دوست رکھتا ہے

اور علی کے دشمن کو خدا دشمن رکھتا ہے اور یہ کہ دوستی اور مودۃ یعنی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنا علی بن ابی طالب سے اوجب اور افرض یعنی زیادہ تر فرض کی ہے اور یہ امر آن حضرت کے امامت و خلافت وصایت پر بکمال وضوح دلالت کرتا ہے کما لا یخفیٰ۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۱ صفحہ ۲۴۵

روی صاحب الکشاف من الحدیث القدسی عن الرب العلی انه قال لادخلن الجنة من اطاع علیاً وان عصانی ولادخلن النار من عصاہ وان اطاعنی۔

مقولہ زائر قبل از ترجمہ حدیث شریف قدسی نمبر ۱۱

حیدر پہ کیسا فضل خدائے کریم ہے	دیکھو کہ یہ حدیث غفور الرحیم ہے
کرتا ہے نقل صاحب کشاف صاف صاف	ہے گرچہ پیروان علیؑ سے اسے خلاف
کی حق نے لام و نوں سے تاکید بیشتر	فرماتا ہے یہ آپ خداوند دادگر

ماحصل حدیث شریف قدسی نمبر ۱۱

ہوگا جو شخص تابع فرمان مرتضیٰ	بیشک میں دونگا اسکو بہشت بریں میں جا

جار اللہ زمخشری صاحب کی توثیق پہلے ہم لکھ چکے ہیں اگر زیادہ تر تفصیل مطلوب ہو تو دیکھو مجلدات کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار ۱۲

لاسے بجا جو دل سے فرامیں بوتراب	عاصی ہو گرچہ میرا نہ دونگا اُسے عذاب
فرمانِ مرتضےٰ سے کرے جو کہ سرکشی	گو ہو مطیع میرا نہ بخشوں گا میں کبھی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲ صفحہ ۲۴۶

قال الحافظ البرسی من کتاب الفردوس لابن شیرویۃ الدیلمی مرفوعاً الی جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکتوبٌ علی باب الجنۃ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی اخوہ ولی اللہ اخذتُ ولایۃ علی الذر قبل خلق السموات والارض بالفی عام من سرہ ان یلقی اللہ وھو عنہ راضٍ فلیوال آل علیاً وعترتہم بجبائی واولیائی وخلفائی واحبائی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲

فردوس دیلمی کے جو مشہور ہے کتاب	تحریر یہ حدیث ہے اس میں بآب و تاب
منقول ہے یہ جابر انصار سے خبر	کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے یوں سید البشر
جنت کے در پہ پہلے ہے کلمہ لکھا ہوا	یعنی نہیں الٰہ کوئی غیر کبریا
احمد جناب ایزدِ برحق کا ہے نبی	حیدر نبی کا بھائی ہے اللہ کا ولی
لکھا ہے بابِ خلد پہ یوں ربِّ داورگر	اُسکی ولا کا عہد لیا ہے بوقت ذر
اہل جہاں سے اور مکان و مکیں سے قبل	اعوام دو ہزار سماء و زمیں سے قبل
جو کوئی چاہے یہ کہ رضامند ہو خدا	رکھے علی و عترت اطہار سے ولا

وہ میرے برگزیدہ ہیں اور اولیا وہی ۔ وہ سب عمر نے خلیفہ ہیں میرے حبیب ہی

مقولۃ الزائر

کیوں بھائیو بتاؤ کہ یہ باب خُلد پر ۔ تحریر کس نے کر دیا ہو تو سُوچکر
کچھ اس میں شک نہیں کہ بجز حکم کردگار ۔ ممکن نہیں کہ ہووے یہ تحریر آشکار
خود لکھدیا خدا نے کہ شوہر بتول کا ۔ اللہ کا ولی ہے برادر رسول کا
مضموں کیا جو مخبر صادق نے یہ بیاں ۔ ہے دال یہ امامت حیدر پہ بیگماں
دعویٰ کیا علی نے امامت کا بالیقیں ۔ دیکھو کتب کو اس کا تو منکر کوئی نہیں
نص امامت شہ مردان یہ ہے صریح ۔ حب وہ ولی حق ہیں تو دعوی وہ ہی صحیح
گر چاہتے ہو تم کہ رضامند ہو خدا ۔ لازم ہے تمکو پیروی آل مصطفٰے
دیکھو کلام حق یہ خلیفہ خدا کے ہیں ۔ محبوب رب یہ ہیں یہ ولی کبریا کے ہیں
واجب ہوئی بہ حکم خدا انکی دوستی ۔ اور فرض سب پہ انکا ہوا اتباع ہی

قول الجناب الشیخ المرحوم

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی بعد نقل هذا الحدیث الشریف القدسی۔ اقول ای نص ابین من هذا وای تصریح اوضح منه حیث تضمن ان علیاً اخو رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وان علیاً ولی الله ولا یخلوا اما ان یکون کتب هذا علی باب الجنة وامر الرسول بتبلیغه حیث انه

لاینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ مع علم اللہ ان علیا یمتنع عن بیعۃ ابی بکر اشتھر و یدعی الامامۃ لنفسہ او مع عدم علم اللہ۔ بذلک ولا سبیل الی الثانی فتعین الاول وکونہ مع ذلک ولی اللہ دلیل علی صحۃ دعواہ وثبوت امامتہ وخلافتہ وتضمن الحدیث ایضا ان اللہ اخذ ولایۃ علی علی الناس وان ولایۃ علی وعترتہ واجبۃ وانھم نجباء اللہ واولیائہ و خلفائہ واحباؤہ وھو نص صریح علی امامۃ الاثنی عشر بالتقریر المذکور وغیرہ من تصریح ھذا اللفظ خصوصا قولہ وخلفائے فانہ اوضح من ان یحتاج الی بیان الدلالۃ۔

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ حر عاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی بعد نقل اس حدیث شریف قدسی کے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ نص اور تصریح منجلی اور دلیل واضح و برہان ظاہر و آشکار درباب اثبات امامت مولانا امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس حدیث قدسی سے ثابت و مبرہن ہو گیا کہ علی علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے بھائی ہیں اور اللہ جلشانہ کے ولی یعنی دوست ہیں اور یہ امر دو حال سے خالی نہیں ہو سکتا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے مضمون مذکور باب جنت پر تحریر فرمایا اور اس کی تبلیغ کا اپنے حبیب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ کو حکم دیا کیونکہ

جناب رسول خدا بموجب آیہ وافی ہدایہ ما ینطق عن الھوےٰ ان ہو الا وحی یوحیٰ سوائے حکم الٰہی کے کچھ ارشاد نہ فرماتے تھے اب سوچنا چاہئے کہ جناب باری تعالیٰ شانہ عالم الغیب والشہادہ کو اس کا علم تہا کہ علی چھ مہینے تک حضرت ابو بکر خلیفہ اول کی بیعت نہ کرینگے بلکہ خود اپنے لئے امامت اور خلافت کا دعوے کرتے رہیں گے یا اوس عالم الغیب کو اس امر کا علم نہ تہا پس شق ثانی تو محال ہے ہرگز نہیں ہوسکتا کہ خداوند تبارک وتعالیٰ جاہل ہو نعوذ باللہ من ذلک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں ہوسکتا کہ خدائے تعالیٰ اس امر سے جاہل تہا پس پہلی شق قایم رہی تو اب مقام غور ہے کہ باوجود اس کے پہر علی ولی اللہ تھے تو صاف صاف یہ امر اون کی امامت اور خلافت کی دعوے کی صحت کو ثابت اور ظاہر کر رہا ہے بلکہ علی علیہ السلام کی امامت اور خلافت کے ثبوت پر یہ بہت بڑے اعلیٰ درجے کی دلیل ہے اور نیز اس حدیث قدسی سے یہ ثابت ہوا کہ جناب حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے علی علیہ السلام کی ولایت کا عالم ذریں لوگوں سے عہد لیا تہا اور دوستی علی و اولاد علی کی لوگون پر واجب کی ہے اور نیز یہ کہ علی و اولاد علے نجباء اور خلفاء اور اولیا اور احبّا خدائے تعالے کے ہیں اور یہ امر نص صریح ہے امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام پر بالخصوص لفظ خلفاء کا تو بیان دلالت کا محتاج نہیں بلکہ اس لفظ سے بصراحت امامت اور خلافت بارہ امام علیہم السلام کے ظاہر و عیاں ہے وھو المقصود۔

توثیق شیرویہ بن شہردار کی

شیرویہ بن شہردار بن فناخسرو دیلمی اہل سنت کے محدثین و معتمدین علماء میں سے ہیں اُن کی اور اُن کی کتاب فردوس الاخبار کے فضائل اور مناقب جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلا اللہ مقامہ و درجاتہ فی اعلا علیین نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامت الائمۃ الاطہار کی چھٹی مجلد حدیث تشبیہ میں صفحہ ۲۴۹ سے صفحہ ۲۶۰ تک علماء اہل سنت کی معتبر کتابوں سے نقل فرماے ہیں جس کا دل چاہے عبقات الانوار کی مجلد مذکور کو ملاحظہ کرے اس رسالہ میں اُن عبارات میں سے صرف دو عبارتوں پر اقتصار کیا جاتا ہے تا کہ ناظرین کی تسلی ہو جاوے پس واضح ہو کہ عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی طبقات شافعیہ کبریٰ میں لکھتے ہیں شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو الحافظ الشجاع الدیلمی مورخ ہمدان و مصنف کتاب الفردوس ولد سنۃ خمس واربعین واربعمائۃ وسمع ابا الفضل محمد بن عثمان القومسانی و یوسف المستملی و ابا الفرج علی بن محمد بن علی الحریری البجلی واحمد بن عیسیٰ بن عباد الدینوری و ابا منصور عبد الباقی بن علی العطار وابا القاسم بن البسری وابا عمر بن مندہ و غیرہم ببلاد کثیرہ روی عنہ شہردار و محمد بن الفضل الحافظ وابو موسی المدینی و اخرون کان یلقب الکیامات تاسع شہر رجب سنہ تسع وخمسایۃ اور علی بن شہاب الدین الہمدانی روضۃ الفردوس میں لکھتے ہیں۔ امابعد فیقول اضعف عباد اللہ واحقرہم الفقیر الی رحمۃ اللہ العلی الکبیر علی بن شہاب الدین الہمدانی عفا اللہ عنہ بکرمہ

وموقعہ شکر نعمۃ لما طالعت کتاب الفردوس من مصنفات الشیخ الامام العلامہ قدوۃ المحققین حجۃ المحدثین شجاع الملۃ والدین ناصر السنۃ ابی المحامد شیرویہ بن شہردار الدیلمی الہمدانی افاض اللہ علی روحہ سجال الرحمۃ الربانی الخ پس اسی قدر اُن کی توثیق میں کافی ہے کہ اُن کو قدوۃ المحققین اور حجۃ المحدثین اہل سنت کے ایک زبردست عالم نے تحریر کیا ہے۔ انتہٰی۔ . .

جناب آیۃ اللہ فی العالمین وسیف المتکلمین وسند المحدثین وخاتم المناظرین قبلہ وکعبہ مولانا مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار کی مجلد حدیث نور میں بہت سی احادیث مؤیدات حدیث مذکور بالمتن علماء ومحدثین اہل سنت کی کتب معتمدہ سے نقل فرمائی ہیں بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس مقام پر اُن کل احادیث کو مع ترجمہ اُردو وارد کروں لیکن نہ اسقدر فرصت ہے نہ اس رسالہ مختصرہ میں اُن سب احادیث کی گنجایش ہے مگر تاہم ایک حدیث شریف کو جو بہت سی فوائد پر مبنی ہے اس مقام میں نقل کرتا ہوں پس واضح ہو کہ جناب آیت اللہ فی العٰلمین رضے اللہ عنہ مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۰۵ میں فرماتے ہیں کہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل گفتہ عن عبد اللہ بن مسعود رضے اللہ تعالیٰ عنہ

ے

ابواب جنت پر بعد کلمۂ طیبہ کے علی ولی اللہ کا نام مرقوم ہونا۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم لما اسری
بی الی السماء اَمَرَ بعرض الجنۃ والنار علیّ فرایتھما جمیعًا رائت
الجنۃ و الوان نعیمھا ورائت النار وانواع عذابھا فلما رجعت
قال لی جبرئیل علیہ السلام قرات یارسول ما کان مکتوبًا علی باب
الجنۃ و ما کان مکتوبًا علی ابواب النار فقلت لا یا جبرئیل فقال
ان للجنۃ ثمانیۃ ابواب علی کل بابٍ منھا اربع کلماتٍ کُلُّ کلمۃٍ خیرٌ
من الدنیا وَمَا فیھا لمن تعلمھا واَسْتَعْمَلَھَا وان للنار سبعۃ ابوابٍ
علی کل بابٍ منھا ثلاث کلماتٍ کل کلمۃٍ خیرٌ من الدنیا و ما فیھا
لمن تعلمھا وعرفھا فقلت یاجبرئیل ارجع معی لا قرآھا فرجع معی
جبرئیل علیہ السلام فبدأ بابواب الجنۃ فاذا علی الباب الاول
مکتوبٌ لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئٍ حیلۃٌ
وحیلۃُ طلب العیشِ فی الدنیا اربع خصالٍ۔ القناعۃُ و نبذ الحقد
و ترک الحسد ومجالسۃ اھل الخیر و علی الباب الثانی مکتوبٌ
لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئ حیلۃٌ وحیلۃُ
السرورِ فی الاخرۃِ اربع خصالٍ مسح راسِ الیتامٰی والتعطف علی
الارامل والسعی فی حوائج المسلمین وتفقد الفقراء و المساکین
و علی الباب الثالثِ مکتوبٌ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی
اللہ لکل شئ حیلۃٌ وحیلۃُ الصحۃِ فی الدنیا اربع خصالٍ قلۃ الطعام
وقلۃ الکلام وقلۃ المنام وقلۃ المشیِ وعلی الباب الرابع مکتوبٌ

لا إلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جارہ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیبر والدیہ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً اولیسکت وعلی الباب الخامس مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ من اراد ان لایذل فلا یذل ومن اراد ان لا یشتم فلا یشتم ومن اراد ان لا یظلم فلا یظلم ومن اراد ان یستمسک بالعروۃ الوثقیٰ فلیستمسک بقول لا إلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی الباب السادس منہا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ من احب ان یکون قبرہ واسعاً فسیحاً فلیبن المساجد من احب ان لا یاکلہ الدید ان تحت الارض فلیکنس المساجد من احب ان لا یظلم لحدہ فلینور المساجد من احب ان یبقی طریاً تحت الارض فلیشتر بسط المساجد وعلی الباب السابع منہا مکتوب لا إلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ بیاض القلب فی اربع خصال فی عیادۃ المریض واتباع الجنائز وشراء اکفان الموتی ودفع القرض وعلی الباب الثامن منہا مکتوب لا إلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ من اراد الدخول من ھذہ الابواب الثمانیہ فلیتمسک باربع خصال بالصدقۃ والسخاء وحسن الخلق وکف الاذیٰ عن عباد اللہ عزوجل ثم جئنا الی الناس فاذا علی

الباب الاول منها ثلاث كلمات لعن الله الكاذبين لعن الله الباخلين لعن الله الظالمين۔ وعلى الباب الثانی منها مكتوب من رجا الله سعد ومن خاف الله امن والهالك المغرور من رجا سوى الله وخاف غيره۔ وعلى الباب الثالث منها مكتوب من اراد ان لا يكون عريانا فی القيامة فليكس الجلود العارية ومن اراد ان لا يكون جايعا فی القيامة فليطعم الجائع فی الدنيا ومن اراد ان لا يكون عطشانا فی يوم القيامة فليسق العطشان فی الدنيا وعلى الباب الرابع منها مكتوب اذل الله من اهان الاسلام اذل الله من اهان اهل البيت بيت نبی الله صلى الله عليه واٰله وبارك وسلم اذل الله من اعان الظالمين على ظلم المخلوقين وعلى الباب الخامس لا تتبع الهوىٰ فان الهوى يجانب الايمان ولا تكثر منطقك فيما لا يعنيك فتسقط من عين ربك ولا تكن عونًا للظالمين فان الجنة لم تخلق للظالمين وعلى الباب السادس منها مكتوب انا حرام على المجتهدين انا حرام على المصدقين انا حرام على الصائمين وعلى الباب السابع منها مكتوب حاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا ونجوا انفسكم قبل ان توبخوا وادعوا الله عز وجل قبل ان تردوا عليه فلا تقدروا على ذلك رواه الترمذی وقال نقل الشيخ العالم صدر الدين ابراهيم بن محمد بن المؤيد رحمة الله تعالیٰ فی كتاب فضل اہل البيت انتہیٰ (ترجمہ اس حدیث شریف کا) سید شہاب الدین

جو کہ علماء مقبولین و محدثین معتمدین اہل سنت مین سے ہیں اپنی کتاب توضیح الدلائل
علی ترجیح الفضائل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میں معراج کو گیا تو جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے
حکم فرمایا کہ مجکو بہشت اور دوزخ دکھلاے جائیں پس میں نے بہشت اور اوس
کی رنگا رنگ نعمتوں کو دیکھا اور جہنم اور اوس کے انواع انواع عذاب کو ملاحظہ
کیا جب بہشت اور دوزخ کو دیکھکر ہم واپس آئے تو جبرئیل امین علیہ اسلام
نے مجھسے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت اور دوزخ کے دروازونپر
جو کچھہ کہ تحریر ہے وہ بھی آپنے پڑہا یا نہیں میں نے کہا ای جبرئیل میں نے
نہیں پڑہا۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر ایک
دروازے پر چار کلمے ایسے لکھے ہیں کہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہیں اگر کوئی سمجھے
اور اونپر عمل کرے۔ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے پر تین
کلمہ ایسے لکھے ہیں کہ دنیا و مافیہا سے افضل ہیں اوس کے لئے جو جانے اور انکو
پہچانے۔ اوسوقت میں نے جبرئیل سے کہا کہ اے جبرئیل واپس چلو کہ میں اون
کلمات کو دیکھوں اور پڑہوں پس جبرئیل میرے ساتھہ ہوئے۔ پہلے ہم بہشت کے
دروازے پر پہونچے تو پہلے دروازے پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی
ولی اللہ لکل شئ حیلۃ وحیلۃ طلب العیش فی الدنیا اربع خصال
القناعۃ و نبذ الحقد و ترک الحسد و مجالسۃ اہل الخیر یعنے
خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے محمد اللہ جل جلالہ کا رسول ہے علی حق سبحانہ وتعالیٰ

شانہ کا دوست ہی ہر شے کے لئے حیلہ ہے دُنیا میں عمدہ طور پر بسر کرنے کا حیلہ چار خصلتیں ہیں۔ قناعت۔ کینہ کسی سے نہ رکھنا۔ حسد کسی پر نہ کرنا۔ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ بہشت کے دوسرے دروازے پر تحریر تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئی حیلۃ وحیلۃ السرور فی الاخرۃ اربع خصال مسح راس الیتامی والتعطف علی الارامل والسعی فی حوائج المسلمین۔ وتفقد الفقرا والمساکین یعنی خدا ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں محمد خداوند کریم کا رسول ہے علی جناب غفور الرحیم کا دوست ہے ہر شے کے لئے حیلہ ہے اور آخرت میں خوشی اور سرور کا حیلہ چار خصلتیں ہیں یتیموں کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنا۔ رانڈوں پر مہربانی اور عنایت کرنا۔ مسلمانوں کی حاجتوں کے بر لانے میں کوشش کرنا۔ مسکینوں اور فقیروں کی خبرگیری اور مدد کرنا۔ اور تیسرے دروازے پر مکتوب تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئی حیلۃ وحیلۃ الصحۃ فی الدنیا اربع خصال قلۃ الطعام وقلۃ الکلام وقلۃ المنام وقلۃ المشی یعنی خدا ایک ہے سوا اسکے اور کوئی معبود برحق نہیں محمد خدا کا رسول ہے اور علی باری تعالیٰ شانہ کا ولی اور دوست ہے ہر شے کے لیے بہانہ ہے دنیا میں تندرست رہنے کا یعنی حفظان صحت کا حیلہ چار خصلتیں ہیں کم کھانا کم بولنا۔ کم سونا۔ کم تردد کرنا۔ یعنی طلب دنیا میں مارے مارے نہ پھرنا۔ چوتھے دروازے پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ مَنْ کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیکرم جارہ ومَن کان یومن باللہ

والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر
فلیبرو والدیہ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً
او لیسکت یعنی خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اُس کے سوائے کوئی معبود
نہیں محمد اللہ جل جلالہ کا رسول ہے علی اللہ عزوجل کا ولی ہے جو شخص جناب
باری عز اسمہ پر اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اوس کو لازم ہے کہ وہ اپنے
ہمسایہ کی عزت کرے اور جو شخص حق سبحانہ تعالیٰ پر اور معاد پر ایمان لایا ہے اسکو
ضرور ہے کہ وہ مہمان کی تواضع اور تعظیم اور اکرام کرے۔ جو شخص خدا اور روز جزا
پر ایمان لایا ہے اُسپر فرض ہے کہ وہ اپنی والدین کے ساتھ نیکی و احسان پیش
آئے جو شخص خداوند کریم اور روز خوف وبیم پر ایمان لایا ہے اسپر واجب ہے کہ وہ
کلمۂ خیر کہے ورنہ چُپ رہے۔ اور بہشت کی پانچویں دَر پر یہ تحریر تھا لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ بعد کلمۂ طیبہ کے لکھا تھا جس کا حاصل
یہ ہے کہ جو شخص چاہے کہ خود ذلیل نہ ہو وہ دوسرے کو ذلیل نہ کرے۔ اور جو چاہے
کہ اسکو کوئی گالی نہ دے تو اُسکو چاہیئے کہ وہ بھی کسی کو گالی نہ دے جو شخص چاہے
کہ اوسپر کوئی ظلم نہ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ وہ بھی کسی پر ظلم نہ کرے جو چاہے
کہ عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کرے پس اس کو چاہیئے کہ تمسک کرے کلمۂ طیبہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ سے اور چھٹے دروازے پر لکھا تھا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ بعد اس کلمۂ
طیبہ کے لکھا تھا کہ جو شخص چاہے کہ قبر اُس کی فراخ ہو جائے کہ وہ مسجدوں
کو صاف اور مستھرا کرے جو چاہے کہ اسکو قبر میں کرم نہ کھائیں تو چاہیئے کہ وہ

مسجدوں میں جاروب کشی کرے جو چاہے کو اس کے لحد میں اندھیرا نہ ہو تو اسکو
چاہیئے کہ مسجدوں میں چراغ روشن کرے۔ جو چاہے کہ اس کا بدن قبر میں سڑی
نہ گلے بلکہ اسی طرح تروتازہ باقی رہے اُس کو چاہیئے کہ فرش مسجدوں کے لئے
خرید کرے اور مساجد میں فرش کرائے اور ساتویں در پر تحریر تھا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اس کلمہ طیبہ کے بعد لکھا تھا کہ بیاض
القلب یعنی روشنی وسفیدی دل کے چار خصلتوں سے حاصل ہوتی ہے بیماروں
کی عیادت اور مزاج پرسی کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا مُردوں کیلئے کفن
خریدنا۔ لوگوں کے قرض ادا کرنا۔ اور بہشت بریں کے آٹھویں دروازے پر مکتوب
تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ پھر اس کلمۂ طیبہ
کے بعد تحریر تھا کہ جو شخص ان آٹھوں ابواب سے داخل جنت ہونا چاہے پس اسکو
لازم ہے کہ وہ چار خصلتیں اختیار کرے۔ صدقہ دینا۔ سخاوت کرنا۔ لوگوں سے
با اخلاق حسنہ پیش آنا یعنی سب سے نیک برتاؤ کرنا اور بندگان خدا کو نہ ستانا
پھر ہم دوزخ کی طرف آئے جہنم کے پہلے دروازے پر تین کلمے تحریر تھے۔ جھوٹوں پر
خدا کی لعنت۔ بخیلوں یعنی کنجوسوں پر خدا کی لعنت۔ ظالموں پر خدا کی لعنت دوزخ
کے دوسرے دروازے پر لکھا تھا جس نے خدا سے امید رکھی نیک ہوا جو خدا
سے ڈرا امن میں رہا۔ جس نے سوائے خدا کے اور کسی سے امید رکھی اور سوائے
خدا کے اور کسی سے ڈرا وہ منزور اور ہالک ہے تیسرے دروازے پر مکتوب
تھا جو چاہے کہ قیامت کے دن برہنہ نہو اس کو چاہیئے کہ برہنہ لوگوں کو کپڑے
پہنائے۔ جو چاہے بروز حشر بھوک کی تکلیف نہ اوٹھائے پس اوسکو چاہیئے کہ دار دنیا

میں بھوکھوں کو کھانا کھلاوے۔ جو چاہے کہ بروز قیامت پیاس کی اذیت سے محفوظ رہے اُس کو چاہیئے کہ دار دُنیا میں پیاسوں کو سیراب کرے۔ اور چوتھے دروازہ پر لکھا تھا کہ ذلیل کرے اللہ اُس کو جو اہانت کرے اسلام کی۔ ذلیل کرے اللہ اوس کو جو شخص اہانت کرے اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ کی۔ ذلیل کرے اللہ اوسکو جو خلقت پر ظلم کرنے میں ظالموں کی مدد کرے۔ اور پانچویں در پر لکھا تھا کہ حریص کی پیروی اور اتباع نکر کیونکہ حریص ایمان کے مخالف ہے اور بیہودہ زیادہ گوئی نکر کہ تو خدا کی نظر سے گر جائے گا۔ اور مددگار ظالموں کا نبن پس تحقیق بہشت ظالموں کے لئے نہیں بنایا گیا اور دوزخ کے چھٹے دروازہ پر مکتوب تہا میں حرام ہوں خدا کی عبادت میں کوشش کرنیوالوں پر۔ میں حرام ہوں صدقہ دینے والوں پر۔ میں حرام ہوں روزہ رکھنے والوں پر۔ اور ساتویں در پر لکھا تہا کہ اپنے نفسوں کا خود حساب کرو قبل اس کے کہ تمہارا حساب کیا جاوے اپنے نفسوں کو خود نجات دو قبل اس کے کہ تم نجات دے جاؤ۔ خداوند غفور الرحیم سے دعا مانگو مغفرت طلب کرو قبل اس کے کہ تم اس مالک یوم الدین کے سامنے پیش کئے جاؤ کیونکہ اُس وقت تم کو معافی مانگنے کی قدرت باقی نرہے گی۔

اے حضرات ناظرین اس روایت کو محمد بن یوسف زرندی نے بھی کتاب درالسمطین میں لکھا ہے اور نیز صدر الدین ابراہیم بن محمد بن المویدنے اپنی کتاب فضل اہل بیت میں نقل کیا ہے۔ اور یہ علماء و محدثین اہل سنت وجماعت کے معتمدین وثقات و مشائخ کبار وعالی درجات میں سے ہیں ان صاحبوں کے محامد و مدائح اور توثیقات جسکو دیکھنے منظور ہوں وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار

فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں ملاحظہ کریں بڑی بسط اور تفصیل سے ہر ایک کی ان علماء میں سے توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین سید المحققین و سند المدققین سلطان المحدثین و خاتم المتکلمین مولانا مولوی سید حامد حسین نور اللہ مرقدہ الشریفۃ و طاب مضجعہ المنیف نے تحریر فرمائی ہے۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۳ صفحہ ۲۴

روی ابو نعیم الحافظ فی حلیۃ الاولیاء عن ابی برزۃ الاسلمی عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ قال ان رب العالمین عہد الیّ فی علیٍّ عہداً انہ رایۃ الہدیٰ و منار الایمان و امام اولیائی و نور جمیع من اطاعنی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۳

حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں ہے لکھا اللہ نے یہ عہد کیا ہے کہ مرتضےٰ تابع ہیں جو کہ سب کے یہ اونکے لئے ہیں نور	کہتا ہے انس کہتے تھے سرور انبیا ایمان کا منار ہے اور رایۃ الہدیٰ میرے ولی جو ہیں یہ امام انکا ہے ضرور

توثیق حافظ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء کی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین و حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی

السید حامد حسین اعلا اللہ مقامہ فی اعلا علیین کتاب مستطاب عبقات
الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی چھٹی مجلد یعنی حدیث
تشبیہ کے صفحہ ۱۸۷ مین فرماتے ہین جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فضائل زاہرہ و
محامد باہرہ ومناقب فاخرہ وماثر منیفہ ومفاخر شریفہ وجلائل ساطعہ وعوالی لامعہ
حافظ ابونعیم کے بیان اور احصا او حساب سے افزون اور بالاتر ہین کچھ اُن
مین سے اُن اشخاص پر ظاہر وآشکار وہویدا ہین جنہون نے کتاب فضائل
شافعی فخر الدین محمد بن عمر الرازی کے اور وفیات الاعیان ابن خلکان کے
اور منہاج ابن تیمیہ حنبلی کے اور زاد المعاد محمد بن ابی المعروف بابن القیم
حنبلی کے اور اسما الرجال جامع مسانید ابی حنیفہ محمد بن محمود خوارزمی کے
اور عبر فی خبر من غبر محمد بن احمد ذہبی کے اور طبقات شافعیہ عبد الوہاب بن علی
السبکی کے اور وافی بالوفیات خلیل بن ایبک صفدی کی اور مراۃ الجنان
ابو محمد عبد اللہ بن اسعد الیافعی کے اور طبقات شافعیہ جمال الدین عبد الرحیم
الاسنوی کی اور اسما الرجال مشکوٰۃ ولی الدین خطیب کے اور طبقات شافعیہ
ابو بکر اسدی کے اور طبقات الحفاظ جلال الدین سیوطی کے اور لواقع الانوار
عبد الوہاب شعرانی کے اور تاریخ خمیس حسین بن محمد الدیار بکری کی اور مقالید
الاسانید ابو مہدی عیسیٰ بن محمد الثعالبی کے اور بستان المحدثین شاہ عبد العزیز
صاحب دہلوی کی اور کتاب قول مستحسن مولوی حسن الزمان حیدرآبادی
کے ملاحظہ ومطالعہ کے ہون اس تقریر کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین
طاب اللہ ثراہ وجعل فرادیس الجنۃ مثواہ نے کل اُن علماء

معتمدین مذکورین کی عبارات رائقہ کو اُن کے کتب مذکورہ سے جو حافظ ابو نعیم کی
مدح پر مشتمل ہین نقل فرمایا ہے مختصر یہ ہے کہ اکثر علماء و محدثین نے حافظ ابو نعیم
کو تاج المحدثین لکھا ہے اور نیز اون کی تعریف مین ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی
نے اسما الرجال جامع مسانید ابو حنیفہ مین یہ مضمون لکھا ہے۔ قال الحافظ
ابو عبد اللہ النجار فی تاریخہ ھو تاج المحدثین و احد الاعلام
و من جمع لہ العلو فی الروایات و الحفظ و الفھم و الدرایۃ و
کان تشد الیہ الرحال و تھاجر الی بابہ الرجال و کتب فی الحدیث
کتباً سارت فی البلاد و انتفعت بھا العباد الخ اور یافعی مرأۃ الجنان و
عبرۃ الیقظان مین حافظ ابو نعیم کی مدح مین یون لکھتے ہین۔ کان من اعلام
المحدثین و اکابر الحفاظ المفیدین اخذ عن الافاضل و اخذ و
اخذ واعنہ و انتفعوا بہ و کتاب الحلیۃ من احسن الکتب الخ اور
ابو مہدی ثعلبی نے مقالید الاسانید مین حافظ صاحب موصوف کی بہت سی
تعریفین لکھی ہین منجملہ اُن کے یہ چند فقرات ہین۔ قال الخطیب لم ار احداً
اطلق علیہ اسم الحفظ غیر ابی نعیم و ابی حازم العبدوی قال علی
بن المفضل الحافظ قد جمع شیخنا السلفی اخبار ابی نعیم فسمی نحواً
من مائتی نفس حدثوا عنہ و قال لم یصنف مثل کتابہ حلیۃ
الاولیاء و قال ابن مردویہ کان ابو نعیم فی وقتہ مرحولاً الیہ
لم یکن فی افق من الافاق احد احفظ ولا اسند منہ و قال
حمزۃ بن العباس العلوی کان اصحاب الحدیث یقولون بقی الحافظ

اربع عشر سنة بلا نظیر لا یوجد شرقا ولا غربا اعلا اسنادا منه ولا احفظ منه وکانوا یقولون لما صنف کتاب الحلیه حمل الکتاب فی حیاته الی نیسابور فاشتروه باربعمائة دینار۔

غرض فضائل حافظ ابونعیم کے کتب اہل سنت مین اس قدر کثرت سے ہین کہ اس رسالہ مین نہین سما سکتے۔

اس[۱] حدیث شریف قدسی کو ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی نے بھی اپنی کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول مین بڑی زور وشور سے درج کیا ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے اُن کی اس تحریر کو حدیث ولایت کی تصدیق مین وارد کیا ہے چنانچہ مجلد حدیث ولایت کے صفحہ ۲۴۰ مین فرماتی ہین۔ وجہ چہل ونہم آنکہ ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی حدیث ولایت را تصحیح نمودہ استدلال واحتجاج بان فرمودہ چنانچہ در مطالب السئول فی مناقب آل الرسول گفتہ اعلم اظہرک اللہ بنوره علی اسرار التنزیل ومنحک بلطفه تبصرة تهدیک الی سواء السبیل انه لما کان من محتمل لفظة مولی الناصر کان معنی الحدیث من کنت ناصره فعلی ناصره فیکون النبی قد وصف علیا بکونه ناصرا لکل من کان النبی ناصره فانه ذکر ذلک بصیغة العموم وانما اثبت

[۱] حدیث مذکورۃ المتن کا مطالب السئول مین منقول ومذکور ہونا

النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ھذہ الصفۃ الناصریۃ لعلی
لما اثبتھا اللہ عز وجل لعلی فانہ نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی یرفع
بسندہ فی تفسیرہ الی اسما بنت عمیس قالت لما نزل قولہ تعالیٰ و
ان تظاھرا علیہ فانّ اللہ ھو مولاہ وصالح المومنین سمعت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول صالح المومنین علی بن ابی
طالب فلما اخبر اللہ فیما انزلہ علے رسولہ انہ ناصرہ ھو اللہ
وجبرئیل وعلیؑ ثبت صفۃ الناصریۃ لعلی فاثبتہ النبی اقتداءً
بالقرآن الکریم فی اثبات ھذہ الصفۃ لہ ثم وصفہ بما ھو من لوازم
ذلک بصریح قولہ فیما رواہ الحافظ ابو نعیم فی حلیۃ بسندہ ان علیاً
دخل فقال مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین فسیادۃ المسلمین
وامامۃ المتقین لما کانت من صفات نفسہ وقد عبر اللہ تعالیٰ
عن نفس علی بنفسہ وصفہ بما ھو من صفاتھا فافھم ذلک ثم لم یزل
یخصصہ بعد ذلک بخصائص من صفاتہ نظراً الی ما ذکرناہ حتی
روی الحافظ ایضاً فی حلیۃ بسندہ عن انس بن مالک قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی برزہ وانا اسمع یا ابا برزۃ
ان اللہ عھد الیّ فی علے بن ابی طالب انہ رایۃ الھدیٰ ومنار الایمان
وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزۃ علے
بن ابی طالب امینی غداً فی القیامۃ وصاحب رایتی فی القیامۃ و
امینی علی مفاتیح خزاین رحمۃ ربی وھو الکلمۃ التی الزمتھا

المتقین من احبہ احبنی ومن ابغضہ ابغضنی فبشرہ بذلک فاذا وضح لک ھذا المستند ظھرت حکمۃ تخصیصہ علیاً بکثیر من الصفات دون غیرہ وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون وقد روی الائمۃ الثقات البخاری والمسلم والترمذی فی صحاحھم باسانیدھم احادیث اتفقوا علیھا وزاد بعضھم علی بعض بالفاظ اخری والجمیع صحیح فمنھا عن سعد بن ابی وقاص قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلف علیاً فی غزوۃ تبوک علی اھلہ فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخلفنی علی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیرانہ لا نبی بعدی۔ قال ابن المسیب اخبرنی بھذہ عامر بن سعد عن ابیہ فاحببت ان اشافہ سعداً فلقیتہ فقلت لہ انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوضع اصبعیہ علی اذنیہ وقال نعم والا اسکتا وقال جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وروی مسلم والترمذی بسندیھما ان معاویۃ بن ابی سفیان امر سعد بن ابی وقاص وقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ماذکرت ثلاثاً قالھن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلن اسبہ لان تکون لی واحدۃ منھن احب الیّ من حمر النعم

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ وخلفہ فی بعض
مغازیہ فقال علی خلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین
الرایۃ غداً رجلاً یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فتطاولنا
الیھا فقال ادعولی علیاً فاتی بہ ارمد فبصق بعینیہ و
دفع الیہ الرایۃ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ھذہ الآیۃ ندع ابنائنا
وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھولاء
اھلی ونقل الترمذی بسندہ عن عمران بن حصین قال بعث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا واستعمل علیھم علی بن ابی طالب
فمضی فی السریہ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ وتعاقد اربعۃ من
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اذا لقینا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ بما صنع علی بن ابی طالب وکان
المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالھم فلما قدمت
السریۃ سلموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رجل
من الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر الی علی بن ابی طالب صنع
کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ثم قام الثانی فقال مثل مقالته فاعرض عنه فقام الثالث فقال مثل ما قالا فاعرض عنه فقام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم والغضب یعرف فی وجهه فقال ماتریدون من علی ان علیا منی وانا من علی وهو ولی کل مومن بعدی۔ اقول ۔ ماحصل اور ترجمہ اس تحریر بے نظیر کا یہ ہے کہ جان تو کہ خداوند تعالی تجھپر اپنے نور کی برکت سے انوار تنزیل کو ظاہر فرمائی اور اپنی مہربانی اور لطف سے تجھکو راہ راست کی طرف ہدایت کرے کہ ہر گاہ من جملہ معانی ومحامل لفظ مولی کے ناصر بھی ہے تو معنی حدیث کے یہ ہوئے کہ جس کا مین ناصر ہون علی اس کا ناصر ہے پس جناب رسول الله صلے الله علیہ وآلہ نے علی کا وصف بلفظ ناصر کیا کہ علی ناصر ہین ہر اس شخص کے جس کا مین ناصر ہون اور سوا اس کے نہین کہ رسول خدا صلے الله علیہ وآلہ نے علی کیواسطے ناصر ہونے کی صفت جب ثابت کی ہے کہ جب خدا نے علی کیواسطے پہلے یہ صفت ثابت کردی تھی پس تحقیق امام ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ اسما بنت عمیس نے کہا کہ جب نازل ہوئی آیت وان تظاھرا علیه فان الله هو مولاه وجبرئیل وصالح المومنین تو سنا مین نے کہ جناب رسول خدا صلے الله علیہ وآلہ فرماتے تھے کہ صالح المومنین سے مراد علی بن ابی طالب ہے پس جب جناب باری تعالی نے اپنے رسول مقبول کو اس امر کی اطلاع دی کہ الله اور جبرئیلؑ اور علی اون کے ناصر ہین تو صفت ناصریت کی علی کے لئے ثابت ہوئی تب رسول خداؐ نے اون کیلئے

یہ صفت باقتداء قرآن کریم ثابت فرمائی پھر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
نے موصوف کیا علی کو ان امور سے جو اوس کے لوازم مین سے تھے تصریحًا
اپنے قول کے ساتھ جو حافظ ابونعیم نے حلیہ مین اپنی سند سے روایت کی
ہے کہ علی علیہ السلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوے
تو فرمایا مرحبا یا سید المسلمین و امام المتقین بس سردار ہونا مسلمانون کا اور
متقیون کا امام ہونا یہ دونو صفتین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی
ہین اور خداے تعالی نے علیؑ کو نفس رسولؐ سے تعبیر کیا ہے پس وصف
کیا علی کا انھین الفاظ سے جو صفات نفس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی
ہین ہمیشہ رسول خداؐ تخصیص دیتے رہے علیؑ کو بعد اس کے اپنی صفات
کے خصائص کے ساتھ اس بنا پر جو ہم بیان کر چکے ہین حتی کہ حافظ ابونعیم
نے حلیۃ الاولیا مین بسند خود انس بن مالک سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ابو برزہ سے کہا اور مین سُن
رہا تھا کہ اے ابو برزہ جناب باری تعالی شانہ نے مجھسے علی بن ابی طالب
کے بارہ مین عہد کیا ہے کہ وہ نشان ہے ہدایت کا اور منارہی ایمان کا اور
امام ہے خدا کی کل دوستون کا اور نور ہے واسطے اُن کل لوگون کی جو
خدا کی اطاعت کرتے ہین اور اے ابو برزہ علی ابن ابی طالب میرا امین ہے
کل کو قیامت مین اور روز محشر کو وہ میرا علم بردار ہے اور وہ میرا امین ہے
خداوند رحمان کی رحمت کے خزانون کی کنجیون پر اور فرمایا ہے خدا نے کہ
علی وہ کلمہ پاکیزہ ہے جس کو مین نے متقین کے لئے لازم کیا ہے جس نے

اس کو دوست رکھا اوس نے مجھے دوست رکھا جس نے اُس سے دشمنی کی
پس بشارت دے اے محمد اس امر کی علی کو۔ بعد اس کی ابن طلحہ شافعی کہتا
ہے کہ جب مجھکو یہ معلوم ہوا تو ظاہر ہو گئی حکمت اس تخصیص کی علی کیلئے
بہت سی صفات عالیہ کے ساتھ جو اور کسی شخص کو یہ امر حاصل اور نصیب نہین ہوا
اور تحقیق روایت کیا ہے ائمہ ثقات و معتمدین محدثین مثل بخاری و مسلم و ترمذی
نے ان احادیث صحیحہ کو اپنے اپنے صحاح مین باسانید خود اور ان احادیث پر
اُن سب کا اتفاق ہے بکمی و زیادتی بعض الفاظ اور تمام یہ احادیث صحیح
ہین منجملہ اُن کے یہ ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ جناب
رسول خدا نے خلیفہ کیا علی کو غزوہ تبوک مین اپنے اہل و عیال پر علی نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھکو عورتون اور بچون مین چھوڑتے ہین پس رسول خدا
نے فرمایا کہ یا علی آیا تم اس امر پر راضی نہین ہوتے کہ تم میرے واسطے ایسے
ہو جیسے کہ ہارون تھے موسے کے لئے سوا اس کے نہین کہ میرے بعد کوئی
نبی نہ ہوگا۔ ابن مسیب نے کہا ہے کہ عامر بن سعد نے میرے سامنے یہ حدیث
بیان کی مین نے چاہا کہ بالمشافہ سعد سے خود دریافت کرون اس لئے مین
سعد سے جا کر ملا اور کہا کہ تو نے اس حدیث کو رسول خدا سے سنا ہے اُس نے
کانون پر اپنی انگلیان رکھین اور کہا کہ بیشک مین نے رسول خدا سے یہ حدیث
سنی ہے ورنہ میرے دونون کان بہرے ہو جاوین۔ جابر بن عبد اللہ انصاری
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے سنا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ علی سے
فرماتے تھے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر یہ ہے کہ میرے

بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور امام مسلم و ترمذی نے اپنی سندون سے روایت کی ہے کہ تحقیق معاویہ بن ابی سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ کیا چیز مانع ہے تجھکو اس امر سے کہ تونے ابوتراب کو گالی اور دشنام دی سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین یاد کرتا ہون تین باتون کو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اُن کی شان مین کہے ہین تو مین ہرگز اُنکو سب نکرونگا اور دشنام نہ دونگا اگر اُن تین امور مین سے ایک امر بہی میرے لئے ہوتا تو میرے لئے بہتر ہوتا شتران سُرخ موسے۔ مین نے سنا جناب رسول اللہؐ سے اُسوقت کہ جب حضرت نے ایک غزوہ مین علی کو ساتھ نہین لیا تھا بلکہ مدینہ مین انکو چہوڑا تھا علی نے کہا یا رسول اللہ آپ مجکو عورتون اور بچون مین چہوڑتے ہین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ آیا تو اس امر پر راضی نہین ہے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہو گا اور سُنا مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے کہ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ البتہ کل مین ایسے شخص کو علم دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ اور رسولؐ کو اور اللہ اور رسولؐ اوس کو دوست رکہتے ہین پس ہم سب نے اس امر کے حاصل کرنے کے لئے گردنین بلند کین جناب رسول خدا نے فرمایا کہ علی کو بلاؤ پس علی آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے دران حالیکہ اُن کی آنکہین درد کرتی تہین جناب سرور کائنات نے لعاب دہن مبارک علیؑ کی آنکہون پر لگایا اور علم اپنا علیؑ کو عنایت فرمایا پس خداوند تعالیٰ نے اونکو فتح عنایت فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی

ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم تب جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا پس فرمایا
کہ خداوندا یہ ہین میرے اہل۔ اور ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ عمران بن
حصین سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے
لشکر ایک سریہ کے لئے معین فرمایا اور اس لشکر کا سردار علی کو مقرر کرکے روانہ
کیا جب علی نے وہان فتح پائی تو ایک لونڈی اپنے لئے پسند کی ساتھیون
نے اس امر کو برا جانا چار شخصون نے عہد کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
سے علی کے اس امر کی بابت شکایت کرینگے اور یہ امر مقرر تھا کہ جب لشکر
کہین سے واپس آتا تھا تو پہلے سب لوگ لشکر والے جناب سرور کائنات کی
خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور سلام کرتے تھے بعد اس کے اپنے اپنے گہرونکو
واپس جاتے تھے اس معمول کے موافق جب سب لوگ آنحضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئے تو اُن چارون آدمیون نے جدا جدا مضمون معہود کہنا
شروع کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی نے ایسا کیا حضرت نے اُن کے
اقوال سے اعراض فرمایا جب چوتھے آدمی نے وہی الفاظ شکایت کے بیان
کئے تو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے ایسی حالت مین
کہ آثار غصہ اور غضب کے چہرہ مبارک سے نمایان تھے فرمایا کہ کیا چاہتے
ہو تم علی سے تحقیق علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ ولی ہر مومن
کا ہے بعد میرے انتہےٰ۔

اے حضرات ناظرین دیکھو مسلم اور ترمذی جو کہ اعلیٰ درجہ کے محدث حضرت

اہل سنت وجماعت کے ہین اُن کی اس روایت سے ظاہر ہوگیا کہ معاویہ بن ابی سفیان نفس رسول وزوج بتول ولی خدا علی مرتضیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ کو معاذ اللہ منہا دشنام دیتا تھا اور لوگون کو اُس جناب پر گالیان دینے کیلئے آمادہ کرتا تھا اور آن حضرت علیہ السلام کو دشنام دینے کے لیئے لوگون کو حکم کرتا تھا اور حضرات اہل سنت کی کتابون سے یہ امر ثابت ومتحقق ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَن سَبَّ عَلِیًّا فقد سَبَّنِی اور نیز فرمایا ہے من ابغض علیا فقد ابغضنی یعنی جس نے علی کو گالی دی اوس نے مجھے گالی دی جس نے علی سے دشمنی رکھی اوس نے مجھسے دشمنی رکھی کتب متعددہ مین بطرق متعددہ یہ مضمون سرور عالم سے منقول وماثور ہے یہانتک کہ کوئی شخص اس کا انکار نہین کرسکتا۔ دیکھو مودۃ القربی کے مودۃ ثالثہ مین محقق لاثانی سید علی ہمدانی جو کہ اہل سنت کے نزدیک بہت بڑے عارف ربانی ہین اور بڑے اعلادرجہ کے محدث ہین بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیوی عایشہؓ نے کہا کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھسے خداوند تعالیٰ نے اس امر کا عہد کیا ہے کہ جس شخص نے خروج کیا علی پر یعنی جس شخص نے علی کا مقابلہ بسیف وسنان کیا وہ کافر جہنمی ہے لوگون نے اون سے یہ حدیث سُنکر سوال کیا کہ پھر آپ نے علی پر کیون خروج کیا تھا بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مین اس حدیث کو روز جمل بھول گئے تھے پھر بصرہ مین مجکو یاد آئی اور مین استغفار کرتی ہون۔ نیز مودۃ القربی مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

کہا اونہون نے کہ مین خدا کو گواہ کرکے اور اوس کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے
سنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ جسنے
گالی دی علی کو اوس نے گالی دی مجکو اور جس نے گالی دی اوس نے گالی
دی اللہ عزوجل کو پس اس مین کوئی شک نہین کہ جسنے اللہ اور رسول کو گالی
دی خداوند قہار ضرور اوس سے مواخذہ کرے انتہی۔ پس اے مسلمانون ای
محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو انصاف سے سوچو اور اپنے ایمان سے کہو کہ جو
شخص اللہ اور رسول کو گالیان دے اوس کو تم مسلمان سمجھوگے۔ دیکھو معاویہ
اور اوس کے اتباع جو کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیان دیتے تھے
وہ خدا اور رسول کو گالیان دینے والے ثابت ہوئے اور جو خدا اور رسول کو
گالیان دینے والے ہوئے اون کو مسلمان نہین کہہ سکتے اور وہ مسلمان نہین
رہ سکتے پس معاویہ اور اوس کے اتباع یقیناً وحتماً دایرۂ اسلام سے خارج ہین
اور جو اونکو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھین وہ مثل اونکے ہین

مختصر طور پر حدیث منزلت کا بیان

حضرات ناظرین چونکہ اس مقام مین حدیث منزلت کا ذکر کئی دفعہ آیا لہذا بجمال
ایجاز واختصار حدیث شریف موصوف کے بارہ مین کچھ عرض کرتا ہون۔ واضح ہو
کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے حدیث منزلت سے وصایت
اور امامت جناب امیر المومنین اور اون کی اولاد طاہرین علیہ علیہم السلام
کی اسطرح بدلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ثابت کردی ہے کہ مین بلا مبالغہ کہہ سکتا

ہون کہ اگر کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار کی مجلدات کثیرہ مین سے صرف مجلد حدیث منزلت کو صاحب عقل و انصاف بغور و تامل پڑہی تو اس کے لئے جناب امیر المومنین اور اون کی اولاد طاہرین کی امامت کے ثبوت مین اور کسی کتاب کی حاجت نہین کوئی پہلو نہین چہوڑا کوئی دقیقہ باقی نہین رکہا دلائل عقلیہ اور نقلیہ و نحویہ و علمیہ کا شمار نہین کچہہ حساب نہین ہر ایک مضمون کو بدلائل متعددہ ثابت کیا ہے بعض دلائل کے عنوان بطور فہرست عرض کرتا ہون۔

دلیل اول مین افتراض اطاعت جناب امیر المومنین بوجہ ثبوت افتراض اطاعت حضرت ہارون بہت سے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ دلیل دوم مین جناب امیر المومنین کی امامت و وصایت کا ثبوت بوجہ ثبوت امامت و وصایت حضرت ہارونؑ توریت و کتب اہل سنت سے مبرہن اور مدلل کر دیا ہے کہ کسی کے لئے جاے دم زدن باقی نہین رہی یعنی یہ امر ثابت اور روشن کر دیا ہے کہ اصل میں امامت اور وصایت بعد موسیٰ علیہ السلام کے ہارون اور اون کی ولاد کے لئے مستقرہ اور دائمہ اور غیر منقطعہ تہے اسی طرح سے امامت دائمہ عامہ مستقرہ غیر منقطعہ بعد سرور عالم کے علی اور اولاد علی کے لئے ہونی چاہئے دلیل سویم مین یہ امر ثابت کیا ہے کہ حدیث منزلت صرف حدیث نبوی ہی نہین بلکہ حدیث قدسی اور کلام الٰہی بھی ہے چنانچہ اہل سنت کی معتمد کتابون سے ثابت کیا ہے کہ جبرئیلؑ امین بوقت ولادت حسینؑ بحکم جناب رب العالمین نازل ہوئے اور یہ پیغام الٰہی پہنچا۔ ان علیا منک بمنزلۃ ہارون من موسیٰ

قسمہ باسم ہارون غرض بحکم باری تعالیٰ نام جناب امام حسن علیہ السلام
اور جناب امام حسین ؑ کے حضرت ہارون کے دونون بیٹون شبر اور شبیر
کے نامون پر رکھے گئے جن کا ترجمہ عربی مین حسن ؑ اور حسین ؑ ہوا دلیل چہارم
مین یہ ثابت کیا ہے کہ سوائے نبوت کے اور تمام منازل و مراتب ہارون
علیہ السلام کے جناب امیر المومنین ؑ کے لئے ثابت ہین منجملہ منازل و مراتب
و اوصاف ہارون علیہ السلام کے ایک عصمت بھی ہے پس ضرور ہے کہ جناب
امیر المومنین ؑ کے لئے عصمت ثابت ہو جب عصمت امیر المومنین ؑ کی ثابت
ہوئے تو واجب ہے کہ وہی بعد سرور کائنات کے امام ہون کیونکہ با وجود
معصوم امامت غیر معصوم امکانی ندارد۔ اسی طرح سے دلائل لکھتے چلے جاتے
ہین یہان تک کہ بیسوین دلیل مین ثابت کیا ہے کہ چونکہ ہارون امت موسیٰ مین
سب سے افضل تھے لہذا امیر المومنین علیہ السلام بھی سب سے افضل ہین کیونکہ
بمنزلۂ ہارون ہین جناب رسول خدا کے لئے اور جب افضل ہین تو یہی امام ہین۔
اکتیسوین دلیل مین حدیث منزلت سے یہ ثابت کیا ہے کہ خدا کے چار خلیفہ ہین
اول آدم پھر داؤد پھر ہارون۔ چوتھے علی۔ اکتیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہی
کہ حدیث منزلت کا ارشاد فرمانا صرف غزوۂ تبوک پر منحصر نہین دیگر مواقعہ وازمنہ
مین بھی اس حدیث کو بارہا جناب سرور کائنات نے ارشاد فرمایا ہے بتیسوین
دلیل مین ارشاد فرماتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث
منزلت کو بوقت مواخات حضرت امیر المومنین ؑ کو خطاب کرکے فرمایا ہے چنانچہ
احمد بن محمد و عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل و ابو محمد عبد اللہ بن عبد اللہ بن جعفر

بن حبان الاصبهانی المعروف بابی الشیخ وسلیمان بن احمد الطبرانی واحمد بن
علی الخطیب وعلی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وموفق بن احمد
المعروف باخطب خوارزم وابو محمد حامد بن محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصاغانی
ومحمد بن یوسف الزرندی ونورالدین علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ
وعبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی وابراہیم بن عبداللہ الوصابی وعطاء اللہ بن
فضل اللہ الشیرازی المعروف بجمال الدین المحدث وعلی بن حسام الدین
المتقی وشہاب الدین ومحمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری ومولوی محمد مبین
لکھنوی وحسن علی المحدث نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس عبارت کے
بعد روایات ان علما کی کتب سے تحریر فرمائے ہین جنکو دیکھکر محبان علی
کے دل باغ باغ اور آنکھین روشن چون چراغ ہوجاتی ہین۔ دیکھو مجلد
حدیث منزلت تاکہ مراتب ومنازل ومدارج امیرالمومنین ؑ سے تمکو آگاہی حاصل ہو
تینتیسوین دلیل مین لکھا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حدیث منزلت کو روز خیبر ہمراہ فضائل عظیمہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے ارشاد
فرمایا ہے اور یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے فضائل
مین سے یہی کافی ہے چنانچہ اس کو عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرگوشی وعلی
بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وموفق بن احمد وعمر بن محمد بن خضر الارد
بیلی المعروف بملا وسلیمان بن موسیٰ المعروف بابن سبع ومحمد بن یوسف الگنجی
وابراہیم بن عبداللہ الیمنی الشافعی وشہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل
ومحمد بن اسماعیل الامیر وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس کے بعد جناب آیۃ اللہ

فی العٰلمین نے تمام اُن علما کی کتابون سے وہ روایتین جو اونھون نے لکھی
ہین نقل فرمائی ہین۔ اِس رسالہ مین انکو کیونکر لکھہ سکتا ہون قابل دیکھنے کے ہین
اُن سے دل کو سرور اور آنکھون کو نور حاصل ہوتا ہے لیکن تبرکًا دیتیا ایک وایت
مین بہی اِس مقام پر نقل کردیتا ہون ناظرین اور دیگر رِوایات کو اِسی پر قیاس
کرلین۔ علامہ ابن مغازلی کتاب المناقب مین لکھتے ہین قوله علیه السلام
لما قدم بفتح خیبر اخبرنا ابو الحسن علی بن عبید الله بن القصاب
البیع رحمه الله تعالیٰ ثنا ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب المفید الجرجرائی ثنا
ابو الحسن علی بن سلیمان بن یحییٰ ثنا عبد الکریم بن علی ثنا جعفر بن محمد بن ربیعه
البجلی ثنا الحسن بن الحسین العرنی ثنا کادح بن جعفر عن مسلم بن بشار عن
جابر بن عبد الله قال لما قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر قال له
النبی صلی الله علیه واله وسلم یا علی لولا ان تقول طائفة من امتی
فیك ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیك مقالا لا تمر
علی ملاء من المسلمین الا اخذ والتراب من تحت رجلیك وفضل
طهور ك یستشفون بهما ولکن حسبك ان تکون منی بمنزلة هارون
من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت تبرئ ذمتی وتستر عورتی
وتقاتل علی سنتی وانت غدًا فی الاخرة اقرب الخلق منی وانت
علی الحوض خلیفتی وان شیعتك علی منابر من نور مبیضة وجوههم
حولی اشفع لهم ویکونون فی الجنة جیرانی لان حربك حربی
وسلمك سلمی وسریرتك سریرتی دان ولدك ولدی وانت تقضی

دینی وتنجز وعدی وان الحق علی لسانك وفی قلبك ومعك وبین یدیك ونصب عینك الایمان مخالط لحمك ودمك کما خالط لحمی ودمی لایرد علی الحوض مبغض لك ولا یغیب عنه محب لك فخر علی ساجداً وقال الحمد لله الذی من علی بالاسلام وعلمنی القرآن وحببنی الی خیر البریة واعز الخلیقة واکرم اهل السموات والارض علی ربه وخاتم النبیین وسید المرسلین وصفوة الله فی جمیع العالمین احساناً من الله وتفضلاً منه علی فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم لولا انت یا علی ما عرف المومنون بعدی لقد جعل الله جل وعز نسل کل نبی من صلبه وجعل نسلی من صلبك یا علی انت اعز الخلق واکرمهم علی واعزهم عندی ومحبك اکرم من یرد علی من امتی انتهی۔

حاصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیر المومنینؑ قلعہ خیبر کو فتح کرکے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت مین حاضر ہوئے تو جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یا علی اگر مجھے یہ خوف نہ ہو کہ ایک گروہ میری امت کا تجھے بھی مثل عیسیٰ کے خدا کہنے لگے گا تو میں تیری مدح اور شان مین ایسا کچھہ کہون کہ تو مسلمانون کی جس جماعت کے پاس سے گزری وہ تیرے پاؤن کے نیچے کی خاک کو اور تیرے وضو کے پانی کو تبرک کے طور پر لین اور اون سے اپنے امراض کے لئے شفا طلب کرین لیکن اسقدر تجھکو کافی ہے کہ تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ ہارون تھے موسےؑ کے لئے مگر میرے بعد کوئی نبی نہ

ہوگا اے علی تو وہ ہے کہ میرے ذمہ کو بری کریگا اور مجھے تو دفن کریگا اور میری
سنت کے بموجب تو جنگ وجدال کریگا اور تو تمام خلق مین سب سے زیادہ آخرت
مین میرے قریب ہوگا اور تو حوض کوثر پر میرا خلیفہ ہوگا اور تیرے شیعہ نور کے
منبرون پر میرے آس پاس بروز قیامت ایسی طرح سے بیٹھین گے کہ اون کے
چہرے بُرّاق اور روشن ہون گے مین اون کی شفاعت کرونگا وہ سب بہشت
مین میرے ہمسایہ مین ہون گے اے ابو الحسن کہ تجسے لڑنا مجسے لڑنا ہے اور تجھ سے
صلح رکھنا مجھ سے صلح رکھنا ہے تیری خصلت میری خصلت ہے تیرے بیٹے
میرے بیٹے ہین تو میرے قرض کو ادا کریگا تو میرے وعدونکو پورا کریگا حق
تیرے زبان پر اور تیرے دل مین اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری
آنکھون کے آگے ہے اور ایمان تیرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے جس
طرح میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے۔ تیرا دشمن حوض کوثر پر نہ پہونچ سکیگا
اور تیرا دوست اوس سے غائب اور محروم نہ ہوگا یہ سنکر جناب امیر المومنین ع
نے سجدۂ شکر کا کیا اور فرمایا کہ شکر ہے اوس پروردگار عالم جل جلالہ کا جس نے
مجکو نعمت اسلام عطا کی اور مجھے قرآن سکھایا اور جناب خیر البریہ و اعز الخلیقہ
و اکرم اہل السموات والارض اور خاتم النبیین اور سید المرسلین اور برگزیدۂ
خدا از جمیع عالمین کے نزدیک مجکو محبوب کیا یہ اوس مالک الملک کا احسان
ہے اور مہربانی ہے مجھپر پس فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ
نے کہ اے علی اگر تو نہ ہوتا تو میرے بعد مومن کوئی نہ پہچانا جاتا خداوند تعالی
نے ہر نبی کی نسل اوس کی پشت سے کی ہے مگر میری نسل یا علی تیری

پشت سے کی ہے یا علی تو میرے نزدیک تمام خلقت سے زیادہ تر عزیز اور
اکرم اور اعز ہے اور تیرے دوست تمام میرے امت مین سے میرے نزدیک
اکرم ہین پینتیسوین دلیل مین بیان کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بھی درباب جناب امیر المومنین علیہ السلام جناب الہی سے
وہی سوالات کئے ہین جو موسیٰ علیہ السلام نے درباب ہارون علیہ السلام
کئے تھے پس جسطرح سے جناب باری تعالیٰ شانہ نے موسیٰ علیہ السلام کے
مسئولات کو قبول فرماکر ہارون علیہ السلام کو مرتبہ عظیمہ عنایت فرمایا اوسی
طرح جناب سید المرسلین وخاتم النبیین والاخرین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ الطیبین الطاہرین کے مسئولات کو جناب ایزد متعال جل جلالہ نے قبول
فرماکر جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ علیہ کو
مراتب عظیمہ ومناقب فخیمہ عنایت فرمائے ہین سوا ے نبوت کے جو مراتب اور
درجات ہارون علیہ السلام کے لئے تھے وہ سب مراتب اور درجات امیر المومنین
علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت اور متحقق ہین ۔
اڈتالیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ علی علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے تین فضیلتین ہو بزرگیان
ایسی ہین کہ اگر میرے لئے ایک بھی اون مین سے ہوتی تو میرے نزدیک
وہ محبوب تر ہوتے ہر اوس چیز سے کہ جسپر آفتاب چمکا ہے یعنی تمام دنیا
و ما فیہا سے وہ فضیلت میرے نزدیک بہتر اور محبوب و مرغوب تر ہوتے
اون تین فضیلتون مین سے اونہون نے ایک حدیث منزلت بیان

فرمائی ہے پس حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے صاف صاف ظاہر وعیان ہوگیا کہ حدیث منزلت سے اعلادرجہ کی فضیلت جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کی ثابت ہوتی ہے ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس کی کیون آرزو کرتے۔ چالیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے کہ جناب امیرالمومنین نے روز شورے کے اہل شورے کے سامنے حدیث منزلت کو اپنی خلافت بلافصل اور افضلیت کے ثبوت مین پیش کیا ہے اگر اس حدیث سے افضلیت اور خلافت بلافصل جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام کی ثابت نہ ہوتی تو جناب امیر جو باب مدینہ علم نبوی ہین اس حدیث کو کیون پیش کرتے۔

مقولہ نساءعز

ای حضرات ناظرین کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلدات مین سے مجلد حدیث منزلت کو ضرور ملاحظہ کرو اور مطالعہ فرماؤ اوس کتاب مستطاب کے ملاحظہ سے اس حدیث شریف کی وقعت اور رفعت اور منزلت اسقدر ثابت ہوگی کہ خیر تحریر وتقریر سے باہر ہے میری زبان اور قلم کو طاقت نہین کہ بیان کرون یا لکھ سکون صرف اسقدر لکھ سکتا ہون کہ ہر سہ مجلدات حدیث غدیر اور ایک یہ مجلد حدیث منزلت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی خلافت بلافصل کے ثبوت کے واسطے کافی ہیں اور کسی کتاب کی ضرورت نہین اگر صاحب فہم انصاف سے انکو دیکھے تو حقیقت مذہب

حق کے اوپر ظاہر و آشکارا کالشمس فی رابعة النہار ہو جاے اور کوئی
شبہہ اور شک باقی نرہے گا مجکو ان لوگون کی حالت پر نہایت افسوس ہے
جو بے سوچے بے سمجھے اندہا دہند اپنے باپ دادا کی تقلید کو فوز عظیم گمان
کر رہے ہین اور اون کے دلون مین کبہی تحقیق حق کا خیال بہی نہین گزرتا
اس جماعت مین اکثر لوگ ان پڑھ اور جاہل ہین وہ تو بہیڑ چال مین محسوب
اور شامل ہین باقی رہے وہ لوگ جو پڑھے لکھے ہیں اونکو محض اپنے حلوے
مانڈے سے کام ہے، اگر تحقیق حق کرنے لگین تو مذہب سے دست بردار
ہونا پڑے اور اکثرھم لا یعقلون ولکن الناس لا یشکرون و
ان کثیرا من الناس عن آیتنا لغافلون - ولکن اکثر الناس لا یومنون
واکثر ھم لا یعلمون کی بہت بڑی جماعت مین سے نکلکر فیه قلیله و
قلیل من عبادی الشکور وما آمن معه الا قلیل مین داخل
ہوکر دنیا کے مصائب اور تکلیفین جو ہمیشہ مردان راہ خدا کو علی حسب المراتب
والدرجات جہیلنے پڑتے ہیں برداشت کرنے پڑین اور حلوے مانڈے اور
آئے دن کی دعوتون اور ضیافتون سے محروم ہو جاوین اس لئے وہ لوگ
اہل حق کی کتابون کے ملاحظہ کرنے سے سخت پرہیز کرتے ہین افسوس صد
افسوس ہزار افسوس حیف صد حیف ہزار حیف اون لوگون پر جو باوجود لیاقت
اور فہم کے پہر ان کتابون کو مطالعہ نہین کرتے جو لوگ بے چارہ جاہل
ہین وہ تو مجبور ہیں کیا کرین سمجہ نہین سکتے سمجہنے والون پر زیادہ تر افسوس
ہے کہ وہ کیون نہین دیکھتے اور کیون نہین سمجھتے اور کیون اودھر اودھر

پھر موصل الی المطلوب راہ پر چل رہے ہین سیدھی راہ پر کیون نہین آتے -

شعر

ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ	وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

خداوند کریم ہادی مطلق رحم کرے ہدایت فرماے بمنہ واحسانہ وکرمہ وامتنانہ اور اے ناظرین اگر ہمارا عقیدہ پوچھتے ہو تو ہم غلامان علی کے حسب حال تو یہ دو شعر ہین جو اس حقیر نے عرض کی ہین - لمؤلفہ

اگر ولاے علی موجب جحیم بود	مرا جحیم بہ از جنت النعیم بود
مگرچہ خوف سقر آن غلام را باشد	کہ بہر نار وجنان سیدش قسیم بود

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۴ صفحہ ۲۴۷ از جواہر السنیہ

قال احمد بن حنبل فی مسندہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اول من یدعا بہ یوم القیامۃ الی ان قال و ینادی مناد من العرش نعم الاب ابوک ابراهیم ونعم الاخ اخوک علی ولما کان لیلۃ بدر قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا ماءً فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃً ثم اتی الی بئرٍ بعیدۃِ القعرِ فانحدر فیها فاوحی اللہ الی جبرائیل ومیکائیل واسرافیل ان تهیئوا لنصر محمد واخیہ وحزبہ

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۴

مسند مین دیکھو احمد حنبل نے ہی لکھا
کہتا ہی وہ کہ کہتے ہین سلطان انبیا

محشر مین سب سے پہلے پکارا مین جاوینگا
من جانب جناب خدا ہوگی یون ندا

اچھا پدر تمہارا خلیل خدا ہوا
بہتر برادر آپکا ہے مرتضے ہوا

مذکور پھر کیا ہے شب بدر کا یہ حال
لکھتا ہوں اس مقام پہ مین خلص مقال

پیاسے ہوئے نبی تو کہا یون پکار کے
ہے کوئی تم مین جو ہمین سیراب کیجیے

بولا نہ بدریون مین کوئی غیر مرتضے
کا مدہے یہ مشک ساقی کوثر نے لی اٹھا

آئے کنوئین پہ جو کہ نہایت عمیق تھا
بے خوف آہین کو دیڑے شاہ لافتی

اوسوقت میں یہ وحی ز سرکار ایزدی
میکال وجبرئیل وسرافیل کو ہوئی

امداد مین گروہ پیمبر کے کد کرو
جا کر محمدؐ اور علیؑ کی مدد کرو

توثیق ومدح امام احمد حنبل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

یہ صاحب حضرات ائمہ اربعہ اہل سنت مین سے ایک امام ہین انکے ثقہ اور معتمد ہونے مین کسی کو مجال کلام نہین ہو سکتی کیونکہ انکی مقبولیت پر ہر چہار فرقہ اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے اگرچہ صرف یہی امر امام صاحب موصوف کی توثیق کے لئے کافی ہے تاہم جن صاحبون کو ان حضرات کے فضائل اور محامد کے دیکھنے کا شوق ہوا ونکو لازم ہے کہ مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں سے مجلد حدیث تشبیہ وحدیث نور کو ملاحظہ فرمائین حضرات ناظرین اس سے زیادہ اور کیا تعریف ہو سکتی ہے جو حضرت امام موصوف کے بارہ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے سفر السعادۃ مشکوۃ

مین تحریر فرمایا ہے ۔ قال المیمونی قال قال لی ابن المدینی یا لبصرۃ بعد المحنۃ یا میمونی ما قام احد فی الاسلام ما قام احمد فعجبتُ من ھذا ابو بکر قد قام فی الردہ قلت بائی شئ قال ان ابا بکر وجد انصاراً واعواناً و ان احمد لم یجد ناصراً پس مقام غور و تامل ہے کہ جب امام حنبل صاحب کا رتبہ حضرت ابو بکر خلیفۂ اول رضؓ سے بھی بڑھا دیا گیا تو اب اون کی روایت کیونکر معتبر اور قابل قبول و لایق احتجاج نہ ہو گی ۔ حضرات ناظرین اس سے بڑھکر یہ ہے کہ نووی تہذیب الاسماء مین رقم فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن الحرث نے بیان کیا کہ لوگون نے بشر حافی سے کہا کہ اگر تو بھی قایم ہوتا اور وہی کہتا جو کہ احمد نے کہا تو خوب ہوتا بشر حافی نے کہا کہ میں اس امر پر قادر نہیں ہون احمد قایم مقام انبیاء علیہم السلام کا ہوا ہے ۔ پس ای ناظرین با انصاف سوچکر دیکھو کہ اس کلمہ سے زیادہ انسان کی اور تعریف کیا ہو سکتی ہے جب امام احمد حنبل صاحب قایم مقام پیغمبرون کے ہیں تو اون سے بڑھکر اور کون ہو سکتا ۔ بس ان حضرت کی روایات کا قبول کرنا حضرات اہل سنت پر فرض اور ضروری ہو گا ۔ جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث ثقلین مین یہ بھی ثابت کیا ہے کہ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ امر ثابت و تحقق ہے کہ جس حدیث کو امام احمد حنبل صاحب نے روایت کیا ہے صرف اون کا روایت کرنا اسی حدیث کے ثبوت اور تحقق کی دلیل ہے ۔

حدیث شریف تشبیہ

حضرات ناظرین ان امام احمد حنبل صاحب نے بھی (جو کہ حضرات اہل سنت کے

نزدیک قایم مقام انبیاء کے ہیں اور جنکا روایت کرنا کسی حدیث کو اُس حدیث کے ثبوت اور تحقق کی دلیل ہے) حدیث تشبیہ کو بطریق صحیح روایت کیا ہے جس سے جناب امیر المومنین و امام المتقین و سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کی افضلیت و اشرفیت و اکرمیت اور اولویت بہ کمال وضوح ثابت اور متحقق ہے۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے تحفہ مین اس حدیث شریف کا بالکل انکار کر دیا تہا۔ اور فرما دیا تہا کہ اول این حدیث از احادیث اہل سنت نیست اس فقرہ کے جواب مین جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مفصلہ ذیل علماء مقبولین و محدثین و معتمدین اہل سنت کی کتابون سے حدیث شریف موصوف کو ثابت کیا ہے چنانچہ مجلد حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۱ پر فرماتے ہیں این ست اسامی جمعے از ناقلین این حدیث شریف۔

سنین وفات راویان این حدیث	
سنہ ۲۱۱ھ	١ ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری مولاہم الصنعانی شیخ البخاری وغیرہ۔
سنہ ۲۴۱ھ	٢ واحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی احد ایمتہم الاربعۃ۔
سنہ ۲۷۷ھ	٣ وابو حاتم محمد بن ادریس بن المنذر الحنظلی الرازی المجاری للبخاری و مسلم
سنہ ۳۸۵ھ	٤ وابو حفص عمر بن احمد بن عثمان الشاہینی المعروف بابن شاہین المحدث المفسر۔
سنہ ۳۸۷ھ	٥ وابو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن احمد البطی العکبری المعروف بابن بطہ

سنین وفات	راویانِ حدیث تشبیہ
سنہ ۴۰۵ھ	و[6] ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ الضبی الطہمانی المعروف بالحاکم۔
سنہ ۴۱۰ھ	و[7] ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصبہانی طراز المحدثین وملاذ المفسرین
سنہ ۴۳۰ھ	و[8] ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ الاصبہانی۔
سنہ ۴۵۸ھ	و[9] ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ البیہقی الخسروجردی
سنہ ۴۸۳ھ	و[10] ابوالحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف بابن المغازلی
سنہ ۵۰۹ھ	و[11] ابوشجاع شرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو الدیلمی الہمدانی
	و[12] ابومحمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتی فی شرح سورۃ ہل اتیٰ۔
	و[13] ابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی صاحب الخصائص العلویہ
سنہ ۵۵۸ھ	و[14] ابومنصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی المحدث المشہور
سنہ ۵۶۸ھ	و[15] ابوالموید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المکی المعروف باخطب خوارزم
سنہ ۵۹۰ھ	و[16] ابوالخیر رضی الدین احمد بن اسمٰعیل بن یوسف الطالقانی القزوینی الحاکمی
	و[17] الشیخ عمر بن خضر المعروف بالملا الاردبیلی صاحب وسیلۃ المتعبدین
مائہ سابعہ	و[18] نورالدین ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی تلمیذ ابی موسیٰ المدینی۔
سنہ ۶۵۲ھ	و[19] کمال الدین ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول۔
سنہ ۶۵۸ھ	و[20] ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب

سنین وفات راویان تشبیہ	[۲۱] ومحب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد الطبری
۶۹۶ھ	الشافعی صاحب ریاض النضرہ۔
۷۸۶ھ	[۲۲] وسید علی بن شہاب الدین الہمدانی مصنف مودۃ القربیٰ۔
	[۲۳] ونور الدین جعفر بن سالار المعروف بامیر ملا خلیفۃ السید علی الہمدانی۔
	[۲۴] وسید شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل
	[۲۵] وشہاب الدین بن شمس الدین بن عمر الزوالی الدولتابادی الملقب
۸۴۹ھ	بملک العلماء۔
۸۵۵ھ	[۲۶] ونور الدین علی بن محمد بن الصباغ المالکی المکی صاحب الفصول المہمہ
۸۹۳ھ	[۲۷] وکمال الدین حسین بن معین الدین الیزدی المیبذی صاحب الفواتح

[۲۸] وعبد الرحمن بن عبد السلام بن عبد الرحمن بن عثمان الصفوری الشافعی۔

[۲۹] وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی صاحب کتاب الاکتفاء۔

[۳۰] وجمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیشاپوری

[۳۱] والشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی صاحب وسیلۃ المآل۔

[۳۲] ومیرزا محمد بن معتمد خان بن رستم الحارثی البدخشی صاحب مفتاح النجا۔

[۳۳] ومحمد صدر عالم سبط شیخ ابوالرضا صاحب معارج العلیٰ فی مناقب المرتضیٰ۔

[۳۴] ومحمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی صاحب الروضۃ الندیہ۔

[۳۵] واحمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی صاحب ذخیرۃ المآل۔

[۳۶] ومولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ السہالی اللکھنوی صاحب مراۃ المومنین وغیرہم نے

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ سے ان تمام علماء ومحدثین و

مقبولین اہل سنت سے حدیث شریف موصوف کو نقل فرمایا اور ساتھ کے
ساتھ ہے ان محدثین معتمدین کی تعریفین اور توثیقین کتب اہل سنت سے
تحریر فرمائی ہین - اوس کے بعد شاہ صاحب کے اقوال کے جوابات ایسے
مسکت لکھے ہین کہ جنکا جواب نہین ہے یہ احقر الانام بندہ کمترین مؤلف اربعین
بمناسبت مقام امام احمد حنبل صاحب والی روایت اور اوس کے بعد چار
روایتین اور اوس کی تائید مین بیان وارد کرتا ہے تاکہ اس اربعین کے
ناظرہی اس حدیث شریف سے مستفید ہون -

پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث
تشبیہ کے صفحہ ۱۶ پر فرماتے ہین وجہ دویم از وجوہ ابطال نفی وانکار حدیث
تشبیہ آنکہ این حدیث شریف را امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی بطریق
صحیح روایت نمودہ چنانچہ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب المازندرانی سقی
تربتہ الشریفۃ بغنایب الرضوان الربانی وحفا مرقدہ بانواع اللطف
الصمدانی در کتاب مناقب جناب امیر المومنین فرمودہ احمد بن حنبل
عن عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ
وابن بطۃ فی الابانۃ باسنادہ عن ابن عباس کلاہما عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی
فہمہ والی موسی فی مناجاتہ والی عیسی فی سمتہ والی محمد فی تمامہ
وکمالہ وجمالہ فلینظر الی ہذا الرجل المقبل قال فتطاول الناس
اعناقہم فاذا ہم بعلی کانما ینقلب فی صبب وینحط من جبل تابعہما

انس الا انه قال والی ابراهیم فی خلة والی یحیی فی زهده والی
موسی فی بطشه فلینظر الی علی بن ابی طالب اس حدیث شریف کی نقل
کرنے کے بعد جناب مرحوم نے ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ والرضوان کی بعض
کتب اہل سنت سے ثابت کی ہے اور نیز احمد حنبل کا اس حدیث شریف کو روایت
کرنا کتب اہل سنت سے ہی ثابت کیا ہے۔ وجہ سوم از وجوہ ابطال نفی و نکار
حدیث تشبیہ آنست کہ ابو حاتم محمد بن ادریس الحنظلی الرازی ازا بوجہ اکمل
و ابلغ از قدرے کہ مخاطب ذکر کردہ روایت نمودہ چنانچہ ابو محمد احمد بن محمد العاصمی
در زین الفتی فی شرح سورہ ہل اتی گفتہ اخبرنا الحسین بن محمد البستی قال
حدثنا عبد اللہ بن ابی منصور قال حدثنا محمد بن ادریس الحنظلی
قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن المثنی الانصاری قال حدثنی حمید
عن انس قال کنا فی بعض حجرات مکہ نتذاکر علیا فدخل علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایہا الناس من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی
موسی فی شدتہ والی عیسی فی زہادہ والی محمد فی بہائہ والی جبرئیل
و امانتہ والی الکوکب الدری والشمس الضحی والقمر المضی فلیتطاول
ولینظر الی هذا الرجل واشار الی علی بن ابی طالب۔
وجہ ہفتم از وجوہ رد و ابطال نفی مخاطب با کمال حدیث تشبیہ را آنکہ ابو الخیر
رضی الدین احمد بن اسماعیل بن یوسف الطالقانی القزوینی الحاکمی این حدیث
شریف را روایت نمودہ چنانچہ محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری در ریاض النضرہ

لغتہ ذکر شبہہ بخمسۃ من الانبیاء علیہم السلام فی مناقب لہم عن
ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان
ینظر الی اٰدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی
یحییٰ بن زکریا فی زہدہ والی موسیٰ بن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی
بن ابی طالب اخرجہ القزوینی الحاکمی نیز محب الدین طبری نے فی ذخایر العقبیٰ
میں یہ روایت وارد کی ہے۔ اور شیخ فرید الدین عطار نے حدیث تشبیہ کو
نظم کیا ہے دیکھو مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۲۳۶ - اور ۲۳۷ -
وجہ بست ویکم از وجوہ اثبات حدیث تشبیہ و ابطال انکار مخاطب نبیہ آنکہ
ابو سالم محمد بن طلحہ بن محمد القرشی النصیبی الملقب بکمال الدین این حدیث
شریف را بروایت بیہقی آوردہ و در تبیین معانی آن داد بلاغت و فصاحت
دادہ حیث قال فی مطالب السئول فی فضایل علی علیہ السلام -
من ذلک مارواہ الامام البیہقی فی کتابہ المصنف فی فضایل الصحابۃ
یرفعہ بسندہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان
ینظر الی اٰدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ
فی ھیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب فقد
اثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث
علماً یشبہ علم اٰدم وتقویٰ تشبہ تقویٰ نوح وحلماً یشبہ حلم ابراھیم
وھیبۃ تشبہ ھیبۃ موسیٰ وعبادۃ تشبہ عبادۃ عیسیٰ وفی ھذا تصریح
لعلی رضی اللہ عنہ بعلمہ وتقواہ وحلمہ وھیبتہ وعبادتہ وبعلوھذہ

الصفات الی اوج العلی حیث شبهه بهؤلاء الانبیاء المرسلین صلوۃ الله علیهم اجمعین فی الصفات المذکورۃ والمناقب المعدودۃ۔ صفوۃ
وجه بست وچهارم از وجوه الابطال در رد وانکار مخاطب عمدۃ الاخیار آنکه سید علی بن شهاب الدین الهمدانی حدیث تشبیه را بوجه ادلے واَبلغ واعلی واسبغ واسنی واکمل وابهی واجمل که ازان اجتماع نو خصلت از خصائل جمیله وخلال جلیله انبیائے کرام علیهم السلام در ذات قدسی صفات جناب امیر المومنین علیه الاف التحیة والسلام من الله الملك العلام ظاهر وباهر ست روایت نموده چنانچه درکتاب مودۃ القربی که عظمت وجلالت مرویات ان از خطبه آن ظاهر ست که آنرا جواهر اخبار ولالی آثار دانسته واز حقتعالی امید نموده که آنرا وسیله او باهل بیت علیهم السلام ونجات او به سبب انحضرات گرداند و نیز دعاے حفظ خود از خبط وخلل در قول وعمل وعدم تحویل به سوے مالم ینقل نموده حیث قال۔ الحمد لله علی ما انعمنی اولی النعم والهمنی مودۃ حبیبه جامع الفضائل والکرم الذی بعثه الله رسولا الی کافة الامم محمد الامی العربی صلی الله علیه وسلم وبعد فقد قال الله تعالی قل لا اسالکم علیه اجراً الا المودۃ فی القربی۔ وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احبوا الله لما اسدی کم من نعمه واحبونی لحب الله واحبوا اهل بیتی لحبی فلما کان مودۃ آل النبی مسئولا عنها حیث امر الله تعالی حبیبه العربی بان لا یسأل عن قومه سوی المودۃ فی القربی وان ذلك سبب النجاۃ للمحبین وموجب وصولهم الیه

والی آله علیهم السلام کما قال علیه السلام من احب قوما حشر فی
زمرتهم وایضا قال علیه السلام المرء مع من احب فوجب علی من طلب
طریق الوصول وشهود القبول بمحبة الرسول ومودة اهل بیت البتول
وهذا لا تحصل الا بمعرفة فضائله وفضائل آله علیهم السلام وهی
موقوفة علی معرفة ما ورد فیهم من اخباره علیه السلام ولقد
جمعت الاخبار فی فضائل العلماء والفقراء اربعینات کثیرة ولم یجمع
فی فضائل اهل البیت الا قلیلا فلذا اراد انا الفقیر الجانی علی
العلوی الهمدانی ان اجمع فی جواهر اخباره ولا لی آثاره
مما ورد فیهم مختصرا موسوما بکتاب مودة القربی تبرکا بالکلام القدیم
کما هو مأمولی ان یجعل الله ذلک وسیلتی الیهم ونجاتی بهم و
طویته علی اربعة عشر مودة والله یعصمنی من الخبط والخلل فی القول
والعمل ولم یجل قلمی الی ما لم ینقل بحق محمد ومن اتبعه من
اصحابه الاول - می فرماید عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی هیبة والی
میکال فی رتبة والی جبرئیل فی جلالة والی آدم فی سلمه والی نوح
فی حسنه والی ابراهیم فی خلته والی یعقوب فی حزنه والی یوسف فی
جماله والی موسی فی مناجاته والی ایوب فی صبره والی یحیی فی زهده
والی عیسی فی سنته والی یونس فی جسمه وخلقه فلینظر الی علی فان
فیه تسعین خصلة من خصال الانبیاء جمعها الله فیه ولم تجمع فی احد

غیرہ وعدّ جمیع ذلک فی جواہر الاخیار انتہیٰ ۔

ان احادیث شریفہ مذکورۃ الصدر کے بعد ایک تضمین اپنی تصنیفات مین سے وارد کرتا ہون جو بجائے ترجمہ احادیث مذکورہ کافی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ وہو ہذا

تضمین تصنیف زایر درباب حدیث تشبیہ

جو فضیلت ہے محقق ہے وہ حقا تجھین علم آدم کا ہے اور نوح کا تقویٰ تجھین	یا علی جمع فضائل ہوئی کیا کیا تجھین زور موسےٰ کا ہے اور زہد مسیحا تجھین

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہے امانت مین تو جبرئیل کی مانند شہا زہد یحیی کا ہے اور احمد مرسل کا بہا	تجھمین ہے حلم براہیم کا بطش موسی علم آدم کا ہے اور نوح کا ہے فہم وذکا

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل عیسی کے عبادت مین ہو یا شیر خدا شدت وزور وشجاعت مین بسان موسیٰ	زہد مین آپ ہیں یحیی کے متشابہ مولا حسن یوسف کا ہے اللہ نے تمکو بخشا

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

نور مین کوکب دری سے بھی بڑھکر ہین حضور اور ہیبت میں سرافیل کے ہمسر ہین حضور	فیض مین شمس تھے بدر منور ہین حضور مثل جبرئیل جلالت میں مقرر ہین حضور

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تیرے رتبے ہین جلیل اور ترے اوصاف جمیل
تیرا مداح ہے احمد سا شہنشاہ جلیل

جن و انسان کی زبان تیری ثنا مین ہے کلیل
تو خلیل ایزد برحق کا ہے مانند خلیل

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یا علی آپ ہین وہ صاحب فضل و افضال
آپ کی شان مین ہے قول حبیب متعال

جنکو اللہ نے بخشا ہے رسولونکا کمال
جمع حیدر مین رسولون کے ہین تسعین خصال

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
اونچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل جبرئیل ہین وا اللہ امانت مین حضور
مثل میکال ہوئے رتبہ و عزت مین حضور

چون سرافیل ہوی شوکت و ہیبت مین حضور
حسن مین نوح براہیم ہین خلت مین حضور

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ان الفاظ سے خطاب قصاید اساتذہ مین موجود ہین دیکھو قصیدہ غالب دیوان اردو
مین مدح جناب امیر المومنین علیہ السلام جسکا مطلع یہ ہے۔ قصیدہ

دہر جز جلوۂ یکتائی معشوق نہین
ہم کہان ہوتے اگر حسن نہوتا خود بین

جان پناہا دل و جان فیض رسانا شاہا
وصی ختم رسل تو ہے بفتوائے یقین

علم اور تسلیم مین آدم ہو نہیں اسمیں کلام
زہد میں حضرت یحییٰ سے بڑھا آپکا نام
ورع یونس کی تو یعقوب کی یاس آرام
صبر ایوب ہوا بعد نبی تم پہ تمام
بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آب کردار میں ہو عیسی مریم کی مثال
جسم اور خلق میں ہو مثل حبیب متعال
حق نے بخشا ہے تمہین یوسف مصر کا جمال
مثل موسی کے مناجات مین ہے تمکو کمال
بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بس گرامی تر از احمد یہ ادب کا ہے محل
تو کہاں اور کہاں مدح شہنشاہ اجل
وہ صف ایک ایک جو رکھتے تھے نبی ور سل
یا علی جمع ہیں وہ تم میں بوجہ اکمل
بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ذکر حدیث نور

حدیث نور جو کہ جناب امیرالمومنینؑ کی افضلیت اور اقدمیت اور اشرفیت و اکرمیت و اوسیت و اولویت پر بالبلغ وجوہ دال ہے اس حدیث شریف صحیح و متواتر و قطعی الصدور کا بھی یہی حال ہے یعنی شاہ صاحب نے اپنے تحفہ میں اسکا بھی انکار کر دیا ہے اور معاذ اللہ اس حدیث متواتر کی نسبت فرما دیا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے بنابران جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتی ہیں اما صحابہ کہ روایت این حدیث شریف نمودہ اند بس دل وافضل ایشان خود جناب علی بن ابی طالبؑ ہستند و حدیث نور را بروایت آنحضرت صاحب لحانی و کلاعی و سید محمد بن جعفر

جسم اطہر کو ترے دوش سے منبر ممبر
نام نامی کو ترے ناصیۂ عرش نگین
کس سے ممکن ہے تری مدح بغیر از وحی
شعلہ شمع مگر شمع پہ باندھے آئین
آستان پر ہے ترے جوہر آئینۂ سنگ
رقم بندگی حضرت جبرئیل امین
تیرے در کے لئے اسباب نثار آمادہ
خاک کیون کو جو خدا نے دئی جان و دل و دین
تیری مدحت کیلئے ہین دل و جان کام و زبان
تیری تسلیم کو ہے لوح و قلم دست و جبین

ثعلبی وابراہیم وصابی ومحمد واعظ ہروی ومحمد صدر عالم ذکر نمودہ اند۔ دوم
حضرت ابوعبداللہ الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ وعلی جدہ وابیہ وامہ
واخیہ وابنائہ الطاہرین الاف سلام رب العالمین روایت آنحضرت
را عاصمی واخطب خوارزم ومطرزی وشہاب الدین احمد نقل نمودہ اند۔ سوم حضرت
سلمان ور روایت اوشان را احمد بن حنبل وعبداللہ بن احمد وابن المغازلی وشیرویہ دیلمی
ونطنزی وشہردار دیلمی واخطب خوارزم وابن عساکر وحموینی وشرف الدین
محمود طالبی وعلی ہمدانی ومحمد بن یوسف کنجی ومحب الدین طبری وابراہیم بن عبداللہ
وصابی ومحمد واعظ ہروی ومحمد صدر عالم ذکر نمودہ اند۔ چہارم ابوذر غفاری روایت
اوشان را ابن المغازلی نقل کردہ۔ پنجم جابر بن عبداللہ انصاری ور روایت اوشان را
ابن المغازلی نقل کردہ۔ ششم ابن عباس ور روایت اوشان را خطیب بغدادی
ونطنزی ومحمد بن یوسف کنجی وحموینی وزرندی وشہاب الدین احمد وجمال الدین
محدث ذکر کردہ اند۔ ہفتم ابوہریرہ روایت اورا المؤید ابراہیم بن محمد الحموینی ذکر کردہ
ہشتم انس بن مالک روایت اورا ابومحمد احمد بن محمد بن عاصمی در زین الفتی فی شرح
سورۂ ہل اتی ذکر نمودہ۔ واما تابعین کہ از صحابہ روایت این حدیث شریف نمودہ
اند وصدق اصطلاح شان از اعتراف خود مخاطب در باب مکاید ہمین کتاب تحفہ ثابت
وتحقیق ست پس اسمائے ایشان این ست امام زین العابدین سید الساجدین علی
بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام وتعدید آنحضرت در تابعین بنا بر
اصطلاح اہل سنت ہست وچون آن حضرت از اہل بیت طاہرین ست واہل بیت
علیہ السلام افضل ہستند از صحابہ ونیز حسب دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ عصمت

این حضرات ثابت ست پس تنها روایت آنحضرت کافی ووافی باشد و ۲ زان ابوعمر الکندی المتوفی سنه اثنین وثمانین و ۳ ابوعثمان نہدی و ۴ سالم بن ابی جعد الاشجعی المتوفی سنه سبع اوثمان وتسعین او مایه و ۵ ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی المکی المتوفی سنه ست وعشرین و ۶ عکرمه بن عبد الله البربری مولی ابن عباس المتوفی سنه سبع ومایة و ۷ عبد الرحمن بن یعقوب الجهنی المدنی ۔ و ۸ ابوعبیده بن حمید بن ابی حمید الطویل البصری المتوفی سنه اثنین او ثلث واربعین ۔ اما اسماء علماء کبار وناقدین آثار وحاملین اخبار وکاشفین اسرار وفضلاے عالی تبار ونبهای جلیل الفخار که بروایت ونقل این حدیث شریف حیازت شرف جمیل واحراز فضل جزیل نموده اند این ست ۱ احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشیبانی و ۲ ابوحاتم محمد بن ادریس بن المنذر الحنظلی الرازی ۔ و ۳ عبد الله بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی و ۴ ابوبکر احمد بن موسی بن مردویه الاصبهانی و ۵ ابونعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی و ۶ ابوعمر یوسف بن عبد الله المعروف بابن عبد البر النمری القرطبی و ۷ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت البغدادی المعروف بالخطیب و ۸ ابوالحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف بابن المغازلی و ۹ ابوالشجاع شیرویه بن شهردار بن شیرویه بن فناخسرو الدیلمی الهمدانی و ۱۰ ابومحمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتی فی شرح سورة هل اتی و ۱۱ ابوالفتح محمد بن علی بن

علی بن ابراهیم النطنزی ۔ و ابو منصور[12] شهردار بن شیرویه المعروف
بابن الدیلمی و ابو المؤید[13] موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المکی المعروف
باخطب خوارزم و ثقة الدین[14] ابو القاسم علی بن الحسن بن
هبة الله المعروف بابن العساکر و نور الدین[15] ابو حامد محمود بن
محمد بن حسین بن یحیی الصالحانی تلمیذ ابی موسی المدینی و
ابی الفتح[16] ناصر بن عبد السید المطرزی و ابو محمد[17] قاسم بن حسین
بن محمد الخوارزمی و عبد الکریم[18] بن محمد بن عبد الکریم بن
الفضل القزوینی الرافعی ۔ و ابو الربیع[19] سلیمان بن موسی بن سالم
البلنسی الکلاعی المعروف بابن سبع و محمد بن[20] یوسف بن محمد
الکنجی الشافعی صاحب کفایة الطالب و محب[21] الدین ابو العباس احمد
بن عبد الله بن محمد الطبری ۔ و ابو المؤید[22] ابراهیم بن محمد الحموینی
و شرف الدین[23] محمود بن محمد بن محمود الدرگزینی الطالبی القرشی
و محمد[24] بن یوسف الزرندی و سید[25] محمد بن یوسف الحسینی المعروف
بگیسو دراز و سید[26] محمد بن جعفر الحسینی المکی و من عرفائهم
جلال[27] الدین البخاری و رأس اولیائهم السید[28] علی بن
شهاب الدین الهمدانی ۔ و جلال الدین[29] احمد الخجندی و
شهاب[30] الدین صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل ۔ و
شهاب[31] الدین صاحب بن شمس الدین بن عمر الزاولی الدولتابادی الملقب
بملک العلماء و احمد[32] بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی

و احمد بن محمد الخانی الحسینی الشافعی و ابراہیم[۳۴] بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی صاحب کتاب الاکتفاء و جمال الدین[۳۵] عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیسابوری و شیخ[۳۶] بن علی بن محمد بن عبد اللہ العلوی الجعفری صاحب کنز البراہین الکسبیہ والاسرار اللوہبیۃ الغیبیہ لسادات مشایخ الطریقۃ العلویۃ الحسینیۃ الشعیبۃ و شیخ[۳۷] محمد الواعظ الہروی۔ و سید[۳۸] محمد بن سید جلال ماہ عالم و محمد صدر[۳۹] عالم سبط شیخ ابو الرضا صاحب معارج العلی فی مناقب المرتضیٰ و حسان[۴۰] الہند غلام علی آزاد البلگرامی۔ ان اسماء گرامی و نام ہائے نامی کے لکھنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بموجب مسلمات حضرات اہل سنت اس حدیث شریف کا متواتر ہونا بلکہ برابر آیۃ قرآنیہ کے قطعی الصدور اور یقینی ہونا ثابت اور روشن کر دیا ہے۔ دیکھو مجلد حدیث نور۔

شاہ صاحب کے عرضیات کا جواب صفحہ ۱۳ سے یوں شروع کیا ہے۔ وجہ اول آنکہ حدیث نور را امام احمد بن حنبل کہ یکے از ارکان اربعہ اہل سنت ست روایت نمودہ چنانچہ ابو المظفر یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی در تذکرہ خواص الائمہ فی معرفۃ الائمہ در فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام گفتہ حدیث فیما خلق منہ قال احمد فی الفضائل حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن خالد بن معدان عن زاذان عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کنت انا و علی بن ابی طالب نوراً بین یدی اللہ

تعالیٰ قبل ان یخلق آدم باربعۃ آلاف عام فلما خلق آدم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی وفی روایۃ خلقت انا وعلیٌ من نور واحد ۔ اس حدیث شریف کے نقل کرنے کے بعد جناب مرحوم نے ثابت کیا ہے کہ اس حدیث شریف کے رواۃ کلھم ممدوح اور ثقات اور ائمہ عالی درجات ہیں سب کی توثیق بہ تفصیل تمام نقل فرمائی ہے اور کل علماء ومحدثین مذکورین کی کتابون سے اس حدیث شریف کو ثابت کیا ہے اور تمام راویان وناقلان حدیث نور کی توثیق کا ثبوت حضرات اہل سنت کی کتابون سے مبرہن ومدلل کردیا ہے اخیر مین شاہ صاحب کے ہر ہر قول کا جواب بےنظیر ولاجواب لکھا ہے دیکھو مجلد حدیث نور از مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار یہ بندۂ کمترین زائر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بجائے ترجمہ حدیث شریف موصوف صرف اپنے ان چند اشعار کو جن مین تقریر استدلال کی طرف بھی بکمال ایجاز واختصار اشارہ ہے اس مقام مین وارد کرنا کافی سمجھتا ہے سمجھنے والون کے لئے کفایت کرتے ہیں اور ہدایت بمعنی ایصال الی المطلوب جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے ۔

اشعار زائر در باب نتیجہ حدیث شریف نور

واحد ہے نور احمد مختار و مرتضےٰ	شاہد ہے اسپہ قول شہنشاہ انبیاء
واحد ہے جبکہ نور نبی و امام دین	افضل تمام خلق سے پھر کیون علی نہین
ثابت حدیث نور سے ہے مرتضےٰ کا فضل	دیکھو بغور سوچکے اے صاحبان عقل
افضل تمام خلق سے ہین خاتم الرسل	جو کلمہ گو ہیں کرتے ہیں اقرار اسکا کل

واحد ہے نور احمد و حیدر کا شک نہیں
بس مرتضٰے بھی خلق سے افضل ہیں بالیقین

ثابت ہی ہر طرح سے کہ بیشک پس از نبی
افضل تمام خلق سے ہیں مرتضیٰ علی

بعد از نبی جو خلق سے افضل علی ہوے
پس منکشف ہوا کہ وصی بھی یہی ہوے

افضل پہ مفضل غیر کو دینا روا نہین
نائب نبی کا کوئی بجز مرتضیٰ نہین

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۵ صفحہ ۲۴۸ از جواہر السنیہ

وقد نقل جماعۃٌ من العلماء عن ابن شیرویہ الدیلمی انہ روی فی کتاب الفردوس عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس متی سُمّی علیٌّ امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین وادم بین الماء والطین قال اللہ تعالیٰ اذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورھم ذُرّیّتہم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم فقالت الملائکۃ بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلیؑ امیرکم

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۵

اس طرح دیلمی نے ہے فردوس میں لکھا
مضمون یہ اوس نے نقل حذیفہ سے ہے کیا

کہتے ہیں وہ کہ بولے رسول فلک سریر
جانیں جو لوگ یہ کہ علی کب ہوے امیر

قائل ہون تب علو جناب امیر کے
منکر نہ ہوویں فضل شہ قلعہ گیر کے

آدم تھے آب و گل میں تو حیدر امیر تھے
موسوم اس لقب سے بحکم قدیر تھے

جب قدسیوں سے عہد یہ اللہ نے لیا
اون سے کہا الست انہوں نے کہا بلی

فرمایا کردگار نے میں رب ہون جانو تم
احمد نبیکم و علی امیرکم

مقولۂ زایر عفا اللہ عنہ وعن ابائہ بسیدنا محمد وابنائہ

افضل تمام خلق سے مولیٰ ہمارے ہین
اے بہائیو خدا کو نہایت یہ پیارے ہین

معصوم ہیں ملائکہ کچھ اس مین شک نہین
حیدر ہوے امیر ملایک کے بالیقین

معصوم جبکہ ہوئین گے مامور بہائیو
تب انکا جو امیر ہے معصوم کیون نہو

قول خدا کو غور سے تم دیکھہ بھال لو
اور صاف صاف اس سے نتیجہ نکال لو

انکار اس سے ہو نہین سکتا ہے زینہار
ہے عصمت علی ولی اس سے آشکار

معصوم بعد احمد مختار ہیں علی
معصوم کی جگہہ کے سزاوار ہین علی

اے منصفو یہ سوچو کہ ہو کس طرح بھلا
مامور انس جو ہوا میر ملائکہ

دیکھو کہ جب علی ہیں ملایک کے بھی امیر
رتبے مین اون کو جانتے ہو کس لیے حقیر

افضل علی پہ دیکھو حدیثین یہ ہین صریح
مفضول کو جو فضل دین افضل پہ ہے قبیح

افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہین
نائب نبی کا کوئی بجز مرتضے نہین

اخذ میثاق نبوت سیدنا خاتم النبیین و مولانا امیر المومنین

صلی اللہ علیہما و اولادہما الطیبین الی یوم الدین
جناب خاتم المتکلمین آیۃ اللہ فی العلمین مولوی السید حامد حسین
رضی اللہ عنہ و ارضاہ وجعل فرادیس الجنۃ مثواہ نے قبل
ازایراد حدیث شریف مذکورۃ المتن مجلد حدیث نور مین جناب رسالت

باب صلے اللہ علیہ وآلہ کی نبوت اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت اور محبت پر انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کے بارہ میں حدیثین نقل فرمائی ہین خاتمہ صفحہ ۵۷ مین فرماتے ہیں ازانجملہ ست حدیث بعثت انبیاء علیہم السلام بروایت امیر المومنین علیہ السلام کہ آنرا عبد اللہ الحاکم واحمد بن محمد بن ابراھیم ثعلبی وابو المؤید موفق بن احمد المکی الخوارزمی۔ وعبد الرزاق بن رزق اللہ الرسعنی و سید علی بن شہاب الدین ہمدانی و ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی و سید شہاب الدین احمد و شمس الدین بن یحیی بن علی الجیلانی و عبد الوھاب بن محمد بن رفیع الدین احمد و میرزا محمد بن معتمد خان بدخشی روایت کردہ اند۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے ان تمام علماء مقبولین اہل سنت کی کتابون سے وہ حدیثین نقل فرمائی ہین اون مین سے چند حدیثین یہہ احقر الانام بھی اس مقام میں درج کرتا ہے تاکہ ناظرین باانصاف کے لئے موجب بصیرت و استبصار ہون پس مخفی نرہے کہ آیہ سل من ارسلنا من قبلك من رسلنا کی تفسیر مین ثعلبی نے تحریر کیا ہے۔ اخبرنا ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن الحسین الدینوری حدثنا ابو الفتح محمد بن الحسین الازدی الموصلی حدثنا عبد اللہ بن محمد بن غزوان البغدادی حدثنا علی بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن عبد اللہ و محمد بن اسماعیل قال حدثنا محمد بن فضیل عن محمد بن سوقہ عن ابراھیم عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی ملک فقال یا محمد سل من ارسلنا من قبلک من رسلنا علی ما بعثوا قال قلت علی ما بعثوا قال علی ولایتک وولایت علی بن ابی طالب۔ یعنی ثعلبی نے آیۂ واقعی هذا ایهسل من ارسلنا من قبلک من رسلنا کی تفسیر مین عبدالله بن مسعود رضی الله عنه سے روایت کی ہے کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے الله علیه وآله نے کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اوس نے آکر کہا کہ اے محمد جو آپ سے پہلے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اون سے آپ سوال کرین کہ وہ کس امر پر مبعوث ہوئے ہیں میں نے اون سے پوچھا کہ تم بتاؤ کہ وہ کس امر پر مبعوث ہوئے ہیں اوس فرشتے نے کہا کہ آپ کے اور علی بن ابی طالب کے دوستی اور محبت اور ولایت پر تمام انبیا مبعوث ہوئے ہیں۔ اور شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل مین نقل کیا ہے عن ابی هریره رضی الله عنه قال قال رسول الله صلے الله علیه وآله وبارک وسلم لما اسری بی لیلة المعراج فاجتمع علیّ الانبیاء فی السماء فاوحی الله الیّ سلهم یا محمد بماذا بعثتم فقالوا بعثنا علی شهادة ان لا اله الا الله والاقرار بنبوتک والولایة لعلی بن ابی طالب اورده الشیخ المرتضی العارف الربانی السید شرف الدین الهمدانی فی بعض تصانیفه وقال رواه الحافظ ابو نعیم یعنی فرمایا جناب رسالتمآب صلے الله علیه وآله وبارک وسلم نے کہ جب میں شب معراج کو آسمان پر گیا تو انبیا علیهم السلام میرے پاس جمع ہوئے اوس وقت

جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجکو وحی کی کہ میں اون سے دریافت کردن کہ آپ سب صاحب کس امر پر مبعوث ہوئے تھے جب میں نے اس امر کو دریافت لیا تو سب انبیاء علیہم السلام نے کہا کہ ہم جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کی وحدانیت اور آپ کی نبوت اور علی بن ابی طالب کی ولایت پر مبعوث ہوئے تھے نیز شیخ عبدالوہاب نے اپنی تفسیر میں یہ حدیث وارد کی ہے اس مضمون کی بہت سی احادیث نقل کرنے کے بعد جناب ابینہٖ ۴ سہ فی العلمین طاب ثراہ نے بالخصوص حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلے اللہ علیٰ نبینا وآلہ وعلیہ الصلوۃ والسلام پر امیرالمومنین علیہ السلام کی ولایت کا عرض اور پیش کئے جانا میرزا محمد بدخشانی کی کتاب مفتاح النجا سے نقل فرمایا ہے۔ وھذا نصہ اخرج ابن مردویہ عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ واجعل لی لسان صدق فی الاخرین قال ھو علی بن ابی طالب عرضت ولایتہ علی ابراھیم علیہ السلام قال اللّٰھم اجعلہ من ذریتی ففعل ذلک اس حدیث شریف کو نقل کرکے جناب مرحوم فرماتے ہیں ازین روایت بکمال وضوح ظاہر ست کہ ولایت جناب امیرالمومنین علیہ السلام برحضرت ابراہیم علیٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام عرض کردہ شد آنجناب بہ سبب ظہور علو رتبت ورفعت منزلت جناب امیرالمومنین علیہ السلام از واہب العطایا سوال کردند کہ او سبحانہ وتعالیٰ شانہ آنجناب را از ذریت آنحضرت گرداند وابن دعائے آنجناب بانجاح واسعاف ہم رسید وہمین ست تفسیر واجعل لی لسان صدق فی الاخرین پس ازین روایت علاوہ برعرض ولایت

آن جناب کہ مستلزم افضلیت و اکرمیت آنجناب ہست بوجہ دیگر ہم افضلیت و اکرمیت و اشرفیت آنجناب بظہور رسید چہ ازان ظاہر شد کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام از حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ طلب کرد کہ آنجناب را در ذریت آن حضرت گرداند و ظاہر ہست کہ دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نیست مگر بوجہ افضلیت و اکرمیت جناب امیر المومنین علیہ السلام و نیز ظاہر ہست کہ برائے حضرات ثلاثہ این مرتبۂ عظیمہ کہ غرض ولایت شان بر حضرت ابراہیم علیہ السلام شود و آنحضرت سوال حصل شان از ذریت خود کنند حاصل نیست فثبت اِنّ ھذہٖ مزیۃ عظیمۃ وموھبۃ سنیۃ وغنیمۃ من اللہ القدیر یختص بامیر کل امیر علیہ و اٰلہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم القیام۔ اس عبارت کے بعد جناب اٰیۃ اللہ فی العلمین رفع اللہ منازلہ ودرجاتہ فی اعلیٰ علیین نے حدیث مذکورۃ المتن فردوس الاخبار دیلمی سے مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۶۳ مین نقل فرمائی ہے اور پھر ارشاد فرماتے ہین۔ این روایت دلالت صریحہ دارد برانکہ حق تعالیٰ بعد آنکہ از ملائکہ اخذ میثاق بر بوبیت خود فرمودہ بیان نبوت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و امارت جناب امیر المومنین علیہ السلام ہم فرمودہ متحقق گردید کہ چنانچہ میثاق ربوبیت جناب ایزد وہاب و نبوت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از ملائکہ گرفتہ شد ہمچنین اخذ میثاق امارت جناب امیر المومنین علیہ السلام از ملائکہ واقع شد پس چنانچہ کمال شرف و فضل و علو و سمو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ سبب اخذ میثاق نبوت آنحضرت ظاہر ہست و اکابر اساطین سنیہ تقریر آن کردہ اند ہمچنان نہایت

شرف وفضل وعلا وسنا جناب امیر المومنین علیہ السلام بسبب اخذ میثاق امارت آنحضرت ثابت گردید وہرگاہ جناب امیر المومنین علیہ السلام امیر ملائکہ معصومین باشد افضلیت آنحضرت از ملائکہ قطعاً وحتماً ثابت شد پس افضلیت آنحضرت از انبیاء بعد جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باجماع مرکب ثابت خواہد شد پس در ثبوت افضلیت جناب امیر المومنین علیہ السلام از اصحاب ثلاثہ کدام مقام اشتباہ ہست۔ ونیز ہرگاہ جناب امیر المومنین ع امیر ملائکہ معصومین باشد عقل عاقلی چگونہ باور تواند کرد کہ آنجناب امیر اصحاب ثلاثہ نباشد بلکہ العیاذ باللہ انہا امیر باشند وآنحضرت مامور انتہے کلامہ اعلی اللہ مقامہ پھر جناب مرحوم نے اسی حدیث مذکورۃ المتن کو سید علی ہمدانی کی روضۃ الفردوس اور مودۃ القربیٰ اور تفسیر النوری تصنیف حاجی عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد سے نقل کیا ہے پھران صاحبوں کی توثیقین اور تعریفین کتب معتمدہ اہل سنت سے تحریر فرمائی ہیں من شاء الاطلاع علی تلك الاخبار والآثار فلیرجع الی عبقات الانوار

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۶ صفحہ ۲۴۸ از جواہر سنیہ

ونقلوا عن الثعلبی انہ روی فی تفسیر قولہ تعالیٰ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ الخ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لما اراد الھجرۃ خلف علی بن ابی طالب لقضاء دیونہ ورد الودائع التی کانت عندہ وامرہ لیلۃ الغار وقد

اک دوسرے کا تمکو برادر بناتے ہین پہر یوں تمہارے قلب کو ہم آزماتے ہین

تم دونوں میں سے ایک کو عمر طویل دین اور دوسرے کی عمر کو کوتاہ ہم کرین

ایثار زندگی کا برادر کیواسطے کرتا ہے کون تم مین بتاؤ یہ غور سے

انکار اس سے کر دیا دونون نے برملا ایثار ہم سے ہو نہین سکتا ہے مطلقا

اسوقت حکم حق ہوا دیکھو علی کا حال سوچو مرے فرشتو اخوت کا یہ کمال

مین نے اُسے نبی کا برادر بنایا ہی دیکھو یہ اوسنے حق اخوت نبہایا ہے

بہائی کے بدلے ہاتھ اوٹھایا ہی جان سے فرش نبی پہ سوتا ہے کس آن بان سے

ایثار نفس بہر برادر کئے ہوئے بہائی کے بدلے جان، وہ اپنی دئے ہوئے

بے خوف سو رہا ہے نہ مطلق ہراس ہے دیکھو علی کو کیسا محمد کا پاس ہے

اعدا ہیں جمع گرد عداوت کیواسطے تم جاؤ جلد اوس کی حفاظت کیواسطے

میکال و جبرئیل بحکم اله ناس آئے اور آکے بیٹھے وہی نبی کی پاس

جبرئیل تھے سرہانے تو میکال پائینتی اور شیر کبریا سے یہی کہتے تھے یہی

مثل آپکا ملائکہ میں بہی کوئی نہین افضل تمام خلق سے ہو آپ بالیقین

کرتا ہے تمسے آپ مباہات کبریا یہ فخر و فضل تمکو گوارا ہے سدا

لکہا ہے جب مدینہ کو جاتے تہی مصطفیٰ شان علی مین آیہ من یشری آیا تہا

قول الجناب الشیخ المرحوم اعلا الله مقامه

اقول فی هذین الحدیثین من الدلالة علی ثبوت امامة علی ذاته امیر المومنین وافضل الناس بل افضل الخلق بعد محمد صلی الله علیه

واللہ حتی الملائکۃ ما ھو اوضح من ان یبین وی لالۃ ذلک علی اصل المطلوب واضحۃ۔

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ مرحوم کے قول کا ماحصل یہ ہے کہ یہ دونوں حدیثین مذکورۃ الصدر بکمال وضوح جناب امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر دال ہیں اور ان احادیث سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ علی امیر ہیں مومنوں کے اور تمام آدمیوں سے بلکہ ملائکہ سے بھی افضل ہیں حالانکہ یہ امر بخوبی ثابت اور متحقق ہوتا ہے کہ علی مرتضے بعد محمد مصطفے ؐ کے تمام خلقت سے افضل اور اعلا ہین اور اون کا تمام خلقت سے افضل ہونا اون کی امامت کے ثبوت پر بڑی دلیل واضح ہی

توثیق ثعلبی

ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشا پوری کی توثیق بہی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں بڑی تفصیل سے مذکور ہے حدیث غدیر کے دوسری مجلد کے صفحہ ۲۸۸ پر وفیات الاعیان لابن خلکان کی عبارت جو مذکور ہے اوس کا لب لباب یہ ہے۔ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی مفسر مشہور علم تفسیر میں یکتائے زماں ہے اوس نے تفسیر ایسی لکھی ہے کہ جو تمام تفاسیر پر فایق ہے۔ اور ابو القاسم قشیری نے کہا ہے کہ مین نے خواب مین جناب باری تعالیٰ شانہ کو دیکھا حق سبحانہ تعالیٰ شانہ مجھسے خطاب کرتا تھا اور

مین جناب الہی سے باتین کر رہا تھا کہ اس اثنا میں جناب رب العزت نے فرمایا
کہ مرد صالح آیا میں نے جو نظر کر دیکھا تو احمد ثعلبی کو پایا کہ وہ آ رہا تھا الی آخر ما
قال ثعلبی کی تعریف میں یہی فقرہ کافی ہے کہ اہل سنت کے ایک عالم معتمد کے
قول کے موافق اسکو جناب باری تعالیٰ شانہ نے مرد صالح سے تعبیر کیا ہے
پس اے حضرات ثعلبی کی صلاحیت وقدر ومنزلت ورفعت ووقعت کو خیال
کرو اور ان کی روایت کو مانو اور قبول کرو۔

توثیق ابو حامد الغزالی کی

ان کی عظمت ورفعت اور ان کی منزلت ووقعت کو اسے م سے خیال کر سکتے
ہیں کہ انکا نام حضرات اہل سنت وجماعت کی جماعت میں بے انضمام لفظ امام
نہین بولا جاتا اور حجت الاسلام تو انکا لقب عام میں خاص وہ ہے۔ کما قلت ہو گیا
مشہور ما بین العوام حجت الاسلام غزالی کا نام ۔ یافعی نے مرآۃ الجنان میں
امام ابو حامد غزالی صاحب کی بے انتہا تعریف لکھی ہے اور انکو سید المصنفین
ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ اونہوں نے شریعت اور حقیقت کو جمع کیا اور نیز
لکھا ہے کہ امام محدث شیخ الاسلام عمدۃ المستندین مفتی المسلمین جامع الفضائل
قطب الدین محمد بن الشیخ الامام العارف ابی العباس القسطلانی رضی اللہ عنہما
نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین اونہوں نے بعض علما اور مصنفین کا
انکار کیا ہے اوس کتاب مین امام ابو حامد غزالی صاحب کی بہت کچھ تعریف
لکھی ہے اور جلال الدین سیوطی نے کتاب التنبیہ بمن یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ

میں کہا ہے کہ عفیف الدین یافعی امشاد میں ارشاد کرتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے (جن میں سے ایک حافظ ابن عساکر بھی ہے) (اس حدیث نبوی کے بارہ میں کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایک مجدد اس دین کا مبعوث کرے گا) لکھا ہے کہ پہلی صدی میں عمر بن عبدالعزیز تھا اور دوسری میں شافعی اور تیسری میں ابوالحسن اشعری اور چوتھی میں ابوبکر باقلانی اور پانچویں صدی میں ابوحامد غزالی مجدد دین تھے۔ امام صاحب موصوف کے اوصاف اور فضائل یہاں تک بیان کئے ہیں کہ بعض علماء واکابر جو جامع تھے علوم ظاہر و باطن میں کہتے ہیں لو کان بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی لکان الغزالی یعنی اگر بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے اور کوئی نبی ہوتا تو غزالی ہوتا اور نیز لکھا ہے کہ انہ یحصل ثبوت معجزاتہ ببعض مصنفاتہ انتہیٰ یعنے امام غزالی صاحب کی بعض کتابوں سے ان کے معجزات ثابت ہوتے ہیں اس سے بڑھکر اور کہا مناقب اور تعریفیں ہوسکتی ہیں اگر اسباب میں اس سے زیادہ تر تفصیل مطلوب ہو تو عبقات الانوار کو ملاحظہ فرمائیے۔ ان امام غزالی صاحب نے بھی حدیث مذکورۃ المتن کو کتاب احیاء علوم الدین میں در بحث ایثار نفس وارد کیا ہے۔

اعتراف اور اقرار ابوحامد امام غزالی صاحب کا ثبوت امامت

و ولایت جناب امیرؑ بموجب حدیث غدیر

حضرات ناظرین حضرت امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو پانچوین صدی میں

حضرات اہل سنت وجماعت کے دین کے مجدد ہیں اور جن کی تعریف وتوصیف
میں علماء اہل سنت یہان تک ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بعد جناب رسول خداؐ
کے کوئی نبی ہوتا تو وہ امام غزالی ہوتا اور جن کی تصنیفات سے بقول علماء واکابر
اہل سنت ثبوت اون کے محبت نہ کا ہوتا ہے۔ ایسے عالم متبحر جامع معقول
ومنقول ومحدث مقبول کا ایک قول ہمارا ن کی توثیق لکھتے ہوئے مجھے یاد
آیا ہے لہذا بمناسبت مقام درج کرتا ہوں قابل غور ہے جناب آیۃ اللہ
فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد سوم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۴۴ میں فرماتے
ہیں چنانچہ محمد بن محمد الغزالی در سر العالمین وکشف ما فی الدارین کہ ذو تا نسخہ عتیقہ
آن پیش نظر آثم حاضرست می فرماید اختلف العلماء فی ترتیب الخلافۃ
وتحصیلھا لمن آل امرھا الیہ فمن ھم من زعم انھا بالنص و
دلیل ھم فی المسئلۃ قولہ تعالیٰ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون
الی قوم اولی باس شدید تقاتلوھم او یسلمون فان تطیعوا یؤتکم اللہ
اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعنی بکم اللہ عذابا الیما وقد
دعاھم ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی الطاعۃ فاجابوہ وقال بعض المفسرین فی قولہ تعالیٰ و اذا اسر النبی
الی بعض ازواجہ حدیثا قال فی الحدیث ان اباک ھو الخلیفۃ
من بعدی یا حمیرا۔ وقالت امرأۃ اذا فقدناک فالی من نرجع فاشار
الی ابی بکر۔ ولانہ امّ المسلمین علی بقاء رسول اللہ ولا ما متھما دالدین
ھذہ جملۃ ما یتعلق بہ القائلون بالنصوص نثرتا ولو اقالوا لو کان

علیؑ اول الخلفاء لا نسحب علیهم ذیل الفناء ولم یاتوا بفتوح ولا مناقب ولا یقدح فی کونه رابعًا کما لا یقدح فی نبوة رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان اخیرًا والذین عدلوا من هذا الطریق زعموا ان هذا وما تعلق به فاسدٌ وتاویلٌ بارِدٌ وعلی زعمکم وَ الهوینکم وقد وقع المیراث فی الخلافة والاحکام مثل داؤد وَ زکریا وسلیمان ویحییٰ قالوا کان لابد واجهتم الخلافة فهذا تعلقوا وهذا باطلٌ اذ لو کان المیراث لکان العباس اولیٰ لکن اسفرت الحجةُ وجهها واجمع الجماهیرُ علی متن الحدیث من خطبته فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع وهو یقول من کنت مولاه فعلیؑ مولاه فقال عمر بخٍ بخٍ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولائی ومولا کل مومن ومومنةٍ فهذا التسلیمٌ ورضیٰ وتحکیمٌ ثم بعد هذا غلب الهویٰ لحب الریاسة وحمل عمود الخلافة وعقود البنود وخفقانِ الهویٰ فی قعقعةِ الراایاتِ واشتباكِ ازدحام الخیول وفتح الامصارِ سقاهم کاس الهویٰ فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوه وراءَ ظهورهم واشتروا به ثمنًا قلیلًا فبئس ما یشترون ۵ اگر حضرت اہل سنت بعد ملاحظہ این عبارت حجة الاسلام سرہاے خود را بسنگ خارا زنند و زمین وآسمان بہم کنند نمی توانند کہ در تاویل وتوجیہہ آن حرفے زنند کہ از ان بصراحت تمام ظاہرست کہ حدیث غدیر حجت واضحہ وبرہان مسفرست وجمہور انام بران اتفاق دارند ونص ست بر خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام

وابن الخطاب کہ تہنیت آنجناب نمودہ تسلیم ورضا بخلافت آن جناب کردہ برخود حاکم ساختہ وبعد آن غالب گردید ہوی بہ سبب حب ریاست وحمل عمود خلافت وعقود بنود وخفقان ہوے در قعقعہ رایات واشتباک ازدحام خیول وفتح امصار نوشانید اوشان راکاس ہوی پس عود کردند بسوے خلاف اول پس انداختند این تسلیم ورضا وتحکیم را پس پشتہاے خود واشترا کردند بان ثمن قلیل پس بدست اوچہ می خرند۔ بحیرتم کہ چگونہ بعد این تصریح صریح امام الانام وحجۃ الاسلام و مایۂ مباہات سرور رسل کرام برانبیاے عظام کسی را ہیچ خیال محال قیل وقال در نص نمودن جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برامامت جناب امیر المومنین علیہ السلام در سر خواہند کرد وبعد چنین شگرف کاری علو حق چسان ہوس باطل ابطال استدلال اہل حق بحدیث غدیر بخاطر خواہند آورد۔ عجیب کہ خود بادنے شبہات وساوس واسخف توہمات وہواجس تشبث کنند واز اہل حق چنین حرف مسکت ومفحم بسمع اصغا نشنوند۔ اس عبارت متین وتقریر رزین وتحریر رصین کے بعد تذکرہ خواص الامہ تصنیف سبط ابن الجوزی سے عبارت مذکورہ مندرجہ سر العالمین بہر نقل فرمائی ہے پھر اس امر کو بڑی زور شور سے ثابت کیا ہے کہ کتاب سر العالمین امام ابوحامد غزالی صاحب کی تصنیفات میں سے ہے۔ اگر شک ہو یا تفصیل اس مضمون کی دیکھنا چاہو تو حصہ سوم حدیث غدیر میں ملاحظہ فرمائیے۔ امام غزالی صاحب کی عبارت مذکورہ کا ماحصل جو اس حقیر سراپا تقصیر نے ایک ایک قصیدہ غدیریہ میں بمدح جناب امیر کل امیر ومولای ہر صغیر وکبیر ووزیر حضرت بشیر و نذیر صلی اللہ علیہما واولادہما اصحاب التطہیر لکھا ہے بجائے

ترجمہ اوس کا وارد کرنا کافی ہوگا۔

اشعار قصیدہ غدیریہ درباب ترجمہ کلام امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خم میں احمد نے کیا اپنا وصی حیدر کو
اس خبر سے نہیں انکار کسی نے بھی کیا
لیک حسان جو مداح رسول اللہ تھا
اور سوا اس کے عماید نے ہے مانا اسکو
گر ہو انصاف تو مولا کی وصایت اس سے
دیکھو غزالی نے کس طرح سے تصدیق ہی کی
یعنی کہتا ہے کہ بیشک کہا احمد نے وصی
خطبۂ خم سے کسی شخص کو انکار نہیں
پس عمر نے کہا حیدر سے مبارک تمکو
اسمین کچھ شک نہیں تسلیم و رضا پر یعنی
بعد احمد ہوسنے یہ حرص صحابہ کو مگر
حرص غالب ہوئی اور عود کیا سو خلاف
سنت کا سات ہو لنے کیا اونکو ایسا
دولت دین کو کھو کر لیا دنیا کو خرید

کیسے تاکید سے از حکم خدائے علام
شاہ صاحب کو یہ ہے معنی مولیٰ میں کلام
اوسنے مولیٰ کے کئی معنی ہیں ہادی و امام
یعنی اولیٰ بہ تصرف ہی یہاں اس سے مرام
واضح و روشن و ثابت ہی نہیں ہمین کلام
یعنی ہی مان لیا اسکو کہ حق ہے یہ تمام
خم میں حیدر کو بارشاد خدائے منعام
اس خبر پہ ہیں جماہیر ہوئے جمع تمام
اہل ایمان کے مولا ہوی پایا یہ مقام
دیکھ لو حضرت ثانی کا یہ ہے قول تمام
پیچھے ہو خلق نعال و رہوں آگے اعلام
کہ بھلا بیٹی نبی اور خدا کے احکام
کہ پس پشت دے ڈال رضا کی وہ کلام
کیا بری شے تھے جو لے ہاتھ سے دیکر اسلام

انتہی حاصل عبارت غزالی

مضمون دیگر ثابت از روضۃ الصفا وغیرہ

حکم حضرت نے دیا بیٹھیں علی خیمہ میں
اسطرح دیچکے جب سارے مبارکبادی
تہنیت تم بھی دو سب جا کے علی کو اسپر
ایسی تاکیدین کین حضرت نے کہ اس سے بڑھکر

اور صحابہ میں سے ہر ایک ہی جا کے سلام
اپنے ازواج کو بھیجا یہ پیمبر نے پیام
کہ کیا بعد میرے اسکو ہے خالق نے امام
اور کیا ہوتا امامت کے لئے استحکام

اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اور واضح ہو کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے صحابی اور مداح اور آنحضرت کے شاعر تھے اونہوں نے بحکم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب اس واقعہ کو نظم کیا ہے اور قصیدہ غرا بمدح جناب علی مرتضےٰ تصنیف کرکے اوسی وقت جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کے سامنے پڑھا ہے اوس قصیدہ میں اونہوں نے تصریح کردی ہے کہ مراد اس حدیث شریف سے امامت بلافصل جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی ہے چند شعر اس قصیدہ غرا میں سے یہ ہیں۔

ینادیهم یوم الغدیر نبیهم
بخم فاسمع بالنبی منادیا

وقال فمن مولاکم وولیکم
فقالوا ولم یبدوا هناک التعامیا

الهک مولانا وانت ولینا
ولم تلق منا فی الولایة عاصیا

فقال لہ قم یا علی فاننی		رضیتك من بعدی اماما وھادیا
فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ		فکونوا لہ انصار صدق موالیا
ھناك دعا اللھم وال ولیہ	.	وکن للذی عاد علیا معادیا

پس مخفی نرہے کہ حافظ ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصفہانی اور ابونعیم احمد عبداللہ الاصفہانی اور موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم اور ابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی اور شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی۔ اور ابوعبداللہ محمد بن یوسف الکنجی اور ابراہیم بن محمد بن المؤید الحموینی اور عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی وغیرہ علما و محدثین اہل سنت نے یہ اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اپنی کتابون مین درج فرمائے ہیں اور نیز اُن حضرات محدثین جلیل الاخطار و اساطین عالی تبار و محققین کبار نے بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے کہ یہ اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے باجازت و حکم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف کرکے مجمع عام مین سب کے سامنے پڑھی۔ دیکھو مجلد دوم حدیث غدیر۔ پس اے حضرات ناظرین انصاف سے سوچو کہ حسان بن ثابت کے اس شعر سے بالخصوص صراحۃً جو ثابت ہوتا ہے۔ شعر

فقال لہ قم یا علی فاننی		رضیتك من بعدی اماما وھادیا

اس سے بڑھکر تصریح اور نص کیا ہوسکتی ہے اس سے صاف صاف عیان اور ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر مین جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو بعد اپنے اپنا جانشین اور خلیفہ اور خلقت

کے لئے امام اور ہادی مقرر و معین فرمایا ہے اس شعر میں ایسے صاف طور پر تصریح ہے کہ بعد اس کے کسی قسم کا شبہہ اور شک باقی نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حسان بن ثابت جو کہ عرب اور اہل زبان بلکہ فصحاء عرب میں منتخب اور اعلا درجے کے شاعر و زباندان تھے اونھون نے مولیٰ کے معنی اس حدیث شریف میں ہادی اور امام کے سمجھے ہیں اب ہماری عقل حیران ہے کہ منکرین ہندوستان مین پیدا ہوکر صرف دہلی ہی کی چار دیواری مین ساری عمر رہکر حسان بن ثابت کے برابر عربی کی زباندان کیونکر ہو گی۔

تقریر درباب معنی مولیٰ

واضح ہو کہ مولیٰ کے معنی اولیٰ بالتصرف کے عرب میں شایع اور مشہور و السنۂ خواص و عوام پر مذکور ہیں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد دویم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۴۶ میں فرماتے ہیں کہ کسی نے اہل عربیت مین سے یہ نہیں کہا کہ مولے بمعنی اولیٰ نہین آتا مولیٰ بمعنی اولیٰ سے انکار کرنا بعینہ ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ عربی زبان مین قول کے معنی کہنے کے نہین ہیں پھر جناب ممدوح مرحوم نے اون علماء و محدثین کے نام تحریر فرمائے ہیں جنھون نے مولیٰ کے معنی اولے لکھے ہیں وہ بیالیس عالم ہین پھر اون بیالیس عالمون کی کتابون کی عبارتین اس امر کی تصدیق کیواسطے نقل فرمائی ہیں اور صفحہ ۲۴۶ سے صفحہ ۲۷۵ تک اس دعوے کو مدلل اور مبرہن کیا ہے یہان تک کہ صفحہ ۳۴۸ و صفحہ ۳۴۹ میں یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ حضرات شیخین یعنی حضرت

ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی اس حدیث شریف میں موٰلے کے معنی اولیٰ ہی سمجھے ہیں دیکھو مجلد دویم حدیث غدیر یعنی حصہ سوم حضرات ناظرین مجکو اس مقام پر پہونچکر اپنی ایک سرگذشت یاد آگئی - اوس کا عرض کرنا خالی از لطف نہوگا۔ ۱۳۰۹ھ میں جب یہ احقرالانام ہائی اسکول گجرات پنجاب مین مدرس اول عربی اور فارسی کے لئے مقرر تھا تو اُن ایام میں وہان کے حضرات احناف واہل حدیث اکثر آپسمین مسائل جزیہ فروعیہ میں بحث ومباحثہ کیا کرتے تھے اور اکثر اوقات ہردو فریق اپنی بحثون مین مجکو حکم مقرر کرتے تھے چنانچہ کئی دفعہ اس جھگڑے اون دو فریق مین محاکمہ تحریراً وتقریراً کیا ایک روز میرے ہی مکان پر جلسہ مباحثہ قرار پایا اور دونو فریق جمع ہوئے اور مجھے جانبین نے اپنی اپنی طرف سے منصف مان لیا بعد ختم ہونے بحث کے جب مولوی فخرالدین صاحب سرگروہ حضرات احناف مع اپنے گروہ کے تشریف لیگئے اور مولوی شیخ محمد صاحب سرگروہ اہل حدیث شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے مع اپنے گروہ وتلامذہ کے میرے پاس بیٹھے تھے مین نے اون سے عرض کیا کہ آپکے ہان کی تو بحث ختم ہوچکی آئیے اب ہم اور آپ بحث کرین اونہون نے فرمایا کس مسئلہ مین میں نے عرض کیا جس مسئلہ میں آپ چاہیں اونہون نے کہا کہ اچھا آپ امامت جناب علی مرتضےٰ علیہ السلام کی بہ نص صریح ثابت کردین مینے حدیث من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ الخ پڑہی اونہون نے فرمایا! بیشک یہ حدیث صحیح اور متواتر ہے ہم اسکو تسلیم کرتے ہیں لیکن موٰلے کے معنی اولےٰ بالتصرف ومالک کے ثابت کردیجئے تو ابھی میں شیعہ ہوتا ہون

اوراپنے مذہب سے ابھی دست بردار ہوتا ہوں۔ میں نے کہا کہ پہلے آپ ایک عالم کے قول کو معین کریں جو آپ کے نزدیک مسلم الثبوت ہو پس اُس عالم کا نام لیجئے اور مقرر فرمائے کہ ہم فلان عالم ومحدث کے قول کو قبول کرینگے تاکہ ایسا ہو کہ جس عالم ومحدث کا قول مین اپنے دعوے کی تصدیق میں پیش کروں آپ کہدین کہ ہم اُنکا قول نہین مانتے۔ اونہون نے کہا کہ اسماعیل بخاری کے قول کو ہم تسلیم کرینگے مین نے فوراً جلد دوم حدیث غدیر میں سے صفحہ ۳۶۶ نکال کر اون کے سامنے پیش کیا جب مولوی صاحب موصوف نے یہہ عبارت پڑہی قال البخاری فی صحیحہ فی کتاب التفسیر باب قولہ[1] ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون الایہ وقال معمر موالی اولیاء والذین عاقدت ایمانکم هو مولی الیمین و هو الحلیف والمولی ایضا ابن العم والمنعم المعتق والمولی المعتق والمولی الملیک[1] والمولی مولی فی الدین۔ تو رنگ اون کے چہرہ کا بالکل اوڑ گیا اور متغیر ہو گیا اور ایسے مبہوت ہوے کہ کچھہ جواب نہ دیسکتے تھے بلکہ دو گھنٹہ تک ایک عجیب حالت مین رہے گویا مبہوت ومسکوت تھے مطلق نہ بولتے تھے آخر کار کہا کہ اب نماز عصر پڑھنا چاہتا ہون مین نے کہا بہتر ہے جماعت کراؤ اور نماز پڑھو خلاصہ یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نماز سے فارغ ہو کر بمنت وسماجت ہم سے رخصت ہوے اگرچہ ظاہر میں مولوی صاحب

[1] یعنی مالک واولی بتصرف ۱۲ زائر

ممدوح نے اپنے مذہب کو جیسا کہ وعدہ کیا تہا اوس وعدہ کے موافق ترک تو
نہ کیا لیکن اوس دن سے اونکو مجہسے ایک گونہ دلی الفت ہوگئی یہانتک اونہوں
نے پہر اپنی وعظ مین لوگوں کو میرے وعظ میں شامل ہونے کی ترغیب دی
اور کہا کہ اوس کے وعظ اور مجالس مین جایا کرو جو کچہہ وہ فضائل اہل بیت
بیان کرتا ہے وہ ہماری کتابون سے بیان کرتا ہے اور اوس کے وعظ کا
سننا نہایت ثواب ہے اس بنا پر ۱۲۹۹ھ کی محرم کی مجالس مین اکثر لوگ اہل حدیث
واحناف شہر کے میرے وعظ سننے کے لئے جمع ہوتے رہے یہان تک اُسی
محرم مین چند لوگ مستبصر بہی ہوئے فالحمد للہ علی ذلک پہر جناب آیۃ
اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے حدیث غدیر مین بجائے لفظ مولی لفظ
ولی وارد ہونے کے دلائل بہت سے تحریر کئے ہین۔ پہر جناب ممدوح مرحوم
نے مجلد دوم حدیث غدیر کے صفحہ ۴۶۹ میں اہل سنت کے بائیس ۲۲ محدثین
وعلماء معتمدین کے نام لکہے ہیں جنہون نے واقعہ غدیر خم میں ایہ یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الخ کا نازل ہونا اپنی
اپنی کتابون مین مندرج کیا ہے پہر اون سب علماء کی عبارتین نقل فرمائی ہیں
پہر ثبوت اس امر کا تحریر فرمایا ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
عہد بلند ہ چکے اور مولائیت امیر المومنین علیہ السلام کی بیان فرما چکے تو اُسوقت
آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا

---

[1] حدیث غدیر مین بجای لفظ مولی لفظ ولی کا ورود۔ [2] واقعہ غدیر خم مین آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک کا نازل ہونا۔ [3] امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ کرنیکے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نازل ہونا

نازل ہوئی اس امر کا ثبوت صفحہ ۴۷ ۵ تک کیا ہے پھر دلیل سوم میں اشعار حسان
بن ثابت رضی اللہ عنہ کے صفحہ ۵۹۰ تک بدلائل ثابت و مبرہن کئے ہیں اور
دلیل چہارم میں یہ اشعار قیس بن سعد بن عبادہ کے (جو اصحاب کبار میں سے
ہیں) یوں تحریر فرمائی ہیں۔ کہ علامہ ابو المظفر یوسف بن قزعلی جن کو رشید الدین خان
صاحب دہلوی نے اپنے ایضاح میں ائمہ دین و قدمائے معتمدین اہل سنت
میں سے مانا ہے تذکرہ خواص الامۃ میں لکھتے ہیں قال قیس بن سعد بن
عبادہ الانصاری وانشدھا بین یدی علی بصفین۔ قلت لما بغی
العدو علینا۔ حسبنا ربنا ونعم الوکیل۔ وعلیٌ امامنا وامامٌ لسوانا
اتی بہ التنزیل۔ یوم قال النبی من کنت مولاہ فھذا مولاہ خطبٌ
جلیلٌ۔ انما قالہ النبی علی الامۃ۔ حتمٌ مافیہ قالٌ وقیلٌ۔
پس ان اشعار متانت آثار سے ظاہر و آشکار ہو گیا کہ حدیث غدیر سے امامت
اور امارت جناب حیدر کرار کی مراد ہے ماحصل ان اشعار کا یہ ہے کہ قیس بن
سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین اوس کے
اور سوائے اوس کے سب کے امام ہیں۔ اور قرآن شریف میں اس جناب
کی امامت کا حکم نازل ہوا ہے جبدن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث
من کنت مولاہ ارشاد فرمائی تھی اور یہ ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالتمآب
آپ صلے اللہ علیہ وآلہ کا بہت بڑا عظیم الشان امر ہے اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کل امت پر علی علیہ السلام کا امام ہونا مقرر فرمایا ہے۔ انتہیٰ

اشعار قیس بن سعد بن عبادہ۔

کچھ قیل وقال کی گنجایش نہیں ہے ان اشعار سے استدلال کرنے کے بعد
قیس بن سعد بن عبادہ کی توثیق اور مدح ابن عبد البر کی استیعاب اور ابن اثیر
جزری کی اسد الغابہ اور ابن حجر عسقلانی کے اصابہ فی تمیز الصحابہ سے تحریر
فرمائی ہے:-

اشعار جناب امیر المومنین علیہ السلام کے مع اُس شرح کے جو میبذی نے کی ہے

پھر فرماتے ہیں دلیل پنجم از دلائل واضحہ و براہین لایحہ بر ارادہ امامت و خلافت
از حدیث غدیر آن ست کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام تصریح فرمودہ بانکہ
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آن حضرت را امام گردانیدہ و بایں
معنی بغدیر خم خبر دادہ - اس کے بعد ملا حسین میبذی کی وہ عبارت جناب
آیۃ اللہ فی العالمین مرحوم نے نقل فرمائی ہے - جس میں اونہوں نے جناب
امیر المومنین علیہ السلام کے دیوان کی تعریف و توصیف کی ہے پھر حضرت کے یہ
اشعار نقل کیے ہیں:- اشعار

لقد علم الاناس بان سہمی	من الاسلام یفضل کل سہمی
واحمد النبی اخی وصہری	علیہ اللہ صلے وابن عمی
دانی قائد للناس طرا	الی الاسلام من عرب وعجم
وقاتل کل صلد یدٍ رئیس	وجبار من الکفار ضخم

وفی القرآن الزمھم ولائی ۔۔۔ واوجب طاعتی فرضاً بعزمِ
کما ھارون من موسی اخوه ۔۔۔ کذاک انا اخوه وذاک اسمی
لذاک اقامنی لھم اماماً ۔۔۔ واخبرھم به بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسھمی ۔۔۔ واسلامی وسابقتی ورحمی
فویلٌ ثم ویلٌ ثم ویلٌ ۔۔۔ لمن یلقی الاله غداً بظلمی
وویلٌ ثم ویلٌ ثم ویلٌ ۔۔۔ لجاحد طاعتی ومرید ھضمی
وویلٌ للذی یشقی سفاھاً ۔۔۔ یرید عداوتی من غیر جرمی

پھر فرماتے ہیں۔ ازین اشعار کرامت شعار بکمال صراحت واضح وظاہر ست کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد بیان افضلیت خود وبیان سوق آنجناب جمیع مردم رابسوے اسلام وثبوت ایجاب طاعت واتباع آنحضرت در قرآن شریف بقول خود ولذاک اقامنی الخ مبین فرموده کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنحضرت را در روز غدیر امام وپیشواے خلق ساختہ ومردم را باین معنی خبر داده الخ پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں میر حسین میبذی در فواتح بشرح این اشعار گفتہ۔ مباہات بقرابت نبی ومفاخرت بر مردم اجنبی۔

اشعار

لقد علم الاناس بان سھمی ۔۔۔ من الاسلام یفضل کل سھم
واحمد النبی اخی وصھری ۔۔۔ علیه الله صلی وابن عمی
وانی قائدٌ للناس طراً ۔۔۔ الی الاسلام من عرب وعجم
وقاتل کل صندید رئیس ۔۔۔ وجبارٍ من الکفار ضخم

مهم اید سازن والعرب باطهم خلاف العجم والعرب و احد
مثل العجم والعجم وضد اید بکسر ها تر و ضخم بزرک و در بعض
نسخ بجامن الکفار من الاسلام می فرماید هر آئینه بحقیقت دانند مردم
که بخش من از اسلام افزون می آید بر هر بخشی وا حمد پیغمبر برادر من و پدر زن منست
بر و خدا در و د فرستاد و پسر برادر پدر من ست و بدرستیکه من کشنده ام مردم
را همه بسوے اسلام از عرب و عجم و کشندهٔ هر مهتر سردارم و سرکش از کافران بزرگ

از خلق جهان پایهٔ من بیشتر ست .	در علم و عمل مایهٔ من بیشتر ست
جاهل که ز بخت بد بگیرد خوش	در دیدهٔ او خنجر من نیشتر ست
و فی القران الزمهم ولای	واوجب طاعتی فرضا بعزم
کما هارون من موسی اخوه	کذالک انا اخوه و ذاک اسمی
لذاک اقامنی لهم اماما	واخبرهم بلا بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسهمی	باسلامی وسابقتی ورحمی

امامت پیشوائے - و امام پیشوا و غدیر آب گیر در دشت - و خم بضم موضعی ست
میان مکه و مدینه بجحفه متقدیم جلیم مضمومه که میقات اهل شام است
و معادله بلچیزے برابر آمدن ویقال له سابقه فی هذا الامر اذا اسبق
الناس الیه و در بعضے نسخ بجاے بعزم بزعم می فرماید - در قرآن لازم گردانید
ایشان را دوستی من و وجب کرد فرمانبرداری مرا فرض یا لی بر کار نهادن -
چنانچه هارون از موسی برادر او بود همچنین من برادرایم و این نام من ستا برا ے
آن بر پاے داشت مرا بر اے ایشان پیشوا و خبر داد ایشان را بان غدیر

خم پس کیست از شما که برابر باشد مرا به بخشش من و اسلام من و پیشی من و خویشی
من ۔ ای مهر تو بر تمام عالم شده قرض دسذمه همت ست احسان تو قرض بے مہر
تو حق نمی کند ہیچ قبول روز ے کہ رسد نامۂ اعمال بعرض **حکایت**
امام احمد از براء ابن عازب و زید بن ارقم روایت کند که چون حضرت مقدس نبوی
صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ در وقت مراجعت از حج بغدیر خم نزول فرمود دست
مرتضے علی را بگرفت وگفت الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من
انفسھم گفتند آری فرمود الستم تعلمون انی اولیٰ بکل مومن من نفسہ
گفتند آری گفت اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من
والاہ وعاد من عاداہ پس عمر او را دید وگفت ھنیئاً یا ابن طالب اصبحت
وامسیت مولی کل مومن ومومنۃ ۔ وثعلبی روایت کند که پیغمبر این سخن
بعد ازان فرمود که یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم
تفعل فما بلغت رسالتہ نازل شد و پیشتر ازین ایہ ولیکم اللہ ورسولہ
والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون
نازل شده بود در شان امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ در وقتی که در نماز خاتم
خود را بسائل داده بود چنانچه مفسران همه برین اتفاق دارند و حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مضمون آنرا بامت نرسانیده بود چون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم از حجۃ الوداع بازگشته بموضع غدیر خم رسید یا ایھا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ نازل شد بر اہل توفیق پوشیده
نیست که ایہ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم واولوالارحام

بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله لایم این حدث حت والله اعلم۔

اشعار

فویل ثم ویل ثم ویل	لمن یلقی الالہ غدا بظلمی
وویل ثم ویل ثم ویل	لجاحد طاعتی ومرید هضمی
وویل للذی یشقی سفاها	یرید عداوتی من غیر جرمی

ہفتم چیزے از حق کسے کم کردن و جرم گناہ می فرماید پس واے پس ولے مرا انکار کنندہ فرمانبرداری مرا و خواہندہ کم کردن حق مرا و ولے مر آنکس را کہ بدبخت شود و ادبخرونی خواہد دشمنی مرا بے گناہ۔ اشعار

ہر آنکہ نگشت واقف از حال نبیؐ	یکرنگ نہ شد ز جہل با آلِ نبیؐ
گر فضل علی خود نتوانی دانست	باید کہ کنی فہم ز اقوالِ نبیؐ

حکایت

امام علی بن احمد واحدی از ابوہریرہ روایت کند کہ مرتضے علی این ابیات را درحضور امیر المومنین ابوبکر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار و عبد الرحمن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرمود انتہی

تقریر جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین بعد نقل اشعار جناب امیر المومنین علیہ السلام

مستجب نماند کہ این اشعار اعجاز آثار امام ابرار علیہ الآف سلام الملک الغفار علاوہ

برانکہ دلالت دارد برینکہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در واقعہ غدیر خم حضرت امیرالمومنین علیہ السلام را امام انام گردانیدہ بوجوہ دیگر نیز دلالت صریحہ دارد بر امامت وخلافت آن حضرت - اول آنکہ آنحضرت بقول خود لقد علم الاناس الخ تصریح صریح بثبوت افضلیت ذات قدسی صفات فرمودہ چہ فاضل بودن سہم آنجناب از اسلام بر ہر سہم دلیل قاطع افضلیت ذات معجز سمات ست و دافع ہر ریب و وھم کما لا یخفی علی من لہ ادنی قسطاً من الادراک والفھم دوم آنکہ قول آن حضرت وانی قائل للناس طرّاً الخ دلالت واضحہ دارد برآنکہ آنحضرت سبب اسلام جمیع مردم از عرب وعجم بودہ وظاہرست کہ ہرگاہ آنحضرت سبب اسلام جمیع مسلمین عرب وعجم باشد افضلیت آنحضرت از ہمہ کس کالشمس فی رابعۃ النہار متحقق وثابت خواہد شد وخرافات وتعصبات واختراعات متعصبین ومخالفین در خلق محامد ومدائح محیرہ عقول برائے اغیار باطل ومضمحل خواہد گردید - سوم آنکہ اختصاص آنحضرت بقتل صنادید ورؤسا کفار واستیصال جماعت کبار این اشرار کہ از قول آنحضرت وقاتل کل صندید الخ ہویدا وآشکارست نیز دلیل قاطع بر افضلیت آنحضرت است چہ از عمدہ اسباب استحکام دین مبین قتل کفار ومعاندین ست ولا یستراب فی ذلک الا من عطلہ انین ددینہ غیر متین وقد استھوتہ الشیاطین فھو لا یمنبا مغث من السمین چہارم آنکہ قول آنحضرت شعر

وفی القرآن الزمھم ولائی	واوجب طاعتی فرضاً بعزم

دلالت صریحہ دارد برآنکہ حق تعالیٰ ولا واتباع وانقیاد آنحضرت را در قرآن شریف

بالقطع فرض وواجب فرموده پس ثابت شد که آنحضرت بنص قرآن شریف
واجب الاطاعة ولازم الاتباع ست پس امامت وخلافت آنحضرت به نص
قرآن شریف ثابت شد چه هرکه واجب الاطاعت ہست امامست چنانچه خود شاه
صاحب درہمین باب کما سبق فرموده اند وهرکه واجب الاطاعة بود امام ست
انتهی۔ پنجم آنکه قول آنحضرت فمن منکم یعادلنی الخ صریحست درآنکه کسی از
اصحاب مساوی ومعادل ومشابه ومماثل آنحضرت درسهم واسلام وسابقه و
وحم نه بود وکل ذلک دلیل الافضلیة والارجحیة کما هو متیقن عند
من له ادنی بصیرة فی المعیة۔ وچون بروایت واحدے ثابت شد که این
اشعار را جناب امیر المومنین علیه السلام بحضور ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وامثال شان
فرموده بطلان مزعوم اہل سنت که جناب امیر المومنین عم بحدیث غدیر استدلال
واحتجاج برامامت خود نفرموده بکمال وضوح وظهور رسید وظاہر ولایح گردید که
جناب امیر المومنین علیه السلام حضرات ثلاثه وامثال ایشان را باثبات امامت
خود برایشان وغیر ایشان از حدیث مفحم ومحجوج ساخته مقام شبهه وارتیاب
برائے منکرین وجاحدین نگذاشته۔ انتهی کلامه اعلا الله مقامه اس
عبارت کے بعد جناب مرحوم نے میرحسین میبذی کی توثیق تحریر فرمائی ہے

خلاصه دلیل ششم از جمله دلایل حدیث غدیر مندرجه عبقات الانوار

مجلد سوم حصه چہارم کے صفحه اول پہ دلیل ششم میں جناب مرحوم نے اس امر

کو ثابت کرنا شروع کیا ہے کہ آیہ سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع حارث بن نعمان فہری کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اوسنے مولای مومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مولایت سے کراہت ظاہر کرکے خود معذب ہونے کی درخواست خداوند قہار سے کی اور معذب ہوا پس یہ امر ایسی دلیل قاطع و برہان ساطع ہے کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین نے بحکم جناب رب العلمین اس حدیث شریف کے ارشاد سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا خلیفہ اور جانشین بالحتم والیقین مقرر ومعین فرمایا ہے اور نزول آیہ سال سائل بعذاب واقع الخ کا حارث بن نعمان فہری کے حق میں اٹھارہ عالم ومحدث اہل سنت کے اپنی اپنی کتابون میں روایت کرتے ہیں جناب مرحوم نے حصہ چہارم کے صفحہ اول سے صفحہ ۱۲۳ تک اون کل روایات کو مع دلائل وبراہین ومدایح محدثین مذکورین تحریر فرمایا ہے ایک روایت اون مین سے یہ احقر الانام بھی اس رسالہ مین درج کرتا ہے تاکہ اس رسالہ میں بھی یہ دعوی مدلل ہوجائے۔ پس واضح ہو کہ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی اپنی تفسیر مسمے بالکشف والبیان عن تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں سئل سفیان بن عیینہ عن قول اللہ عزوجل سال سائل فیمن نزلت فقال لقد سالتنی عن مسالہ ماسالنی عنہا احد قبلک حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن آبایہ لما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی بن ابی طالب فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک وطار فی البلاد فبلغ

ذلک الحارث بن النعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ حتی اتی الابطح فنزل عن ناقتہ فاناخہا وعقلہا ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی ملاءٍ من اصحابہ فقال یا محمد امرتنا عن اللہ ان نشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصلی خمسًا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم شہر رمضان فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ ثم لم ترض برھذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک ففضلتہ علینا وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فھذا شیءٌ منک ام من اللہ عزوجل فقال صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ھو ان ھذا امن اللہ فولی الحارث بن النعمان یرید راحلتہ وھو یقول اللھم ان کان ما یقول محمد حقًا فامطر علینا حجارۃً من السماء او ئتنا بعذابٍ الیمٍ فما وصل الیھا حتی رماہ اللہ بحجرٍ فسقط علی ھامتہٖ وخرج من دبرہٖ فقتلہ وانزل اللہ عزوجل سال سائلٌ بعذابٍ واقعٍ للکافرین لیس لہ دافع۔ ترجمہ اس روایت کا احقر الانام کے قصیدہ غدیرہ سے جو آگے چلکر وارد کیا جائے گا منکشف ہوجائے گا۔ مخفی نرہے کہ ابن تیمیہ نے اپنے بے سمجھے اور لاعلمی یا تعصب وہٹ دھرمی سے اس روایت پر چند اعتراض کئے ہیں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ وارضاہ نے ابن تیمیہ کے اعتراضات نقل فرماکر پہلے توثیق ثعلبی کی لکھی ہے اور اوس کی تفسیر کا اہل سنت کے نزدیک معتمد ہونا بڑے زور شور سے ثابت کیا ہے پھر سفیان بن عینیہ مفسر ومحدث کے (جو اس

روایت کے راوی ہیں)) توثیق بالغ وجوہ کی ہے اوس کے بعد ابن تیمیہ کے اعتراضات کے جوابات دندان شکن ارشاد فرمائے ہیں یہانتک کہ ایک ایک اعتراض کے کئی کئی جواب مسکت تحریر فرمائے ہیں اور یہ امر ثابت اور روشن کردیا ہے کہ ابن تیمیہ کے اعتراضات بے سمجھے اور لاعلمی کی وجہ سے یا عداوت اور تعصب کی راہ سے ہیں پس قدرے قلیل اون اجوبہ مسکتہ میں سے مع اعتراضات مذکورہ بیان وار ذکر تا ہوں تاکہ ناظرین کی تسلی ہوجائے۔ جو صاحب کل جوابات مذکورہ کو دیکھنا چاہیں وہ حدیث غدیر کی مجلد سوم حصہ چہارم مین ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات اعتراضات ابن تیمیہ بر روایت تعذیب حارث بن النعمان فہری

پس واضح ہو کہ ابن تیمیہ کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ اس روایت مین ابطح کا ذکر ہے اور ابطح خاص مکہ میں ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے بیان کرنے کا واقعہ ۱۸ ذالحجۃ الحرام سنہ حجۃ الوداع کو بمقام غدیر خم واقع ہوا ہے اور اس واقعہ کے بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف نہیں لیگئے۔ جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ ابن تیمیہ ابطح کے معنی نہیں سمجھا دیکھو ابونصر جوہری صحاح میں لکھتا ہے الابطح مسیل واسع فیہ دقاق الحصے والجمع الاباطح والبطاح ایضا غیر قیاس قال الاصمعی

بطاح بطح کما یقال عوام وعوّم حکاہ ابو عبیدہ والبطیحۃ والبطحا مثل کلا بطح ومنہ بطحا مکہ۔ یعنی ابطح سیل وادی فراخ کو کہتے ہیں جس میں باریک باریک سنگریزہ ہوں اور جمع اوس کے اباطح اور بطاح علی غیر قیاس ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ابطح اور بطحا کسی جگہہ معین کا نام نہیں ہے بلکہ ہر ایک سیل وادی یعنی خشک ندی کو ابطح وبطحا کہتے ہیں جہاں سنگریزہ باریک ہوں مقولہ زائر جب مینہ برسے تو اس میں پانی آجائے ورنہ خشک ندی پڑی رہی جیسا کہ موضع شاہپور علاقہ باٹودی کے متصل سیل وادی مسمیٰ جہاجہی موجود ہے جو کہ سانبھر کی طرف سے آتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس ہزاروں جگہہ پر سیل وادی موجود ہے اون ہر ایک کو ابطح اور بطحا کہہ سکتے ہیں۔ یہ لفظ مکہ ہی کے سیل وادی کے لئے خاص نہیں ہے مدینہ کے قریب میں شام کی جانب کو بھی سیل وادی موجود ہے اوسکو بھی ابطح کہتے ہیں اور مکہ کو ابطح اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہاں سیل وادی ہے ورنہ ابطح کا لفظ اعلام شخصیہ میں سے نہیں ہے یہ لفظ اسم جنس ہے جہاں سیل وادی پائی جائیگی اوسی کو ابطح کہیں گے پس حضرات ناظرین اس بنا پر موضع شاہپور دکوٹ قاسم وغیرہ دیہات وقصبات کو بھی ابطح کہہ سکتے ہیں جہاں جہاں صاجبی ندی گذری ہے قاموس وصراح ومجمع البحرین وشرح دیوان ابن فارض وشرح قصیدہ بردہ۔ وشرح مختصر تلخیص المعانی وتاریخ یمینی[۱] وشروح سبعہ معلقہ

---

[۱] تاریخ یمینی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ ۲۰۲ پر یہ عبارت خود اس حقیر نے دیکھی ہے ملاحظہ فرمائے قولہ فاتفق عندا قتصامہ تلک الدیار ان منقطعت تلوم لم یعہد قبلہا مثلہا فسدت مخارق تلک الجبال دسوت بین الاباطح والتلال الیٰ اخرہ ہا قرب علے

وغیرہ کتب سے جناب مرحوم نے یہ امر ثابت کردیا ہے کہ ابطح خاص مکہ کا نام نہیں
بلکہ اسم جنس ہے اور ملا حسین میبذی کی تحریر سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ ابطح مدینہ
منورہ مین بھی ہے جسکو وادی عقیق بھی کہتے ہیں۔ اور نیز بدلائل متعددہ ثابت و
مبرہن کردیا ہے کہ ابطح جناب امام حسین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کے مقتل اور مشہد
کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اوس جناب کا مشہد عراق میں ہے اور مکہ سے بہت دور
ہے اس سے ظاہر و آشکار ہوا کہ ابطح کا لفظ خاص مکہ ہی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ
عام ہے پس اعتراض مذکور بالکلیہ دور بلکہ ہباءً منثور ہوگیا۔ ابن تیمیہ کا دوسرا اعتراض
یہ ہے کہ سورہ سائل سائل مکی ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں جناب آیۃ اللہ
فی العلمین رضی اللہ عنہ نے تفاسیر و کتب اہل سنت سے بہت سی آیات کا
مکرر وسہ کرہ نازل ہونا ثابت کردیا ہے مثل سورۂ نحل کے اخیر کی آیتیں پہلے تو
مکہ میں قبل از ہجرت نازل ہوئیں پھر جنگ احد میں بعد از ہجرت پھر فتح مکہ کے بعد
نازل ہوئیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ جو ابن تیمیہ نے گمان کیا ہے کہ یہ روایت صحیح
اس وجہ سے غلط ہے کہ آیۃ اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندك الخ تو
پہلے نازل ہوچکی تھی یہ اوسکا گمان اسلئے غلط ہے کہ اس روایت میں اس آیت کے
نزول کا ہرگز ذکر نہیں اس روایت میں صرف اسی قدر مضمون مذکور ہے کہ جب حارث
بن نعمان فہری نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ اوس جناب نے
خداوند تعالیٰ کی قسم کھاکر فرمایا کہ یہ امر من عند اللہ ہے تو اوس نے منتقم حقیقی کی طرف
خطاب کرکے کہا کہ الہی اگر محمد سچ کہتا ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمکو عذاب
دردناک میں مبتلا کر تو حارث نے بہ تقلید دیگر کفار کے یہ کلمہ زبان سے کہا جیسا کہ پہلے

کفار نے کہا تھا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس سے یہ ہرگز لازم نہین آتا کہ یہ آیت واذا قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق الخ اس واقعہ مین نازل ہوئی ہے اور اگر اس روایت مین اس آیت کے نازل ہونے کا ذکر بھی ہوتا تو بھی یہ امر اس روایت کے تکذیب پر دلایت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ بہت سی آیات کا مکرر نازل ہونا حضرات اہل سنت کے نزدیک ثابت و متحقق ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اگر اس امر کو حضرات اہل سنت قبول نہ کرینگے تو بہت سی روایات اون کی جھوٹی ہو جا دینگی اور ایسے اعتراضات وارد ہون گے کہ اون سے پیچھا چھڑانا مشکل پڑیگا چوتھا اعتراض ابن تیمیہ کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اہل مکہ پر بہ سبب اس کے کہ جناب رسول خدا اون میں تھے عذاب نازل نہین کیا باوجود اس کے کہ اونہون نے عذاب کا سوال کیا تھا جواب اس کا یہ ہے کہ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم علی الاطلاق نفی تعذیب پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ قرآن اور حدیث سے کفار پر عذاب کا واقع ہونا ثابت ہے اسی آیت کے بعد جناب حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وما لھم الا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام وما کان صلوتھم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یہ آیت جو کہ ساتھ ہے ما کان اللہ لیعذبھم کے ہے واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ کفار کو عذاب دیا گیا اگر آیت اول مین مطلقاً تعذیب کی نفی ہوتی تو دونو آیتون مین تناقض لازم آتا۔ دیکھو رازی تفسیر کبیر مین کہتا ہے وقال تعالیٰ وما لھم الا یعذبھم اللہ۔ واعلم انہ تعالیٰ بین فی الآیۃ الاولی انہ لا یعذبھم ما دام الرسول فیھم

وذکر فی ھذہ الآیۃ انہ یعذبھم اذا خرج الرسول من بینھم ثم اختلفوا
فی ھذا العذاب فقال بعضھم لحقھم ھذا العذاب المتوعد بہ یوم
بدر وقیل بل یوم فتح مکہ۔ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ نفی تعذیب کفار سے
اوسی وقت تک تہی کہ جب تک جناب رسول خدا اون میں موجود تھے پھر جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے علیحدہ ہونے کے بعد اُن کفار پر عذاب واقع ہوا
اور حارث پر جو عذاب نازل ہوا وہ بعد ہجرت کے ہے یعنی رسول خدا مکہ سے مدینہ
کو ہجرت کر چکے تھے۔ اور ابن تیمیہ نے جو آیت ماکان اللہ لیعذبھم وھم
یستغفرون اس مقام میں لکھی ہے پس اس آیت کو اس مقام سے بالکل کچھ
بھی ربط اور تعلق نہین محض بے محل اور بے موقع ہے اس لئے کہ حارث میں استغفار
مفقود تھا اوسپر عذاب کا واقع ہونا جایز ہوا اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین
رضی اللہ عنہ نے وہ عبارات تفسیر رازی ودیگر کتب اہل سنت سے لکھی ہیں جن سے
ثابت ہوتا ہے کہ مانع تعذیب کفار یہ امر تہا کہ جناب باری عز اسمہ کو اس امر کا علم
حاصل تھا کہ ان کفار کی اولاد میں مومنین پیدا ہون گے یا یہ کہ بعض ان میں سے خود
ایمان لائیں گے اس لئے اونکو عذاب نہ دیا۔ مگر چونکہ حارث کی بابت یہ دونو جہتین
مفقود تھیں لہذا اوس کو عذاب دینا جائز تہا اسواسطے جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ
نے اوس کو ہلاک کیا۔ اور یہ جو ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ اگر حارث پر عذاب واقع
ہوتا تو یہ ایک آیت اور نشانی ہوتی جیسا کہ قصۂ اصحاب فیل کا ہے اور بہت سے لوگ
اسکو نقل کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صرف ایک شخص یعنی حارث بن نعمان کا
ہلاک ہونا ایک جماعت کثیر وانبوہ وفیر یعنی اصحاب فیل کے ہلاک اور غارت ہونے

قیاس کرنا محض لغو اور بیہودہ خیال ہے کیونکہ انبوہ کثیر کا ہلاک ہونا تو بہت جلد تواتر ہو سکتا ہے اور ایک آدمی کے مارے جانے کی بہت لوگون کو تو خبر ہی نہیں ہوتی اگر اسی قسم کا خیال کیا جائے تو بہت سے معجزات جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو حد تواتر کو نہیں پہونچے معاذ اللہ اونکا باطل ہونا لازم آئیگا دوسرا جواب یہ ہے کہ اصحاب فیل پر عذاب نازل ہونے کے قصہ کو کوئی چھپانیوالا نہ تھا اور اُسکے پوشیدہ کرنے کی کسی کو ضرورت نہ تھی کیونکہ کعبہ معظمہ سے کسی کو عداوت نہ تھی کسی کو اُسکی فضیلت کے پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہ تھی برخلاف کعبۂ مکرمہ کے مولود مسعود وصی حبیب رب ودود قبلۂ ایمان وکعبہ دین جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے کہ اُن حضرت سے ہزارون بلکہ لاکھون آدمیون کو عناد شدید وبغض مزید تھا کما ھو ظاھر لا ستراء فیہ اور حارث بن نعمان فہری کے معذب ہونے سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے امامت کا پورا پورا ثبوت ہوتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام کے دشمن اوس جناب کی امامت کے دلائل کو بدل پوشیدہ کرنا چاہتے تھے پس حارث کے معذب ہونے کو چھپانے والے ہزارون موجود تھے جو لوگ اہل بیت پیغمبر کے دشمن تھے بالخصوص جو لوگ جناب وصی برحق کی وصایت اور امامت سے منحرف تھے وہ سب لوگ اِس واقعہ کے چھپانے والے تھے اور ظاہر ہے کہ کثرت سے وہی لوگ تھے پھر یہ امر حد تواتر کو کیونکر پہونچ سکتا تھا۔ اور ابن تیمیہ نے اس روایت کی سند کو جو منکر بتلایا ہے یہ اوسکا محض تعصب ہے کیونکہ ابن عینیہ نے جو کہ اہل سنت کے نزدیک نہایت ثقہ اور معتمد ہے اپنے باپ کے حوالہ سے آئمہ طاہرین علیہم السلام سے یہ روایت

نقل کی ہے اور ابن تیمیہ نے یہ جو کہا ہے کہ اس روایت سے حارث کا اسلام ثابت
ہوتا ہے تو واضح ہو کہ جس طرح اس روایت سے حارث کا اسلام ثابت ہوتا ہے
اوسی طرح اُس کا کفر اور ارتداد بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اوس نے جناب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کو نہ مانا بلکہ کہا کہ الہی اگر محمد سچ کہتا ہے
تو اُس شخص پر عذاب نازل کر اخیر میں ابن تیمیہ نے یہ جو کہا ہے کہ حارث بن نعمان
فہری کا نام صحابہ کی فہرست میں کہیں نہیں لکھا پس جواب اسکا یہ ہے کہ حارث
بن نعمان فہری نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرتابی
کی اور کافر ہو گیا اسلام سے اوسکو کچھہ بہرہ باقی نرہا اسلام ظاہری اوسکا جو سابق
میں بھی تھا وہ اس امر کا موجب نہیں ہو سکتا کہ وہ صحابہ میں داخل ہو کیونکہ صحابہ سے
وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے اسلام پر انتقال کیا ہے مرتدین و کافرین صحابہ میں داخل
نہیں ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ بیچارہ ابن تیمیہ صحابہ کے معنی اور صحابیت کی حدود
تعریف بھی نہ جانتا تھا اس مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین اعلی اللہ مقامہ
نے ابن حجر عسقلانی کی کتاب الاصابہ سے صحابہ کا ذکر لکھا ہے اور یہ ثابت کیا ہے
کہ ابن حجر عسقلانی نے صحابہ کے نام جمع کرنے میں بہت کچھہ کوشش کی اور نہایت
اہتمام کیا ہے لیکن باین ہمہ سعی بلیغ کل صحابہ میں سے دسویں حصہ کے نام بھی جمع
نہیں ہو سکے۔ اور ابو زرعہ رازی نے تصریح کی ہے کہ لاکھ آدمیوں سے زیادہ نے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے پس یہ تو خاص رواۃ کا
ذکر ہے اور جو رواۃ نہیں اُنکا تو کیا حساب ہے۔ پس کوئی کتاب صحابہ کے ناموں
پر حاوی جسمین کل صحابہ کے نام ہوں موجود نہیں ہے تو حارث بن نعمان کا بھی اگر نام

موجود نہ ہو تو کیا مضائقہ ہے۔ غرض ہر ایک اعتراض کے متعدد جوابوں کو بکمال متانت و استحکام جناب مرحوم نے تحریر فرمایا ہے دیکھو مجلد سوم حصہ چہارم از حدیث غدیر صفحہ اول سے صفحہ ۱۲۴ تک۔

استشہاد جناب امیر از حدیث غدیر

پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین دلیل ہفتم میں فرماتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا حدیث غدیر سے استشہاد کرنا اُس جناب کی امامت و خلافت پر دلیل واضح ہے اور حدیث غدیر سے امیر المومنین علیہ السلام کا استشہاد کرنا چوالیس علماء و محدثین اہل سنت نے روایت کیا ہے جناب مرحوم نے انمیں سے اون علماء کی عبارات کو یہاں نقل فرمایا ہے جن علماء کی عبارتیں پہلے نقل نہیں ہوئیں تھیں۔ منجملہ اُن کے ایک یہ عبارت ہے فرماتے ہیں کہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ البزاز الشافعی در فوائد خود کہ نسخہ آں منقول از خط خطیب بغدادی در خزانہ حرم مکہ معظمہ موجودست و بر اول آں اجازہ یوسف بن محمد بن مقلد الشافعی برائے ابی المظفر یحیٰی بن محمد بن ہبیرہ ثبت ست و اناں حقیر روایات عدیدہ نقل کردم می فرماید حدثنا محمد بن سلیمان بن الحرث ثنا عبید اللہ بن موسیٰ ثنا ابو اسرائیل الملائی عن الحکم عن ابی سلیمان المؤذن عن زید بن ارقم ان علیا انشد الناس من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام ستۃ عشر رجلا فشھدوا بذلک وکنت فیھم۔ اس کے بعد ابو بکر شافعی کی توثیق لکھی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام کا حضرت خلیفہ اول کے عہد میں اپنی خلافت و امامت پر بہ نص جناب رسالت مآب استدلال کرنا

یہاں تک کہ صفحہ ۱۵۲ پر فرماتے ہیں کہ اگر حضرات اہل سنت استبعاد و انکار ابن روایات آغاز نهند بعد ازطریق خود ایشان باثبات رسانم کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام در ایام ابی بکر بخلافت و امامت خود استدلال بنص جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نمودہ اسعد بن ابراہیم بن الحسن بن علی الحنبلی در اربعین حدیث در فضائل امیر المومنین علیہ السلام کہ آنرا از استاد خود علا معمر بن الحسن المعروف بابن دحیہ روایت کردہ و جلائل فضائل ابن دحیہ از افادات محققین ثقات ظاہر ست یہ لکھکر پھر وفیات الاعیان کی عبارت اُن کی توثیق میں نقل فرمائی ہے یہاں تک کہ اربعین مذکور سے نقل فرماتے ہیں۔ الحدیث الثالث یرویہ الثوری عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد وقال حضرت انس بن مالک وھو مکفوف البصر وفیہ وضح فقام الیہ رجل وکانہ کان بینہ وبینہ اختہ وقال یا صاحب رسول اللہ ما ھذہ السمۃ التی اراھا بک وقد قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان البرص والجذام ما یبتلی بھما مومن فاطرق انس وعیناہ تذرفان وقال اما الوضح

الوضح بالتحریک برص از مجمع البحرین ۱۲

فانہ دعوۃ دعاھا امیر المومنین علی بن ابی طالب فسألہ جماعۃ ان یحدثھم بالحدیث فقال لما انزلت سورۃ الکھف سال بعض الصحابۃ ان یریھم اھل الکھف فوعدھم ذلک فاھدی لبساطہ لہ و ذکرہ الصحابۃ وعدہ فقال احضروا علیا فلما حضر قال لی یا انس ابسط البساط فبسطتہ وامر الصحابۃ ان یجلسوا علیہ فلما جلسوا رفع البساط وسار فی الھواء الی الظھر فوقف البساط ثم قمنا یمشی علی الارض حتی شاھدنا الکھف ورأینا قوما نیاما تضئ وجوھھم کالقنادیل وعلیھم ثیاب بیض وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید فلما رعبا فتقدم امیر المومنین وقال السلام علیکم فردوا علیہ السلام وتقدم القوم وسلموا فلم یردوا علیھم السلام فقال لھم علی لم لا تردون علی صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدھم سل ابن عمک ونبیک ثم قال علی للجماعۃ تخذوا مجالسکم فلما اخذوا قال علی یا ملائکۃ اللہ ارفعوا البساط فرفع وسرنا فی الھوا ما شاء اللہ ثم قال ضعونا لنصلی الظھر فاذا نحن فی ارض لیس فیھا ماء نشرب ولا نتوضأ فوکز الارض برجلہ فنبع الماء العذب فتوضینا وصلینا وشربنا فقال ستدرکون صلوۃ العصر مع رسول اللہ وسار بنا البساط الی العصر واذا نحن علی باب المسجد فلما رآنا قال تحدثونی او احدثکم وجعل یحدثنا کانہ کان معنا فقال لہ علی لم ردوا علی السلام ولم یردوا علی اصحابی فقال انھم لا یردون السلام الا علی نبی او

وصی نبی ثم قال اشهد لعلی یا انس فلما کان بعد یوم السقیفة استشهد نی علی یوم البساط فقلت انی نسیت قال ان کنت کتمتها بعد وصیة رسول الله صلی الله علیه وسلم فرماك الله ببیاض فی وجهك ولظی فی جوفك وعمی فی بصرك فبرصت وتلظی جوفی وعمیت وکان انس لا یطیق الصیام فی شهر رمضان ولا فی غیره من حرارة بطنه ومات بالبصرة وکان یطعم کل یوم مسکیناً عن یوم یفطر من رمضان ۔ ماحصل اس کا یہ ہے کہ اسعد بن ابراہیم بن الحسن بن علی الحنبلی کی اربعین میں سے تیسری حدیث سالم بن ابی جعدہ سے یون منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ میں انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اون ایام میں اندھے تھے اور اُن کے ماتھے پر برص کا نشان تہا ایک آدمی نے جس کو اون سے قرابت حال تھی اون سے سوال کیا کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصاحب یہ داغ تمہارے ماتھے پر کیا ہے جناب رسول خدا نے تو فرمایا ہے کہ مومن برص اور جذام میں مبتلا نہیں ہوتا ۔ انس ابن مالک نے سر جہکالیا اور آنکھوں میں آنسو بھر لاے پھر کہا کہ یہ برص کا داغ امیر المومنین ع کی بد دعا سے ہوا ہے لوگوں نے اون سے سوال کیا کہ آپ اس قصہ کو بیان کرین اوںھون نے کہا کہ جب سورۂ کہف نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے جناب رسول خدا کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمین آپ اصحاب کہف کو دکھلا دین حضرت نے اس امر کا اون سے وعدہ کیا کچھ عرصے کے بعد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک فرش بطور ہدیہ کے حاضر کیا گیا او سوقت صحابہ نے

حضرت کو وہ وعدہ یاد دلوایا۔ آن حضرت نے فرمایا کہ اچھا علیؑ کو میرے پاس لاؤ جب علیؑ حاضر ہوئے تو جناب رسول اللہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے انس اس بساط کو بچھا دے میں نے اوسکو بچھا دیا حضرت نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس فرش پر بیٹھ جائیں چنانچہ جب صحابہ اوسپر بیٹھ گئے تو وہ بساط بلند ہوئی یہانتک کہ ہوا میں یعنی جو مین اوڑتے چلے جاتے تھے پس ظہر کے وقت تک وہ فرش ہوا پر اوڑا کیا اور ہم لوگ اوسپر بیٹھے رہے یہانتک کہ ظہر کی نماز کے وقت وہ فرش زمین پر آکر ٹہیر گیا ہم اس بساط سے اوٹھے اور تھوڑی دور پیدل چلے یہانتک کہ ہم نے وہ غار دیکھے جسمین اصحاب کہف سو رہے تھے اون کے چہرے چراغ کی مانند روشن تھے اور وہ سب سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور کتا اونکا غار کے مُنہ کے آگے دونو ہاتھ اپنے پہیلائے ہوئے سو رہا ہے ہم پر رعب غالب ہوا۔ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام آگے بڑھے اور اصحاب کہف سے مخاطب ہو کر فرمایا السلام علیکم۔ اصحاب کہف نے حضرت کے سلام کا جواب دیا بعد اوس کے اور صحابہ آگے بڑھے اور سبنے اصحاب کہف پر سلام کیا لیکن اونہون نے انمین سے کسی کے سلام کا جواب کیون نہیں دیا اونمین سے ایک نے کہا کہ اپنے نبی کے بھائی اور نبی سے اسکا سبب دریافت کر لینا۔ پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جماعت اصحاب سے فرمایا کہ لو اب تم اپنے اپنے مقامات پر بیٹھ جاؤ جب سب لوگ بساط مذکور پر آکر بیٹھ گئے تو جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے ملائکہ بساط کو اوٹھاؤ پس بساط اوٹھائی گئی اور ہم ہوا میں چلے کچھ عرصہ کے بعد جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرشتون کو حکم دیا کہ بساط کو زمین پر اوتار دو

کہ مدیا اسوقت جناب امیر المومنین علیہ نے انسے پوچھا کہ تمنے اُن اصحاب رسول کے سلام کا جواب

تاکہ ہم ظہر کی نماز پڑہیں پس فرش مذکور زمین پر آتارا گیا وہ زمین ایسی تہی کہ اوسمین پانی مطلق نہ تہا کہ پیئیں یا وضو کریں پس جناب ساقی کوثر علیہ السلام نے اپنے پائے مبارک سے زمین پر ایک ٹہوکر ماری پس یکایک ایک چشمۂ آب شیرین وخوشگوار کا پیدا ہوا پس ہمنے وضو کیا اور نماز پڑہی اور وہ پانی خوشگوار پیا۔ پہر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ نماز عصر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ پڑھ سکو گے پہر وہ بساط ہمکو لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ نماز عصر کیوقت ہم مسجد نبوی مین پہونچ گئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے جب ہمکو دیکہا تو فرمایا کہ تم لوگ اپنے سفر کا قصہ مجھ سے بیان کروگے یا مین تمہارے سفر کا حال بیان کرون یہ کہکر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حالات ہمارے سفر کے اول سے آخر تک اسی طرح ہماری سامنے بیان فرمائے کہ گویا آنحضرت ہمارے ساتھ ہی تھے جب حضرت ہمارے حالات بیان فرما چکے تب جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ اصحاب کہف نے میرے سلام کا جواب دیا لیکن میرے ساتھیون کے سلام کا اونہون نے جواب نہین دیا اس کا کیا سبب ہے فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ وہ لوگ سوائے نبی اور وصی نبی کے اور کسی کے سلام کا جواب نہین دیا کرتے۔ انس بن مالک کہتے ہین کہ پہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجھسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے انس علی کے وصایت اور نیابت وفضیلت پر گواہی دیجیو۔ اس معاملہ کے بعد بروز سقیفہ علی نے مجھسے اس بساط کے معاملہ میں گواہی چاہی مین نے کہدیا کہ میں اوس معاملہ کو بہول گیا

ہون علی نے فرمایا کہ اے انس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس گواہی کے دینے کی بابت تجھے وصیت فرمائی تھی پس جب تو نے باوجود وصیت نبوی کے اس گواہی کو پوشیدہ کیا ہے پس خداوند تعالیٰ تیرے مُنہ پر برص کا داغ اور آنکھون مین اندہاپن اور پیٹ مین سوزش پیدا کرے پس بوجہ اس بددعا کے میرے مُنہ پر برص کا داغ پڑگیا اور آنکھین اندہی ہوگئین اور پیٹ مین سوزش اور جلن پیدا ہوگئی۔ راوی کہتا ہے کہ انس بن مالک ماہ رمضان میں بہ سبب سوزش شکم کے روزہ نہ رکھ سکتے تھے۔ اور رمضان شریف کے مہینہ میں ہر روز روزہ کی عوض ایک مسکین کو کہانا کھلاتے تھے۔ اور انھون نے بصرہ میں انتقال کیا۔

دلیل نہم کا خلاصہ ولب لباب یہ ہے

کہ حدیث غدیر کا ابتدائی فقرہ بموجب روایت وشہادت پچاس نفر علماء ومحدثین اہل سنت کے الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم ہے پس اس جملہ متقدمہ سے صاف صاف ظاہر وعیان ہے کہ اس حدیث مین مولیٰ کے معنی اولیٰ بالتصرف کے ہیں اور ظاہر ہے کہ جسطرح سے اولیٰ بالتصرف ہونا جناب رسول خدا کا بموجب ارشاد آن حضرت کے اس جملہ سے ثابت ومتحقق ہے اوسی طرح سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اولیٰ بالتصرف ہونا ثابت ومتحقق ہے وہو المطلوب۔ تفصیل اس کی اور اس کے مقدمات کے ثبوت کو عبقات الانوار میں دیکھی۔ دسوین دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی

سے جو اساطین مذہب اہل سنت مین سے ہے میرزا محمد بن معتمد خان جو عظماے اہل
سنت میں سے ہے مفتاح النجا مین روایت کرتا ہے و للطبرانی بروایۃ اخری
عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم بلفظ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی
ولیہ نیز قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف مسلول میں کہا ہے کہ در بعضے روایات
آمد من کنت اولی بہ من نفسہ فعلیؑ ولیہ اور سبط ابن الجوزی و سید
شہاب الدین احمد نے ابوالفرج یحیی بن سعید الثقفی الاصبہانی سے روایت کی
کہ اُس نے اپنی کتاب مرج البحرین مین اس حدیث کو اسطرح پر وارد کیا ہے من
کنت ولیہ واولی بہ من نفسہ فعلیؑ ولیہ اس کے بعد سبط ابن الجوزی کی
عبارت نقل فرمائی ہے جس میں اوس نے تصریح کردی ہے کہ اس حدیث میں
مولی کے سواے اولی بالتصرف کے اور کوئی معنی جائز اور درست نہیں ہین۔
بارھوین دلیل مین فرماتے ہیں کہ بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے۔
حدثنی ابراھیم بن المنذر قال نا محمد بن فلیح قال حدثنا ابی
عن ھلال بن علی عن عبدالرحمن عن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی
قال ما من مومن الا وانا اولی الناس بہ فی الدنیا والاخرۃ اقرؤا
ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسھم فایما مسلم ترک مالا فلیرثہ
عصبتہ من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی وانا مولاہ اس روایت
کو مسلم اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے
اور جب سیاق دونو کا آپس مین مشابہ اور مماثل ہے تو لازم آیا کہ جو مولی سے
یہان اس حدیث مین مراد ہے وہی لفظ مولی سے حدیث غدیر مین مقصود

اور مراد ہے۔ سولھویں دلیل میں فرماتے ہیں کہ شمس الدین محمد جزری نے اپنی کتاب اسنی المطالب میں لکھا ہے کہ حدیث غدیر کے لئے لطیف تر طریقہ یہ ہے اس کے بعد سند لکھی ہے خاتمہ سند یوں ہے حدثنا ابو الحسن محمد بن جعفر الحلوانی حدثنا علی بن محمد بن جعفر الاھوازی مولی الرشید حدثنا بکر بن احمد القصری حدثتنا فاطمہ بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمہ وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمہ بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمہ بنت محمد بن علی حدثتنی فاطمہ بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمہ وسکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمہ بنت النبی علیہ السلام عن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ وھو ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمۃ لھا فھو رواتہ خمس بنات اخ کل واحدۃ منھن عن عمتھا۔ اس کے بعد جناب ممدوح مرحوم نے اس حدیث سے جو استدلال فرمایا ہے وہ تقریر نہایت متین وجامع ومانع وازبس مفید ہے فانظر ثمہ اسی طرح بڑی بڑی قوی اور مستحکم دلیلیں لکھتے جاتے ہیں کل دلائل کے عنوانوں اور خلاصوں کے لکھنے کی بھی اس رسالہ میں گنجایش نہیں۔ عبقات الانوار کے مجلدات کو ملاحظہ کرنا لازم ہے۔ لیکن

بعض عبارتیں عبقات الانوار کی بعینہا اور بعض کا خلاصہ اور ترجمہ درج کرتا ہوں
تاکہ ناظرین رسالہ ہذا کو زیادہ تر حالت منتظرہ باقی نہ رہی اور اس رسالہ سے بھی
کچھ تو فائدہ اوٹھالیں۔ واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں۔
دلیل بست وچہارم آنکہ خلیفہ ثانی روز غدیر تہنیت جناب امیرالمومنین علیہ السلام
بحصول مرتبۂ مولایت برائے آنجناب نمودہ بلکہ حسب روایت دارقطنی کمافی الصواعق
وروایۃ العاصمی کمافی زین الفتی ابوبکر ہم شریک دراداے تہنیت گردید
وتہنیت ثانی را کما علمت بسیارے از اکابر فخام واساطین اعلام سنیہ
روایت کردہ اند مثل عبداللہ[1] بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی واحمد[2] بن محمد بن حنبل
الشیبانی۔ وعبداللہ[3] بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی۔ وابوالعباس[4] الحسن
بن سفیان بن عامر الیالوری وعبدالملک[5] بن محمد ابوسعید خرگوشی وابواسحاق[6]
احمد بن ابراہیم الثعلبی النیسابوری واسماعیل[7] بن علی بن حسین بن زنجویہ الرازی
المعروف بابن السمان۔ وعبدالکریم[8] بن محمد المروزی السمعانی الحافظ وموفق[9]
بن احمد المعروف باخطب خوارزم وعمر[10] بن محمد بن خضر الملا الاردبیلی۔ ویوسف[11] بن
قزعلی سبط بن الجوزی ومحب[12] الدین احمد بن عبداللہ الطبری وابراہیم[13] بن محمد
بن المؤید بن عبداللہ بن علی بن محمد بن حمویہ ومحمد[14] بن عبداللہ ولی الدین الخطیب
وجمال[15] الدین محمد بن یوسف الزرندی واسماعیل[16] بن عمر الشہیر بابن کثیر۔ وعلی[17] بن
شہاب الدین الہمدانی واحمد[18] بن علی بن عبدالقادر المقریزی ونورالدین[19] علی
بن محمد المعروف بابن الصباغ وحسین[20] بن معین الدین الیزدی المبیذی۔ و
عبداللہ[21] بن عبدالرحمن الحسینی المشتہر باصیل الدین الواعظ ومحمود[22] بن محمد بن

علی الشیخانی القادری المدنی ومحمد بن[۲۴] عبدالرسول البرزنجی المدنی ومیرزا محمد معتمد خان[۲۴] بدخشانی ومحمد صدر[۲۵] عالم ومحمد بن[۲۶] اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی

و پیدا ظاہرست کہ تہنیت شیخین بر حصول مولایت برای جناب امیرالمومنین علیہ السلام دلیل زاہر و برہان باہرست بر آنکہ این مرتبہ بس جلیل الشان و عظیم الفخر بود چہ ظاہرست کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقامات بسیار فضایل متعددہ و مناقب کثیرہ برای جناب امیرالمومنین علیہ السلام ارشاد فرمود و چنین تہنیت دریں اوقات منقول نہ شدہ پس این تہنیت سنیہ دلیل واضح ست بر آنکہ این مرتبہ اجل فضایل و اغلای مناقب جناب امیرالمومنین علیہ السلام بود کہ شیخین آنرا مخصوص بتہنیت گردانیدند پس اگر مراد ازین مولایت جناب امیرالمومنین محبت و ناصریت یا محبوبیت می بود لازم آید کہ صرف محبت یا ناصریت یا محبوبیت جناب امیرالمومنین اعظم فضایل آنحضرت باشد حالانکہ بسیاری از فضایل کثیرہ و مناقب سنیہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کہ بروایات ثقات این حضرات ثابتست بالاترست از مرتبہ محبیت و ناصریت و محبوبیت پس بالبداہۃ معلوم شد کہ این مرتبہ ورای محبیت و ناصریت و محبوبیت ست و آن نیست جز ولایت تصرف و اگر بگویند کہ مراد از محبوبیت آنجناب محبوبیت مطلقہ است مثل محبوبیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بلاشبہہ این مرتبہ بس جلیل است لہذا شیخین آنرا مخصوص تہنیت گردانیدند پس گوییم کہ محبوبیت مطلقہ و تساوی آن با محبوبیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثبت عصمت و افضلیت آنحضرت از دیگر اصحاب است کہ بلاشبہہ محبوبیت دیگران مساوی محبوبیت جناب

رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بودہ پس بنا برین ہم مطلوب ما کہ ثبوت امامت
بے فاصلہ آنجناب ست بسبب افضلیت آنحضرت متحقق خواہد شد و باید دانست
کہ تہنیت یوم غدیر اختصاص بشیخین ندارد بلکہ دیگر صحابہ بلکہ ازواج جناب
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ادائے تہنیت ولایت جناب امیر المومنین
علیہ السلام کردہ اند۔ مولوی ولی اللہ لکھنوی در مراۃ المومنین گفتہ در مشکوٰۃ
آوردہ کہ ملاقات کرد علی مرتضے را بعد ازین حکایت عمر بن الخطاب و گفت گوارندہ
باش اے پسر ابو طالب کہ صبح کردی و شام کردی و گشتی مولائے ہر مومن
مرد و زن فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیئاً یا بن ابی طالب اصبحت و امسیت الخ
بالجملہ چون این حدیث در غدیر خم واقع شد ہر صحابی کہ از حضرت امیر ملاقات
می کرد مبارکباد می داد انتہی نیز جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہین کہ در معارج النبوت کہ شیخ عبد الحق در مدارج النبوۃ ازان روایتہای
بسیار نقل کردہ بعد حدیث غدیر گفتہ گویند بیشتر اصحاب تا کہ امہات مومنین
امیر المومنین علی را تہنیت بجا آوردند و در روضۃ الصفا می گوید کہ چون حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
در شان امیر المومنین علیہ السلام فرمود پس فرود آمد در خیمہ خاص خود بنشست و فرمود
امیر المومنین علی در خیمہ دیگر بنشیند بعد ازان طبقات خلایق را فرمود تا بخیمہ
علی رضے اللہ عنہ رفتند و زبان بتہنیت علی کشادند چون مردم ازین امر فارغ
شدند امہات مومنین بفرمودن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد علی رفتند
و اورا تہنیت دادند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

گفت خوشا حال تو اے علی صباح کردی و مولاے جمیع مومنین و مومنات
اس کے بعد یہی مضمون حبیب السیر سے نقل کیا ہے پھر فرماتے ہیں کہ بدیہی
اولیست کہ تہنیت عامہ صحابہ و امہات مومنین بحکم جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ و آلہ اجمعین بعد نشستن جناب امیر المومنین علیہ السلام در خیمہ خاص
دلیل واضح ست بر آنکہ آنچہ در روز غدیر واقع شد عقد امامت بود چہ متصور
نمی شود کہ تہنیت عامہ با اہتمام تمام و امر جناب خیر الانام بآن بعد نشستن جناب
امیر المومنین در خیمہ خاص برائے صرف این معنی بودہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ وجوب محبت جناب امیر المومنین علیہ السلام بیان نمودہ کہ این معنی اختصاصی
بآنجناب نداشتہ وجا بجا برائے جمیع صحابہ علی العموم و برائے بسیارے از ایشان
بالخصوص حسب روایات سنیہ ثابت شدہ وگاہے مثل این تہنیت برائے ایشان
واقع نہ شدہ اس کے بعد معارج النبوۃ و روضۃ الصفا و حبیب السیر کی توثیق
اور تعریف بالخصوص شاہ عبد العزیز صاحب کی تحریر سے ثابت کی ہے ؎
پچیسوین دلیل میں یہ ثابت کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے حدیث غدیر کو ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا کہ مجکو جناب باری تعالیٰ شانہ
نے درباب علی وحی کی ہے کہ وہ امیر المومنین اور سید المسلمین۔
یعنی اور قائد الغر المحجلین ہے۔

مقولہ زائر

کیون حضرات ناظرین انصاف سے سوچو اور تبلاؤ کہ اس سے زیادہ ثبوت

امامت و امارت وسیادت و خلافت امیرالمومنین علیہ السلام کے لئے اور کیا ہونا چاہیئے اور اس سے بڑھکر اور تصریح و نص کیا ہو سکتی ہے ۔

چھبیسویں دلیل مین توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں سے وہ خطبہ نقل فرمایا ہے جو کہ قبل از بیان حدیث غدیر جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے ۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ دلیل بست وششم آنکہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل براے صدر حدیث غدیر از جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم این خطبہ شریف نقل کردہ ۔

الحمد للہ علی الائہ فی نفسی وبلائہ فی عترتی واھل بیتی استعینہ علی نکبات الدنیا وموبقات الاخرۃ واشھد ان لا الہ الا اللہ الواحد الاحد الفرد الصمد لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً ولا شریکاً ولا احداً وانی عبد من عبیدہ ارسلنی برسالتہ الی جمیع خلقہ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حیی عن بینۃ واصطفانی علی العلمین من الاولین والاخرین واعطانی مفاتیح خزاینہ ووکل علی بعض ایمہ واستودعنی سرہ وامدنی فابصرت لہ فانا الفاتح وانا الخاتم ولا قوۃ الا باللہ اتقوا اللہ ایھا الناس حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعلموا ان اللہ بکل شی محیط وانہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی فیقبل منھم ومعاذ اللہ ان اقول علی اللہ الا الحق او انطق بامرہ

الا الصدق دما امرکم الاما امرانی به ولا ادموکم الا الی الله
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فقام الیه عبادہ
بن الصامت فقال متی ذلك یا رسول الله ومن هولاء عرفنا
لنحذرهم قال اقوام قد استعدوا لنا من یومهم وسیظهرون
لکم اذا بلغت النفس منی ههنا واوما صلی الله علیه وبارك وسلم
الی خلقه فقال صلی الله علیه وبارك وسلم علیکم بالسمع والطاعة
للسابقین من عترتی والاخذین من نبوتی فانهم یصدونکم
عن الغی ویدعونکم الی الخیر وهم اهل الحق ومعادن الصدق
یحیون فیکم الکتاب والسنة ویجنبونکم الالحاد والبدعة ویقمعون
بالحق اهل الباطل لا یمیلون مع الجاهل ایها الناس خلقنی
وخلق اهل بیتی من طینة لم یخلق منها غیرها کنا اول من ابتدع
من خلقه فلما خلقنا نور بنورنا کل ظلمة واحیی بنا کل طینة ثم
قال صلی الله علیه وسلم هولاء خیار امتی وحملة علمی وخزانة سری
وسادة اهل الارض الداعون الی الحق المخبرون بالصدق
غیر شاکین ولا مرتابین ولا ناکصین ولا ناکثین هولاء الهداة
المهتدون والایمة الراشدون المهدی من جاءنی بطاعتهم
والاتیهم والضال من عدل منهم وجاءنی بعداوتهم حبهم
ایمان وبغضهم نفاق هم الایمة الهادیة وعری الاحکام الوثقة
بهم یتمم الاعمال الصالحة وهم وصیة الله فی الاولین والاخرین

والارحام التی اتسمکم اللہ بہا اذ یقول واتقوا اللہ الذی
تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ثم نذ بکم
الی حبہم فقال قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ہم
الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم من الدنس الصادقون
اذا نطقوا العالمون اذا سئلوا الحافظون لما استودعوا جمعت فیہم
الخلال العشر لم تجتمع الا فی عترتی واہل بیتی الحلم والعلم والنبوۃ
والنبل والسماحۃ والشجاعۃ والصدق والطہارۃ والعفاف والحکم
فہم کلمۃ التقوی ووسیلۃ الہدی والحجۃ العظمی والعروۃ الوثقی ہم
اولیاکم عن قول ربکم وعن قول ربی وما امرتکم الا من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ - اوحی الی ربی فیہ ثلاثا انہ سید
المسلمین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین وقد بلغت
من ربی ما امرت واستودعہم اللہ فیکم واستغفر اللہ لی ولکم -
جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم اس خطبۂ شریفہ کے نقل کرنے کے
بعد فرماتے ہیں کہ اس خطبۂ بلیغہ ہدایت انتما سے بکمال وضوح ظاہر و روشن
ہوگیا کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اور دعائے اللہم وال من والاہ وعاد من عادہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ کے فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ
میرے پروردگار نے درباب علی تین امور کے وحی مجکو کی ہے اول یہ کہ وہ

یعنی علی سردار ہے مسلمانون کا دوسری یہہ ہے کہ علی امام ہے اخیار و متقین کا تیسرے یہ کہ وہ کھینچنے والا ہے بسوے بہشت غرالمحجلین کا۔ پس ظاہر ہے کہ یہہ تین اوصاف ایسے ہیں کہ ہر ایک وصف ان مین سے امیر المومنین علیہ السلام کی امامت کے ثبوت کے لئے کافی ہے اور یہہ اوصاف نص صریح ہیں جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی امامت اور خلافت بلا فصل پر بالخصوص دوسرا وصف یعنی علی علیہ السلام امام ہیں اخیار و متقین کے یہ وصف اس جناب کی امامت پر نص صریح بکمال تصریح ہے۔

ثبوت امامت اہل بیت علیہم السلام بوجوہ عدیدہ

از خطبۂ حدیث غدیریہ

جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس خطبۂ شریفہ سے باقی اہل بیت معصومین علیہم السلام کی امامت بھی بوجوہ عدیدہ ظاہر و ثابت ہے۔ اول یہ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے بعد کل صحابہ کو محکوم اور مامور باطاعت و اتباع اہل بیت علیہم السلام کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مامور بالاطاعۃ باوجود مقتدا کے واجب الاطاعۃ امام نہیں ہوسکتے اور نیز یہ ہے کہ کسی کو مامور باطاعت کسی کے کرنا دلیل صریح ہے تفضیل اور ترجیح مطاع پر مطاع کے مطیع پر۔ اور باوجود موجودگی افضل کے خلافت مفضول کے درست اور صحیح کبھی نہیں ہوسکتی اور تفضیل مفضول قطعا قبیح ہے۔ اور نیز یہ ہے کہ

امر باطاعت علی الاطلاق مطاع کی عصمت پر دلیل روشن ہے۔ دوم یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اپنی عترت کا وصف بیا یقین کیا ہے یہ دلیل واضح ہے اونکی تفضیل پر سوم یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ عترت اوس جناب کی صحابہ کو گمراہی اور ضلالت سے روکے گی اور بازرکھے گی اور نیکی کی طرف دعوت کرے گی یہ فقرہ اس خطبہ شریفہ کا اس امر پر دلیل صریح ہے کہ اہل بیت علیہم السلام آمر بالمعروف وناہی عن المنکر صحابہ کے لئے تھے پس اگر باوصف اس امر کے بعضے صحابہ خلیفہ ہو جاوین تو عکس موضوع اور قلب مشروع لازم آوے۔ چوتھے یہ ہے کہ اس خطبہ شریفہ مین صاف ارشاد فرمایا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام صحابہ بیں کتاب اور سنت کا احیا کرینگے اور انکو الحاد اور بدعت سے باز رکھیں گے اور اہل باطل کو بحق قمع کرینگے پس اہل بیت علیہم السلام کا مطاع اور مقتدے اور افضل ہونا اس مضمون سے بخوبی ثابت اور روشن ہو گیا۔ اور یہ بھی ثابت اور ظاہر ہو گیا کہ صحابہ کا اہل بیت علیہم السلام پر تقدم کرنا نور کتاب وسنت رسالت تاب کے اطفا مین کوشش کرنا اور الحاد اور بدعت میں شامل ہونا اور قمع اہل باطل سے مانع ہونا تھا۔ پانچوین یہ ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس امر کی جو تصریح فرمائی ہے کہ مجکو اور میرے اہل بیت کو جناب حق سبحانہ تعالی نے ایسی طینت سے خلق کیا کہ اوس طینت سے اور کسی کو پیدا نہین کیا یہ ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا اہل بیت علیہم السلام کی افضلیت پر دلیل صریح ہے اور انکار اسکا محض ہٹ دھرمی اور تعصب

مزید اور بغض شدید ہے اور بدیہی امر کے انکار کا کوئی علاج نہیں۔ چھٹے یہ ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے جو تصریح اس امر کی فرمائی کہ ہم وہ ہیں کہ
جنکو خدائے تعالیٰ نے تمام خلقت سے پہلے خلق کیا ہے یہ امر اہل بیتؑ کی
افضلیت پر بصراحت تمام اوسی طرح سے دال ہے جس طرح سے جناب سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین کی افضلیت پر دال ہے۔ ساتویں یہ ہے کہ ہر
ظلمت کا نور محمد و نور اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور ہونا اور ہر
طینت کا اون کے طفیل سے احیا ہونا دلیل قاطع اور برہان ساطع اہل بیت
علیہم السلام کی افضلیت اور اکرمیت و اشرفیت پر ہے۔ آٹھویں یہ ہے کہ
جناب سرور کائنات نے جو تصریح فرمائی کہ میرے اہل بیت بہترین امت
میں سے ہے تو یہ ارشاد بھی حضرت کا خیریت و افضلیت اہل بیت علیہم السلام
پر بخوبی تمام دال ہے۔ نویں یہ کہ قول جناب سید الانام علیہ وآلہ الاف التحیۃ
والسلام کا۔ وحملۃ علمی وخزنۃ سری ان دونوں فقروں سے ظاہر و آشکار
ہے کہ اہل بیت علیہم السلام علم نبوت کے حامل اور اسرار رسالت کے خازن
تھے پس جب یہ امر ثابت و متحقق ہے تو باوجود حاملان علم نبوت و خازنان
اسرار رسالت کے اور لوگ کیونکر خلیفہ اور امام ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ
تو علم نبوت اور اسرار رسالت سے بہرہ اور حصہ نہ رکھتے تھے۔ دسویں یہ فقرہ
جو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اہلبیتؑ کے وصف اور شان
میں فرمایا۔ وسادۃ اہل الارض اس سے افضلیت اہل بیت علیہم السلام
کے ظاہر و عیان ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ

وعلیہم اجمعین سردار ہیں تمام اہل زمین کے اور جب وہ کل اہل زمین کے
سردار ہیں تو کل اہل زمین اون کی رعیت ہیں اور رعیت کا اپنے سردارون
پر مقدم ہونا جایز نہیں۔ گیارہوین یہ ہے کہ فقرہ ھولاء الھداۃ المھتدون
والائمۃ الراشدون نص جلی اور برہان قوی اس امر پر ہے کہ حضرت
اہل بیت علیہم السلام ہادیان دین وائمہ راشدین تھے یہہ نص صریح زبان
قال وقلیل اور باب تاویل وتسویل کو بالکلیہ بند اور مسدود کرتے تھے۔
بارہوین یہ ہے کہ فقرہ المھتدے من جاءنی بطاعتھم صریح اس امر پر دال ہے
کہ اطاعت اہل بیت علیہم السلام کی ہرشخص پر واجب ہے اہل بیت علیہم السلام
صحابہ کے مطاع ہیں نہ بالعکس۔ تیرہوین یہ ہے کہ فقرہ ہم الآئمۃ الھادیۃ
نص صریح اور واضح ہے امامت اہل بیت علیہم السلام پر کچھہ اس مین شک
وشبہہ نہین ہوسکتا۔ چودہوین یہ ہے کہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا
کہ بعثت فیھم الخلال العشر لم تجتمع الا فی عترتی الخ سے ظاہر وآشکار ہو گیا کہ یہ
دس خصلتین اعلا درجہ کے سواے اہل بیت علیہم السلام کے اور کسی مین
جمع نہیں ہوئین۔ پس یہ امر حضرات اہل بیت علیہم السلام کی افضلیت پر
بکمال وضوح وظہور دال ہے۔ اور یہہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
کہ اوحی الی ربی فیہ الخ اس سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
سید المسلمین اور امام خیرہ متقین اور قائد الغر المحجلین ہیں اور اسمین ہرگز
کچھہ شک نہین ہوسکتا کہ ہر ایک صفت ان تینون اوصاف مین سے جناب
امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت اور امامت کو ثابت کرتی ہے اور

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے یہ جو فرمایا۔ اقوام قدر استعد دا
لنا من یومھم دسیظھرون اذا بلغت النفس منھا الخ اور
نیز یہ جو فرمایا وانہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علیّ الخ ان دونو
فقرون سے ظاہر وآشکار ہے کہ بعض اصحاب جناب رسول خدا اور اونکی
اہل بیت اتقیا صلے اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کے ساتھہ بغض وعداوت کرنے
پر آمادہ تھے اور آنحضرتؐ کی وفات کے وقت سے اپنی پرانی دشمنی اور کینہ
دیرینہ ظاہر کرنے لگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ پر جہوٹ باندہنا شروع
کیا اور لوگون نے اونکے افتراسازی کو قبول کر لیا اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ نے آیہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اون کے
حق مین تلاوت فرمائی اور واضح وظاہر ہے کہ جناب رسول خدا اور اُن کے
اہل بیت سے اظہار بغض وعداوت کا بوقت قرب وفات سرور کائنات
علیہ وآلہ الاف التحیات والتسلیمات شیخین اور اون کے اتباع سے واقع ہوا
ہے اگر حضرات اہل سنت یہ دعوے کرین کہ دشمن رسول خدا اور اونکے
اہل بیت کے بوقت قرب وفات رسول خدا کے شیخین اور اون کے
اتباع نہ تھے بلکہ سواے اون کے اور لوگ تھے تو اونکا نشان اور پتہ بتادین
کہ وہ کون سے صحابہ تھے سواے شیخین اور اونکے انصار واتباع کے جنہون نے
بوقت قرب وفات سرور کائنات کے حضرات اہل بیت علیہم السلام سے
اظہار بغض وعداوت کا کیا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر جہوٹ
باندہے۔ بہرکیف مطلوب اہل حق کا ثابت ومتحقق ہے۔ سید شہاب الدین احمد

کی توثیق عبقات الانوار میں دیکھو ستائیسویں دلیل میں ابن مغازلی سے مفصل روایت لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد فرمانے سے پہلے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے یہ فقرہ بھی فرمایا ہے ولکن علی بن ابی طالب انزلہ اللہ منی بمنزلتی منہ فرضی اللہ عنہ کما انا راضٍ منہ الی اخرہٖ رواہ ابن المغازلی اس روایت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم فرماتے ہین کہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے علی کو میرے لئے ایسا کہا ہے جیسا کہ مین ہون خدا ے تعالیٰ کے لئے یعنی علی مجھسے اسی مرتبہ اور منزلت پر ہے جس مرتبہ اور منزلت پر خدا کے سامنے مین ہون اب خیال کرنا اور سوچنا چاہئے کہ جناب رسالت مآب کی منزلت خدا ے تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ حضرت من جانب اللہ تمام خلقت کے حاکم ہیں اور تمام مخلوقات سے خدا کے نزدیک افضل اور اشرف اور ارفع اور اعلا درجہ پر ہین پس اسی طرح سے ضرور اور لازم ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جناب رسول خدا کی طرف سے تمام خلقت کے حاکم ہون اور تمام مخلوقات سے بعد جناب رسالت مآب کے افضل اور اشرف ہون پس جب یہ امر ثابت ہوگیا تو مولے کے معنی بنانے کچھ فائدہ نہ دین گے۔ اٹھائیسوین دلیل مین جناب آیۃ اللہ فی العلمین نے ابن کثیر شامی کی تاریخ سے اور کتاب خصائص نسائی سے یہ مضمون ثابت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اے لوگو میں تمہارا ولی ہون سب نے عرض

کی کہ بیشک درست ہے پھر حضرتؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور فرمایا
هذا ولی والمؤدی عنی وال اللهم من والاه وعاد اللهم من
عاداه اس حدیث سے بقرینۂ لفظ المؤدی عنی ظاہر ہے کہ مراد لفظ ولی سے
محب اور ناصر نہیں ہوسکتا بلکہ مراد اوس سے خلیفہ اور امام ہے حوالے
احکام از جانب جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کرے اور نیز ابن کثیر
نے اپنی تاریخ میں وارد کیا ہے کہ حجۃ الوداع میں فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی اس کے
بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ازین حدیث ظاہر
ست کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ ادائی کند از جانب
من مگر من یا علی وہرگاہ تادیہ از جانب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم منحصر در ذات شریف امیر المومنین علیہ السلام باشد نمی تواند شد کہ خلیفہ
وامام غیر آن جناب باشد چہ کار خلیفہ وامام ہمین ست کہ تبلیغ امور وتادیہ آن
از جانب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ بکند واین صفت عمدہ صفات
واہم شعایر خلیفہ ست وہرگاہ این صفت منحصر در جناب امیر المومنین علیہ السلام
باشد غیر ازان جناب چگونہ خلیفہ وامام می تواند شد۔ اونتیسوین دلیل مین فرماتے
ہین سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربیٰ مین لکھا ہے ۔
عن ابی الحمراء رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال نعمت کبرسنہ لواحد من سر فقاتہ لا احد ثنک ما سمعت
اذنای ورات عینای ۔ اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حتی دخل علی عائشه فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی
ابی بکر فدفعته فجاء حتی کان کرائی العین علم ان خبرہ دعی فخرج
من عندها حتی دخل علی حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب
فبعثت الی عمر فدفعته حتی اذا صار کرائی العین علم ان خبرہ
دعی فخرج من عندها حتی اذا دخل علی ام سلمة رضی الله عنها و
کانت من خیرهن قال ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی فدعته
ثم قال لی یا ابا الحمراء رح ایتنی بمائة من قریش و ثمانین من العرب
وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس
قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته بها ثم اقامهم مثل صف الصلوٰة
فقال معاشر الناس الیس الله اولی بی من نفسی یامرنی و
ینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست
اولیٰ بکم من انفسکم امرکم وانهاکم لیس لکم علی امر ولا نهی قالوا
بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاہ فهذا علی مولاہ
یامرکم وینهاکم مالکم علیه من امر ولا نهی اللهم وال من والاہ
وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذله اللهم انت
شهید لی علیهم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرات الصحیفة
علینا ثلاثا۔ ثم قال من شاء ان یقبله ثلاثا فقلنا نعوذ بالله و
برسوله ان نستقبله ثلاثا ثم ادرج الصحیفة وختمها بخواتیمهم
ثم قال یا علی خذ الصحیفة الیک فمن نکث فاتل بالصحیفة فاکون

انا خصیمہ ثم تلا هذہ الآیۃ ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شددوا علی انفسهم فشدد الله علیهم ثم تلا فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ الآیۃ۔ یہ حدیث شریف نص قاطع و برہان ساطع اس امر پر ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا مولی ہونا اس جناب کا اولی بتصرف ہونا ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت حاضرین کے سامنے بصراحت تمام ارشاد فرمایا کہ جس کے لئے خدا مولا ہے اور میں مولا ہوں اوس کیلئے علی مولا ہے وہ تمہیر حاکم ہے اور امر و نہی اُسکے لئے زیبا ہے تم اوسپر حکومت نہیں کرسکتے اور اوسپر امر و نہی تمہارے لئے جائز و درست نہیں ہے اور الویت بہ تصرف و امامت و ریاست کے یہی معنی ہیں کہ سید علی ہمدانی نے مودۃ القربے میں وارد کیا ہے عن فاطمہ علیہا السلام قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جس شخص کے امام ہیں اوس کے امام جناب امیر المومنین علیہ السلام ہیں اس حدیث کا سیاق مثل سیاق حدیث غدیر کے ہے اور نیز اور بہت سے احادیث نبویہ امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر دال ہیں بنا بر ان کوئی عقلمند اسپر ہرگز راضی نہو گا کہ حدیث غدیر میں مولے کے معنی سوائے امام کے اور کچھہ بنائی جائیں۔

اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم نے سید علی ہمدانی کی توثیق

اور اون کی تعریفین کتب اہل سنت سے نقل کی ہین دیکھو عبقات الانوار حصہ چہارم از حدیث غدیر صفحہ ۲۴۱۔

امام غزالی کے سوا اور بھی علمائے اہل سنت نے حدیث غدیر سے امامت جناب امیر کی ثابت کی ہی

حضرات ناظرین امام غزالی صاحب پر منحصر نہیں بلکہ بہت سے علماء اہل سنت ومحدثین وعظماء نے بڑے زور و شور سے اعتراف اور اقرار کیا ہے کہ حدیث غدیر سے امام اور خلیفہ ہونا امیرالمومنین علی مرتضے علیہ الصلوۃ والسلام کا ثابت ومتحقق ہے۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم فرماتے ہیں کہ ابوالمجد مجدالدین آدم جو کہ بلقب حکیم سنائے معروف ہیں اور جامی نے نفحات میں اُن کی کتاب حدیقہ "الحقیقہ" کی بہت تعریف لکھی ہے حدیقہ مین بمدح جناب امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نائب مصطفے بروز غدیر۔ کردہ بر شرع خود مراد امیر اور شیخ فریدالدین عطار ہمدانی نے تو بڑی تصریح اور توضیح سے بیان کیا ہے کہ جناب رسالت مآب نے علی مرتضے کو بحکم الہی اپنے ملک پر والی بروز غدیر مقرر فرمایا ہے چنانچہ مثنوی مظہر حق میں کہتے ہیں۔

اشعار

چون خدا گفتہ است درخم غدیر	بارسول اللہ ز آیات منیر
ایہاالناس این بود الہام او	زانکہ از حق آمدہ پیغام او

گفت رو کن با خلایق این ندا	نیست این نظم خود رسولم بر شما
ہر چہ حق گفتہ است من خود آن کنم	بر تو من اسرار حق آسان کنم
چونکہ جبرئیل آمد و بر من بگفت	من بگویم با شما راز نہفت
این چنین گفت ست قہار جہان	حق و قیوم و خدائے غیب دان
مرتضے والی دریں ملک من ست	ہر کہ این سر را نداند و زن است

پھر شیخ فرید الدین عطار کی توثیق اور تعریف لکھی ہے۔ نصر اللہ کابلی نے صواقع میں لکھا ہے۔ قال الشیخ الجلیل فرید الدین احمد بن محمد النیشا بورسنی من ابن یحمد ولم یومن باھل بیتہ فلیس بمومن۔ اجمع العلماء والعرفاء علی ذلک ولم ینکرہ احد اور شاہ عبد العزیز صاحب اپنے تحفہ کے گیارہویں باب میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت حب امیر و ذریۂ طاہرہ اورا از فرائض ایمان می شمارند حضرت فرید الدین احمد بن محمد نیشاپوری معروف بعطار در اشعار عربی می فرماید شعر

فلا تعدل باھل البیت خلقاً	فاھل البیت ھم اہل السعادۃ

پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں وفاضل نحریر و وزیر کبیر محمد بن طلحہ شافعی نے بایں امر کا اعتراف کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے بیان فرمانے سے ہر وہ چیز کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے واسطے ثابت تھے امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ثابت فرمائی ہے من جملہ اون کے اولی بمومنین و سید المومنین ہونا رسول خدا کا ہے پس علی بن ابی طالب کے لئے بھی اولی بمومنین و سید المومنین ہونا ثابت ہے

وهذه عبارة ابن طلحہ فی مطالب السئول فی مناقب آل الرسول
واما مواخاة رسول الله صلے الله علیه وسلم ایاه وامتزاجه به
وتنزیله ایاه منزلة نفسه ومیله الیه وایثاره ایاه فهذا بیانه فانّه
قد روی الامام الترمذی فی صحیحه بسنده عن زید بن ارقم
انه قال لما اخا رسول الله صلے الله علیه وسلم بین اصحابه جاءه
علیؑ تدمع عیناه فقال یا رسول الله اخیت بین اصحابک ولم تواخ
بینی وبین احد قال فسمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول
انت اخی فی الدنیا والاخرة۔ وروی بسنده ایضاً ان رسول
الله صلے الله علیه وسلم قال من کنت مولاه فعلی مولاه و
هذا اللفظ بمجرده رواه الترمذی ولم یزد علیه وزاد غیره
ذکره الیوم والموضع فذکر الزمان وهو عند عود رسول الله
صلے الله علیه وسلم من حجة الوداع فی الیوم الثامن عشر من
ذالحجة وذکر المکان وهو ما بین مکه والمدینه یسمی خماً فی غدیر
هناک فسمی ذلک الیوم یوم غدیر خم وقد ذکره علیه السلام
فی شعره الذی تقدم وصار ذلک الیوم عیداً وموسماً لکونه کان
وقتاً خص فیه رسول الله صلے الله علیه وسلم علیاً بهذه المنزلة العلیة
وشرفه بها دون الناس کلهم ونقل عن زاذان قال سمعت علیاً
فی الرحبه وهو ینشد الناس من شهد منکم رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم یوم غدیر خم وهو یقول ما قال فقام ثلاثة عشر

رجلاً فشهد وا انهم سمعوا رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلے مولاه زیاده تقریر نقل الامام ابو الحسن علی الواحدی فی کتابه المسمے باسباب النزول یرفعه بسنده الی ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك یوم غدیر خم فی علی ابن ابی طالب فقوله صلے الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلے مولاه قد اشتمل علی لفظة من وهی موضوعة للعموم فاقتضی ان کل انسان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مولاه کان علیؑ مولاه واشتمل علی لفظة مولیٰ وهی لفظه مستعملة بازاء معانٍ متعددة قد ورد القرآن الکریم بها فتارةً تکون بمعنی اولی قال الله تعالی فی حق المنافقین ماوٰکم النار هی مولٰکم معناه اولی بکم وتارةً بمعنی الناصر قال الله تعالی ذلك بان الله مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لهم معناه ان الله ناصر المومنین و ان الکافرین لا ناصر لهم وتارةً بمعنی الوارث قال الله تعالی ولکلٍ جعلنا موالی مما ترك الوالدان والاقربون معناه وراثاً وتارةً بمعنی العصبة قال الله تعالی وانی خفت الموالی من ورائے معناه عصبتے وتارةً بمعنی الصدیق والحمیم قال الله تعالے یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئاً معناه حمیم من حمیم وصدیق عن صدیقٍ وقرابة عن قرابةٍ وتارةً بمعنی السید المعتق وهو ظاهر

ہے اس سے لئے کہ ابن طلحہ شافعی نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ یہ حدیث آیہ
مباہلہ کے اسرار میں سے ہے کیونکہ جب جناب امیر المومنین بہ نص آیہ موصوفہ
نفس رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار پائی تو جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کے لئے حدیث غدیر کے ارشاد فرمانے سے
ہر وہ چیز عموماً ثابت کی جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کے واسطے ثابت تھی
منجملہ اون امور کے جو جناب رسول خدا کے واسطے جمیع مومنین پر ثابت ہیں
ایک اون میں سے اولیٰ بہ تصرف ہونا مومنین کے نفوس اور اموال مین
ہے اور دوسرا امر وجوب اتباع وانقیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا ہے تمام
اوامر ونواہی میں پس امیر المومنین علیہ السلام کیواسطے بھی یہ دونوں امر
ثابت ہوئے اور یہ عین امامت وخلافت ہے غیر کے لئے نہیں ہوسکتی اور
نیز ابن طلحہ نے اس امر کی تصریح کردی ہے کہ منجملہ اُن امور کے جو جناب
سرور کائنات کے لئے مومنین پر ثابت ہیں اولی ہونا مومنین کا ہے اور
اولویت اور سرداری اونکے عین امامت ہے نیز ابن طلحہ نے اس امر کا اعتراف
کیا ہے کہ یہ مرتبہ نہایت بزرگ اور یہ درجہ بہت بڑا ہے کہ جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وآلہ نے امیر المومنین علیہ السلام کو اوس رتبہ اور درجہ کے ساتھ
خاص کیا نہ کسی غیر کو یہ فقرہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت پر
بکمال تصریح دلالت کرتا ہے۔ علاوہ ان سب امور کے ابن طلحہ نے اس امر
کی بھی تصریح کردی کہ روز غدیر روز عید وموسم سرور ہے دوستان علی کے
واسطے۔ اس مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے ابن طلحہ کی توثیق

واذا کانت وارادة لهذه المعانی فعلی ایها حملت اما علی کونه اولی کما ذهب الیه طائفة او علی کونه صدیقا حمیما فیکون معنی الحدیث من کنت اولی به او ناصرا او وارثا او عصبة او حمیما او صدیقه فان علیا منه کذلک وهذا صریح فی تخصیصه لعلی بهذه المنقبة العلیة وجعله لغیره کنفسه بالنسبة الی من دخلت علیهم کلمة من التی هی للعموم بما لم یجعله لغیره ولیعلم ان هذا الحدیث من اسرار قوله تعالیٰ فی آیة المباهلة قل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم والمراد نفس علی علی ما تقدم فان الله جل وعلا لما قرن بین نفس رسول الله صلی الله علیه وسلم وبین نفس علی وجمعهما بضمیر مضاف الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اثبت رسول الله صلی الله علیه وسلم لنفس علی بهذا الحدیث ما هو ثابت لنفسه علی المومنین عموما فانه اولی بالمومنین وناصر المومنین وسید المومنین وکل معنی امکن اثباته مما دل علیه لفظ الولی لرسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقد جعله لعلی علیه السلام وهی مرتبة سامیة و منزلة شاهقة ودرجة علیة ومکانة رفیعة خصصه صلی الله علیه وسلم بها دون غیره فلهذا صار ذلک الیوم عید موسم سرور لاولیائه۔ اس عبارت سے بخوبی ظاہر و آشکار ہے کہ حدیث غدیر سے امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت و متحقق

اور ربیع طبقات اسنوی سے اور طبقات اسدی سے نقل فرمائی ہے دیکھو عبقات الانوار فی اثبات امامت الائمۃ الاطہار۔ پھر فرماتے ہیں کہ یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی نے تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمۃ میں جس سے کہ ابن حجر صواعق میں اور سید سمہودی جواہر العقدین میں بہت سی روایات نقل کرتے ہیں لکھا ہے۔

اتفق علماء السیر ان قصۃ الغدیر کانت بعد رجوع النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ وکانوا مائۃ وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلے اللہ علیہ وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ وذکر ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لما قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار وبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفہری واتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد انک امرتنا ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک ذلک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک وفضلتہ علی الناس وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیٔ منک او من اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الذی لا الہ الا ہو انہ من اللہ

والبيت فی قلبها ثلاث فقال الحارث بن ... وهو يقول اللهم ان كان ما
يقول محمد حقا فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب
اليم قال فو الله ما بلغ ناقته حتى رماه الله بحجارة من السماء فوقع
على هامته فخرج من دبره ومات وانزل الله تعالى سأل سائل بعذاب
واقع للكافرين ليس له دافع فاما قوله من كنت مولاه فعلى مولاه فقال
علماء العربية لفظ المولى يرد على وجوه احدها بمعنى المالك ومنه
قوله تعالى ضرب الله مثلا عبدا مملوكا لا يقدر على شىء وهو كل
على مولاه اى على مالك رقه والثانی بمعنى المعتق والثالث بمعنى
المعتق بفتح التاء والرابع بمعنى الناصر ومنه قوله تعالى ذلك بان
الله مولى الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم اى لا ناصر
لهم والخامس بمعنى ابن العم قال الشاعر شعر مهلا بنی عمنا مهلا
موالينا لا تنبشوا بيننا ما كان مدفونا وقال اخر هم الموالی وقد حنقوا
علينا وانا من لقائهم لزور وحكى صاحب الصحاح عن ابی
عبيدة ان قائل هذا البيت عنى بالموالی بنی العم قال وهو كقوله
ثم يخرجكم طفلا والسادس الحليف قال الشاعر موالی حلف
لا موالی قرابة ولكن قطينا يسألون الاتاويا يقول هم حلفاء لا
ابناء عم قال فی الصحاح واما قول الفرزدق ولو كان عبد الله
مولى هجوته ولكن عبد الله مولى مواليا فلان عبد الله بن ابی
اسحاق مولى الحضرميين وهم حلفاء بنی عبد شمس بن عبد مناف

والحليف عند العرب مولى وانما نصب المولى لانه نزله الى محل
الضرورة وانما الغرلمزن مولى لانه يجعله بمنزلة اخيه اعنى الذى
لا ينصرف والتابع المولى بمنان الجاريه فحيازة الميراث وقد
كان ذلك فى الجاهلية ثم نسخ باية المواريث والثامن الجار وانما
سمى بذلك لماله من الحقوق بالمجاورة والتاسع السيد المطاع و
هو المولى المطلق قال فى الصحاح كل من ولى امر احد فهو وليه والعاشر
بمعنى الاولى قال الله تعالى فاليوم لا يؤخذ منكم فدية ولا من
الذين كفروا ماوىكم النار هى مولىكم اى اولى بكم الى ان قال
بعد ذكر عدم جواز ارادة غير الاولى من المعانى والمراد من الحديث
الطاعة المخصوصة فتعين العاشر ومعناه من كنت اولى به من نفسه
فعلى اولى به وقد صرح بهذا المعنى الحافظ ابو الفرج يحيى بن سعيد
الاصبهانى فى كتابه المسمى بمرج البحرين فانه روى هذا الحديث
باسناده الى مشايخه وقال فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيد على وقال من كنت وليه واولى به من نفسه فعلى وليه فعلم
ان جميع المعانى راجعة الى الوجه العاشر ودل عليه ايضا قوله عليه السلام
الست اولى بالمومنين من انفسهم وهذا نص صريح فى اثبات امامته
وقبول طاعته وكذا قوله صلى الله عليه واله وسلم وادر الحق معه
حيث دار فيه دليل على انه ماجرى خلاف بين على وبين احد
من الصحابة الا والحق مع على وهذا باجماع الامة الا نرى

ان العلماء استنبطوا احکام البغاة من وقعة الجمل وصفین وقد کثرت
الشعراء فی یوم غدیر خم فقال حسان بن ثابت - ینادیهم یوم الغدیر
نبیهم بخم فاسمع بالرسول منادیا وقال فمن مولاکم و ولیکم
فقالوا ولم یبدوا هناک التعامیا - الٰهک مولانا وانت ولینا ولم تلق
منا لک فی الولایة عاصیا فقال له قم یا علی فاننی رضیتک
من بعدی اماما وهادیا فمن کنت مولاه فهذا ولیه فکونوا له
انصار صدق موالیا - هناک دعا اللهم وال ولیه وکن للذی
عادی علیا معادیا ویروی ان النبی صلی الله علیه وسلم لما سمعه
ینشد هذه الابیات قال له یا حسان لا تزال مؤیدا بروح القدس
ما نصرتنا او نافحت عنا بلسانک وقال قیس بن سعد بن عبادة
الانصاری وانشدها بین یدی علی بصفین قلت لما بغی العدو
علینا حسبنا الله ونعم الوکیل وعلی امامنا وامام لسوانا - اتی به
التنزیل یوم قال النبی من کنت مولاه - فهذا مولاه خطب
جلیل انما قاله النبی علی الامة حتم ما فیه قال وقیل - و
قال الکمیت نفی عن عینک الارق الهجوعا وهما یمتری عنها الدموعا
لدی الرحمن یشفع بالمثانی فکان لنا ابو حسن شفیعا ویوم الدوح
دوح غدیر خم ابان له الولایة لو اطیعا ولکن الرجال تبایعوها
فلم ار مثلها خطرا مبیعا ولهذه الابیات قصة عجیبة حدثنا
بها شیخنا عمر بن رضا الموصلی رحمه الله تعالی قال انتقد بعضهم

هذه الابیات وبات متفکراً فرأی علیاً کرم الله وجهه فی المنام فقال لہ اعد علی ابیات الکمیت فانشدہ ایاها حتی بلغ الی قوله خطراً مبیعًا فانشد علی بیتا اخرا من قوله زیادة فیها ابیات

فلم ار مثل ذاک الیوم یوماً ۔ ولم ار مثله حقاً اضیعاً

فانتبهه الرجل مذعوراً ۔ وقال السید الحمیری

یا بایع الدین بدنیاه ۔ لیس بهذا امر الله

من ابغضت علیا الرضا ۔ واحمد قد کان یرضاه

من الذی احمد من بینهم ۔ یوم غدیر الخم ناداه

اقامه من بین اصحابه ۔ وهم حوالیه فسماه

هذا علی بن ابی طالب ۔ مولی لمن قد کنت مولاه

فوال من والاه یا ذا العلا ۔ وعاد من قد کان عاداه

وقال بدیع الزمان ابو الفضل احمد بن الحسین الهمدانی یا دار منتجع الرسالة ۔ بیت مختلف الملائک ۔ ابیات

یا ابن الفواطم والعواتک	والترائک والارائک
انا حایک ان لم اکن	مولا ولائک وابن حائک

دیکھو حضرات ناظرین سبط ابن الجوزی نے اس عبارت سراسر متانت میں پورا پورا اعتراف اور اقرار اس امر کا بے دھڑلے سے کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کو خم غدیر میں اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے اور نیز انہو

نے اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نقل کی ہین جن سے ظاہر و عیان
ہے کہ مولی کے معانی مین سے اس حدیث مین امام اور ہادی ہی مراد ہین
اور نیز اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ جناب سرور انام صلے اللہ علیہ وآلہ الکرام
نے حسان بن ثابت کی زبانی اشعار مذکورہ سنکر او سکو دعا دی۔ اور نیز
سبط ابن الجوزی نے اشعار قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ
کے نقل کی ہیں جن سے امامت امیر المومنین علیہ السلام کہ بحدیث غدیر
بحکم جناب رب قدیر ثابت و ظاہر و آشکار ہے اور نیز اونہون نے اشعار
کمیت کے وارد کئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے روز غدیر خم ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی ظاہر فرمائی ہے
لیکن لوگون نے اس معاملہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اطاعت نہ کی بلکہ ولایت علی علیہ السلام کو فروخت کر دیا۔ توثیق کمیت اور
سبط ابن الجوزی کے عبقات الانوار مین ملاحظہ فرمائیے۔ پھر جناب آیۃ اللہ
فی العلمین فرماتے ہیں کہ علامہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی نے
بھی اپنی کتاب کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب میں اس امر
کا اقرار اور اعتراف کر لیا ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی تولیت
اور استخلاف پر دال ہے۔ چنانچہ کہتے ہین قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ والہ وسلم لعلی لو کنت مستخلفاً احداً لم یکن احداً حق
منک وھذا الحدیث وان دل علی عدم الاستخلاف لکن
حدیث غدیر خم دال علی التولیۃ وھی الاستخلاف وھذا

الحدیث اعنی حدیث غدیر خم ناسخ لانه کان فی اخر عمرہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حدیث غدیر استخلاف اور تولیت جناب امیر پر دال ہے علامہ گنجی شافعی نے صاف صاف اقرار او ر اعتراف کر لیا ہے کہ اگرچہ حدیث لوکنت مستخلفا احدا الخ یکن احداحق منک سے عدم استخلاف پایا جاتا ہے لیکن حدیث غدیر سے تولیت اور استخلاف ثابت ہے اور حدیث غدیر حدیث لوکنت الخ کے لیے ناسخ ہے کیونکہ حدیث غدیر آنحضرتؐ نے آخر عمر میں فرمائی ہے۔ نیز سعید الدین فرغانی نے بکمال توضیح و تصریح ثابت کیا ہی کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی امامت پر تصریحا دلالت کرتی ہیں فرغانی نے ابن فارض کے قصیدہ تائیہ کی شرح میں اس امر کو ثابت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے ارشاد فرمانے سے امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا وصی اور اپنے نفس مبارک کے قایم مقام مقرر فرمایا ہے چنانچہ اس شعر کی شرح میں لکھا ہے شعر

واوضح بالتاویل ما کان مشکلا	علیٌ بعلم ناله بالوصیة

وکان اهل البیت مبتدا امه ون الخبیر تعدبرہ وبیان علی کرم اللہ وجہه وایضاحه بتاویل ما کان مشکلا من الکتاب والسنة بواسطة علم ناله بان جعله النبی صلی اللہ علیه وسلم وصیة و قایما مقام نفسه بقوله من کنت مولاہ فعلی مولاہ وذلک کان یوم غدیر خم علی ما قال کرم اللہ وجهه فی جملة ابیات منها

قوله ابیات

فاوصانی النبی علی اختیار	لامته رضی منه بحکمی
واوجب لی ولایته علیکم	رسول الله یوم غدیر خم

وغدیر خم ماء علی منزل من المدینة علی طریق یقال ۲ من جملة الفضائل التی لا تحصی خصه بها رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فورثها منه علیه الصلوٰة والسلام۔ اور نیز فرغانی نے شرح قصیدہ تائیہ میں کہا ہے واما جصة علی بن ابی طالب کرم الله وجهه العلم والکشف وکشف معضلات الکلام العظیم والکتاب الکریم الذی هو من اخص معجزاته صلی الله علیه وآله وسلم باوضح بیان بما ناله بقوله صلی الله علیه وسلم انا مدینة العلم وعلی بابها وبقوله من کنت مولاه فعلی مولاه مع فضائل اخر لا تعد ولا تحصی اس عبارت سے ظاہر و آشکار ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے لئے علم اور کشف معضلات قرآن مجید حاصل ہوا ہے جو کہ جناب رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کے اخص معجزات مین سے ہے بحدیث غدیر وحدیث انا مدینة العلم وعلی بابها اس کے بعد فرغانی اور اوس کی کتاب کی تعریفین تحریر فرمائی ہین۔ نیز تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی نے ابن زولاق سے نقل کیا ہے کہ جناب رسالتمآب صلے الله علیہ وآلہ نے روز غدیر بسوے جناب امیر علیہ السلام عہد کیا اور اونکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا چنانچہ کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والاثار مین کہا ہے قال ابن زولاق وفی یوم

۲ الان طریق المتباوز الی مکة کان هذا البیان لعلم الخاص بالوصیة۔

ثمانیة عشر من ذی الحجہ سنة اثنین وستین وثلاثمایة وھو یوم الغدیر یجتمع خلق من اھل مصر والمغاربة ومن تبعھم للدعاء لانہ یوم عید لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد الی امیر المومنین علی بن ابی طالب فیہ واستخلفہ فاعجب المعز ذلک من فعلھم وکان ھذا اول ما عمل بمصر۔ اس عبارت سے ظاہر وعیان ہے کہ حسب تحریر ابن زولاق روز غدیر روز عید ہے۔ باین وجہ کہ اس دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کی طرف عہد کیا ہے اور اونکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ پھر اس تمام مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے مقریزی اور ابن زولاق کی توثیقین اور تعریفین کتب اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں۔ شہاب الدین دولت آبادی نے بھی ہدایۃ السعداء مین تصریح کی ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر کی نیابت وخلافت پر دال ہے اور اوس سے لزوم اطاعت اور اتباع امیر علیہ السلام کا ثابت ہوتا ہے چنانچہ چودھوین ہدایت مین کہتے ہیں نکتہ ودقیقہ اینجا آن بود چون درخیر القرون آفتاب رسالت تابان وروشن ست درحالت غروب علی ولی مقابل خود کالبدر المنیر للشمس نائب خود داشتہ یا علی انت منی بمنزلة ھارون من موسی ولا نبی بعدی۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تا انقراض عالم ہر مومن ایمان دبر تو اعتقاد دارند انتہی نقلاً عن نسخة عتیقة اس عبارت سے بالتصریح معلوم اور ظاہر ہوا کہ مفاد حدیث منزلت وحدیث غدیر کا یہ ہے کہ نیابت اور خلافت جناب رسالتمآب کے خیا

امیرالمومنین علیہ السلام کو حاصل تھی۔ اور نیز اونھون نے جوذخیرہ ہدایہ میں کہا ہی الجلوۃ الثالثۃ فی نکات البیعۃ بدانکہ ید بمعنی قبض ست یعنی قبض وقبضہ ید بر دست پیر فرو ختم تا ذوالید پیر باشد و اطاعت لازم شود اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سر این معنی ست وید بمعنی ملک یعنی خود را بر دست پیر فروختم تا بر نعمت و دولت کہ ترا رسد از پیر تصور کنی وہرچہ در ملک تو آید از پیر دانی واز فرزندان او دریغ نداری العبد وما فی یدہ ملک لمولاہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ شاہد این حال انتہی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حدیث غدیر اس امر پر دلیل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام مالک واجب الاطاعت تھے اور نیز ہدایۃ السعدا میں کہا ہے بدانکہ چون مصطفیٰ ع بمحل خوندکار ست وعلی ولی نیز بجاے خوندکار از انکہ استاد شریعت ومرشد طریقت ست من کنت مولاہ شاہد صادق ست انتہیٰ۔ اس عبارت سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حدیث غدیر اس امر پر دال ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے استاد شریعت و مرشد طریقت بمحل خوندکار یعنی صاحب الامر وصاحب فرمان لازم الاطاعۃ تھے وھذا ھو المطلوب۔ اس کے بعد فرماتے ہین کہ شہاب الدین احمد جو اکابر ائمہ اہل سنت مین سے ہے اوس نے مولیٰ کے معنی سید کے لئے ہین اور اسکو ترجیح دی ہے اور اس امر کو بعض اہل علم سے نقل کر کے کہا ہی کہ تصدیر این قول بقول آنحضرت الستم تعلمون انی اولی بالمومنین تائید این قول یعنی قول بعض اہل علم کہ مولیٰ را بسید تفسیر کردہ می نماید

وفی ھذا کفایۃ لاھل الدرایۃ اور شیخ جلال الدین خجندی سے نقل
کیا ہے کہ مولی کے معنی اس حدیث میں سید و مطاع و اولی کے ہیں پس ان
دونو معنون کے مطابق امر باطاعت و احترام اور اتباع علی بن ابی طالب
علیہ السلام کا لازم اور واجب ہوگا۔ اور اسی مرام و مقصود کی تائید میں ابو الفتح
اصفہانی کی کتاب مرج البحرین مین سے ایک حدیث اونہون نے نقل کی
ہے کہ اوس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث شریف مین مولی بمعنی اولی ہے
پھر جناب آیۃ اللہ فی العالمین فرماتے ہیں۔ و علامہ محمد بن اسمٰعیل الامیر الیمانی
کہ سابقاً بنباہت و عظمت و جلالت شان و علو قدر وسمو فخر او دریافتی

در کتاب روضہ ندیہ شرح تحفہ علویہ بعد ذکر طرق عدیدہ حدیث غدیر گفتہ
وتکلم الفقیہ حمید علی معانیہ واطال ونقل بعض ذلک فقال
رحمہ اللہ منہا فضل العترۃ علیہم السلام ووجوب رعایتہ
حقھم حیث جعلھم احد الثقلین الذین یسال عنہما واخبر
بانہ سال لھم اللطیف الخبیر وقال فاعطانی یعنی استجاب
لدعائہ فیھم ناصرھما ناصری وخاذلھما خاذلی وولیھما ولی
وعدوھما لی عدو وھذا یقتضی بانھم قائلون بالصدق وقائلون
بالحق لانہ قد جعل ناصرھما یعنی الکتاب والعترۃ ناصرا لہ علیہ السلام
وخاذلا لھما خاذلا لہ ونصرتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجبۃ
وخذلانہ حرام عند اھل الاسلام فکذلک یکون حال العترۃ
الکرام علیہم السلام وھذا یوجب انھم لا یتفقون علی ضلال

ولا يدينون بخطاء اذ لو جاز ذلك عليهم حتى يجمعهم كان نصرهم
جزاء او خذلانهم فرهنا وهذا لا يجوز لان خبره فيهم عام
يتناول جميع احوالهم ولا يدل دليل على التخصيص و زاده بيانا و
ارد فه برهانا بقوله وولينهما لي ولي وعدوهما لي عدو وهذا
يقتضي كونهم على الصواب وانهم ملازمون الكتاب حتى لا يحكمون
بخلافه وفيه اجلى دلالة على ان اجماعهم حجة يجب الرجوع
اليها حيث جمع الرسول صلى الله عليه واله وسلم بينهم وبين الكتاب
وفيها دفى حبة تمعنتير في عطب معاوية ويزيد واتباعهم واشاعهم
من سائر النواصب الذين جهدوا في عداوة العترة النبوية و
السلالة العلوية ومنها قوله اخذ بيده ورفعها وقال من كنت مولاه
فهذا مولاه والمولى اذا اطلق من غير قرينة فهم منه انه المالك
المتصرف واذا كان في الاصل يستعمل لمعان عدة منها المالك
للتصرف ولهذا قيل هذا مولى القوم سبق الى الافهام انه المالك
للتصرف في امورهم ومنها الناصر قال تعالى ذلك بان الله مولى
الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم ومنها بمعنى ابن العم
قال الله تعالى واني خفت الموالي من ورائي اراد بني العم
بعدي ومنها بمعنى المعتق والمعتق ومنها بمعنى الاولى قال تعالى
ماواكم النار هي مولاكم اي اولى بكم وبعد ابكم وبعد فلو لم
يكن السابق الى الافهام من لفظة مولى السابق المالك للتصرف

لكانت منسوبته الى المعانى كلها على سواء وحملنا ها عليها جميعًا الا ما يتعذر فى حقه عليه السلام من المعتق والمعتق فيدخل فى ذلك المالك للتصرف والاولى المفيد ملك التصرف على الامة و اذا كان اولى بالمومنين من انفسهم كان اماما وتفصيل ذلك مودع فى موضعه ومنها قوله صلى الله عليه واله وسلم من كنت وليه فهذا وليه والولى المالك للتصرف بالسبق الى الفهم وان استعمل فى غيره وعلى هذا قال صلى الله عليه وآله وسلم السلطان ولى من لا ولى له يريد ملك التصرف فى عقد النكاح يعنى ان الامام له الولاية فيه حيث لا عصبة ثم لو سلمنا احتمال الولى لغير ما ذكرناه عليهم فهو كذلك يجب حمله على الجميع بناء على ان كل لفظة احتملت معنيين بطريقة الحقيقة فانه يجب حملها عليهما الجمع اذا لم يدل دليل على التخصيص ومنها قوله اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وهذا يشهد بفضل على عليه السلام وبراته من الكبائر حيث دعا النبى الى الله بان يوالى من والاه و يعادى من عاداه ولو جاز ان يرتكب كبيرة لوجبت معاداته و متى وجبت معاداته لم يكن الله ليعادى من عاداه كما لا يعادى من عادى مرتكبى الكبائر بل هو من اوليائه فى الحقيقة فلما قضى صلى الله عليه واله وسلم بانه يعادى من عاداه مطلقا من غير تخصيص دل على حالة لا يقارف فيها كبيرة فبهذا يظهر ان

معاویہ قد عاداہ اللہ علی الحقیقۃ لان المعلوم بلا مرتیہ بانہ کان معادیاً لعلی علیہ السلام ومن عاداہ اللہ انزلہ اللہ دار عذابہ وھی دار البوار جھنم یصلونھا وبئس القرار ومن کان حلہ واللہ کیف یجوز الترحم علیہ التولی لہ لو حمی الاصبار وخبث الظواھر والسرایر والانحراف عن العترۃ الاطھار وامام الابرار ولو لم یرو الاحادیث الغدیر فی مناقب علی علیہ السلام لکفی فی رفع درجۃ وعلو منزلۃ وقضی لہ بالفضل علی سایر الصحابۃ انتھی کلامہ رحمہ اللہ مع اختصار منہ۔ فقیہ حمید کی یہ عبارت اس امر کو صاف صاف ظاہر وعیاں کرتی ہے کہ حدیث غدیر سے بوجوہ عدیدہ امامت و خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت و متحقق ہے۔ پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے بھتیجے مولوی محمد اسماعیل صاحب نے جنکو ایک جم غفیر اور جماعت کثیر اہل ہند میں سے اپنا پیر و مرشد اور مقتدا جانتے ہیں اور انکو تیرھوین صدی مین مجدد بن مانتے ہین اپنے اوس رسالہ مین جو کہ اونہون نے حقیقت امامت کے بیان مین تصنیف کیا ہے بخوبی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی امامت پر دلالت کرتی ہے جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے عبقات الانوار مین وہ ساری عبارت نقل فرمائی ہے اخیر اوسکا یہ ہے وز انجملہ است ثبوت ریاست یعنی چنانچہ انبیاء اللہ را بنسبت امت یک نوعے از ریاست ثابت ہست کہ بملاحظہ ہمان ریاست ایشان را امت دین

رسول می گویند و این رسول را رسول این امت و در بسیارے از امور دنیویہ
ہم تصرف رسول در ایشان جاریست کما قال اللہ تعالیٰ النبی اولیٰ بالمومنین
من انفسھم و در مقدمات اخرویہ ہم ولایت او ثابت قال اللہ تعالیٰ
فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا
ہمچنین امام راہم در دنیا و آخرت مثل این ریاست بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت
ہست قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الستم تعلمون انی اولی
بالمومنین من انفسھم قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی
مولاہ وقال اللہ تعالیٰ ویوم ندعو کل اناس بامامھم وقفوھم
انھم مسئولون قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم انھم مسئولون عن
ولایۃ علی انتھے۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں واز آخر این عبارت بکمال وضوح وظہور کالنور علی قلل الطور
روشن ہست کہ حدیث غدیر دلالت بر امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام
وارد زیرا کہ دہلوی اسماعیل حدیث غدیر را دلیل این معنی گردانیدہ کہ چنانچہ جناب
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را بہ نسبت امت خود نوعے از ریاست
ثابت ہست کہ بلاحظہ ہمان ریاست ایشان را امت آنحضرت می گویند و آنحضرت
را رسول این امت در بسیاری از امور دنیویہ ہم تصرف آنحضرت جاریست و در
مقدمات اخرویہ ہم ولایت او ثابت ہمچنین امام را در دنیا و آخرت مثل این
ریاست بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت ہست پس ہر گاہ حدیث غدیر دلیل ثبوت
ریاست مثل ریاست جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و دلیل جریان

تصرف آنحضرت در بسیاری امور دنیویہ امت باشد این عین دلالت بر امامت و خلافت است۔

مقولہ زائر

اسمین کچھہ شک نہین کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے کوئی دقیقہ ثبوت مین باقی نہین چھوڑا جو شخص انصاف کی نظر سے ان ہر سہ مجلدات حدیث غدیر کو پڑھے اور غور و تامل سے سمجھے اور اباؤاجداد کی تقلید کو مد نظر نرکھے بلکہ تحقیق حق اسکو منظور نظر ہو اور خدا و رسول کے احکام کی بجا آوری بھی بدل چاہتا ہو تو اوسپر یقیناً و حتماً حقیت مذہب امامیہ کی صاف صاف ظاہر و عیان و منکشف ہو جائے گی بعونہ تعالیٰ شانہ۔

اس مقام پر اس حقیر سراپا تقصیر کو ایک حنفی عالم کا قول یاد آگیا حضرات ناظرین جب یہ کمترین بعہدہ مدرسی اول ہائے سکول گجرات پنجاب مین مقرر تہا ان ایام مین میری ملاقات کے لئے ایک حنفی عالم آئے جنکا نام نامی عالم شاہ تہا اون سے ہر طرح کی گفتگو ہوئی یہان تک کہ مذہبی ذکر تذکرہ بہی ہوا مین نے اونکو مجلد دوم حدیث غدیر دیکر کہا کہ آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرماوین وہ صاحب کتاب لیکر چلے گئے آٹھہ پس دن کے بعد پہر تشریف لائے اور مجھسے کہا کہ مجھے تحقیق حق منظور نظر نہین مین شیعہ ہونا نہین چاہتا اور اس کتاب کو دیکھکر کوئی آدمی جو کہ اچھی طرح اسکو سمجھہ لے سنی نہین رہ سکتا بلا مبالغہ یہ ہے کہ جو اعتراض یا شبہہ میرے ذہن مین

آیا میں نے اسکا جواب باصواب اسی کتاب میں پالیا آپ مجکو اس کتاب کے دیکھنے سے معاف رکھیں فی الحقیقت جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے کوئی شبہ اور کوئی اعتراض باقی نہین چھوڑا جسکا جواب شافی نہ دیا ہو اور ثبوت مدعا میں اسقدر کثرت سے دلائل متینہ و براہین رہینہ بیان کئے ہین کہ مافوق انکا متصور نہین۔ مجلد اول مین اس حدیث شریف کا تواتر ثابت کیا ہے اور منکرین کو جواب دئے ہیں مجلد دوم وسوم مین وجوہ استدلال رقم فرماے ہیں اور جن جن علماء و محدثین کی روایتیں یا عبارتین اپنے مدعا پر دلائل اور براہین کے لئے نقل فرماتے ہین اون علماء او محدثین کی توثیق بخوبی ساتھ کے ساتھ ہی کرتے جاتے ہیں غرض کوئی گرفت کی جگہ باقی نہین رکھی اور جس امر کو ثابت کیا ہے اوسکا ثبوت کماحقہ کردیا ہے یہانتک کہ اب کسی کو مجال انکار باقی نہین رہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ

اے حضرات ناظرین اسمیں ہرگز کسی طرح کا شک اور شبہ نہیں بلکہ مثل روز روشن یہ ظاہر و آشکار ہے کوئی مسلمان اسکا انکار نہین کرسکتا لاریب حدیث غدیر متواتر اور صحیح اور قطعی الصدور ہے جسطرح سے قرآن شریف ہر مسلمان کے نزدیک یقیناً منزل من اللہ اور کلام الٰہی ہے اوسی طرح سے یہ حدیث شریف جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی مولائت و امارت و امامت و خلافت پر نص صریح ہے یقیناً اور قطعاً اور حتماً کلام جناب رسالت پناہی ہے جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین اعلا اللہ مقامہ نے مجلد اول حدیث غدیر میں تواتر اس حدیث شریف کا ایسی طرح ثابت کیا کہ جاے دم زدن باقی نہین رہی۔

ملاحظہ فرمائے کہ شیخ سلیمان بن خواجہ کلان قندوزی بلخی حنفی المذہب نقشبندی
المشرب اپنی کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی کے تیسویں صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں
وفی المناقب اخرج محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ خبر غدیر خم من خمسۃ وسبعین
طریقاً۔ وافرد لہ کتابا سماہ کتاب الولایہ۔ یعنی مناقب میں ہے کہ محمد بن جریر الطبری
صاحب تاریخ نے حدیث غدیر کو پچہتر طریق سے روایت کیا ہے اور اوسکے
طرق کیواسطے جداگانہ ایک کتاب لکھی ہے اور اسکا نام کتاب الولایت رکھا ہے
پھر صاحب ینابیع المودۃ لکھتے ہیں ایضاً اخرج خبر غدیر خم ابو العباس
احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ وافرد لہ کتابا وسماہ الموالاۃ و
طرقہ من مائۃ وخمس طریق۔ یعنی نیز اخراج کیا ہے ابو العباس احمد بن محمد
بن سعید بن عقدہ نے حدیث غدیر کا ایک سو پانچ طریقہ سے اور اوسکے طرق
کے بیان میں جداگانہ ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام کتاب الموالاہ رکھا ہے اور
نیز کہتے ہیں حکی العلامہ علی بن موسیٰ وعلی بن محمد ابی المعالی الجوینی الملقب بہ
امام الحرمین استاد ابی حامد الغزالی رحمہما اللہ یتعجب ویقول رایت مجلدا
فی بغداد فی ید صحاف فیہ روایات خبر غدیر خم مکتوبا علیہ المجلدۃ
الثامنۃ والعشرون من طرق قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ
فعلی مولاہ ویتلوہ المجلدۃ التاسعۃ والعشرون یعنی امام الحرمین استاد
ابو حامد غزالی رحمہما اللہ کی حکایت لکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ مین نے بغداد میں ایک مجلد کتاب ایک کتاب فروش کے ہاتھ مین دیکھی
اوسمین حدیث غدیر خم کی روایتین تھین اور اوسپر لکھا ہوا تھا کہ اٹھائیسوین

جلد ہے حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
کے طرق کے بیان مین اور اس سے آگے اونتیسوین جلد اس کے ساتھ ملحق
کی جائے گی اقول اب اسیر اس حدیث شریف کے طرق کی کثرت کو اور
اسکے تواتر اور اس کی شہرت اور وثوق اور صحت کو خیال کر لیجئے۔

اب اس مضمون ہدایت مشحون کے خاتمہ مین یہ کمترین اقل الحاج والمعتمرین
ابوالقاسم مقرب علی النقوی زائر جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ
الطیبین الطاہرین اپنا ایک قصیدہ غدیریہ بمدح جناب مولاے مومنین
سید الوصیین علیہ الصلوٰۃ والسلام بجذف صدر و عجز وارد کرتا ہے تاکہ مومنین
بایقین و غلامان آل طاہا ویسین کی آنکھون کو نور اور دلون کو سرور
حاصل ہو۔

مطلع ثانی

رسول پاک و علی دونون ہین خدا کی نور	کیا ہے دونون نے اک نور ایزدی سے ظہور
وہ ہیں حبیب خدا اور یہ ولی خدا	وہ ہیں رسول صمد یہ ہیں امام غیور
وہ خاتم الرسل اور یہ وصی اول ہیں	وہ خیر خلق امیر عرب یہ ہیں مشہور
وہ ہیں رسول امین اور یہ ہیں امام مبین	وہ فخر لاکھ شموس اور یہ رشک لاکھ بدور
نبی ہیں مسند امت علی ہیں ملک دین	نبی شفیع علی ذو لوا بروز نشور
قسم خدا کی نبی و علی میں فرق نہیں	حدیث لحمک لحمی مین بھی یہ ہی مذکور

لہ قال رسول اللہ انت انا و علی من نور واحد فانظر فی کتب الاحادیث

نبی علی کو جو دو دیکھتا ہے ہی احول
جو انکے رتبہ سے ہی جاہل ہے وہ بالکل کور

لکھا ہے حضرت آدم تھے آب و گل میں ابھی
لوائے نور نبی و علی تھا بس منشور

خدا نے دونوں کو اک نور سے بنایا ہے
مثال شمس ہے روشن یہ از حدیث نور

انہیں کی وجہ سے حق نے جہان کیا پیدا
طفیل انکے ہوا ہے ہر ایک شئے کا ظہور

یہ دونو بھائی ہیں رب کریم کے پیارے
یہ دونو بھائی ہیں مقبول بارگاہ غفور

یہ دونو باعث ایجاد آفرینش ہیں
نہ ہوتے یہ تو نہ ہوتے کوئی بھی شئے مذکور

سوائے حق کے نہ جب وقت تھا کوئی موجود
خدائے پاک تھا ناظر یہ دونو تھے منظور

رسول پاک ہیں سلطان کشور ایمان
جناب حیدر کرار اون کے ہیں دستور

خدا ہے منزل قرآن رسول ہیں منزل
علی ہیں احکام مصحف مذبور

خدا نے علم دیا جو نبی اُمی کو
سکھایا ہے وہ نبی نے علی کو علم ضرور

علی کا علم ہے علم نبی نبی کا علم
وہی ہے جو کہ تھا از راہ وحی رب غفور

تو علم غیر کو مثل علی کہاں سے ہو
علی کے علم کا منبع ہے خود علیم شکور

نبی مدینہ علم اور علی ہیں در اوسکا
یہ ہے حدیث نہایت صحیح اور مشہور

علی کے علم کی کچھ انتہا نہیں ہرگز
علی کا علم ہے بے انتہا و لا محصور

علی ہیں حافظ توریت ونشاہر انجیل
علی مفسر قرآن علی علیم زبور

اخرج الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس رضی اللہ عنہ علم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ من علم اللہ وعلم علی من علم النبی وعلمی من علم علی وما علمی و علم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحر۔ ۱۲ منہ

علی ہیں عالم و علامہ و علی علّام
علی ہے اقضئے اصحاب مصطفےٰ ہیں ضرور

علی ہیں ماہر اسرار ایزد دانا
علی ہیں محرم راز رسول رب شکور

علی ہے خیر بریہ سے میں مراد خدا
علی ہے لفظ اولی الامر سے ہوے مذکور

علی ہیں دست زبردست ایزد دانا
علی ہے شاہ رسل کی ہیں بیگمان دستور

علی ہیں قاسم جنت علی ہیں قاسم نار
عدو علی کا ہے ناری تو ہے محب مغفور

علی ہیں ساقی کوثر علی ہیں شافع حشر
علی ہیں باعث امن و امان نفخ نشور

علی ہیں زینت عرش خدا و بزم رسول
علی ہیں فخر دو عالم کے نائبا و دستور

علی مرغم فجار و قاصم کفار
علی ہیں ناصر دین خدا علی منصور

علی کا نام پس از اسم احمد مرسل
ہے ساق عرش معظم پہ بے گماں مسطور

علی اسیر عدو بند فاتح خیبر
کہ جس کے دُلدل و شمشیر دونو ہیں مشہور

وہ رخش جس کے کہ ہے جست و خیز کی آتش
جہاں کی بوسعت خود تنگ تر ز دیدۂ مور

وہ تیغ جس سے ہوے قتل مرحب و عنتر
(حارث)
وہ تیغ جس سے ہوا دین احمدی منصور

وہ تیغ جسکے کہ فقرات کا جواب نہ تھا
وہ تیغ جس سے نہ بچتا تھا کافر مقہور

وہ تیغ جس سے کہ کفار کو امان نہ تھی
وہ تیغ جس سے کہ دین خدا ہوا مشہور

وہ ذو الفقار کہ ہے ذکر جسکے فقروں کا
زبان خلق خدا پر زبان زد و مذکور

ہمیشہ احمد مختار کی سپر تھے علی
تھے ہر لڑائی میں مولا مظفر و منصور

قطعہ

بنی امیہ و عباس کے زمانہ میں
کوئی بھی کہہ نہیں سکتا تھا فضل تہہ مذکور

محب تو خوف سلاطین سے بغض سے دشمن — فضائل شہ مردان کو کرتے تھے مستور
مگر مناقب حیدر سے اک جہان پر ہے — ہیں فضل انکے خواص و عوام میں مذکور
اگر نہین ہے یہ اعجاز تو کہو کیا ہے — کہ انکے فضل سے ارض و سما ہوی معمور
بغور سوچو تو حیدر ہیں شمع دین خدا — کوئی بجھا نہین سکتا ہے شمع حق کا نور
مخالفوں سے بھی انکار ہو نہین سکتا — مناقب شہ مرداں ہیں اسقدر مشہور
مخالفوں کو بھی اقرار فضل حیدر ہے — ہے اصل فضل وہی جو عدو کرے منظور
غلام حیدر صفدر امیر دین پرور[۱] — جو ہیں ریاست پٹیالہ کے سبھی دستور
وہ نقل کرتے ہیں سب اسطرح کارلائل سے — جو اوریا کا ہے اک حبر عیسوی مشہور
علی تھے صاحب اخلاق فاضلہ بیشک — علی کا قلب محبت سے حق کی تھا بھرپور
علی کی ہمت و جرات کے سامنے دایم — کسی بھی شے کو نہ ہرگز تھا کچھ قیام و فتور
علی ولی خدا جانشین پیغمبر — ثنا ہے جنکی کتاب کریم مین مسطور
نبی کے بعد ہیں مثل نبی وہی مولا — یہ ہے نبی سے حدیث غدیر مین ماثور
یہ ہے حدیث نہایت صحیح و متواتر — ہوا ہے خم میں زبان نبی سے اسکا صدور
مثال شمس ضحے یہ حدیث ہے روشن — نہ دیکھی اسکو جسے ہے وہ بسان شپرہ کور
بحکم آیہ بلغ نبی بہ خم غدیر — علی کو اپنا وصی کرنے پہ ہوے مامور

۱ اس سے مراد جناب معلے القاب حضرت خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر مرحوم مغفور ہیں اُس جناب نے اپنی کتاب اعجاز التنزیل مین مضمون مذکور بالا مسٹر کارلائل صاحب کی کتاب سے نقل کیا ہے ۱۲ زائر

بنایا اونٹون کے پالانون کا وہان ممبر
اور اوسپہ بیٹھے جناب رسول ربّ غفور

غدیر پر تہا ہوا جمع ایک جم غفیر
ہر اک طرح کے تہے مردم سفیہ و اہل شعور

پڑہا نبی وہان خطبۂ طویل الذیل
تہے جسمین حمد خدا اور نصیحتین مذکور

پہر اپنے ہاتہ میں لیکر یدا للاہی
کیا بلند کہا پہر یہ حاضرون کے حضور

کہ جسکا میں ہوں ولی اُسکا ہی ولی حیدر
سجہے ہے جسپہ حکومت اسی ہے اوسپہ ضرور

پہر اُسکے بعد دعا کی نبی نے بہر علی
کہا یہ بارگہۂ حق مین ای خدای غفور

تو دوست رکہ اُسے جو شخص ہو علی کا دوست
عدو علی کا تیرے قہر سے رہے مقہور

جو اوسپہ ظلم کرے اوسپہ لعن کر یارب
ہو خاذل اُسکا تیرے قہر سے ذلیل و ضجور

پہر اُسکے بعد لی احمد نے بیعت حیدر
ہر اک سے جو کہ تہے حضّار مجلس مذ بور

علی کو حضرت ثانی نے دی مبارکباد
یہان تلک ہوا حضّار کو خوشی کا وفور

نبی کے پاس پہر آیا جو حارث نعمان
تو بولا آکے رسول خدا سے وہ مغرور

نماز و روزہ و حج زکوۃ و خمس و جہاد
تمہاری کہنے سے ہم لوگوں نے کی منظور

مگر نہ صبر تمہیں آیا یا رسول اللہ
کہ زیر حکم علی کر دیا ہمین مجبور

کیا غضب یہ ہمارے لئے کہ اب تمنے
علی کو کر دیا آمر ہمین کیا مامور

کیا ہے تمنے جو حاکم علی کو اپنے بعد
تو یہ تمہاری طرف سے ہے یا بحکم غفور

کہا رسول خدا نے یہ تب قسم کہا کر
علی ہے میرا خلیفہ بحکم رب شکور

یہ سنکے غیض میں آکر اوٹہا عدو علی
چلا جو جانب ناقہ تو کہتا تہا مغرور

الٰہی تو نے کیا ہے علی کو گر حاکم
ترے عذاب سے وہ شخص ہو ابھی مقہور

کیا لعین نے جو حق سے سوال پہر عدا
تو سر پہ غیب سے پہتر پڑا ہوا وہ چور

کلامِ حق ہیں جو ہے سَالَ سایل آیا — ہوا ہے اون کی یہ شانِ نزول ہیں یا تو ر
ولائے شاہ ولایت سے دین ہوا کامل — ہوئے تمام وصایت سے نعمتِ موفور
خدائے پاک تب اسلام سے ہوا راضی — ہوئے بحکم خدا جب وصی نبی کے حضور

مطلع ثالث

بشر تو کیا ہیں فرشتوں کا کب ہے یہ مقدور — کہ وہ فضائل حیدر کو کر سکیں محصور
نہ ہم سے حمد خدا ہو نہ نعت احمد ہو — نہ وصفِ حیدرِ کرار ہو سکیں مسطور
علی کے وصف بیان کرتے ہیں خدا و رسول — ہو نعت و حمد زبان علی سے بس مذکور
نہ ہے زبان کو طاقت نہ ہے قلم کو مجال — علی کے وصف کوئی لکھ سکے یہ کیا مقدور
اسی مہینے کی چوبیسوین کو خاتم نے — علی کا نام نفس نبی کیا مذکور
علی نے دی ہے اسی دن نماز مین خاتم — ولی و حاکم خلقت ہوئے بحکم غفور
کھلایا بھوکھوں کو خود کرکے فاقو پر فاقی — نہ کیون ہو خلق مین ایثار مرتضی مشہور
قبول بارگہہ حق ہوئے سخائے علی — کہا خدا نے انہیں کا ہے یہ عمل مشکور
اسی مہینے کی پچیسوین کو احمد پر — بشانِ آل پیمبر ہے ہل اتی کا صدور

۱ چوبیسوین تاریخ ذالحجہ الحرام سنہ ۱۰ علی صاحبہا والہ الف الف سلام وصلوۃ وتحیہ ۱۲ زائر۔ ۲ اعنی الرابع والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام سے سنۃ التاسع من ہجرت سید الانام علیہ وعلی آلہ الآف التحیۃ والسلام یعنی چوبیسوین ذی الحجہ سنہ ۹ ہجریہ ۱۲ زائر۔ ۳ یعنی الخامس والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۹ من الہجرت النبویہ ۱۲ زائر

قطعہ

تمام لوگ قیامت میں ہونگے گریاں پر
جو ہیں حسین کے باگی وہ ہوئیں گے مسرور

وہ بیٹھے ہوئیں گے سب یہ عرش رب کریم
خوشی ہیں حضرت سلطان کربلا کے حضور

کرینگے باتیں جو آقا سے وہ سمجھ یہ غلام
تو انہماک یہ ہوگا ہمیں بوجہ حضور

خیال تک نہیں آئیگا بھول جائینگے
بہشت و کوثر و تسنیم و جملہ حور و قصور

پکارینگی ہمیں حوریں کہ آؤ جلد ادھر
چلو بہشت میں آکر پیو شراب طہور

اشاروں سے وہ بلائیں گی ہمکو جنت میں
چمکتے ہوئیں گے ہاتھوں یہ ساغر بلور

نگاہ بھر کے نہ دیکھیں گے اونکی جانب ہم
مجالست میں یہ آقا کی ہمکو ہوگا سرور

صراط سے نہیں ممکن کہ کرسکے کوئی
بجز برات ولائے علی مرور و عبور

خفیف ہوئیں گے میزان پہ دشمن ولا
ذلیل ہونگے اور اڑینگے جو ناری مثل طیور

ہزار شکر کہ سینہ ہمارا روشن ہے
ولائے آل محمد سے مثل شمع طور

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۷ صفحہ ۲۵

روی علی بن عیسی ایضا نقلا من کتاب الیقین بامرة المومنین للسید علی بن طاؤس رضی اللہ عنہ ناقلا من کتاب المناقب لابی المؤید موفق بن احمد الخوارزمی مرفوعا الی علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اسری بی الی السماء ثم من سماء الی سماء الی سدرة المنتہی وقفت

بين يدی ربی فقال لی یا محمد قلت لبيك وسعديك قال قد بلوت خلقی فايهم وجدت اطوع لك قلت رب عليا قال صدقت فهل اخترت لنفسك خليفة يودی عنك و يعلم عبادی من كتابی ما لا يعلمون قلت اختر لی فان خيرتك خير لی فقال قد اخترت لك عليا فاتخذه لنفسك خليفة و وصيا ونحلته علمی وحلمی وهو امير المومنين حقا لم ينلها احد قبله ولیست لاحد بعده يا محمد علی راية الهدی وامام من اطاعنی ونور اوليائی وهو كلمة التی الزمتها المتقين من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی فبشره بذلك انتهی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱

احمد کا پور باب ہو یہ ہے معتبر		لکھتا ہے وہ کتاب مناقب میں یہ خبر

یہ حدیث شریف قدسی جناب شیخ حر عاملی مرحوم نے علی بن عیسے سے نقل کی اونہوں نے جناب علی بن طاؤس رح کی کتاب الیقین باختصاص علیؑ بامرۃ المومنین مین سے لی ہے اور ادس جناب نے اخطب خوارزم کی کتاب المناقب مین سے نقل فرمائی ہے جو صاحب اس کی تصحیح اور تحقیق کرنا چاہیں اخطب خوارزم کی کتاب المناقب مین ملاحظہ فرمائین۔ ۱۲ ذاکر۔

کرتا ہے نقل فاتح بدر و حنین سے ‌ ‌ ‌ کرتے ہیں وہ بیان شہ مشرقین سے

فرماتے ہیں رسول خدا صاحب براق ‌ ‌ ‌ جب سیر نہ فلک کا ہوا مجکو اتفاق

اور سیر منتہے ہوا سدرہ تلک مرا ‌ ‌ ‌ دربار کبریا میں میں جاکر کھڑا ہوا

مجکو پکارا حق نے تو بولا میں اے غفور ‌ ‌ ‌ حاضر ہے تیرا بندہ عاجز ترے حضور

فرمایا تو نے خلق کا ہے امتحاں لیا ‌ ‌ ‌ تابع زیادہ کس کو ہے پایا مجھے بتا

کی عرض میں نے حق سے کہ اے عالم الخفی ‌ ‌ ‌ بڑھکر ہے ساری خلق میں تابع مرا علی

تب جانب خدا سے ہوا مجکو یہ خطاب ‌ ‌ ‌ اے مصطفیٰ جو تو نے کہا ہے یہی صواب

اب یہ بتا کہ کسکو خلیفہ کیا پسند ‌ ‌ ‌ پہنچا ہے تیری سمت سے جو علم ارجمند

بندونکو جو سکھائے کتاب خدا کا علم ‌ ‌ ‌ رکھتا ہو جو کہ سینہ میں راہ ہدا کا علم

کی عرض میں نے حق سے الہی تو کر پسند ‌ ‌ ‌ تیری جو ہے پسند وہ بیشک ہے ارجمند

فرمایا ہے پسند مجھے مرتضے علی ‌ ‌ ‌ کرلے رسول اُن کو خلیفہ اُسی وصی

میں نے عطا کیا ہے علی ولی کو حلم ‌ ‌ ‌ بخشا ہے میں نے حیدر صفدر کو اپنا علم

ہرگز نہیں امیر ہے اُسکے سوا کوئی ‌ ‌ ‌ لاریب ہے امیر پئے مومنان علی

پہلے کسیکو مرتبہ ایسا ملا نہیں۔ ‌ ‌ ‌ اور بعد میں کسی کا بھی یہ مرتبہ نہیں

جو مومنین میری اطاعت میں ہیں سدا ‌ ‌ ‌ اُنکے لئے امام ہے لاریب مرتضیٰ

اے مصطفیٰ نشان ہدایت ہی مرتضیٰ ‌ ‌ ‌ انکا ہے نور جو کہ ہمارے ہیں اولیا

اور ہے علی وہ کلمۂ پاکیزہ اے نبی ‌ ‌ ‌ میں نے لزوم جسکا کیا ہر متقی

اُسکا ولی جو ہے وہ ہے بیشک ولی مرا ‌ ‌ ‌ دشمن ہوا جو اُس کا وہ میرا عدو ہوا

لاریب ہے وہ میرا ولی اور ترا وصی ‌ ‌ ‌ اس امر کی علی کو بشارت دے اے نبی

مقولہ زائر

کیون بہائیو خیال کرو غور سے ذرا ۔ دیکھو بیان کرتا ہے کیا رب دوسرا
انصاف کرکے منہ کو تعصب سے موڑ کے ۔ تحقیق آپ کیجئے تقلید چھوڑ کے
اللہ کے کلام کو سوچو بغور تمام ۔ مانو وصی احمد مختار کو امام
سمجھو اگر خدا و نبی کا کلام تم ۔ بعد از رسول جانو علی کو امام تم
فرماتا ہے یہ آپ خداوند عالمین ۔ کوئی امیر مومنون کا جز علی نہیں
کوئی نہین امیر بجز مرتضے علی ۔ کوئی نہین نبی کا علی کے سوا وصی
اورون کو جو امیر بناتے ہو بہائیو ۔ کیا اونمین وصف ایسی ہی پاتے ہو بہائیو
غیرونکو جو وصی نبی تم بناتی ہو ۔ حق نے نہین بنایا انہین خود بناتی ہو
حیدر کو اپنا علم خدا نے عطا کیا ۔ اور انکو اپنا علم خدا نے عطا کیا
اللہ نے نشان ہدایت کیا انہین ۔ بخشا نہیں کسیکو جو رتبہ دیا انہین
رتبہ علی کا بعد نبی کے بلند ہے ۔ دیکھو خلافت اونکی خدا کو پسند ہے
کرتے ہیں جو کہ لوگ اطاعت کریم کی ۔ دیکھو بحکم رب ہیں امام اونکے بس علی
گر تم مطیع حق ہو تو جانو امام کو ۔ جانو امام نائب خیر الانام کو
کہتا ہے جب خلافت حیدر خدا پسند ۔ ہے کسلئے پسند خدا امتکو ناپسند
جو اولیاء حق ہین علی ان کے نور ہیں ۔ نائب رسول کے ہیں ولی غفور ہیں
اللہ کا ولی ہے ولی جو علی کا ہے ۔ دشمن خدا کا ہے جو عدو اس علی کا ہے
اعلم ہیں کل جہان سے حیدر پس از نبی ۔ واجب یہ ہے کہ بعد نبی ہوں یہی وصی

توریت میں لکھی ہے امامت امیر کی افضل تمام خلق سے ہیں مرتضی علی	قرآن سے عیاں ہے ولایت امیر کی کچھ اسمیں شک نہیں ہے کہ لوگو لٰسن نبی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۸ صفحہ ۲۵۱

وفی کتاب الطرائف فی معرفة مذاهب الطوائف للسید رضی الدین علی بن طاؤس رضی الله تعالیٰ عنه نقلاً من کتاب ابی بکر احمد[1] بن مردویہ الثقة الحافظ عند اصحاب المذاهب الاربعة قال حدثنی احمد بن عبد الله بن الحسین حدثنا عبد العزیز بن یحیی البصری الجلودی ابو محمد حدثنا المغیرة بن محمد المهلبی حدثنا عبد الرحمن بن صالح الازدی حدثنا جابر بن یزید الجعفی عن صالح بن میثم عن ابیه عن ابن عباس رض قال قلنا له یا بن عباس اینفع حب علی بن ابی طالب فی الآخرة قال قد تنازع اصحاب رسول الله فی حبه حتی سئلنا رسول الله فقال دعونی حتی اسئل الوحی فلما هبط جبرئیل سئله فقال سائل ربی عن هذا فرجع الی السماء ثم هبط الی الارض فقال یا محمد ان الله یقرء علیک السلام ویقول احب علیاً فمن احبه احبنی ومن ابغضه

[1] حافظ ابو بکر احمد بن مردویہ اہل سنت کے بڑے اعلادرجہ کے محدثین مین سے ہیں ان کی توثیق بسط اور تفصیل سے جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ

نقل الفضی یا محمد حیث تمکن یکن علیؑ وحیثا یکن علیؑ یکن محبوہ وان اجترحوا وان اجتباحوا۔

ترجمہ الحدیث الثامن عشر القدسی نمبر ۱۸

بیٹا جو مردویہ کا ہے مرد نامور
عباس کے پسر سے کیا اسطرح سوال
محشر میں کام آئیگی کیا حب مرتضیٰ
عباسؓ کے پسر نے کہا ہاں سنو یہ بات
اصحاب مصطفےٰ نے تنازع کیا بہم
یاں تک کہ پوچھا ہم نے رسول جلیل سے

کرتا ہے وہ ثقات سے منقول یہ خبر
حب جناب حیدر صفدر کا کیا ہے حال
اس باب میں رسول خدا نے ہے کیا کہا
جب تھی حیات سید و سردار کائنات
دربارۂ ولائے شہنشاہ ذی کرم
فرمایا ٹہیرو یہ پوچھونگا میں جبرئیل سے

نے مجلدات عبقات الانوار میں تحریر فرمائی ہے چنانچہ حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۷۷ میں فرماتے ہیں کہ عظمت شان و رفعت قدر و جلالت مرتبہ و تبحر و تمہر و تبالبلت و مہارت و براعت و کمال اعتماد و اعتبار و نہایت فضل و نبل و سمو و فخار ابن مردویہ عالی تبار بر ممارسین فن رجال مخفی و محتجب نیست اما بنا براز آلہ اوہام و تنبیہ ذاہلین عوام نبذی از محامد سینہ برخے از فضائل جلیئہ اونہ مذکور مے شود۔ اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ تذکرۃ الحفاظ ذہبی و زاد المعاد فی ہدی خیر العباد تصنیف محمد بن ابی بکر المعروف با بن القیم الجوزیۃ الحنبلی طبقات الحفاظ تصنیف جلال الدین عبدالرحمن بن کمال الدین السیوطی اور شرح مواہب زرقانی وغیرہ وغیرہ علماء و محدثین

آئے جو جبرئیل تبھی سُنکے یہ سوال
وہ بولے حق سے پوچھونگا میں مسئلہ حال

یہ کہکے آسمان کی جانب گئے امین
پھر آئے جلد نزد شہنشاہ مرسلین

کی عرض جبرئیل نے یا سید الانام
فرماتا ہے خدائے تعالیٰ تمہیں سلام

بعد از سلام کرتا ہے ارشاد کبریا
کچھہ شک نہیں کہ ہے مرا محبوب مرتضےٰ

جس شخص نے ولائے علی اختیار کی
اوس نے پسند کی ہے ولا کردگار کی

اور جسنے دشمنی ہے علی ولی سے کی
بیشک عداوت اُسنے ہے رب قوی سے کی

ہوگا تو جس مقام پہ جنت میں ای حبیب
ہوگا وہیں علی ولی بھی ترے قریب

اور ہوگا جس مقام پہ وہ شیر کبریا
ہونگے وہیں تمام محبان مرتضےٰ

حیدر کے دوستون نے کئے ہوں گو گناہ
محشر میں اُنکو ہوگی علی کی مگر پناہ

مقولہ زائر

الفت علی کی حُبِ خدائے کریم ہے
دیکھو کہ اس پہ نصِ غفور الرحیم ہے

شکر خدا علی ولی سے وداد ہے
اور اُنکا صدق دل سے ہمیں اعتقاد ہے

فرماتے ہیں یہ آپ شہنشاہ مرسلیں
فائز ہیں شیعیان علی اسمیں شک نہیں

کچھہ شک نہیں بحکم خداوند کبریا
آزاد ہیں سقر سے غلامان مرتضےٰ

اہل سنت وجماعت کی معتبر کتابون سے حافظ ابن مردویہ کے بہت کچھہ فضائل اور مناقب نقل فرماے ہیں دیکھو مجملہ حدیث تشبیہ وغیرہ مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کو ۱۲ زائر۔

کیا مرتبے علی کے محبوں نے پائے ہین	نزد علی گہر ادن کے خدا نے بنائے ہیں
اللہ رے مرتضے پہ ہے کسدرجہ لطف حق	آقا کے پاس خلد میں ہونگے غلام سب
حاصل ہے جس بشر کو ولایت حضور کی	حاصل ہوئی ہے اوسکو محبت غفور کی
یہ رتبہ اور مقام مبارک ہو بھائیو	یہ الفت امام مبارک ہو بھائیو
حیدر کی دوستی سے بڑا مرتبہ ملا	دیکھو اونھیں کی وجہ سے تمکو خدا ملا
اب اس سے بڑھ کے اور بھلا آرزو ہی کیا	جب خود خدا ملا تو ہر ایک مدعا ملا
مولا کی دوستی ہے بڑی نعمت خدا	حاصل ہے جسکو اسکو نہیں خوف مطلقاً
حب علی ہے فرض عداوت حرام ہے	دال اسپہ کبریا و نبی کا کلام ہے
جنکو نہین ہے حیدر کرار سے ولا	جنکو نہین ہے عترت اطہار سے ولا
انکو رسول پاک سے الفت ذرا نہیں	انکو نصیب دوستی کبریا نہین
روز جزا میں ہووینگے وہ لوگ سب تباہ	ہونگے ذلیل اور نہ ملیگی انہین پناہ
کیا خوش نصیب ہیں جو علی کے غلام ہین	جنت میں انکی ارفع و اعلا مقام ہین

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹ صفحہ ۲۵۲

ومن الکتاب المذکور نقلاً من کتاب تفسیر السدی قال یومن

اسمٰعیل بن عبدالرحمن المعروف سدی مفسر کی توثیق

لہ سدی — یہ صاحب ایک مشہور و معروف اہل سنت وجماعت کے پرانے مفسر ہین انکا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمان ہے اور یہ طبقہ تابعین مین داخل ہین انہون نے

قد ماء المفسرين عند هم وثقاتهم قال لما كراهت سارة مكان هاجر اوحی الله الی ابراهیم فقال انطلق باسماعیل حتی تنزل بیتی التهامی یعنی مکه فانی ناشر ذریته وجاعلهم ثقلا علی من کفر بی وجاعل منهم نبیا عظیما ومظهره علی الادیان و جاعل من ذریته اثنی عشر عظیما وجاعل ذریته عدد النجوم

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹

سدی جو ہے مفسر مشہور و معتبر
منقول اس سے کی ہر طائف ہیں یہ خبر

سارہ کو جبکہ حضرت ہاجر بری لگی
تب یوں خلیل پاک کو خالق نے وحی کی

بیٹے کو لیکے ارض تہامہ کو جائیے
مکہ میں میرے بیت کو جاکر بسائیے

اولاد اس طرح کی کرون گا اُسے عطا
گزریگی کافرون پہ گراں جو کہ برملا

منظور ہے یہ امر خدائے کریم کو
پیدا کرے ہیں اون سے نبی عظیم کو

غالب ہو دین اوسکا جو ہین دین اُستوار
ہون اُس نبی کے نسل سے بارہ بزرگوار

انس بن مالک وغیرہ صحابہ کو دیکھا ہے یہ صاحب صحیح مسلم وصحیح ترمذی اور صحیح ابوداؤد وصحیح ابن ماجہ وصحیح نسائی کی روایت مین سے ہین اونکی توثیق جناب آیۃ الله فی العالمین وخاتم المتکلمین وسید المناظرین وسند المحدثین وعمدۃ المحققین وبدر المدققین وحجۃ الاسلام والمسلمین الذاب عن الدین المبین اوحد العلماء الکرام مصنف استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام فی نقض منتہی الکلام مولانا مولوی السید حامد حسین رفع الله مقامہ واجزل

پہیلاؤ نگا بین خلق میں پہر اسکی نسل کو	ذریت اُس نبی کی بعدد نجوم ہو

قول الجناب الشیخ الحر العاملی رحمۃ اللہ علیہ

اقول هذا النص من الله تعالیٰ علی الائمۃ الاثنی عشر و
تقریرہ کما مر انہ لا خلاف بین العلماء کافۃ ان الائمۃ اثنا عشر
ادعوا الامامۃ لانفسهم وادعاها لهم شیعتهم فی زمانهم
وبعدہ کونهم مع ذلك عظماء عند الله صریح فی صحۃ دعواهم
وهو المطلوب۔ انتهی۔ یعنی جناب شیخ حر عاملی عامله الله بلطفه
الخفی والجلی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف قدسی صاف اور نص صریح
ہے جناب باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہمارے بارہ امام علیہم السلام کی
امامت پر اور تقریر اس کی وہی ہے جو پہلے کئی دفعہ بیان ہو چکی یعنی ہمین
کسیکو اختلاف نہین بلکہ کل علماء جمیع فرق اسلامیہ کے بالاتفاق اس امر
کے قائل ہیں اور سب لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ ہمارے بارہ امام ایسے

علیہ اکرامہ نے اپنی کتاب مستطاب عمدۃ الکتب والاسفار وسفر عدیم الجواب والجواب
المسمی بعبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار مین بکمال بسط وتفصیل تحریر
فرمائی ہے اس رسالہ مختصرہ مین اُس تفصیل کی گنجایش نہین مگر اُن مضامین مین سے
چند کلمے بطریق ایجاز عرض کرتا ہون تاکہ ناظرین کو اس سفر عظیم الشان کی توثیق
مین شبہہ و شک باقی نہ ہے جو شخص تفصیل کا طالب ہو وہ مجلد حدیث سفینہ صفحہ ۱۴۲ سے

۱۳۰۹ کے مطالعہ

سلئے دعوے امامت کا کرتی رہی اور نیز اُن کے تمام پیرو اور شیعہ اُن اماموں کے زمانہ میں اور نیز بعد اون کے ہمیشہ آجتک اُن کی امامت کا ادعا کرتے ہیں پس باوجود اس دعوے کے جب وہ عند اللہ عظما اور بزرگ تھے تو صاف صریحًا ثابت اور متحقق ہوگیا کہ اُنکا وہ دعوے بالکل صحیح اور درست ہے اور وہ بیشک امام اور ہادیان خلق من جانب اللہ ہیں۔

مقولہ زائر

اے بھائیو جناب پیمبر کی نسل سے
بارہ بزرگوار جو اللہ نے   کیئے
وہ کون ہیں بتاؤ تم انکو ہو جانتے
اور اون کے قول و فعل کو کیا تم ہو مانتے

فرماسے پس واضح ہو کہ ابو عیسی ترمذی و امام احمد حنبل احد الائمۃ الاربعہ و احمد بن عبد اللہ العجلی جو کہ سمعانی و ذہبی وغیرہ علماء رجال و محدثین باکمال کے نزدیک ممدوح ہے اور نیز عبد اللہ بن محمد المعروف بابن عدی جو کہ یافعی اور سیوطی و ذہبی و مناوی وغیرہ علماء کی تحریر کے بموجب متصف باوصاف حمیدہ و منعوت بمحامد سدیدہ ہے سدی کے توثیق کرتے ہیں اور اسکو صدوق اور مستقیم الحدیث مانتے ہیں ابو حاتم محمد بن حبان بستی جس کی کہ عبد الکریم سمعانی اور ابن تیمیہ اور ذہبی اور یافعی اور سبکی اور اسنوی اور عبد الحق دہلوی اور شاہ عبد العزیز دہلوی اور مولوی صدیق حسن خان قنوجی تم بھوپالی وغیرہ علماء مداح ہیں اوس نے سدی کا نام کتاب الثقات میں وارد کیا ہے ہذا ما نصہ اسماعیل بن عبد الرحمن بن ابی ذؤیب السدی الاعور مولی زینب بنت

بارہ بزرگوار یہ بارہ امام ہین۔	معصوم سب یہ مثل سول امام ہین
لوگو یہ ادعاے امامت تو کرتے تھے	کچھہ لوگ دم بہی انکی محبت کا بہرتے تھے
اب بہی بہت سے انکو ائمہ ہین جانتے	اور ہادیان خلق اونہیں کو ہین مانتے
انکے بزرگ ہونے یہ نص صریح ہے	ثابت ہوا کہ انکا وہ دعوی صحیح ہے
ظاہر ہوا خدا کی طرف سے یہ ہین امام	حجت خدا کی خلق یہ انہین سے ہوئی تمام

مؤیدات حدیث مذکورۃ المتن نمبر ۱۹ - از مجلد حدیث منزلت

جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث منزلت کے صفحہ ۶۵۶ میں فرماتے ہیں۔ دلیل دوم آنکہ حضرت موسیٰ براے حضرت ہارون ع امامت ووصایت وخلافت مطلقہ دائمہ کہ اصلا وہم انقطاع وزوال را دران دخلے نیست ثابت فرمودہ واشتغال مہمہ راکہ موقوف بر امامت بود بآنحضرت

قیس بن مخرمہ من بنی عبد مناف بروے عن انس بن مالک وقد راے ابن عمر روے عنہ الثوری وشعبہ وزایدہ مات سنۃ سبع وعشرین ومائۃ فی امارہ ابن ہبیرہ۔ اور مخفی نہ ہے کہ خود ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات کی ابتدا میں اس امر کی تصریح کردی ہے کہ مین اس کتاب میں صرف اونہیں لوگوں کا ذکر کرونگا جو ثقہ اور معتمد ہیں اور نیز عبد الکریم بن محمد سمعانی نے سدی کے صراحۃ توثیق کی ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب الانساب مین لکھتے ہیں۔ المشہور بھذہ النسبۃ اسمٰعیل بن عبد الرحمن بن ابی ذویب وقیل ابن ابی کریمہ السدی الاعور مولی زینب بنت قیس

مفوض ساختہ و اطاعت آن حضرت بر جمیع بنی اسرائیل واجب گردانیدہ و مخالفت آنحضرت و اولاد آنحضرت را بر ہمہ شان حرام ساختہ بلکہ خون مخالفین و اولاد آنحضرت را مباح گردانیدہ۔ بعد اس کے جناب مرحوم نے کتب اہل سنت سے مؤیدات و دلائل اس دعوے کے نقل فرما کر بوجہ عموم منازل ہارونیہ جو امیر المومنین کے لئے ثابت و متحقق ہیں خلافت و امامت و وصایت عامہ دائمہ غیر منقطعہ امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین کے ایسی طرح ثابت کی ہے کہ کسیکے لئے مجال انکار باقی نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نیز امامت ہارون علیہ السلام و اولاد آنحضرت از مقامات کثیرہ ثابت و لائح ست اس کے بعد توریت کی عبارتیں عبرانی و عربی جو مشتمل بر امامت حضرت ہارون و اولاد حضرت ہارون ہیں نقل کی ہیں اور ان مطالب کے ثبوت کے بعد امیر المومنین اور اُن کی اولاد طاہرین علیہ و علیہم السلام کی امامت کے ثبوت کو مدلل اور

بن مخرمہ من بنی عبد مناف حجازی الاصل سکن کوفہ یروی عن انس بن مالک و عبد خیر و ابی صالح وقد رای ابن عمر و ھو السدی الکبیر ثقہ مامون روی عنہ الثوری والشعبہ و زائدہ و سماک بن حرب و اسماعیل بن ابی خالد و سلیمان التیمی و مات سنہ سبع و عشرین و مائتہ فی امارۃ ابن ابی ھبیرۃ و کان اسماعیل بن ابی خالد یقول السدی اعلم بالقران من الشعبی و قال ابوبکر بن موسی بن مما دویہ الحافظ اسماعیل بن عبد الرحمن السدی یعنی ابا محمد صاحب التفسیر انما سمی سدی

مبرہن کیا ہے اور نیز فرماتی ہیں کہ در کتب سابقہ عبارات دیگر
ہم مؤید مذہب اہل حق مذکورست و اکابر سنیہ آنرا قبول کردہ اند و ساقط از
اعتبار نمودہ فکذا اماذکرنا۔ پس از جملہ عبارات کہ مؤید مذہب اہل حق ست
عبارت دالہ بر تبشیر بائمہ اثنا عشر علیہم السلام ست کہ در سفر اول از توریت
مذکورست فخر الدین در تفسیر کبیر در تعداد بشارات دالہ بر نبوت جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کہ در کتب سابقہ یافتہ شد گفتہ۔ الخامس روی السمان
فی تفسیرہ عن السفر الاول من التوراۃ ان اللہ تعالی اوحی الی
ابراهیم صلوٰۃ اللہ علیہ وقال قد اجبت دعاك فی اسمٰعیل و بارکت
علیہ فکثرتہ وعظمتہ جداً و اجعلہ لامۃ عظیمۃ وسیلد اثنی عشر
عظیما والاستدلال بہ انہ لم یکن فی ولد اسماعیل من الامۃ عظیمۃ
غیر نبینا محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم اس کے بعد بعینہ یہی مضمون

لانہ نزل بالسدہ وکان ابوہ من کبار اهل اصبهان توفی سنہ سبع
وعشرین ومائۃ فی ولایۃ بنی مروان روی عن انس بن مالك و
ادرك جماعۃ من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم منهم
سعد بن ابی وقاص وابو سعید الخدری وابن عمر وابوهریرۃ و
ابن عباس حدث عنہ الثوری والشعبہ وابو عوانہ والحسن بن صالح
قال ابن ابی حاتم اسمٰعیل بن عبد الرحمن السدی الاعور مولی
زینب بنت قیس بن مخرمہ اصلہ حجازی یعد فی الکوفیین و

آیت ۲۰۔ اور اسماعیل کے حق مین بیننے تیرے سُننی دیکہ مین اُسی برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوس سے بڑی قوم بناؤنگا۔ انتہٰی۔

اب اہل انصاف خود سمجہ لین اور سوچ لیں کہ اسماعیل کی اولاد مین سے کون ایسے بارہ آدمی ہوے ہیں جن کی خدا خود تعریف کرتا ہے اور انکو بلفظ سردار تعبیر کرتا ہے۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲ صفحہ ۲۵۲

فی الکتاب المذکور من روایات رجال المذاہب الاربعۃ کما رواہ عندہم صدر الائمۃ اخطب خوارزم موفق بن احمد المکی فی کتابہ۔ قال حدثنا فخر القضاۃ نجم الدین ابو منصور محمد بن الحسین بن محمد البغدادی فیما کتب الی من ہمدان قال انبانا الشریف نور الہدی ابو طالب الحسن بن محمد التراہینی قال اخبرنا امام الائمۃ محمد بن احمد بن شاذان قال حدثنا احمد بن محمد بن عبد اللہ الحافظ قال حدثنا علی بن سنان الموصلی عن احمد بن محمد بن صالح عن سلمان بن محمد عن زیاد بن مسلم عن عبد الرحمن بن زید عن جابر بن سلامہ عن ابی سلیمان راعی رسول اللہ صلعم قال سمعت رسول اللہ صلعم

اس حدیث شریف قدسی کو شیخ سلیمان بن خواجہ کلان حنفی المذہب نقشبندی المشرب

یقول لیلة اسری بی الی السماء قال لی الجلیل جل جلالہ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ فقلت والمومنون فقال صدقت یا محمد من خلفت فی امتک قلت خیرھا قال ھو علی بن ابی طالب قلت نعم یارب قال یا محمد انی اطلعت الی الارض اطلاعةً فاخترتک منھا فشققت لک اسما من اسمای فلا اذکر فی موضع الا ذکرت معی فانا المحمود وانت محمد ثم اطلعت الثانیة فاخترت علیاً و شققت لہ اسما من اسمای فانا الاعلی وھو علیؐ یا محمد انی خلقتک وخلقت علیاً و فاطمہ والحسن والحسین والائمة من ولدہ نوراً من نوری وعرضت ولایتکم علی اہل السموات والارض فمن قبلھا کان من المومنین ومن جحدھا کان عندی من الکافرین یا محمد لو ان عبداً من عبیدی عبدنی حتی ینقطع ویصیر کالشن البالی ثم اتانی جاحداً لولایتکم ما غفرت لہ حتی یقر بولایتکم یا محمد تحب ان تراھم قلت نعم یا رب قال التفت من یمین العرش فالتفت فاذا بعلی وفاطمة والحسن والحسین وعلی بن الحسین

مصنف کتاب ینابیع المودة نے بھی اپنی کتاب مذکور میں بہ تقدم و تاخر بعض الفاظ در بیان اس حدیث کو وارد کیا ہی دیکھو کتاب ینابیع المودة مطبوعہ بمبئی صفحہ ۴۰۴ و ۴۰۵ کو اور شیخ موصوف نے اخیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایضاً اخرجہ الحموینی یعنی حموینی نے بھی یہ حدیث شریف لکھی ہی۔ اقول حموینی بھی علماء محدثین اہل سنت میں سے ہیں انکی توثیق ہم پہلے لکھ چکے ہیں فانظر ۱۲

ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر وعلی بن موسیٰ ومحمد
بن علی وعلی بن محمد والحسن بن علی والمهدی فی ضحضاح من
من نور قیام یصلون وهو فی وسطهم یعنی المهدی کانه کوکب دری
فقال یا محمد هؤلاء الحجج وهو الثائر من عترتک بعزتی وجلالی
انه الحجة الواجبة لاولیائی والمنتقم من اعدائی۔

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقول دلالة هذا الحدیث علی المقصود من اثبات امامة الائمة
الاثنی عشر اوضح من جمیع ما سبق وهو مستغنی بتصریحه عن
بیان الدلالة۔

ترجمہ قول الشیخ المرحوم

جناب شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف ہمارے مقصود پر بکمال وضوح
دلالت کرتی ہے یعنی اس حدیث سے اثبات امامت ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوٰۃ
والسلام اعلا درجہ کی صراحۃ سے واضح ہے یہ حدیث ہمارے بارہ امام
علیہم السلام کی امامت کے ثبوت مین ایسی نص واضح اور صریح ہے کہ بیان
دلالت کی حاجت نہیں۔عیان راچہ بیان۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۰

کرتا ہون اپنے نظم میں اسطرح سے عیان	صدر الائمہ اخطب خوارزم کا ہے بیان

منقول ہے ثقات سے اسطرح یہ خبر
فرماتے ہیں رسول خدا سید البشر

معراج مین ہوا جو تقرب مجھے کمال
تب یون ہوا خطاب خداوند ذوالجلال

جس امر کا خدا کی طرف سے ہوا نزول
ایمان اسپہ لایا محمد مرا رسول

مین نے کہا کہ لائے ہیں ایمان مومنین
فرمایا قول سچ ہے ترا اسمین شک نہیں

فرمایا تو نے کس کو خلیفہ بنایا ہے
کی عرض مین نے نیک جو امت مین پایا ہے

فرمایا کبریا نے وہ ہے مرتضٰے علی
کی عرض مینے ٹھیک ہے یارب وہی ہی

حق نے کہا کہ خلق پہ مینے نگاہ کی
سب سے پسند تجھکو کیا پہلے اے نبی

مشتق کیا ہے نام ترا اپنے اسم سے
تا جو کہ میرا نام لے تیرا بھی نام لے

محمود مین ہون اور محمد ہے تیرا نام
ہے ساتھ میرے نام کے تجکو ہی انضمام

پھر دیکھے جب دوبارہ یہ مخلوق سب کی سب
کل خلق سے علی کو کیا مین نے منتخب

اپنے ہی نام سے کیا مشتق علی کا نام
وہ تو علی ہے اور مین اعلا ہون لاکلام

تو اور علی و فاطمہ یا سید الانام
سبطین اور حسین کے اولاد سے امام

تم سب نبی ہو نور خدا کے ظہور سے
پیدا کیا ہے مینے تمہین اپنے نور سے

فرمایا کبریا نے کہ خود مینے پیش کی
اہل سما و ارض پہ تم سب کی دوستی

مومن ہے وہ کہ جسنے کیا ہے اسے قبول
منکر جو ہے تمہارا وہ ہے کافر و جہول

یا مصطفٰے کرے جو عبادت کوئی بشر
ہو جائے مشک کہنہ کی مانند سوکھ کر

منکر ہو یہ تمہارے ولایت کا وہ شقی
ہرگز نہ اوسکو بخشونگا اے مصطفٰے کبھی

تم سب کی جس بشر کو کہ حاصل ولا نہین
اُسکے نصیب بخشش رب علا نہین

پھر یون ہوا خطاب خداوند ذی کرم
کیا چاہتا ہے دیکھنا انکو کہا نعم

فرمایا دیکھہ دہنی طرف عرش کی ہے کیا — دیکھا وہ بیچ نور کا مجمع کھڑا ہوا

ہیں واں علی و فاطمہ و ہین حسن حسین — زین العباد اور محمد بزیب و زین

صادق ہیں اور موسی کاظم ہین رہنما — بعد انکے ہیں علی رضا دین کے مقتدا

پہر ہیں محمد ابن علی پہر نقی وہان — بعد اونکے عسکری ہین تو پہر صاحب الزمان

عرش برین پہ سب یہ کہڑے ہیں نماز مین — مصروف ہیں خدا سے یہ راز و نیاز مین

مہدی کا نور بیچ مین انکے ہی اسطرح — روشن ستارہ شب کو چمکتا ہے جسطرح

فرمایا اے رسول یہ عترت تمہاری ہے — پہر ایک انمین خلق پہ حجت ہماری ہے

مہدی ہے انمین حجت و حجت کے شک نہیں — اعدا سے انتقام وہی لیگا بالیقین

مقولۂ زائر

کیون منصفو کلام خدا پر نظر کرو — شیعہ بنو علی کے تم انصاف اگر کرو

مانو کلام خالق اکبر کو بہائیو — جانو امام حیدر صفدر کو بہائیو

سچا کلام پاک خدا کا یہ جان لو — دل سے امام آل محمد کو مان لو

کل خلق مین نبی و علی انتخاب ہیں — افضل ہیں سب سے رتبہ مین اور لاجواب ہین

دیکھو یہ قول حق کا بیان کرتے ہین سول — بے حب اہلبیت عبادت نہین قبول

حب مغفرت بقول خداوند دادگر — حب نبی و آل نبی پر ہے منحصر

دن رات تم عبادت باری کرو اگر — ہو جاؤ مشک کہنہ کی مانند سوکہہ کر

بہ دل مین گر ولاے نبی و علی نہو — اے بہائیو نجات تمہاری کبہی نہو

ناجی وہی ہے جسکو کہ الفت علی کی ہے — الفت علی کی بہائیو الفت نبی کی ہو

الفت نبی کی الفت رب قدیر ہے
نام ائمہ صاف نبی نے بتادئے
کیون قابل قبول یہ تصریح کیا نہین
دیکھو یہ قول ایزد متعال ہے جلیل
لازم ہے تمکو ان سے تمسک ضرور ہو
آل رسول پاک کی لازم ہے پیروی

اسپر گواہ قول علیم و خبیر ہے
جو عرش پر رسول کو حق نے دکھا دئے
خالق نے صاف صاف کہو کیا کہا نہین
بارہ امام کے یہ امامت پہ ہین دلیل
خوشنود تاکہ تم سے خدائے غفور ہو
بے اونکی پیروی کے نہ ہوئیگی مخلصی

قال الجناب الشیخ الحر العاملی رضی الله عنه فی ختام هذا الباب

اقول فهذه بند ة مما رواه العامة اصحاب المذاهب الاربعة و اثبتوه فی مصنفاتهم واورده فی کتبهم من الاحادیث الصحیحة القدسیة والنصوص الصریحة الجلیة الواردة عن الذات المقدسة الالٰهیة ولاریب فی بلوغها حد التواتر المعنوی وانها توجب لکل منصف العلم الیقینی فکیف اذا انضم الیها النصوص التی رووها والاخبار التی نقلوها عن رسول الله التی تضمنت نصه علی علیٍ وذکر فضله والنص علی الائمة من بعده فانها لا تکاد تحصر ولا تحصی ولا یمکن ان تجمع و تستقصی و الف العلما فی ذلك مولفات کثیرة لا تحصی ایضا فلینظر العاقل

بعين الانصاف وليتجنب عن طريق البغي والاعتساف وليعدل عن تقليد الآباء والاسلاف فانه مذموم بنص القرآن مع الامر باتباع البرهان وليرجع الى الكتب المشار اليها ليتبين له الحق اليقين وتتضح له النصوص على الائمة المعصومين الثابتة بشهادة الخصم واقرار المنكر ورواية من لا يعتقد امامتهم بفضائلهم والنصوص عليهم حجة قاطعة لا يمكن ردها ولا المعارضة فيها فان جحود وجودها محال وتاويلها نوع من الضلال لان اكثرها صريحة في المقصود وغير قابلة للتاويل وان ردها لزمهم رد بقية رواياتهم كما لا يخفى والله ولي التوفيق

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ الاسلام الشیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین الحر العاملی رضی اللہ عنہ وارضاہ اس باب کے خاتمہ مین فرماتے ہیں کہ یہہ تھوڑی سی حدیثین ان احادیث مین سے ہیں جنکو اصحاب مذاہب اربعہ اہل سنت وجماعت نے اپنی تصنیفات مین ثابت کیا ہے اوراپنی کتابون مین ان احادیث صحیحہ قدسیہ ونصوص صریحہ وجلیلہ کو وارد کیا ہے اور یہ احادیث شریفہ قدسیہ کلام پاک ہے جناب باری تعالیٰ شانہ کا۔ اوراسمین کچھہ شک نہین کہ یہ کلام پاک جناب خداوند متعال کا تواتر معنوی کی حد تک پہنچگیا ہے اور بیشک ان احادیث شریفہ قدسیہ سے ہر منصف کو

جناب امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین علیہ وعلیہم السلام کی امامت کا
علم یقینی حاصل ہوتا ہے اور کیونکر نہ ہو کہ جب ان احادیث قدسیہ کے
ساتھہ احادیث صحیحہ ونصوص متواترہ صریحہ جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وآلہ کے بہی منضم اور شامل کیجائین جو کہ اونہین صاحبون نے یعنی
حضرات اہل سنت وجماعت نے بڑی کوشش اور تصحیح سے درباب
امامت وفضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اپنی کتابون مین نقل
کئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ ارشادات جناب مخبر صادق خاتم النبیین
وسید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین کے درباب فضائل ومناقب
وامامت وامارت وولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام اسقدر کثرت سے
ہین کہ اونکا شمار اور احصا ہو نہین سکتا علماء فریقین نے بالخصوص اس معاملہ
مین یعنی جناب امیر المومنین کی امامت وفضائل وولایت کی اثبات
مین بہت سی کتابین تالیف کی ہیں پس ہر عقلمند کو واجب اور لازم ہے
کہ بنظر انصاف ان احادیث کو ملاحظہ کرے اور گمراہی اور ضلالت کے رستہ
سے پرہیز کرے اور اپنی باپ دادا کی تقلید سے باز آئے کیونکہ قرآن شریف
مین اس قسم کی تقلید سے ممانعت کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ حجت و
برہان ودلیل کی پیروی کرو اور نیز ناظرین کو ضرور ہے کہ اصل کتب کو
جنکے حوالے دئے گئے ہیں ملاحظہ کرین تاکہ اونپر بالحتم والیقین حق ثابت
اور واضح ہوجائے اور ہمارے آئمہ معصومین صلوۃ اللہ علیہم اجمعین کی امامت
پر جو نصوص بشہادۃ خصم واقرار منکرین ثابت ومتحقق ہین خود دیکھہ لین کہ

ان نصوص قاطعہ وبراہین ساطعہ کوکوئی رد نہیں کرسکتا اور انمین کسی قسم کی تاویل نہین ہوسکتی اور جو شخص اِن احادیث کو جو اکابر اہل سنت وسلاطین مذاہب اربعہ سے منقول ہیں اور اونہون نے اپنی کتابون مین درج کئے ہین رد کرنا چاہیئے تو اوسکو یہ بہی لازم ہوگا کہ سواے ان احادیث کے اور مضامین جو اِن علما ومحدثین نے لکہی ہین۔ سب کو رد کرے اور اونکی کسی قول کو قبول نہ کرے وانّیٰ لہ ذلک

ایقاظ النائمین۔ وتنبیہ الغافلین

قرآن[۲] میں بہرے ہیں مراتب امیر کے	اللہ[۱] نے کہے ہیں مناقب امیر کے

دیکہو[۱] تفسیر روایح القرآن تصنیف جناب علامہ زمان فہامۂ دوران اورع الناس جناب مفتی سید محمد عباس رفع اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ اور تفاسیر اہل سنت کے دیکہنے سے بہی یہ مطلب حاصل ہے دیکہو تفسیر ثعلبی اور کشاف جاراللہ زمخشری کی۔ اگر مزاج مین حق پسندی اور انصاف ہے تو کشاف وغیرہ سے بہی ممکن ہے اِس عقدہ کا انکشاف ہے۔ اور نیز مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کو جو مشتمل بر آیات قرآنیہ ہیں ملاحظہ کرو انشاءاللہ حق واضح ہوجائے گا۔ ففی مسند احمد حنبل قال ابن عباس ما فی القرآن اٰیۃ فیہا الذین اٰمنوا الا وعلی راسہا وقائدہا وشریفہا وامیرہا۔ ولقد عاتب اللہ تعالیٰ اصحاب محمد فی القراٰن وما ذکر علیاً الا بخیر۔ کما فی روایح القراٰن یعنی امام احمد حنبل کی مسند مین روایت

ہے کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ قرآن شریف میں جہاں جہان الذین آمنو
کا لفظ ہے وہاں سب جگہہ پر اُن اہل ایمان کے سردار اور قائد اور شریف اور
امیر علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور یہ تحقیق خداوند تعالیٰ شانہ نے قرآن
شریف مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو عتاب بھی
کیا ہے مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہر جگہہ پر قرآن مجید میں نیکی ہی
سے ذکر فرمایا ہے۔ وعنہ ما نزل فی احد ما نزل فی علی۔ اور نیز عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ سے کتاب مذکور و مسند مذبور میں ماثور ہے کہ جسقدر
مدح اور تعریف علی علیہ السلام کی قرآن شریف میں نازل ہوئی ہے اوسقدر
اور کسی کی تعریف نازل نہیں ہوئی۔ محمد بن یوسف گنجی شافعی اپنی کتاب
کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی آدمی فضائل و مناقب جناب
امیر المومنین علیہ السلام کے آیات قرآنیہ سے لکھنا چاہئے تو اوسکو ایک
مستقل اور علیحدہ کتاب تحریر کرنی ہوگی۔ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام
کے کل فضائل اور مناقب کا تو کوئی شخص احصا اور شمار ہی نہین کرسکتا۔
دیکھو صفحہ ۵۰ مجلد حدیث نور۔ واخرج ابن العساکر کما فی الصواعق المحرقہ
عن ابن عباس قال نزلت فی علی ثلاثمایۃ آیۃ کذا فی تاریخ الخلفا
للسیوطی فی ترجمۃ علی یعنی ابن عساکر نے روایت کی ہے اور نیز صواعق محرقہ
مین مندرج ہے کہ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جناب علی بن ابی طالب
علیہ السلام کی مدح اور شان مین تین سو آیت قرآن میں نازل ہوئی ہے نیز
یہ روایت جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفائین درباب احوال علی ع

لکھی ہے قرآن مین لکھی ہے ولایت امیر کی کی سب یہ حق نے فرض اطاعت امیر کی قولہ تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون فی سورۃ المائدہ۔

انگشتری نماز میں حیدر نے کی عطا	والی تمام خلق کا حق نے اونہیں کیا

قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فی سورۃ النساء۔

مثل نبی ولی کی اطاعت کا ہے وجوب	ثابت ولی امر کی عصمت ہے اس سے خوب
سوچو کہ حق نے اسکو اولی الامر ہے کیا	بعد از نبی صحابہ مین معصوم کون تھا
معصوم مثل احمد مختار ہیں علی	معصوم کی جگہہ کے سزاوار ہیں علی
کل خلق پر علی کی حکومت ہے بھائیو	مثل نبی ولی کی اطاعت ہے بھائیو
قرآن مین لکھی ہے سخاوت امیر کی	قرآن مین مندرج ہے شجاعت امیر کی

قولہ تعالی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا سورہ ہل اتی۔

ایثار ہل اتی سے عیان ہے حضور کا	لطف قبول اوسپہ وہ رب شکور کا

قولہ تعالی ان ھذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا۔ سورہ ہل اتی

شیخ فریدالدین عطار نے کیا خوب کہا ہے للہ درہ وعلیہ اجرہ

از سنانش لافتی آمد پدید	از سخانش ہل اتی آمد پدید

قولہ تعالی کفی اللہ المومنین القتال۔ وفی قراۃ ابن مسعود کفی اللہ المومنین القتال بعلی سید شہاب الدین احمد توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل

میں تحریر فرماتے ہیں عن سفیان الثوری عن زبید عن مرۃ وکان مرضیا قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقرا ہذا الحرف وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب۔ وفی روایۃ الاعمش عن ابی وائل قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقرا ہذہ الایۃ التی فی الاحزاب وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب وکان اللہ قوی عزیزا۔ رواہما الصالحانی۔ دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۲۳۰ شہاب الدین احمد کی توثیق دیکھنا چاہو تو وہ بھی کتاب موصوف میں بلاحظہ کرو سید شہاب الدین احمد پر منحصر نہیں جن جن علماء ومحدثین اہل سنت کی روایتیں اور عبارتیں اس رسالہ میں درج کی گئی ہیں ان سب کی توثیقیں کتاب مستطاب عبقات الانوار میں موجود ہیں جو صاحب چاہیں کتاب موصوف مین ملاحظہ فرماکر اپنی تسلی کر لیں۔

شل علی جہاد ہے کس شخص نے کیا قرآن سے عیاں ہے طہارت امیر کی	جبرئیل انکی شان مین لائے ہین لافتی ثابت کلام حق سے ہے عصمت امیر کی

قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔

خالق نے اپنے نور سے طاہر کیا انہین طاہر رسول پاک کی مانند آل ہی	ہر رجس اور گناہ سے طاہر کیا انہین عصمت پہ انکے آیہ تطہیر دال ہی

یہ مضمون بہت سے اخبار قدسیہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے دیکھو اسے اربعین کی چالیسوین حدیث۔

قرآن سے عیان ہے امارت امیر کی	قرآن مین مندرج ہے امامت امیر کی

قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الخ سورۃ المائدہ۔

قولہ تعالیٰ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ سورہ المائدہ۔

حیدر امام خلق کے از حکم رب ہوے
انکے امام ہونے سے کمال دین ہوا
لاریب رتبۂ شہ مردان ہے لاجواب

مولا غدیر خم مین امیر عرب ہوے
خوشنود دین حق ست جہان آفرین ہوا
نفس رسول انکو خدا نے دیا خطاب

قولہ تعالیٰ۔ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم الخ سورۂ عمران۔

اللہ رے بھائیون مین عجب اتحاد ہے
سجدہ بتون کو کرتے رہے ہون جو سالہا
سجدہ نہین صنم کو کیا ہے حضور نے

نفس رسول ذات علی سے مراد ہے
عہد خدا کو پا نہین سکتے وہ مطلقا
بخشا وہ انکو عہد خدا نے غفور نے

امیر

قدیر

قولہ تعالیٰ انی جاعلک للناس اماماً قال ومن ذریتی قال لاینال عہدی الظالمین فی سورۃ البقرہ۔

روی ابن المغازلی فی المناقب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انتہت الدعوۃ الیّ والی علی لم یسجد احد نا قط لصنم فاتخذ نی نبیا واتخذ علیا وصیا انتہیٰ ابن المغازلی نے کتاب المناقب مین عبداللہ بن مسعودؓ

سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابراہیمؑ کی دعا میرے اور علی کی طرف منتہے ہوئے کہ ہم دونو نے کبھی سجدہ بت کو ہرگز نہیں کیا پس جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجکو نبی کیا اور علی کو وصی مقرر فرمایا۔

خیر البریہ سے بھی ہیں مقصود حق یہی	خیر البشر ہیں بعد نبی مرتضے علی

منہ مناقب الحافظ ابی بکر احمد بن موسی بن مرادویہ عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر۔ یعنی فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی سب لوگوں سے افضل اور بہتر ہے اور جو شخص علی کی افضلیت سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ یہ روایت کتب متعددہ اہل سنت میں بطرق متعددہ منقول ہے۔

قولہ تعالیٰ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ سورۃ البینہ فی المناقب عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال علی خیر البریہ۔ یعنی کتاب المناقب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا جناب خیر الوریٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی خیر البریہ ہیں یعنی تمام خلقت سے افضل اور بہتر ہیں۔ واخرج الحافظ جمال الدین الزرندی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان ہذہ الآیۃ لما نزلت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک تاتی

یوم القیامۃ انت و شیعتک راضین مرضیین ؛ ویاتی عدوک غضابا مقمحین فقال من عدوی قال من تبرأ منک ولعنک حافظ جمال الدین

زرندی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیۃ اولئک ہم خیر البریہ نازل ہوا تو جناب خیر الورے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی خیر البریہ تو اور تیری شیعہ ہیں تو اور تیری شیعہ قیامت کے دن ہشاش بشاش راضی و خوش و خورم آئینگے اور تیرے دشمن غصہ اور غم میں بھرے ہوے رنجیدہ اور غمناک شکلیں بنائی ہوئی ذلیل و خوار حالت میں آئیں گی امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے دشمن کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تجھسے بیزار ہوں اور تجھے برا کہیں ۔

مقولۃ الزائر

اے حضرات ناظرین اس حدیث کے پڑہنے کے بعد معاویہ کا حال بھی کچھ سمجھ اور سوچ لیجئے گا کہ وہ ولی حق و وصی مطلق کو معاذاللہ دشنام دیتا تہا کماہو مذکور فی محلہ پس جو لوگ اسکے اس فعل شنیع پر پہلے راضی تھے یا اب راضی ہیں اور اوسکو بلفظ امیر یاد کرتے ہیں اونکا کیا حال واخرج الحاکم مصححا قال رسول اللہ ان اھل بیتی سیلقون بعدی من امتی قتلا وتشریدا وان اشد قومنا لنا بغضا بنو امیہ وبنو مغیرۃ وبنو المخذوم حاکم نے تصحیح کرکے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ میرے اہل بیت پر میرے بعد از روے قتل و قمع و جلا وطنی کے

بڑے بڑے ظلم ہون گے اور سب سے زیادہ دشمن ہمارے بنی امیہ اور بنی مغیرہ اور بنی مخدوم ہین۔

توریت سے عیاں ہے ریاست امیر کی اللہ نے ہین نسل سماعیل میں کئے	ظاہر ہے اُس سے صاف ریاست امیر کی بارہ امام بعد رسول انام کے

توریت کتاب پیدایش سترہوان باب آیت ۲۰ اور اسماعیل کے حق میں مینے تیرے سنے دیکھہ میں اوسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑہاؤنگا اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا

سردار یہ جو نسل سماعیل مین ہوئے جب تک نہ نام لیوینگے بارہ امام کا معصوم مثل حضرت خیر الا نام ہیں	اے منصفو بتاؤ کہ یہ کون کون ہیں ہرگز نہین لگے گا پتا اس کلام کا سردار کل جہان کے بارہ امام ہیں

ذکر میلاد جناب امیر المومنین علیہ السلام

گھر مین خدا کے پاک نے پیدا ہوئے علی	جز شیر کبریا یہ فضیلت کسے ملی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث نور کے صفحہ ۲۳۵ میں فرماتے ہیں وجہہ شانزدہم آنکہ محمد بن یوسف گنجی در کفایۃ الطالب گفتہ الباب السابع فی مولدہ علیہ السلام اخبرنا الشیخ المقری ابو اسحٰق ابراھیم بن یوسف بن برکتہ الکتبی فی مسجد مدینہ الموصل یقول فی سنہ اربع وخمسین وخمسمائۃ قال اخبرنا ابو العلا الحسن بن احمد بن محمد بن اسمٰعیل الفارسی حدثنا فاروق الخطابی حدثنا الحجاج

بن المنهال عن الحسن بن مروان بن عمران الغنوی عن شاذان
بن العلاء حدثنا عبد العزیز بن عبد الصمد عن مسلم بن خالد المکی
المعروف بالزنجی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن میلاد علی بن ابی طالب فقال
لقد سالتنی عن خیر مولود ولد فی شبہ المسیح ان اللہ خلق علیاً
من نوری وخلقنی من نورہ وکلانا فی نور واحد ثم ان اللہ
عزوجل نقلنا من صلب آدم الی اصلاب طاہرۃ فی ارحام زاکیۃ
فما نقلت من صلب الا ونقل علی معی فلم نزل کذلک حتی
استودعنی خیر رحم وھی آمنہ واستودع علیا خیر رحم وھی فاطمہ
بنت اسد وکان فی زماننا رجل عابد زاھد یقال لہ المبرم بن دعیب
بن الشقبان قد عبد اللہ مأتین وسبعین سنۃ لم یسائل اللہ حاجۃ
فبعث اللہ الیہ اباطالب فلما ابصرہ المبرم قام الیہ وقبل راسہ
واجلسہ بین یدیہ ثم قال من انت قال رجل من تہامہ فقال من
من ای تہامہ فقال من بنی ھاشم فوثب العابد فقبل راسہ ثانیۃً
ثم قال لہ یا ھذا ان العلی الاعلی الھمنی الھاما قال ابوطالب وما ھو
قال ولد یولد من ظہرک وھو ولی اللہ عزوجل فلما کانت اللیلۃ التی
ولد فیہا علی اشرقت الارض فخرج وھو یقول ولد فی الکعبۃ ولی اللہ
عزوجل فلما اصبح دخل الکعبۃ وھو یقول۔ یارب ھذا الغسق الدجی
والقمر المبلج المضی بین لنا امرک الخفی۔ ماذا ترٰی فی اسم ھذا الصبی

قال فسمع صوت هاتف یقول ؎

یا اهل البیت النبی	خصصتم بالولد الزکی
ان اسمه من شامخ علی	علی اشتق من علی

هذا حدیث اختصرته ما کتبناه الا من هذا الوجه تفرد به مسلم
بن خالد الزنجی وهو شیخ الشافعی تفرد به عن الزنجی عبدالعزیز
بن عبدالصمد وهو معروف والزنجی لقب لمسلم وسمی بذلک
لحسنه وحمرة وجهه وجماله ۔ یعنی جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سید المرسلین خیر الورے
حبیب خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ علی بن ابی طالب
علیہ السلام کی ولادت کیونکر واقع ہوئی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ تو نے بہترین مولود کی ولادت کے باب میں سوال کیا جو شبیہ عیسے
کے ہے تحقیق اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا علی کو میرے نور سے اور مجکو اوسکے
نور سے ہم دونوں ایک نور تھے پھر خالق متعال رب ذوالجلال عزوجل نے نقل
کیا ہمارے نور کو آدم کی پشت سے اصلاب طاہرہ اور ارحام زکیہ میں جس
پشت میں میرے نور کو منتقل کیا ساتھ سے اوسکے اوسی پشت میں علی کے
نور کو منتقل کیا یہانتک میرے نور کو بہترین رحم میں ودیعت رکھا وہ رحم
فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کا ہے اور ہماری اوس زمانہ میں ایک شخص
عابد اور زاہد تھا اوسکو مبرم بن دعیب شقبان کہتے تھے دوسو ستر برس اوسنے
اللہ جل جلالہ کی عبادت کی تھی اور جناب باری تعالی شانہ سے کوئی سوال

نہین کیا تہا خداوندکریم تبارک وتعالیٰ نے ابوطالب کے دل مین ڈالا کہ وہ
اُس عابد کے پاس گئے اوس عابد نے حضرت ابوطالب علیہ السلام کی تعظیم
کی اور اُنکے سرکو چوما اور اونکو اپنے سامنے بٹہلایا اور پوچھا کہ آپ کون ہین
انہون نے کہا کہ مین ایک شخص تہامہ کا ہون اوس نے کہا کہ تہامہ کے
کس قبیلہ مین سے ہو انہون نے کہا کہ مین بنی ہاشم مین سے ہون یہ سُنکر
وہ مرد عابد پہر اوٹھ کہڑا ہوا اور دوبارہ حضرت ابوطالب علیہ السلام کے سر پر
بوسہ دیا اور کہا کہ مجکو علی اعلا نے ازروے الہام خبر دی ہے اونہون نے
کہا کہ کیا خبر دی ہے عابد نے کہا کہ تمہاری پشت سے ولی خداے عزوجل
پیدا ہوگا۔ پس جب رات علی بن ابی طالب علیہ السلام پیدا ہوے تمام
زمین نور مرتضوی سے روشن ہوگی اوسوقت وہ عابد اپنے عبادت خانہ
سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ کعبہ مین ولی خدا پیدا ہوا جب صبح کو وہ کعبہ مین آیا تو اُسنے
اشعار مذکورہ پڑہے جنکا ماحصل یہ ہے کہ اے خداوند خالق اندہیرے اور
چاندنے کے اپنے امر خفی سے ہمکو آگاہ کر کہ اس مولود مسعود کا کیا نام ہے۔
اوسوقت ہاتف نے غیب سے یہ آواز دی۔ کہ اے اہل بیت مصطفےٰ تم اس
مولود مسعود پاک وطاہر سے خصوصیت دی گئی نام اوسکا بلند ہے علی۔ علی
اعلی سے مشتق ہوا ہے اس حدیث کی نقل کرنے کے بعد علامہ محمد بن یوسف
گنجی شافعی۔ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو مین نے مختصر کرکے وارد کیا ہے اور
اسکو مسلم بن خالد نے روایت کیا ہے اور وہ شافعی کا شیخ ہے اور مسلم موصوف
سے عبد العزیز بن عبد الصمد نے روایت کی ہے اور وہ مشہور ومعروف شخص ہے

اور کنجی تقب ہے مسلم بن خالد کا اسلئے کہ وہ حسین اور جمیل اور خوبصورت تھا اس جگہہ بمناسبت مقام چند اشعار درباب ولادت جناب حیدر کرار علیہ الآف التحیہ والسلام من الملک الغفار اپنی دیوان ابیات الجنان فی مدح اسنا الرحمن مین سے نقل کرتا ہون انشاء اللہ موجب تفریح قلوب مومنین ہونگے۔

وھی ہذہ

آج کعبہ مین امیر المومنین پیدا ہوا — فخر عالم کا وصی اور جانشین پیدا ہوا

یہ شرف اللہ نے ہے خاص حیدر کو دیا — کعبہ مین غیر از علی کوئی نہین پیدا ہوا

حسن مطلع بمطلع دیوان قدرت کا یہ ہے — بیت خالق مین جو مولی المومنین پیدا ہوا

مستزاد مقطع نظم نبوت کے لئے — بارہ رکنون مین ہی رکن اولین پیدا ہوا

شاہ ہم لوگونکا اور خلاق عالم کا ولی — احمد مرسل کا دستور مبین پیدا ہوا

قبلۂ کون و مکان و رہادی خورد و کلان — کعبۂ امن و امان سردار دین پیدا ہوا

جود مطلق نور بر حق لطف ایزد شمع دین — نایب احمد امام المتقین پیدا ہوا

لطف شامل فیض کامل رحمت رب مجید — حجت حق ہادی راہ یقین پیدا ہوا

جسکے قصر منزلت کا ایک پایہ عرش ہے — آج گھر مین حق کے وہ رکن رکین پیدا ہوا

مالک ملک ولایت شہ سوار لافتی — یکہ تاز قل کفی سلطان دین پیدا ہوا

مڑ ہوا مغرب سے خور جسکی نماز عصر کو — مشرق کعبہ سے وہ مہر مبین پیدا ہوا

جانب حق سے بسوے مومنان بہر نجات — دوستی جسکی کہ ہے حبل المتین پیدا ہوا

حق نے ہے جنکے محبت کی ہمین تاکید کی — آج دنیا مین وہ راس الصادقین پیدا ہوا

راز دار لی مع اللہ و امین حق نبی — اوس امین کے واسطے ہے یہ امین پیدا ہوا

دوستی جس کی نجات آخرت کا ہے سبب | آج ہے وہ عروۃ الوثقای دین پیدا ہوا

تشنگی روز محشر سے نہ زائر خوف کر
ساقی کوثر امیر المومنین پیدا ہوا

ایضا در تہنیت ولادت جناب سید الوصیین صلوۃ اللہ علیہ و اولادہ الطیبین

آج ہیں سرور احمد مرتضے پیدا ہوا | گھر میں خالق کے وہی مصطفے پیدا ہوا
محرم راز حبیب کبریا پیدا ہوا | نامور دین نائب خیر الوری پیدا ہوا
کیوں نہوں سرور احمد ہو گیا بازو قوی | غیب کے پردہ سے ہے دست خدا پیدا ہوا
جس جوان کی شان میں ہے لافتی اور قل کفی | آج وہ اژدر در وخیبر کشا پیدا ہوا
جسکا ہے محراب ابرو قبلۂ کروبیان | کعبۂ اقدس میں ہے وہ مقتدا پیدا ہوا
کر سکیں گے اب نہ کچھ مکار روباہ بازیان | اب عرین کعبہ سے شیر خدا پیدا ہوا
قاسم ہشت خلد اور مالک ہر چار نہر | ساقی کوثر امام دوسرا پیدا ہوا
جس نے دی انگشتری راہ خدا میں رکوع | وہ ولی حق امیر انما پیدا ہوا
بلکہ تا عرصۂ قرب جناب کبریا | ایک تو احمد تھے اب یہ دوسرا پیدا ہوا
آپ بھوکے رہ کے مسکینوں کو دیتا جو طعام | آج ہے وہ تاجدار ہل اتی پیدا ہوا
جس جوان کا مثل خالق نے نہیں پیدا کیا | آج کعبہ میں وہ شاہ لافتے پیدا ہوا
جان فدا کرکے نبی کے فرش پر سویا تھا جو | آج ہے وہ نام خیر الورے پیدا ہوا

مشکلیں ہر طرح کی حل ہو گئیں شکر خدا	حامی ہر دو جہاں مشکل کشا پیدا ہوا

اب ادب سے تم پئے تعظیم اے زائر اٹھو
ہے وصی شافع روز جزا پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت عید میلاد جناب امیر المومنین سید الوصیین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ و علی اولادہ الاطائب

میں وہ ہوں طوطی خوش لہجہ گلزار جناں	داد دیتے ہیں ہر ایک بیت پہ مجکو رضواں
میں وہ ہوں شاعر معجز رقم اعجاز بیاں	ڈالدوں وقت تکلم تن سحبان میں جاں
کیوں نہ اقلیم سخن ہو میری زیر فرماں	ذوالفقار علوی ہے میرے گویا یہ زباں
عندلیب چمن آل محمد ہوں میں	نغمۂ بلبل سدرہ ہے کہ زائر کا بیاں
کرتے ہیں وقت تکلم میری تائید کلیم	آل احمد کے تصدق سے یہ عزت ہے نشاں
افصح وقت ہوں ایسا کہ اب آگے میرے	امرء القیس کا کیا منہ ہے کہ کھولے وہ زباں
کہتے ہیں خضر مضامیں کی تعلیم مجھے	مجھ سے نسبت ہے بھلا خطل و اعشی کو کہاں
ایک استاد کے شاگرد ہیں میں اور جبریل	علم کا اپنے در علم نبی سے ہے نشاں
پر جبریل کی مانند ہے نامہ اپنا	خامہ موسیٰ کا عصا نامہ ہے آب حیواں
غیب سے مجکو مضامیں ہیں القا ہوتے	میں وہ ہوں ماہر اسرار معانی و بیاں

میری ہر بات پہ سو جان سے تصدق ہے نبات
میری ہر بیت پہ ہے قند مکرر قربان

واہ کیا کہتے ہو اتراتے ہو کا بوس میں ہو
کیسی غفلت ہے یہ زائر میں نہیں قابو میں زبان

اپنی تعریف و ثنا اپنی زبان سے ہے زبون
اپنی توصیف نہیں آپ بشر کو شایان

بس کرو چپ رہو کیا کہتے ہو توبہ توبہ
اپنی تعریف جو خود کرتے ہیں ہیں وہ نادان

لیک نعماے الٰہی کے بیان کرنے میں
شکر کے طور[له] پہ ہے حکم خداوند جہان

مطلع ثانی

شکر اُس خالق منعم کا ہے [illegible]
جسکے آلا و نعم کا نہیں ہرگز پایان

کون کر سکتا ہے نعماے الٰہی کا حساب
کون گن سکتا ہے اور حصر کی ہے کسکو توان

غیر محصور ہیں نعماے الٰہی بیشک
لیکن اس نعمت عظمےٰ کا کروں ذکر بیان

یعنی اک نعمت عظمےٰ یہ خدا نے بخشی
مدح حیدر کے لیے [illegible] دی مجھکو زبان

اپنے ممدوح کا مداح کیا ہے مجھکو
واہ کیا خالق کونین نے دی عزت و شان

مجھسے ناچیز کو کیا رتبۂ عالی بخشا
کہ کیا حق نے مجھے مادح شاہ مردان

چونکہ مداح علی ابن ابی طالب ہوں
اسلیے اپنے فضائل یہ کئے پیش بیان

فی الحقیقت نہیں میں مدح و ثنا کے قابل
احقر الناس ہوں ناچیز ہوں اور ہیچمدان

پر ہے ممدوح میرا چونکہ عظیم الرتبہ
اوسکا مداح ہوں بیشک ہوں ثنا کے شایان

میرا ممدوح ہے ممدوح رسول مقبول
سب ممدوح کے مداح ہیں اہل ایمان

له قوله تعالی اما بنعمة ربك فحدث ۱۲ منه

سیدا ممدوح ہے ممدوح ملائک یارو | سیدا ممدوح ہے ممدوح جناب یزدان
میں ہون اُس شاہ کا مداح کہ جسکے اوصاف | خود بیان کرتا ہے قرآن میں خداوند جہان
جسکی تعریف محمد سے شہنشاہ نے کی | مدح و اوصاف کے اللہ وہی ہے شایان
جسکی تعریف بشر سے نہیں ممکن ہرگز | جسکی توصیف میں قاصر ہے فرشتوں کی زبان
جسکی تعریف سے مملو ہیں کتابیں چارون | دیکھو توریت و انجیل و زبور و قرآن
جسکے بغض اور عداوت کا نتیجہ ہے سقر | جسکی الفت کا ہے پہل حشر میں باغ رضوان
جسکی تعریف سے خوشنود ہون اللہ و رسول | حشر میں جائزہ ہر بیت کا ہو بیت جنان
ایسے ممدوح سخی سے میں صلا چاہتا ہون | ہل اتی میں ہے لکھا جسکی سخاوت کا بیان
جسکو خلقت کا ولی خالق عالم فرمائے | حاکم خلق ہے بیشک وہ ولی یزدان
نص ہو لی سے کیا ہے اُسے خاتم نے وصی | اور ولی حق نے کیا قصہ خاتم میں عیان
ایسے موصوف پہ مان باپ فدا ہون میرے | ایسنے ممدوح پہ واللہ ہون و لسے قربان
ایسے ممدوح کی ہے آج ولادت کا جو دن | پس یہ لازم ہے کرون ذکر ولادت کا بیان
چونکہ اُس گوہر یکتا کے تولد کا ہے دن | سر اقدس پہ کرون مدح کے موتی قربان
گھر میں اللہ کے پیدا ہوا وہ شاہ جو ہے | کعبۂ امن و امان قبلۂ دین و ایمان
عید میلاد علی ابن ابی طالب ہے | دیکھو جس سمت ہر اک خورد و کلان ہے شادان

مطلع ثالث

آج پیدا ہوا وہ نور خداوند جہان | جسکے ہونے سے ہوئی النسل پیمبر کی عیان
خویش احمد شرف دودۂ آدم حیدر | جسکے فرزند ہیں سردار جوانان جنان

جسکا اللہ کے نزدیک ہے بھائی محبوب | یہ چشم بد دور جو ہے آپ ولی یزدان
جسکی شمشیر سے بہتر نہیں کوئی شمشیر | جس بہادر کے برابر نہیں دنیا میں جوان
افصح خلق وہ پیدا ہوا جسکا کہ کلام | فوق مخلوق ہے اور تحت کلام رحمان
فخر عالم کی وصایت کی لیاقت ہی جسے | جانشینی نبی جسکو ہے بیشک شایان
علم آدم کا ہے اور نوح کا تقوی جسمین | زہد عیسیٰ کا ہے اور طاقت ابن عمران
علم سے اپنے کیا جسنے جہان کو روشن | پرتو افگن ہوا وہ نور خداوند جہان -
منزلت مین ہے یہ ہارون محمد کیلئے | دوست تر نزد خدا بعد رسول ذیشان
حصۂ دوم از اول مخلوق یہ ہیں | ہین یہ وہ نور جو ہی علت ایجاد جہان
رتبہ سید کونین جو ہے پیش خدا | ہے وہی پیش نبی رتبۂ شاہ مردان
عین عرفان خدا مظہر اسماے صفات | مظہر ذات احد اصل اصول ایمان
بازوے احمد مختار ہوا آج قوی | پردۂ غیب سے ظاہر ہوا دست یزدان
آج پایا ہے وصی اپنا خدا کے گھر سے | شکر باری میں ہیں معروف شہنشاہ زمان
وہ شجاع ازلی حق کا ولی نفس رسول | باب سبطین نبی شوہر خاتون جنان
گر نہ ہوتی وہ نہ ہوتا کوئی کفو زہرا | وہ نہ ہوتی تو نہ تھا آل محمد کا نشان
وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتے شہ مظلوم حسین | یہ نہ ہوتی تو نہ پاتا کوئی دوزخ سے امان
وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کبھی قایم اسلام | یہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کبھی نشر ایمان
وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کوئی احمد کا ممد | یہ نہ ہوتی تو نہ بخشش کا کوئی تھا سامان
ذوالفقار علوی سے ہوا قایم اسلام | حملہاے شہ مظلوم سے اصل ایمان

قطعہ

وہ نہ ہوتی تو نہ تھی نار سقر کی حاجت
وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا کبھی گلزار جنان

پھر اعناب علی گلشن فردوس بنا
اونکے اعدا کے لیے خلق ہوا ہی نیران

وہ نہ ہوتی تو پھر مہدی ہادی ہوتی
یہ نہ ہوتی تو نہ بہرتا کبھی نصفت سے جہان

وہ نہ ہوتی تو نہ مصحف کو سمجھتا کوئی
یہ نہ ہوتی تو نہ ملتا کہیں ایمان کا نشان

وہ نہ ہوتی تو نہ پھر علم کا چرچا ہوتا
کون کرسکتا تہا تفسیر حدیث و قرآن

درد زہ مادر عیسیٰ کو ہوا تھا جسدم
قدس سے اونکو نکلنے کا ہوا تھا فرمان

اور یہ تہا حکم کہ نخلہ کو ہلاکر مریم
کھائیو ہین جو گرین ایسے ہی شاہد قرآن

آئین کعبہ کو بالہام خدا وقت مخاض
فاطمہ بنت اسد مادر شیر یزدان

باب کعبہ کی محاذی سے ہوئی شق دیوار
گھر مین خالق کے گئین واہ رے عزت و شان

واہ کیا عزت و توقیر خدا نے بخشی
گھر مین اللہ کے پیدا ہوئی شاہ مردان

حکم مریم کو تہا نخلہ کے ہلانے کا مگر
انکو رازق نے کہلائے وہین اثمار جنان

کعبہ مولد ہوا اور مسجد کوفہ مشہد
جز علی کسکو ہے دی حق نے یہ توقیر یہ شان

پاک و پاکیزہ و مختون ہوے خلق علی
جیسے پیدا ہوے دنیا مین حبیب جہان

خلق ہوتی ہے کیا سجدۂ معبود ادا
جسطرح وقت شہادت تہی علی سجدہ کنان

فاطمہ بنت اسد شیر خدا کو لے کر
تین دن تک رہین اللہ کے گہر مین نہان

تین دن دیدۂ حق بین نہ علی نے کہولے
چوتھے دن آئے جو کعبہ مین رسول یزدان

گود مین لینے کو حضرت نے بڑہا ہے جب ہاتھ
کہولدین آنکھیں ہوا روے مبارک خندان

مسکراتے ہوئے گود مین گئی بہائی کے
دیکھکر روے نبی ہو گئے حیدر شادان

پہر اسی روز سے حضرت کا یہ معمول ہوا
حرز بازو تہے سمجھتے انہین سلطان زمان

غار ہرا میں انہیں ساتھ ہی لیجاتے تھے
نہ جدا کرتے تھے آغوش سے فخر دوجہان

کسکو خبر شبّر و شبّیر ملی یہ توقیر
گود میں سید عالم کے پلے پائی یہ شان

گھر سے اللہ کے پایا ہے محمد نے وزیر
کسطرح قلب مبارک نہوا زبس شادان

دیکھنا روئے علی چونکہ عبادت ہی ہین تہا
مصحف رخ کی تلاوت تھی نبی کو ہر آن

بسکہ لیے زائر احمد یہ ادب کا ہی مقام
وصف حیدر کے کہاں اور کہاں تیری زبان

جسکے مداح ہون اللہ و نبی اے زائر
اوسکے اوصاف بہلا تجسے ہون کسطرح بیان

یا علی کون ہے جو آپکا ممنون نہین
کون ہے جسپہ نہین آپکا مولا احسان

آدم و یوسف و یعقوب نے کی استمداد
نام سے آپکے مشکل ہوئی سبکی آسان

ناظر نامۂ اعمال خلائق ہیں حضور
آپ پر میرے عقیدت کا ہے احوال عیان

کہولنا عقدۂ مشکل تمہین دشوار نہین
آپکی ذات ہے حلال مہمات جہان

سخت تکلیف و تردد مین بسر کرتا ہون
کیجئے جلد مرا عقدۂ مشکل آسان

جلد اب روضۂ اقدس پہ بلا لو مجکو
دیر مت کیجئے سو جان سے خادم قربان

کیون نہین روضۂ انور پہ طلب کرتے ہو
ہند مین زائر احمد ہے نہایت حیران

ایضاً مسدس درباب ولادت جناب مولانا وسیدنا امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیام

جو ہوئی جودی کی کشتی کے تو لنگر ہیں علی
علم احمد کے مدینہ کے لئے در ہیں علی

دست حق قوت بازوی پیمبر ہیں علی
فاتح بدر و احد خندق و خیبر ہیں علی

قل کفی قول خدا شان میں انکے آیا
لافتی کا بھی اسے شیر نے تمغہ پایا

سید جملہ عرب شاہ نجف ہیں حیدر
فخر آدم کو ہے جنسے وہ خلف ہیں حیدر

نائب فخر رسولاں سلف ہیں حیدر
اوسکو پھر خوف ہی کیا جسکی طرف ہیں حیدر

دوست جو انکے ہیں رتبے وہ بڑے پائینگے
یہ ولی حق کے ہیں اللہ سے بخشائینگے

زینت محفل سلطان رسالت ہیں علی
حامی جن و بشر وقت مصیبت ہیں علی

مسند احمد ہے اور ہادی ہیں علی
مومنونکے لئے اللہ کی رحمت ہیں علی

افضل خلق پس از ختم رسل ہیں حیدر
مثل احمد کے امیر جز و کل ہیں حیدر

ہادی خلق پس از شاہ رسالت ہیں علی
قاسم نار ہیں اور قاسم جنت ہیں علی

ثانی بلا فاصلہ حقدار خلافت ہیں علی
چون نبی شافع روز قیامت ہیں علی

شک نہیں اپنے غلاموں کو یہ بخشائینگی
جسکو چاہیں گی بڑے رتبے یہ پہونچائینگی

مصطفی کیلئے برہان نبوت ہیں علی
غور سے سوچو تو اللہ کی قدرت ہیں علی

خلق پر ایزد مختار کی آیت ہیں علی
نائب احمد کے ہیں اور شاہ ولایت ہیں علی

بعد احمد کے بلا فصل وصی ہیں حیدر
بشک نہیں خالق عالم کے ولی ہیں حیدر

سانپ کے کلہ کو بچپن میں ہی پھاڑا جسنے
مرحب و عنتر و حارث کو پچھاڑا جسنے

دین و ایمان کے جھنڈے کو ہی گاڑا جسنے
باب خیبر کو اک انگلی سے اکھاڑا جسنے

جسکو خالق نے ولی اپنا کہا وہ ہے علی
جسکو احمد نے وصی اپنا کیا وہ ہے علی

جسنے اسود کے دیا دست بریدہ کو ملا
جسکے روضہ پہ ہوا کرتے ہیں اعجاز سدا
جسکے کوچے کی ہوا دیتی ہے مردونکو جلا
جسکے اعجاز کا ممکن نہیں ہرگز احصا

صاحب فضل جلی غالب ہر غالب ہیں
وہ ولی حق کے علی بن ابی طالب ہیں

قدرت قادر مختار ہے حیدر کا وجود
یا کہ اعجاز شہنشاہ مقام محمود
ایسا معبود نے پیدا کیا وہ صاحب جود
جو کہ اک شب میں تھا چالیس جگہ پر موجود

جسکا یہ بندۂ مخلوق ہے ایسا قادر
سوچو خالق جو ہے اسکا وہ ہے کیسا قادر

وصف اوس صاحب اعجاز کے کیا ہوں بیان
میں تو کیا بات تو فرشتونکی بھی الکن ہے زبان
اس سے اس مظہر قدرت کی ہے کیا شان عیان
ایک شب میں ہو چالیس جگہ پر مہمان

کیا ہی قادر ہے خدا واہ رے شان خدا
جسنے قدرت سے کئے ایسے ہی بندے پیدا

شاہد عدل ہے اس بات پہ حیدر کا وجود
کہ بڑا صانع قادر ہے خدائے معبود
جسنے اسطرح کا بندہ کیا اپنا موجود
جو کہ اس بندہ کو ہے غیب سے لایا شہود

جس کا جو کام وہ قدرت رحمانی ہے
جسکے افعال میں انسان کو حیرانی ہے

جس مہم پر وہ گیا رب قوی کا ضیغم ۔۔۔ اوسکو بے سر کئے ہرگز کبھی سرکے نہ قدم
سامنے آتے نہ تھے خوف سے اکثر ظالم ۔۔۔ ڈرتے تھے حیدر کرار سے روباہ شیم

جنگ میں یہ متنکر بھی کبھی جاتے تھے
جو نہ پہچانتے تھے سامنے وہ آتے تھے

سامنے جب کوئی آیا نہ ملی اوسکو مفر ۔۔۔ ایک ہی وار میں دو ہو گیا جسم اکفر
کرتے ہی موت کے پنجہ میں پہنچا وہ ابتر ۔۔۔ ہو گیا مرتے ہی ملعون کا مقر قعر سقر

واہ کیا ہاتھ تھا کیا تیغ تھی کیا ضرب تھی
لوگوں کو زور خدا داد پہ اک حیرت تھی

رایت دین الہی کے ہیں رافع حیدر ۔۔۔ کفر و بدعات و ضلالات کے ہیں قامع حیدر
ہیں صلوٰۃ اور سخاوت کے بھی جامع حیدر ۔۔۔ اذن داعیہ ہیں اسرار کے سامع حیدر

علم جو احمد مرسل کو دیا ایزد نے
اسمیں کچھ شک نہیں سکھلایا انہیں احمد نے

ہے یہ عبداللہ عباس سے منقول ہوا ۔۔۔ علم نو حصہ خدا نے ہے علی کو بخشا
دسویں حصہ کو ہے مخلوق پہ تقسیم کیا ۔۔۔ اعلم خلق ہیں اس دسویں میں بھی شیر خدا

علم حیدر کو بھلا کون سمجھ سکتا ہے
عقل حیران ہے ہر شخص کو یاں سکتا ہے

ہے یقین ایسا کہ واقع ہو اگر کشف غطا ۔۔۔ اوسپہ بھی آپنے مازدت یقیناً ہے کہا
علم آدم سا ہے اوس حجت حق نے پایا ۔۔۔ قائل قول سلونی ہیں شہنشاہ ہدا

شہر علم نبوی کے لئے در ہیں حیدر

اور پس از خیر رسلے خیر بشر ہیں حیدر

اسطرح صاحب کشاف ہے یاں کاشف حال	اربعین میں کیا تحریر یہ اوسنے احوال
چند شخصوں نے کیا آکے علی سے یہ سوال	علم افضل ہے دیا علم سے افضل ہے مال

اعلم الناس نے فرمایا کہ افضل ہے علم
اسمیں کچھ شک نہیں اس مال سے اکمل ہے علم

بولے وہ لاے اس دعوی پہ کچھ آپ دلیل	تب یہ فرمانے لگے اوس دن سے شہنشاہ جلیل
علم میراث رسل ہے تو ہے رتبہ میں جلیل	مال میراث ہے قارون کی پس ہے وہ ذلیل

دوسرے شخص نے بھی پھر یہی پوچھا بڑھکر
مال افضل ہے دیا علم ہے اوس سے بہتر

پھر کہا شاہ نے ہے علم ہے بیشک بہتر	علم کے دوست ہیں اور مال کی دشمن اکثر
تیسرے نے یہی پوچھا تو یہ بولے حیدر	علم ہے مال سے رتبہ میں یقیناً بڑھکر

کیونکہ جب خرچ کریں مال گھٹا کرتا ہے
علم کو صرف کریں تو وہ بڑھا کرتا ہے

چوتھے نے پوچھا تو فرمائی یہ حضرت نے دلیل	علم اسواسطے رتبہ میں ہے دولت سے جلیل
صاحب مال کو کہتا ہے ہر اک شخص بخیل	علم والا ہے سخی کرتے ہیں اوسکی تبجیل

پانچویں سے کہا زر کی تو حفاظت ہے ضرور
علم کو اپنے ہے صاحب کی صیانت منظور

پھر چھٹے نے جو یہ پوچھا تو یہ بولے حیدر	علم ہے دولت و اموال سے بیشک بہتر
حشر میں پرسش سوال کریگا داور	صاحب علم سے ہوگا نہ سوال اسکا مگر

ساتوین نے بہی پوچہا جو شہ صفدر سے
علم کو پہر یہ فضیلت دی علی نے زر سے

یعنی فرمایا گزر جاے جو طول مدت
اسمین کچہہ شک نہیں ہوجائیگی اسمین قلت
طول اعصار سے ہوئیگی پرانی دولت
گہس کے فرسودہ ہوئی گہٹگئی اسکی قیمت

علم باقی ہے زوال اسمین نہین آئیگا
ہے وہ قسمت کا دہنی جو کہ اُسے پائیگا

آٹہوین نے جو کیا پہر حضرت سی سوال
مال سے ہوتا ہے تاریک دل اصحاب مال
وجہہ تفضیل یہ فرمائی علی نے فی الحال
صاحب علم کا دل نور سے ہی مالامال

تب نوین شخص نے پہر شاہ سے یہ کہا
وجہ تفضیل بیان اور ہو یا شاہ ہدا

اوسکے پاسخ میں شہنشاہ دوعالم نے کہا
گاہ فرعون کی مانند خدا ہے بنتا
صاحب مال ہی البتہ تکبر کرتا
صاحب علم ہے جو کرتا ہے اقرار خدا

صاحب علم ہے ہر شخص سے اکمل بیشک
جو کہ عالم ہے وہ جاہل سی ہی افضل بیشک

جب خوارج وہ سوالات یہ سب پوچہہ چکی
تم ہمیشہ ہی تفضیل جو پوچہو مجہہ سے
اوسنے تب ہو کے مخاطب شہ والا بولے
پس بیان کرتا ہونگا مین وجوہات نئے

تو بہ تو اسپہ دلائل تمہین بتلاؤنگا
کبہی اٹکونگا نہ ہرگز کبہی گہبراؤنگا

خارجی ہوگے سُن سُنکے یہ حضرت کا کلام
صدق دل سے ہوئے اُسوقت مطیع اسلام

دل سے تب مان لیا شاہ ولایت کو امام
او دیکھا آپ لئے ہیں نائب سردار انام

چھوڑ کر خرج ہوئے سے مومن خالص سارے
پہلے دشمن تھے علی کے ہوئے پھر وہ پیارے

نحد احید کرار ہیں وہ نور خدا
ملک و حور و جنان لوح و قلم ارض و سما
پہلے مخلوق سے خالق نے جو تھا خلق کیا
ہوئے کل خلق اسے نور کا صدقہ پیدا

ایک ہی نور سے ہیں احمد و حیدر دونوں
باعث خلق جہاں ہیں یہ برادر دونوں

مقتضی جبکہ ہوئی صنع خداوند علا
خلعت کون خداوند دو عالم نے عطا
کہ کرے خالق کو وہ کتم عدم سے پیدا
صدقے میں احمد و حیدر کے دو عالم کو کیا

پھر انہیں دونوں کو کونین کا سردار کیا
اپنے سرکار میں ان دونوں کو مختار کیا

نور یہ چونکہ تھا محبوب خداوند ودود
انکی خاطر سے کی اللہ نے ہر شے موجود
آفرینش تھی اسی نور کی حق کو مقصود
یہ نہ ہوتی تو کسی شے کا بھی ہوتا نہ وجود

جو سوا انکے ہے وہ فرع ہے بنیاد ہیں یہ
علت غائی عالم پئے ایجاد ہیں یہ

مومنوں شاہ ولایت کی ولادت ہے آج
اہل ایمان کیلئے روز مسرت ہے آج
لو عیاں قادر مختار کی قدرت ہے آج
دل پیمبر کا پرانبساط و فرحت ہے آج

اونکی فرحت سے ہے لازم ہمیں فرحت ہووے
عبد خوش ہو دین جو آقا کو مسرت ہووے

مومنون تیرھوین تاریخ رجب کی ہی آج
آج پیدا ہوا وہ سارے جہاں کا سرتاج

بعد احمد کے ہی جس شاہ کا کل خلق پہ راج
دوش پاک نبوی پر ہوا جسکو معراج

پس یہ لازم ہے بپا بزم طرب آج کرین
جشن میلاد شہنشاہ عرب آج کرین

مومنون جوش پہ ہے رحمت باری آئی
تا لی احمد مختار کی باری آئی

وہ ضیا جس سے ہوا کفر ہے تاری آئی
راکب دوش محمد کی سواری آئی

جسنے اصنام کو کعبہ سے اوجاڑا آیا
جسنے دروازہ کو خیبر کے اوکھاڑ لایا

آج کعبہ مین ہوئی حیدر صفدر پیدا
ہوا محبوب الٰہی کا برادر پیدا

لو ہوا قوت بازو سے پیمبر پیدا
بھاگی روباہ ہوا آج غضنفر پیدا

دیکھین اب کیسے ستائینگے نبی کو ناری
لاکھ کافر پہ ہے تنہا یہ بہادر بھاری

صادق آل محمد سے ہے منقول ہوا
اسکو علامۂ طوسی نے بھی ہی نقل کیا

یعنی کہتے ہیں یہ عباس پیمبر کے چچا
ایکدن سامنے کعبہ کے بڑا مجمع تھا

روبرو کعبہ کے بیٹھے تھے بہت اہل تمیز
کچھ تو تھے ہاشمی اور کچھ تھے بنی عبد عزیز

اسطرح بیٹھے تھے ہم لوگ کہ دیکھا ناگاہ
فاطمہ بنت اسد آئیں لے سوے بیت اللہ

اونکے تھے بطن مبارک مین امیر ذیجاہ
پورے ایام رفقہ دن مین تھی ہوگئی تھی اونکو نوماہ

فاطمہ درد کی تکلیف کو پاکر اسدم

یوں دعا کرنے لگیں ہاتھ اوٹھا کر اُس دم

تجھپہ ایمان ہیں لائی ہوں الٰہی بسے
جو کتب اور صحیفے کہ ہیں تو نے بھیجے

اور تری ساری رسولوں پہ ہی ایمان مجھے
اونکی تصدیق بدل کرتی ہوں خالق میرے

جد امجد مرے تھے دوست ترے ابراہیم
اونکی تصدیق بدل کرتی ہوں اے رب کریم

میرے دادا نے بڑا رتبہ ہی پایا یارب
اور اونھوں نے یہ ترا گھر ہے بنایا یارب

تو نے اونکو ہی خلیل اپنا بتایا یارب
ور دنے مجکو ہے اسوقت ستایا یارب

شدت درد نے کر رکھا ہی حیران یارب
مشکلیں ساری مری کردی اب آسان یارب

مشکل آسان مری کر صدقہ مری دادا کا
صدقہ اس بچہ کے حرمت کا جو مونس ہے مرا

رحم کر مجپہ تو اس گھر کا طفیل اے آقا
پیٹ میں میرے ہے جو ہی مجھسے یہ باتیں کرتا

ہے یقین مجکو یہ فرزند بھی لاثانی ہے
تیری قدرت کی نشانی یہ مرا جانی ہے

لکھتے ہیں حضرت عباس کہ ہمنے دیکھا
شق ہوئے کعبہ کی دیوار یکایک وسجا

جب دعا کرچکے اسطرح وہ مقبول خدا
داخل کعبہ ہوئیں اُم شہنشاہ ھدا

پہ اوسی طرح سے پیوست وہ دیوار ہوئی
اور نہان آنکھوں سے ام شہ ابرار ہوئی

چاہا ہمنے کہ در کعبہ کو کھولیں یکبار
کھل سکا ور نہ کسی طرح سے ہو سب ناچار

اور دیکھیں کہ یہ کیا بھید ہی کیا ہی اسرار
سمجھے تب ہم کہ یہ ہے حکم خدا ے ستار

غل یہ تکہ کئے ہر ایک کو جیۂ و بر زن میں ہوا
اور تعجب دل ہر مردمین ہر زن اسین ہوا

مادر شیر خدا بنت اسد کو اوس جا
گھرمین خالق کے ہوئے شیر الٰہی پیدا

تین دن تک ہوی پیل خلد کی دعوتمیں عطا
جز علی کس نئے ہے اس طرح کا رتبہ پایا

مولد شاہ نجف خانۂ غفار ہوا
یہ شرف خاص نہئے حیدر کرار ہوا

چپ ہو زائر کہ ثنای شہ مرداں ہی محال
جب کہ مداح علی آپ ہے رب متعال

مدح حیدر میں فرشتوں کی زبانین ہی لال
مدح ممدوح خدا تو کرے کیا تری مجال

کرد عاقق سی کہ عصیان ترے مغفور کرے
اور غلامان علی مین تجھے محشور کرے

ایضًا درباب مدح جناب امیر مومنان از دیوان ابیات الجنان فی مدح امنا الرحمن دربارۂ سوالات زائر از ارباب عقل وانصاف وتارکان طریقۂ تعصب و اعتصاف

فتح خیبر کو کیا جس نئے وہ کرار ہے کون
فضل کا بیعت شجرہ کے سزاوار ہے کون

لہ قولہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی

کل ایمان کہا کس کو رسول اللہ نے
عمرو کو جسنے کیا ذبح وہ جرار ہے کون

کس کی ضربت سے ہوا دین خدا کا قایم
کیون کہو احمد مرسل کا مددگار ہے کون

قل کفی حق نے کہا شان مین کسکی بولو
منصفو غور سے سوچو کہ وہ جرار ہے کون

راکعا کسنے انگوٹھی ہے گدا کو بخشی
وہ شہنشاہ جہان خلق کا مختار ہے کون

غزوۂ[1] ذات سلاسل کو کیا کسنے فتح
جسکے گھوڑے کی ہوئی مدح وہ اسوار ہے کون

کس زبردست کے ہاتھ آیا ید اللہ لقب
باعث تقویت ایدی مختار ہے کون

ساری امت کی عمل سے ہوئی افزون جس ضرب
کسنے وہ وار کیا بولو وہ جرار ہے کون

کسکا دروازہ رہا مسجد احمد مین کھلا
اس فضیلت کا بتاؤ کہ سزاوار ہے کون

کسکو معراج ہوئی دوش رسول اللہ پر
کسنے بت توڑے ہیں کعبہ کے وہ دیندار ہے کون

خم مین مولای جہان مثل نبی کون ہوا
مسند احمد مختار کا حقدار ہے کون

قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا۔ الی آخرہ۔ تحقیق اللہ راضی ہوا مومنین سے جسوقت بیعت کرتے تھے وہ تجھسے ای محمد نیچے درخت کے پس جانا خدا نے اس چیز کو جو اون کے دلون میں ہے اعتقاد خالص اور صفائی باطن کو خدا نے اس آیت مین یہ نہین فرمایا کہ خدا راضی ہوا ان سے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی بلکہ یہ فرمایا کہ خدا راضی ہوا مومنین سے معلوم ہوا کہ بیعت کرنے والے سب کے سب مومنین نہ تھے بلکہ انمین بعضے منافقین اور ضعیف الایمان بھی تھے اسواسطے مومنین کو رضامندی سے خاص کیا

[1] غزوہ ذات السلاسل کا فاتح خیبر علیہ السلام کی دست مبارک سے فتح ہونا اور سورہ والعادیات کا اس فتح کے بارہ مین نازل ہونا کتب تفاسیر و سیر میں دیکھو۔ ۱۲ منہ

عامل آیہ نجوی کوئی حیدر کے سوا ‏— کل صحابہ مین بتا دیجیے وہ یار ہے کون

وہ جوان کون ہے جسکا کہ نہین کوئی نظیر ‏— جسکی تلوار ہے بے مثل وہ کرار ہے کون

سر نہین جس نے جھکایا کبھی بت کے آگے ‏— وہ صحابہ مین سے بتلاؤ کہ سردار ہے کون

جیسے موسیٰ کے لئے بھائی تھے اُنکے ہارون ‏— ہان محمد کا کہو ویسا طرفدار ہے کون

کسکی عصمت پہ ہوئی آیہ تطہیر گواہ ‏— ہل آتے پڑھ کے کہو صاحب ایثار ہے کون

اول نور خدا کا ہے جو نصف آخر ‏— وہ کہو نور احد مطلع انوار ہے کون

شہر علم نبوی کا کہو در کون ہوا ‏— جو صحابہ مین سے اقضی ہے وہ ہشیار ہے کون

حکم حق نے نبے دیا جن کی بیعت کیلئے ‏— بعد احمد کہو وہ صادق و سردار ہے کون

کسکے اعدا کو نہین فائدہ دیتی نیکی ‏— جسکے احباب کو عصیان بھی نہین ضار ہے کون

آگ لکڑی کو ہے جسطرح سے کہاتے او سطور ‏— کسکی حب کہاتی ہے عصیانکو وہ شہکار ہے کون

منصفون کو یہ فضائل تو سنا کر بڑا اثر ‏— پوچھ لے مسند احمد کا سزاوار ہے کون

اور بیعت مین شرط تھی کہ جہاد دن سے نہ بھاگین گے۔ اس بیعت کے بعد جو لوگ ہوازن والون اور خیبر والون سے بھاگے اونہون نے بیعت کی شرط کو پورا نہ کیا معلوم ہوا وہ مومن نہ تھے اور خدا اونسے راضی نہین ہوا اور جن لوگون سے خدا راضی ہوا اور جنپر سکینہ نازل کیا وہ وہ لوگ ہین جنکو فتح قریب اُس بیعت کے عوض اور ثواب مین عنایت فرمائی اور وہ فتح خیبر کی ہے پس جو لوگ جنگ خیبر مین بھاگ گئے ہین اُنسے خدا ہرگز راضی نہین ہوا اور نہ اس بیعت کی فضیلت کے وہ مستحق ہین اور نہ اُنکے لئے سکینہ کا نزول ہو سکتا ہے اور نہ رضامندی خدا سے اُنکو حصہ ملسکتا ہے پس جنکو فتح خیبر نصیب نہین ہوئی وہ بیعت الرضوان مین ہرگز نہین داخل ہو سکتے اگر اسکی تفصیل چاہو تو کتب کلامیہ مین دیکھو ۱۲ منہ

پھرتا ہے حق بقول پیمبر اوسی طرف	پھرتے ہیں جسطرف کو جناب شہ نجف
شاہد ہمارے قول پہ ہی قول مصطفےٰ	حق انکے ساتھ ہے یہ مع الحق ہیں دائما
اور مصطفےٰ کے قول بوحیٔ قدیر ہیں	ثابت ہوا کہ حق پہ جناب امیر ہیں

فی مناقب الخوارزمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال الحق مع علی یزول حیث مازال یعنی مناقب خوارزمی مین حضرت بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق علی کے ساتھ ہے جس طرف کو علی پھرتا ہے اوسی طرف کو حق بھی پھرتا ہے ومنہ عن ابی ذر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان علیا مع الحق والحق مع علی لن یزولا حتی یردا علی الحوض نیز جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مین نے سنا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ الہداة ارشاد فرماتے تھے کہ تحقیق علی ساتھ حق کے ہے اور حق علی کے ساتھ ہے ہرگز آپس مین جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچین واخرج الحاکم من علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم رحم اللہ علیا اللھم ادر الحق معہ حیث مادار۔ حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خداوند کریم رحمت نازل کرے علی پر الہی پھیر دے حق کو اوسی طرف جس طرف علی پھرے۔ ومن مناقب ابن مردویہ عن ابی موسی الاشعری قال اشھد ان الحق مع علی و

لکن مالت الدنیا باھلھا ولقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ویقول لہ یا علی انت علی الحق والحق بعدی معک۔ یعنی مناقب ابن مردویہ میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن اہل دنیا نے دنیا کی طرف رغبت کی میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے سُنا ہے کہ علی سے فرماتے تھے کہ اے علی تو حق پر ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

واللہ سب سے سابق الی الایمان ہیں علیؑ	ثابت ہوا مقرب دیان ہیں علی
سابق ہوئے حق جو امیر عرب ہوا	صدیق بھی علی ولی کا لقب ہوا
کی مرتضیٰ نے پہلے ہی تصدیق مصطفیٰ	صدیق کا لقب ہے انہیں کے لئے بجا

قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون اولئک المقربون۔ وفی مناقب ابن المغازلی عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون الخ قال سبق یوشع بن نون الی موسیٰ وسبق صاحب آل یاسین الی عیسیٰ وسبق علیؑ بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ وھو افضلھم۔ یعنی ابن المغازلی کی کتاب المناقب میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون السابقون کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یوشع بن نون نے موسیٰ کی طرف سبقت کی اور صاحب آل یاسین نے عیسیٰ کی طرف سبقت کی اور علی بن ابی طالب نے محمد بن عبد اللہ کی طرف سبقت کی یعنی اونکی تصدیق کرنے میں اور نیز ایمان لانے میں سب سے سابق ہوئے اور وہ افضل ہیں پہلی دونو سابقین سے۔ وفی مسند احمد بن حنبل عن عمر بن عبادہ عن عبد اللہ قال

سمعت علی بن ابی طالب یقول انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولھا بعدی الا کاذب مفتر لقد صلیت قبل الناس بسبع سنین۔ یعنی مسند احمد حنبل میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں خدا کا بندہ ہون اور اسکے رسول کا بھائی ہون اور مین ہون صدیق اکبر اور میرے بعد جو صدیق کہلواے وہ جھوٹا اور مفتری ہے میں نے سب لوگون سے سات برس پہلی نماز پڑھی ہے۔ وفی المسند المذکور عن ابی لیلیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن ال یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل من ال فرعون الذی قال اتقتلون رجلا یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وھو افضلھم۔ یعنی مسند احمد حنبل میں ابو لیلی سے منقول ہے کہا انہون نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار مومن آل یاسین جس نے لوگون سے کہا تہا کہ پیغمبرون کا اتباع کرو اور حزبیل مومن آل فرعون جسنے کہا تہا کہ اے لوگو کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور تیسرا صدیق علی بن ابی طالب ہے اور وہ افضل ہے اونسے۔ وفی مناقب الخوارزمی عن ابی ایوب الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعمار بن یاسر تقتلک الفئۃ الباغیۃ وانت علی الحق والحق معک یا عمار اذا رایت علیا سلک وادیا وسلک الناس وادیا فاسلک مع علی فانہ لا یدلک فی ردی ولن یخرجک من

احدی یا عمار انہ من تقلد سیفاً اعان بہ علیاً علی عدوہ قلدہ اللہ یوم القیامۃ وشاحاً من در ومن تقلد سیفا اعان بہ عدوا علی قلدہ اللہ یوم القیامۃ وشاحاً من نار مناقب خوارزمی مین ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ سُنا مین نے جناب رسالت مآب سے کہ حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے عمار تجھے گروہ باغی قتل کرے گا اور تو حق پر ہوگا اور حق تیرے ساتھ ہوگا۔ اے عمار جب تو علی کو ایک میدان کی طرف جاتا ہوا دیکھے اور لوگون کو دیکھے کہ وہ اور جنگل کی طرف جارہے ہین نہیں تو علی کا ہی ساتھ دے اور علی ہی کے پیچھے پیچھے چل علی تجکو ہلاکت میں نہ ڈالے گا اور راہ راست و صراط المستقیم سے تیرا قدم باہر نکلنے نہ دیگا۔ اے عمار جو کوئی شخص باین قصد شمشیر حائل کرے کہ اُس سے مدد کرے علی کی تو بروز امید و بیم جناب غفور الرحیم اوسکو موتیونکا ہار پہنائے گا۔ اور جو شخص اس ارادے سے تلوار باندہے کہ علی کے دشمن کی امداد کرے جناب ایزد قہار روز محشر کو آتش دوزخ کا ہار اوسکے گلے مین ڈالیگا

منقول الانساء

سبحان اللہ جناب حضرت صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا واقعی اور سچی پیشنگوئی ارشاد فرمائی ہے اللہ اکبر اللہ اکبر قربان جائے حضرت نے کیا کیا کچھہ فرما دیا ہے مگر لوگون کی آنکھون اور دلون پر کچھہ ایسے پردے پڑے ہوئے ہیں کہ نہ کچھہ دیکھتے ہیں اور نہ سوچتے ہیں اور نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں

فلیس المشتکی الا الی اللہ تبارک وتعالی وھو احکم الحاکمین و اسرع الحاسبین۔

فائدہ فاروق بھی علی ہیں نہیں ہمیں کچھ کلام		تصدیق اسکی کرتے ہیں خود سید الانام

رواہ ۲۲ روی الحموی الرازی عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستکون بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علی بن ابی طالب فانہ الفاروق بین الحق والباطل یعنی ابولیلی کہتے ہیں کہ فرمایا جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ بعد میرے فتنہ اور فساد برپا ہوگا پس اسوقت میں علی بن ابی طالب کا اتباع کرو اور اوس کی پیروی لازم جانو کیونکہ وہ فرق کرنے والا ہے حق اور باطل میں۔

مقولۂ ناظرین

حضرات ناظرین جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ کے اس ارشاد ہدایت بنیاد کو بغور وتامل سوچو اور خوب سوچکر نتیجہ نکالو دیکھو یہ حدیث شریف بھی جناب رسول اللہ کا اعجاز باہر واخبار بالغیب وپیشین گوئی ظاہر ہے کما لایخفی علی من لہ ادنی رایحۃ من العقل والانصاف وھو متجنب عن طریق التعصب والاعتساف۔ وایضاً من کتاب المناقب عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فقد فارق اللہ عزوجل۔ یعنی کتاب المناقب میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے کہ جس نے جدائی اختیار کی علی سے اوسنے جدائی اختیار کی مجھسے اور جسنے مجھسے جدائی اختیار کی اوس نے جدائی اختیار کی خداوند تعالیٰ سے۔

قرآن انکے ساتھ یہ قرآن کی ثنا ہیں		قربان مین علی کے یہ خالق کی ہاتھ مین

اخرج الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول علی مع القران والقران مع علی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنی حاکم نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ سنا مین نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ سے کہ ارشاد فرماتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے کبھی آپسمین جدا نہونگے یہان تک کہ دونو میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں یہ روایت بہی بطرق متعددہ منقول ہے دیکھو کشف الغمہ وغیرہ کتب حدیث کو

اب اسجگہہ سے غور کرو رتبۂ علی		تشبیہ اپنے سر سے نبی نے علی کو دی

ساوی الخوارزمی فی المناقب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی منی مثل راسی من بدنی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب سید الوریٰ سردار دوسرا شافع روز جزا حبیب خالق ارض وسماء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی مجھسے ایسا ہی جیسا کہ میرا سر ہے میرے بدن سے۔

عـ۲۳ دیکھو حدیث قدسی نمبرہ۔ از باب اول ۱۲ زائر

سقوط لات زائر

اللہ اکبر اللہ اکبر کسقدر بہائیوں مین اتحاد و دوالفت اور ودادسے

رکھا خدا نے ہاتھ جبان از رہ کرم		سولاے مومنین نے رکھے جہان قدم
معراج مصطفیٰ کا ہے عرش عظیم پر	٥	معراج انکا دوش ہی کریم پہ
سبطین پاک ایک دوش نبی ہوئے		اور خاص اس شرف سے علی ہوئے
پایا نہین یہ پایا کسی اور نے کبھی	غیرہ	افضل تمام خلق سے لاریب ہیں علی
رتبے علی کے سوچیلو انصاف و غور سے		باز آؤ ظلم و حیف و تعدی و جور سے

جناب علامہ زمان حضرت مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ اپنی کتاب مستطاب روایح القرآن میں آیہ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا کی تفسیر مین فرماتے ہیں قال الزمخشری فی الکشاف ولما نزلت ہذہ الآیۃ یوم الفتح قال جبرئیل لرسول اللہ خذ مخصرتک ثم القہا فجعل یاتی صنما صنما وھو ینکت بالمخصرۃ فی عینہ ویقول جاء الحق و زھق الباطل فینکب الصنم بوجہہ حتی القاھا وبقی صنم خزاعۃ

المخصرۃ بہ تو نوبجر الخام المنجمہ علی الصفار !! پہلہ ملسوکا د علیہاکا رلیساہا ف نحوہ دما یا حسن ہ الملائک نسیبہا ہ اذا خاطب والخطیبا اذا خذ ف قا مور مھتی مخنصرۃ سے عصا ہوگئے

فوق الکعبۃ و کان من قوارير صفر فقال يا علی ارم به فحمله رسول
الله صلی الله عليه وسلم حتی صعد فرمی به فکسره فجعل اهل مکۃ
يتعجبون ويقولون ما رأينا رجلاً اسحر من محمد انتهی۔ اس کے بعد جناب
علامہ موصوف اعلی الله مقامہ نے اور چند روایات سویداسے روایت کی کتب
اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں یہانتک کہ فرماتے ہیں وفی روضۃ الاحباب
در بعضے کتب سیر است کہ بتی چند بزرگ در موضع بلند نہادہ بودند چنانکہ دست
بآن نمیرسید علی مرتضی کرم الله وجہہ بعرض رسانید کہ یا رسول الله پاے
مبارک را بر کتف من نہ تا این اصنام را فرود آرم آن سرور فرمود یا علی ترا طاقت
نقل نبوت نیست۔ پاے بر کتف من نہ تا این کار کنم علی مرتضی اسلام پاے
بر کتف رسول نہاد و آن بتان را فرو گرفت بدین حالت حضرت از وے
پرسید کہ خود را چگونہ می یابی گفت یا رسول الله چنان می بینم کہ جمیع حجب
مکشوف شدہ و گوئیا سر من بساق عرش رسید و بہر چہ دست دراز میکنم
بدست می آید حضرت فرمود اے علی خوشا وقت تو کہ کار حق می کنی و حبذا
حال من کہ بار حق می کشم در روایتے آنکہ فرمود یا علی رسیدی بآنچہ میخواستی
علی در جواب گفت آرے بخدا ئیکہ ترا براستی بعث فرمود چنان می بینم خود را
کہ اگر خواہم دست بر آسمان تواتم رسانید پس بتان را بر زمین انداخت و قطعہ قطعہ
ساخت و از نزدیک میزاب کعبہ خود را بینداخت از جہت ادب و شفقت بر آن
حضرت چون بر زمین رسید تبسمے نمود رسول خدا از وے پرسید کہ چہ چیز
ترا بخندہ آورد گفت خود را از چنین جاے بلند انداختم و ہیچ الم بمن نرسید

آن سرور فرمود اے علی چگونہ الم تو رسند وحالانکہ محمد ترا برداشتہ بود و جبرئیل فرود آوردا شتہ۔ صاحب روضۃ الصفا نے بھی اسکے قریب قریب مضمون لکھا ہے۔ پھر فرماتے ہیں اقول وھذہ منزلۃ رفیعۃ ودرجۃ منیعۃ ما صعد الیھا احد وما نالتھا ید۔ پھر فرماتے ہیں کہ اس قصہ کو علماء ومحدثین اہل سنت میں سے امام حنبل اور ابو یعلی موصلی اور خطیب اور طبرانی وغیرہ نے در باب فضائل علی بن ابی طالب وارد کیا ہے اگر اسمیں کچھہ فضیلت نہ ہوتی تو آنحضرت کے فضائل مین اسکو کیون شمار کرتے اور نیز شعراے عرب وفارس نے اس حکایت اور فضیلت کو اپنے اشعار مین بیان کیا ہے۔ دیکھو امام شافعی جو کہ اہل سنت کے چار امامون مین ہیں آنکے ان اشعار کو شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ مین نقل کیا ہے۔

قال الشافعی

یا رب بالقدم التی اوطاءتھا	من قاب قوسین المحل الاعظما
وبحرمۃ القدم التی جعلت لہ	کتف الموید بالرسالۃ سلما
ثبتا علی متن الصراط تکرما	قدمی وکن لی محسنا ومکرما

اس کے بعد ابن الحدید وغیرہ کے اشعار لکھے ہیں۔

وھذا المعنی لخصہ بعض الادباء فی بیتین من الشعر فقال

اقدامہ مسحت ظھرا بہ مسحت	ید الالہ لتنزیل واحسان

یاد اضد ثاقد امیہ حیثما وضعت	یدا لا لہ علیہ عز من شان

وقال بعضہم شعر

محمد داس البساط بنعلہ	اکن لک کتف المصطفیٰ داسہا علی

اور شعرای عجم مین سے بعض نے یون کہا ہے

اے دادہ شہان بحکم تو باج نبی	وے بعد نبی بر سر تو تاج نبی
ای تو کہ معراج تو بالا تر شد	یک قامت احمدی ز معراج نبی

اور فاضل فیضی اپنے ایک قصیدہ مین یون کہتا ہے

اما میکہ روز وفات پیمبر	خلافت گذار د بما تم نشیند
زہے نقش پائے کہ بر دوش احمد	ز مہر نبوت بمقدم نشیند

وقال الاخر

علی بر دوش احمد چشم بد دور	عیان شد معنی نور علیٰ نور

اس کے بعد اور وجوہات اس فضلیت عظمیٰ و شرافت کبرے کی ثبوت میں بہ تفصیل تمام بیان فرماے ہیں دیکھو تفسیر روایح القرآن

سرور کائنات حبیب جناب رب	فرماتے ہیں علی کو یہ ہیں سید العرب

اور نیز کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۱۵ پر مرقوم ہے۔

وللامام الشافعی رحمہ اللہ انشاءھذہ الابیات

قیل لی قل بعلی مدحا	ذکرہ یخمد نارا موصدہ
قلت لا اقدم فی مدح امرء	ضل ذواللب الی ان عبدہ
والنبی المصطفیٰ قال لنا	لیلۃ المعراج لما صعدہ
وضع اللہ بظہری یدہ	فاحس القلب ان قد بردہ
وعلی واضع اقدامہ	فی محل وضع اللہ یدہ

روی الحافظ ابونعیم فی حلیۃ عن الحسن بن علی علیہما السلام قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادع لی سید العرب یعنی علیاً۔ فقالت عایشہ الست سید العرب فقال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاءہ ارسل الی الانصار فاتوہ فقال لهم یا معشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدہ ابداً قالوا بلی یا رسول اللہ قال ھذا علی فاحبوہ بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرئیل علیہ السلام امرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عزوجل یعنی حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیا میں جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجکو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ سید العرب یعنی علی علیہ السلام کو میرے پاس بلا لا اسوقت یہ ارشاد رسول رب عبد کا سنکر حضرت بیوی عائشہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ سید العرب

نہین ہین جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ مین سردار ہون اولاد آدم کا اور
علی سردار ہے عرب کا۔ جب علی آنحضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوے تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی کو روانہ کیا کہ انصار کو حاضر کرے جب
انصار بخدمت سید ابرار حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار مین
تمکو ایسی چیز کی طرف رہبری کرون کہ اگر تم اوس سے تمسک کرو تو کبھی اسکے
بعد گمراہ نہ ہو سب نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ ضرور ہمکو آپ ایسے امر
کی طرف ہدایت کرین فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ دیکھو یہ علی ہے اسکی
محبت اختیار کرو اس سے محبت رکھو میری محبت کے سبب سے اور اسکا اکرام
کرو میرے اکرام کے سبب سے پس جو کچھ مین کہہ رہا ہون یہ سب کچھ بحکم الٰہی
کہہ رہا ہون پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام اللہ جل شانہ کی طرف سے میرے
پاس یہ حکم لائے ہین۔ از کشف الغمہ۔

مسجد مین جنکے در تھے کئے مصطفےٰ نے بند	پایا علی نے اسمین بھی پایہ بہت بلند
یعنی کہ شہر علم پیمبر کے باب کا	مسجد مین در بحکم الٰہی کھلا رہا

جناب علامۂ زمان اورع الناس حضرات مفتی سید محمد عباس
اعلا اللہ مقامہ فی اعلا علین بحرمتہ جدہ سید المرسلین وابیہ
امیر المومنین صلے اللہ علیہما و ذریتہما الطیبین تفسیر روایح القرآن
کے صفحہ ۷۷ مین فرماتے ہین۔

وثانیہا منہا انفتاح باب علی وحدہ الی المسجد دون سائر الاصحاب
واخراج الاصحاب والاعمام واسکان ال علی فیہ بامر من اللہ العلام

اخرج النسائی وهو احد الاصحاب الصحاح الستۃ فی الخصائص طرق عدیدۃ عن ابن عباس قال امر رسول اللہ بابواب المسجد فسدت الابواب الا باب علیؓ ۔ یعنی نسائی جو کہ جامعین صحاح ستہ میں سے ہیں اپنی کتاب الخصائص مین اس حدیث کو بطرق عدیدہ نقل فرماتے ہیں یعنی ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد نبوی مین جسقدر لوگون کے گھرون کے دروازے ہیں سب بند کر دئے جاوین سوائے دروازہ علی کے سب ابواب بند کر دئے گئے۔ وعن الحرب بن مالک قال اتیت مکہ فلقیت سعد بن ابی الوقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا ال رسول اللہ وال علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یارسول اللہ اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ان اللہ ھو امرہ ۔ حرب بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مکہ میں پہونچا اور سعد بن ابی وقاص سے ملا اور اون سے پوچھا کہ کیا تمنے کوئی تعریف علی کی سنی ہے اونہون نے کہا کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد مین رہتے تھے پس ایک دن ہم لوگون میں رسول خدا کی طرف سے یہ ندا دی گئی کہ سوائے ال رسول اللہ اور ال علی کے اور سب لوگ مسجد مین سے نکل جائین پس ہم سب لوگ مسجد میں سے نکل گئے

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے چچا عباس رسول اللہ کے
پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنی تمام اصحاب اور چچاؤں کو
مسجد سے نکال دیا اور اس لڑکے کو مسجد میں رہنے دیا۔ فرمایا رسول اللہ نے
کہ میں نے تمہارے نکالنے کا اور اس لڑکے کی سکونت کا خود حکم نہیں دیا
بلکہ اللہ جل جلالہ احکم الحاکمین نے اس امر کا حکم دیا ہے۔ عن سعد
ان العباس اتی النبی فقال سددت ابوابنا الا باب علی فقال
ما انا سددتها ولکن بفعل اللہ ذلک انتھے۔ سعد کہتے ہیں کہ عباس
عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب رسول خدا کی خدمت میں آئے
اور عرض کیا کہ آپ نے ہمارے دروازے بند کردے صرف ایک علی کا
دروازہ کھلا رکھا ہے۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ نہ میں
نے علی کا دروازہ کھلا رکھا اور نہ تمہارے دروازے بند کئے بلکہ یہ کام خداوند
تعالیٰ نے کیا ہے۔ پھر جناب مفتی صاحب اعلا اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ
فرماتے ہیں طریقۃ ملکوتیۃ وجرھا تویا قوتیۃ اقول ان فی ھذہ القصۃ
الحقۃ الشائعۃ فی الافواہ۔ اشارۃ قدسیۃ الی ان باب علی مفتوح
الی بیت اللہ وطریقۃ منتھیۃ الی الحق جل وعلاہ فھو الحری بان
یقتفی بہ دون من بابہ مسدود وھو من جوار اللہ مطرود
فطوبی للذین یرجعوا بعد سید الانس والجان الی دار لھا بابان
احدھما باب یوصل الی مدینۃ العلم اعنی النبی الکریم واخرھما
باب مفتوح الی بیت اللہ العلیم وحبذا صاحبھا علی الذی

دال فی بیت اللہ وفتح بابہ فی بیت اللہ واستشھد فی بیت اللہ و
ھو باب مدینۃ رسول اللہ۔ فالحمد للہ الوھاب علی ما فتح علینا ھذا
الباب ولقد نظمت ھذہ الدرۃ البہیہ فی تلک القطعۃ الفارسیۃ فقلت

شد فیضیاب ہردو جہان از در علی		بے بہرہ آنکہ گشت جدا از در علی
بکشود مصطفےٰ در حیدر بمسجدش		یعنی کہ می رسی بخدا از در علی

انتہی کلامہ رفع اللہ مقامہ ومن مناقب الفقیہ بن المغازلی قال
اخبرنا احمد بن محمد اجازۃ قال اخبرنا عمر بن شوذب قال حدثنا
احمد بن عیسیٰ بن الھیثم قال حدثنا محمد بن عثمان بن ابی شیبہ
قال حدثنا ابراھیم بن محمد بن میمون قال حدثنا علی بن عابس
عن الحارث بن حصین عن عدی بن ثابت قال خرج رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ عز وجل اوحی
الی نبیہ موسیٰ علیہ السلام ان ابن لی مسجداً طاھراً لا یسکن الا
موسیٰ وھارون وابنا ھارون وان اللہ عز وجل اوحی الیّ
ان ابنی مسجداً طاھراً لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی یعنی فقیہ
مغازلی نے کتاب المناقب میں بسند مذکور روایت کی گئی ہے کہ کہا عدی
بن ثابت نے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مسجد کی
طرف تشریف لائے پس فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے وحی
کی کہ میرے واسطے مسجد پاکیزہ بنا کہ جسمیں موسیٰ اور ہارون اور اولاد ہارون
کے سوا اور کوئی سکونت نہ کرے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجکو یہ وحی کی ہے

کہ مسجد پاکیزہ بناؤن اور سوائے میرے اور علی اور اولاد علی کے اور کوئی اُس
مین سکونت نہ کرے۔ از کتاب العمدہ ابن البطریق رضی اللہ عنہ
اور کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ کے صفحہ ۲۰۷ پر حدیث
قدسی درباب سد ابواب اصحاب از مسجد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ
الاطیاب و ابقاے باب جناب ابوتراب باب مدینہ علم شافع یوم الحساب
یون منقول ہو سطور ہے عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب
عن مالک بن عطیہ عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفرؑ۔ ان اللہ اوحی
الی نبیہؐ ان طہر مسجدک واخرج من بالمسجد ممن یرقد فیہ باللیل
ومر بسد ابواب من کان لہ فی مسجدک باب الا باب علی ومسکن فاطمہ
ولا یمرن فیہ جنب ولا یرقد فیہ غریب فامر رسول اللہ بسد ابوا[بہم]
الا باب علی واقر مسکن فاطمہ علیہما السلام علی حالہ۔ یعنی جناب امام محمد
باقر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی کی کہ
اپنے مسجد کو پاک کر اور نکالدے اونکو جو مسجد مین سو یا کرتے ہیں اور جن لوگون
نے مسجد میں دروازے کہول رکہے ہیں اونکے دروازے بند کرنے کے لئے حکم
دے صرف دروازہ علی اور فاطمہ کے گہر کا مسجد مین کہلا رہے اور سب دروازہ
بند کئے جائین اور کوئی شخص حالت جنب میں مسجد مین سے نہ گزرے اور نہ
کوئی مسافر مسجد مین سونے پائے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے سب
دروازون کے بند کرنے کا حکم دیا صرف دروازہ علی اور فاطمہ کے گہر کا
بدستور سابق قایم اور بحال رکہا۔ از جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجالد حدیث منزلت میں جو مضمون ہدایت مشحون ماتحت ذیل پنجم تحریر فرمایا ہے اُسکا خلاصہ اس مقام مین ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ پس واضح ہو کہ علامہ تحریر فقیہ ابو الحسن علی بن محمد المغازلی نے جو کہ علما و محدثین اہل سنت میں سے بہت بڑے عظیم الشان عالم اور اعلا درجہ کے مشہور و معروف و مقبول و معتمد و ثقہ محدث ہیں۔ اپنی کتاب المناقب میں سد ابواب اصحاب کے باب میں حدیث وارد کی ہے۔ عن حذیفۃ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ قال لما قدم اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لم یکن لهم بیوت یبیتون فیها فی المسجد فقال لهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیتوا فی المسجد فتحتلموا ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابها الی المسجد وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث الیهم معاذ بن جبل فنادی ابا بکر فقال ان رسول اللہ یامرک ان تخرج من المسجد فقال سمعا وطاعۃ وسد بابہ وخرج من المسجد ثم ارسل الی عمر فقال ان رسول اللہ یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد وتخرج منہ فقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ وخرج من مسجد اللہ ورسولہ غیر ان رغب الی اللہ فی خوخۃ فی المسجد فابلغہ معاذ ما قال عمر ثم ارسل الی عثمان وعندہ رقیہ فقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ وخرج من المسجد وقال رسول اللہ لعلی اسکن انت طاهرا ومطهرا ونفس ذلک رجال علی علی فوجدوا فی

انفسہم وتبین فضلہ علیہم وعلی غیرہم من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام خطیباً فقال
ان رجالاً یجدون فی انفسہم فی انی اسکنت علیاً فی المسجد
واللہ ما اخرجتہم وما اسکنتہ ان اللہ عز وجل اوحی الی موسی
واخیہ ان تبوأ لقومکما بمصر بیوتاً واجعلوا بیوتکم قبلۃ فی اقیموا الصلوۃ
وامر موسی ان لا یسکن مسجدہ ولا ینکح فیہ ولا یدخلہ الا
ہارون وذریتہ وان علیاً منی بمنزلۃ ہارون من موسی وہو
اخی دون اہلی ولا یحل مسجدی لاحد ینکح فیہ النساء الا علی
وذریتہ فمن شاء فہنا واومی نبیدہ الی الشام انتہی۔ یعنی حذیفہ بن
اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
کے اصحاب مدینہ مین آئے تو اُنکے رہنے کیواسطے گھر نہ تہے مسجد نبوی مین
راتکو سویا کرتے تہے ایکدن جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے صحابہ سے
فرمایا کہ تم مسجد میں مت سویا کرو کیونکہ تمہین آخر احتلام بہی ہوجاتا ہے اس
حکم کو سنکر صحابہ نے گرداگرد مسجد کے گہر بنالئے اور اُن گہرون کے دروازے
مسجد نبوی میں رکہے کچہہ عرصہ کے بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
معاذ بن جبل کو حکم دیا کہ لوگون کو یہ حکم سنادو کہ اپنے دروازے جو مسجد مین
کہول رکہے ہیں بند کردین معاذ بن جبل نے یہ حکم حضرت ابو بکر خلیفہ
اول کو سنایا اور کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمہین فرمایا ہے
کہ مسجد سے نکل جاؤ اونہون نے کہا کہ بہت اچہا پس انکا دروازہ جو مسجد

میں تھا بند کر دیا گیا اور وہ مسجد سے نکل گئے پہر حضرت عمر خلیفہ ثانی کو یہ
حاکم بہیجا کہ رسول خدا تمکو فرماتے ہیں کہ تم اپنے اوس دروازے کو جو مسجد
مین ہے بند کرو اونہون نے قبول کیا پس دروازہ انکا بند کیا گیا۔ اور وہ
مسجد خدا ورسول سے نکل گئے لیکن اونہون نے یہ درخواست کی کہ ایک
روشندان یا طاقچہ انکا مسجد مین رکہا جاے معاذ بن جبل نے اون کی
درخواست کی اطلاع جناب رسول خدا کو پہونچا دے۔ پہر حضرت عثمان
خلیفہ ثالث کو یہ حکم نبوی سنایا گیا اوس زمانہ میں رقیہ انکی زوجہ تہی حضرت
عثمان نے حکم نبوی کو قبول کیا اور دروازہ بند کر دیا گیا اور وہ مسجد سے
نکل گئے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو ارشاد
فرمایا کہ تو مسجد مین سکونت رکھ دران حالیکہ تو طاہر اور مطہر ہے۔ جب
لوگون نے امیر المومنین علیہ السلام کا یہ فضل اور شرف دیکہا تو حسد
کرنے لگے اور اپنے دلون مین سخت ناراض ہوئے اور فضیلت اور بزرگی
امیر المومنین علی علیہ السلام کی اون لوگون پر جو مسجد سے نکالے گئے تہے
اور نیز دیگر جملہ اصحاب رسول پر ظاہر وآشکار ہو گئے۔ جب امیر المومنین علیہ السلام
کی فضیلت کو دیکہکر صحابہ کے ناخوش اور ناراض ہونے کی خبر جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ کو پہونچی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا
اور خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تحقیق لوگ اس امر پر ناراض ہوئے ہیں کہ مینے
علی کو مسجد مین ساکن رکہا اور ان لوگون کو مسجد سے نکالدیا قسم خدا کی مینے
اوسکو مسجد مین ساکن نہین کہا اور نہ مین نے اون لوگون کو نکالا اللہ

عز وجل نے موسے اور اونکے بہائی ہارون کو وحی کی تہی کہ تم اپنی قوم کے
لئے مصر مین گہر بناؤ اور اپنے گہرون کو قبلہ بنا لو اور نماز پڑہو اور موسے کو یہ حکم
دیا تہا کہ اوسکے مسجد مین سوا‌ے ہارون اور اونکے ذریت کے اور کوئی سکونت
اختیار نہ کرے اور نہ مسجد میں کوئی عورت سے مباشرت کرے سوا سے
ہارون اور ذریت ہارون کے اور تحقیق علی مجہسے منزلہ ہارون کے ہے موسیٰ
سے اور وہ میرا بہائی ہے اور میری مسجد میں رہنا سہنا اور اوسمیں مباشرت
بنسا ہونا سوا‌ے علی اور اولاد علی کے اور کسی کے واسطے حلال اور جائز نہیں
تم میں سے جس شخص کو یہ فضیلت علی کی ناگوار معلوم ہوتی ہے وہ یہان سے
چلا جاے اور اشارہ شام کیطرف کیا۔ انتہےٰ۔

حضرات ناظرین دیکہو اس حدیث سے ظاہر و آشکار ہوگیا۔ کہ جناب احمد مختار
حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار نے حدیث منزلت کے ساتہہ
استحقاق جمیع صحابہ پر تقدیم اور ترجیح دینے کا امیر المومنین علیہ السلام
کے لئے ثابت فرمایا ہے اور اصحاب پر امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت
کے واسطے احتجاج اور استدلال کیا ہے یعنی آنحضرت نے اس حدیث سے
یہ امر ثابت فرمایا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام تمام صحابہ سے مقدم اور افضل
ہین جسطرح ہارون موسیٰ کے تمام اصحاب پر مقدم اور سب سے افضل تہے
اسی واسطے حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے موسیٰ کو ارشاد کیا تہا
کہ تمہاری مسجد مین سوا‌ے ہارون اور ذریت ہارون کے اور کوئی رہنے
نہ پائے اور نہ اوسمین کوئی نکاح کرے چونکہ علی پیغمبر خدا کے لئے مثل ہارون

کے ہیں موسیٰ سے اس لئے خاص علی اور ذریت علی کے لئے مسجد نبوی مین
رہنا سہنا حلال اور جائز ہوا۔ پس یہ دلیل ظاہر و برہان باہر اس امر کے لئے
ہے کہ جمیع فضائل اور مکارم اور معالی اور محاسن اور محامد جو ہارون اور
انکی ذریت کے لئے ثابت تھے وہ سب فضائل اور فواضل اور محامد اور
محاسن علی اور اولاد علی کے لئے ثابت و متحقق ہیں اور دیکھو اسی مشابہت
کی وجہ سے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو مسجد نبوی مین رہنے سہنے کے
لئے دیگر صحابہ پر ترجیح اور تقدیم دی گئی پس اب ظاہر ہو گیا کہ حدیث منزلت
کو جو لوگ خلافت جزیہ منقطعہ ناقصہ پر حمل کرتے ہیں اور عموم منازل و
مراتب ہارونیہ جناب سید الوصیین کے لئے ثابت نہین کرتے وہ لوگ بہت
بڑی غلطی پر ہیں کیونکہ معاذ اللہ وہ لوگ تو جناب سید المرسلین حبیب رب العلمین
مخبر صادق و امین صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین کی تکذیب کرتے ہیں دیکھو
جناب اشرف الانبیاء جنکے شان مین خالق ارض و سما اپنے کلام پاک مبین
فرماتا ہے ما ینطق عن الھوےٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ وہ حضرت تو حدیث
منزلت سے عموم منازل و مراتب و فضائل ہارونیہ علی علیہ السلام کے لئے
ثابت فرماتے ہیں کیونکہ اگر حدیث منزلت سے صرف منزلت خاصہ اور خلافت
جزیہ منقطعہ مراد ہوتی تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امیرالمومنین ؑ
کو مسجد مین رکھنے اور دیگر صحابہ کو نکال دینے پر اس حدیث سے استدلال
اور احتجاج نہ فرماتے اور یہ حدیث باعث تخصیص اسکان علی و اخراج دیگر
صحابہ نہ ہو سکتے۔ اگرچہ اس حدیث شریف سے جمیع مراتب اور تمام منازل

و فضائل ہارون علیہ السلام کے امیر المومنین علیہ السلام کیواسطے ثابت اور متحقق ہوگئے لیکن یہ حدیث جناب امیر المومنین علیہ السلام کی عصمت اور طہارت پر بھی بابلغ وجوہ دال ہے کیونکہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اسکن انت طاہرا مطہرا یعنی تو مسجد مین سکونت رکھ دران حالیکہ تو طاہر اور مطہر ہے اس فقرہ سے بکمال وضوح ظاہر و آشکار ہوگیا کہ مسجد نبوی مین امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین کی سکونت کا سبب اونکی طہارت اور مطہریت تھے جو جبت اغیار مین بالکلیہ مفقود تھی اور وہی انکے نکالے جانیکا باعث تھا نیز واضح ہو کہ ہارون علیہ السلام کے لئے عصمت قطعی اور حتمی طور پر ثابت ہے اور انکے عصمت کو سب لوگ تسلیم کرتے ہیں جناب رسول خدا نے علی اور اولاد علی کو مثل ہارون واولاد ہارون کی مسجد مین رہنے کے بارہ مین جو تخصیص دی تو ظاہر ہے کہ تمام مناقب اور مراتب ہارون کے علی کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ثابت فرمائے اور ہارون کے مراتب مین سے ایک عصمت بھی ہے پس عصمت علی کے لئے ثابت ہوئی اور جب علی علیہ السلام کیلئے عصمت ثابت ہوئی تو علی علیہ السلام کے لئے خلافت بلافصل کے ثبوت مین کوئی عقلمند شک اور شبہہ نہین کرسکتا کیونکہ معصوم کی نیابت اور خلافت معصوم ہی کے واسطے سزاوار ہے نہ اغیار کے لئے۔ اور نیز اس حدیث شریف سے ظاہر ہوا کہ جن صحابہ کے ابواب مسجد نبوی صلعم مین سے بند کردی گئی تھے وہ لوگ سخت ناخوش اور ناراض ہوئے جب اونکے ناخوش ہونے کی خبر جناب سرور عالم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہتمام تمام انکی
تردید اور ابطال اوہام انام کے لئے خطبہ پڑہا اور اسمین صاف صاف حضرت
صلعم نے فرمایا کہ علی کو مسجد مین رہنے دینا اور دیگر صحابہ کو نکالدینا بحکم خداوند
تعالی ہے اگرچہ ظاہر ہے کہ جمیع افعال جنبیب رب متعال کے بوحی خداوند
ذوالجلال ہیں لیکن بمزید تاکید لوگون کے اوہام ووساوس کو دفع کرنے
اور اپنے بہائی اور وصی برحق کی فضل اور بندگی کو ظاہر کرنے کی غرض سے
آنحضرت نے خود اس امر کی تصریح بہی کردی کہ یہ دونون امر بوحی الہی ہین۔ اور
نیز فقرہ فمن شاء فہنا واومی بیدہ الی الشام سے ظاہر ہوا کہ جو لوگ اپنے
دروازون کے بند اور مسدود ہونے کی وجہ سے ناخوش ہوئے تہے اونپر
جناب رسول کریم جنکی شان مین انک لعلی خلق عظیم ہے ایسے
غضبناک ہوئے کہ اونکو شام کی طرف چلے جانے کے لئے اشارہ فرمایا۔
غرض آنحضرت صلعم کی اس سے یہ تہی کہ اگر تم لوگ علی بن ابی طالب کی تفضیل
اور ترجیح سے ناخوش ہوتے ہو اور علی کے فضائل اور مناقب اور مدارج
کو حسد اور عداوت کی وجہ سے دیکہہ نہین سکتے ہو تو مدینہ منورہ سے شام کی
طرف جو مسکن کفار ولیام کا ہے چلے جاؤ۔

مقولہ زائر

باب مدینۃ العلم کے باب کا مسجد نبوی میں مفتوح اور کہلا رہنا ہنتک اوس
جناب کی فضیلت کو ایسی طرح ثابت کرتا ہے کہ منکرین کو ہرگز مجال انکار

باقی نہین آمنا و صدقنا لاریب جناب امیرالمومنین وسیدالوصیین علیہ السلام کے واسطے یہ ایک ایسی فضیلت خصوصیت کے ساتھ ہے کہ اور کسی کے لئے صحابہ مین یہ فضیلت اور یہ خصوصیت تو درکنار اسکا عشر عشیر بلکہ ہزار وان حصہ بھی نصیب نہین ہوا کچھ شک نہین کہ یہ فضیلت بہت اعلا درجے کے فضائل مین سے ہے اس فضیلت عظیمہ سے خدا و رسول نے امیرالمومنین علی بن ابی طالب اور انکی ذریت طاہرہ کو ہے خصوصیت دی ہے جس شخص کے مزاج مین کچھ انصاف ہو اور دل اسکا گمراہی وضلالت واعتساف کی کدورتون سے پاک اور صاف ہو اور آنکھون پر تعصب اور ہٹ دہرمی کا پردہ نہو محض اپنی بےعقلی یا خوش اعتقادی سے اپنے باپ دادا کی تقلید محض کا خوگردہ نہو طلب حق پر آمادہ ہو طبیعت مین تحقیق اور تدقیق کا مادہ ہو سوچنے کی عادت اور لیاقت اور بات کے سمجھنے کا ارادہ ہو تو اس آدمی کے لئے صرف ایک یہی فضیلت جناب امیرالمومنین و سیدالوصیین باب مدینۂ علم مصطفیٰ مصداق انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ کی خلافت بلافصل کے ثبوت کے واسطے کافی اور وافی ہوگی انشاء اللہ القوی الکریم وھوالہادی الی الصراط المستقیم۔

نظم

جو فضل مرتضیٰ کو خدا نے عطا کئے
اپنے کسی کو بعد پیمبر نہین ملے

پہلے تو اپنے گھر میں ہی پیدا کیا انہین
پھر اپنی ذات پاک کا شیدا کیا انہین

جو مسجد نبی مین صحابہ کے باب تھے
حکم جناب حق سے وہ مسدود ہوگئے سب

یہ فضل بھی ہے خاص نبی کے وزیر کا
مسجد میں در کھلا تھا جناب امیر کا

اور جب دیا علی کو شہادت کا مرتبہ
وہ بھی خدا نے اپنے ہی گھر مین عطا کیا

کیون منصفو یہ فضل بھلا کسنے پائی ہین
یہ خاص شیر حق کے ہی حصہ مین آئی ہین

اللہ اور رسول کو پیارے ہیں مرتضی
شکر خدا امام ہمارے ہین مرتضے

امید مغفرت ہے ولاے حضور سے
لیوینگے ہم بہشت خداے غفور سے

بیشک نجات انکے ولا پر ہے منحصر
ناجی محب ہے انکا عدو داخل سقر

انکے محب ہے حوض سے سیراب ہونگے
دشمن جو ہیں وہ اپنی ہی حالت یہ روینگے

پیاسے رہینگے حوض سے پانی نہ پائینگے
درکات اسفلین جہنم مین جائینگے

انکے عدو کی جا کوئی غیر از سقر نہین
حاصل کبھی بھی اوسکو وہاں سے مفر نہین

حزب خداے پاک ہیں شیعہ علی کے ہین
شیطان کا گروہ عدو اوس ولی کے ہیں

حزب خدا ہین زیب دہ جنت النعیم
شیطان کا گروہ ہے سب داخل جہیم

نظم زائر بطرز دیگر بمدح مولاے مومنین و امام المتقین علیہ السلام

گھر مین خدا کی ولادت ہے۔ خانۂ حق مین سکونت ہے۔ بیت خدا میں شہادت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے
انپر حق کی عنایت ہے۔ انپر حق کی رحمت ہے۔ خاص یہ انکی فضیلت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
انکو نبی کی صحبت ہے۔ انکو نبی سے قرابت ہے۔ انکو نبی سے اخوت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے
اپنے نبی کو الفت ہے انکو نبی سے محبت ہے۔ حاصل انکو سیادت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے
حق کو انسے محبت ہے۔ انکو حق سے مودت ہے۔ انپر حق کی عنایت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

انکو نبی کی وصایت ہے حاصل انکو نیابت ہے زیبا انکو خلافت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
حاصل انکو شرافت ہے واصل انکو سعادت ہے کاملاً انکی کرامت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
لازم انکی ولایت ہے واجب انکی مودت ہے انکو ملک کی امارت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
ہمکو انس محبت ہے انکو ہمسے الفت ہے اُنسے ہمکو ہدایت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
ہمکو اُنسے مودت ہے اُنکی ہمکو حمایت ہے ان سے رجاے شفاعت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے
رتبے مین اعلیٰ ہیں حیدر۔ علم مین یکتا ہین حیدر سب سے اولیٰ ہیں حیدر سب کے مولیٰ ہیں حیدر
صاحب فتوے ہیں حیدر سب سے اقضا ہین حیدر انکے لئے یہ فضیلت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
مومن انکے موافق ہیں مبغض انکے منافق ہیں خالق کی یہ عاشق ہیں طاہر ہیں وصادق ہیں
دنیا کے یہ طالق ہیں زہد مین سب پر فایق ہین۔ نان جوین پہ قناعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
ماہ علی اور مہر پیمبر سند احمد ہادی حیدر قاتل عنتر فاتح خیبر شیر خدا منصور و مظفر
نوح کی کشتی کے لنگر علم مین سب سے ہیں برتر۔ انکو سب پہ امارت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے
حق کے ولی اور عابد ہین۔ راکع ہیں اور ساجد ہیں شاکر ہین اور حامد ہیں آتش کفر کے خامد ہیں
احمد کے یہ شاہد ہین دنیا سے یہ زاہد ہیں لذت سے خود نفرت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے
دُلدل انکا گھوڑا ہے لاسیف سے انکا جوڑا ہے کفر کے دل کو موڑا ہے خیبر کا در توڑا ہے
عمر کے سر کو پھوڑا ہے جو وصف کرین سو تھوڑا ہے۔ حیدر کی یہ شجاعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
رفعت واعلیٰ ہین حیدر رتبہ میں بالا ہین حیدر حق کے شیدا ہیں حیدر شافع فردا ہین حیدر
سب سے اتقا ہین صاحب نجویٰ ہیں حیدر انکے لئے یہ آیت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
وصف علی گو ظاہر ہے پر حد بیان سے باہر ہے عاجز بندہ نادر ہے زایر کیا جو ماہر ہے
غائب ہے یا حاضر ہے مدح علی مین قاصر ہے سب کی زبان مین لکنت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

دیکھو شواہد القرآن صفحہ ۵۹۱

اذا بلغت الی ھذا المقام عند تالیف الاربعین نبغت ھذہ القصیدۃ فی مدح مولانا امیر المومنین صلوۃ اللہ علیہ و اولادہ الطیبین تقبلہا اللہ باحسن القبول واجذل بہا قلب سیدنا الرسول فرحم بہا انیق ساداتنا علی والحسن والحسین وستنا البتول صلی اللہ علیہ وعلیہم ماھبت الاذیب والشمال والدبور القبول علی عندہ علم الکتاب کہ طوبیٰ لہ حسن المآب۔ قولہ تعالیٰ من عندہ علم الکتاب فی اخر سورۃ الرعد۔ صدرہا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم تراف العلامہ رضوان اللہ علیہ عن الجمہور انہ علیؑ وقد یشہد اللہ بان علیاً ھو الشہید فی قولہ الماضی ویتلوہ شاھدؑ فانہ الشاھد علی ذلک وکفی باللہ شہیدا۔ ومن کان کافیاً فی الشہادۃ علی الرسالہ فھو معصوم ومن کان قرینیاً باللہ فھو ذو فضل عظیم۔

قال المیبذی فی الفواتح۔ ثعلبی از عبداللہ بن عطار روایت کند کہ عبداللہ بن سلام می گفت کہ مراد از من عندہ علم الکتاب علی ہست۔ وآن حضرت بسیار فرمودی سلونی قبل ان تفقدونی انتہی نقلنا الحاجہ از ودایع القرآن

مقولۂ زائرؔ

قول سلونی قبل ان تفقدونی سوائے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے صحابہ میں کسی نے کبھی نہیں کہا۔

علی علمہ علم الرسول	لہ المفتوح منہ الف باب
لہ علم لدنی من اللہ	ھو الاقضی لہ فصل الخطاب
لہ علم لما ازداد جزما	ولو لم یبق شیٔ من حجاب
وان المصطفی للعلم مصر	امیر المومنین لہا کباب
لہ فضل لہ جاہ عظیم	لہ المولی الملیک المستجاب

اخرج ابن المغازلی بسندہ عن ابی الصباح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما صرت بین یدی ربی کلمنی وناجانی فما علمت شیئاً الا علمتہ علیا فھو باب علمی از ینابیع المودۃ۔

یعنی ابن المغازلی نے اپنی سند سے بواسطہ ابی الصباح عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب مین خداوند تعالی کے سامنے حاضر ہوا ہون اور جب مین نے جناب الہی سے باتین کی ہیں تو جو کچھ میں نے جناب باری سے علم حاصل کیا اور جو کچھ سیکھا وہ سب کچھ مین نے علی کو تعلیم کیا اور سکھلایا ہے۔ پس علی میرے علم کا دروازہ ہے ۔ واخرج الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من علم اللہ وعلم علی من علم النبی وعلمی من علم علی وما علمی وعلم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحر

یعنی حموینی بسند خود روایت کرتے ہیں کہ فرمایا عبد اللہ بن عباس نے کہ علم جناب رسول اللہ صلعم کا علم الہی سے تھا اور علم علی کا رسول اللہ کے علم سے ہے اور علم میرا علی کے علم سے ہے اور نہیں ہے میرا علم اور تمام صحابہ کا علم علی کے علم کے مقابل مین مگر ایک قطرہ سات دریاؤں مین ہے۔

رفیع شانه الله اکبر ۔ منیع فضله فوق الحساب
هو الختام فی المحراب لیلاً ۔ هو القتال فی یوم الحراب
فتی ماله فی الخلق ندّ ۔ و صار منه معدوم الجواب
شجاع باسل بطل کمی ۔ مکرّر و حیدرة الضراب
رحیم بین قوم مومنین ۔ لکفار اشد من العقاب
و طاعته فاوجبها القدیر ۔ علی المخلوق طرّاً فی الکتاب
علی المخلوق بعد المصطفیٰ ۔ له فضل بدون الارتیاب
هو المعصوم بعد المصطفیٰ ۔ هو الهادی الی درب الصواب
بنفس محمد خیر الانام ۔ فکرّمه الکریم بالخطاب
و بیت الله مولده الکریم ۔ فخصّصه الرحیم بانتخاب
و بیت الله مسکنه دواماً ۔ لاظهار بتفضیل الجناب
و جعل الله مشهده ببیته ۔ لیجزل اجره عند الحساب
علی حبه فلك النجات ۔ عداوته فطوفان العذاب
علی بغضه ذنب عظیم ۔ علی حبه راس الثواب
علی بغضه حوب کبیراً ۔ علی وده حسن المآب
علی حبه جنات عدن ۔ عداوته فعقبات العقاب
امیر المومنین فداه نفسی ۔ شفیع الناس فی یوم الحساب
کریم ماله فی الخلق مثل ۔ و اسخی الناس مخضر الجناب
امیر ما لحاشا تطببرا ۔ وزیر المصطفیٰ ملك الرقاب

وضوا المصطفے من غیر شک	ولی اللہ بذ ون الارتیاب
ھوالمولی لمن مولاہ طاھا	وا ولی لعباد ہ بالانتخاب
امام الناس غب المصطفے	بنص من رسول والکتاب
الا یا سیدی کھفی رجائی	فکن لی شافعاً یوم الحساب
وذخر کرامتی اکشف ھمومی	وادرک زائراً اذ الاضطراب

اشجار مختلف سے ہے خلقت بنی ہوئی • پر ایک ہی درخت سے ہیں احمد و علی

روی الخوارزمی فی المناقب عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی۔ از کشف الغمہ یعنی خوارزمی نے کتاب المناقب میں جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا اونہون نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور علی ایک درخت سے ہیں اور اور لوگ مختلف درختوں سے ہین۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے اس حدیث کو مجلد حدیث نور مین حدیث نور کی تائید کے واسطے بیس نفر علما و محدثین اہل سنت کی کتابون سے نقل فرمایا ہے دیکھو مجلد حدیث نور صفحہ ۲۴۳ سے صفحہ ۲۴۹ تک پہر جناب مرحوم فرماتے ہیں واز انجملہ است حدیث شجرہ باسلوب دیگر کہ حاصلش اینست کہ خلق کردہ شد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از شجرہ کہ آنحضرت اصل انست وجناب امیر المومنین فرع ان وحسنین علیہما السلام اغصان آن اور اس حدیث شریف کو عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی

اور سلیمان بن احمد الطبرانی اور ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی اور ابو الحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف بابن المغازلی و علی بن الحسن المعروف بابن العساکر و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اور ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولتا بادی اور سید شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل نے روایت کیا ہے اور جناب مرحوم نے اُن کل روایات کو نقل فرمایا ہے منجملہ انکے یہ ہے کہ محمد بن یوسف کنجی شافعی کفایت الطالب میں کہتے ہیں۔

الباب السابع والثمانون

اخبرنا الحافظ یوسف بن خلیل بن عبد اللہ الدمشقی بحلب اخبرنا محمد بن اسمٰعیل بن محمد الطرسوسی اخبرنا محمد اسمٰعیل الصیرفی اخبرنا ابو الحسین بن فاذشاہ اخبرنا الحافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی اخبرنی الحسن بن ادریس التستری حدثنا ابو عثمان طالوت بن عباد الصیرفی البصری حدثنا فضال بن جبیر حدثنا ابو امامہ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلها وعلی فرعها وفاطمۃ لقاحها والحسن والحسین ثمارها فمن تعلق بغصن من اغصانها نجی ومن زاغ عنها ھوی ولو ان عبداً عبد اللہ بین الصفا والمروۃ الف عام ثم الف عام ثم الف عام حتی یصیر کالشن البالی ثم لم یدرک محبتنا اکبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم

تلا قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ قلت ھذا الحدیث عال رواہ الطبرانی فی معجمہ کما اخرجناہ سواءً ورواہ محدث الشام فی کتابہ بطرق شتی۔ فمن ذلک ما اخبرنا الشیخان محمد بن سعید بن الموفق الخازن النیسابوری ببغداد وابراھیم بن عثمان الکاشغری بنھر معلی قال اخبرنا الحافظ ابوالقاسم علی بن الحسن الشافعی اخبرنا ابویعلی حمزہ بن احمد بن عبداللہ بن علی المقری اخبرنا ابوطالب عمر بن ابراھیم بن سعید الزاھدی الفقیہ اخبرنا ابوبکر محمد بن غریب البزاز حدثنا ابوالعباس احمد بن موسی بن زنجویہ القطان حدثنا عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان حدثنا عبداللہ بن لھیعہ عن ابی الزبیر قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول کان رسول اللہ بعرفات وعلی تجاھہ فاومی الی علی فاتینا النبی وھو یقول ادن منی یا علی فدنا منہ علی فقال ضع خمسک فی خمسی یعنی کفک فی کفی یا علی خلقت انا وانت من شجرۃ انا اصلھا وانت فرعھا والحسن والحسین اغصانھا فمن تعلق بغصن منھا دخل الجنۃ یا علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم ابغضوک لاکبھم اللہ فی النار قلت ھکذا رواہ فی ترجمۃ علی من کتابہ یعنی ابوامامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب حبیب خدا اشرف الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خالق متعال جل جلالہ نے انبیا کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھکو اور علی کو ایک درخت سے

پیدا کیا ہے میں اُس درخت کی جڑ ہون اور علی اوسکے پیڑ ہے ہی اور فاطمہ
تقاح ہے اور حسن اور حسین اوس درخت کے پہل ہین جو شخص کسی شاخ
کی ساتہہ اس درخت کی شاخون مین سے متمسک و متعلق ہوا اوس نے نجات
پائی اور جس نے ان شاخون مین سے کسی شاخ کے ساتہہ تعلق نہ پیدا کیا وہ ہلاک
اور برباد ہوا اور اگر کوئی شخص مابین الصفا والمروہ خداوند معبود حقیقی کی
عبادت کرے ہزار سال پہر ہزار سال پہر ہزار سال مگر ہماری محبت سے بے بہرہ ہو تو البتہ
اوسکو خداوند قہار اوندہا کر کے داخل نار کرے گا۔ یہہ ارشاد فرماکر آنحضرت صلعم
نے آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ کی تلاوت
فرمائی۔ محمد بن یوسف گنجی شافعی اس کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث عالی المرتبہ
ہے اسکو طبرانی نے معجم مین روایت کیا ہے بعینہ اسی طرح سے جسطرح ہمنے روایت
کیا ہے اور نیز محدث شام نے بطرق شتّی اس حدیث کو اپنی کتاب مین وارد
کیا ہے۔ دوسری حدیث جو علامہ محمد بن یوسف موصوف نے اسی مقام پر
وارد کی اُسکا ماحصل یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ عرفات مین تشریف فرما تہے اور علی آنحضرت کے
سامنے کہڑے ہوئے تہے آنحضرت نے اشارے سے علی کو طلب فرمایا علی
قریب پہونچے تو فرمایا رسول خدا نے اے علی اور قریب آؤ پس علی قریب تر ہوے
تو آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی اپنا ہاتہہ میرے ہاتہہ مین دو اے علی مین
اور تو ایک درخت سے پیدا ہوے ہیں مین اُس درخت کی جڑ ہون اور تو
فرع اور حسن اور حسین اوس کی کونپلین ہین جو کوئی اُن شاخون مین سے کسی

شاخ کے ساتھ متعلق ہوا وہ جنت مین داخل ہوا اے علی اگر میری امت
روزے رکھے یہانتک کہ بالکل کبڑی ہو جائین۔ اور نمازین پڑھتے پڑھتے
سوکھکر مثل اوتار یعنی مانند چلہ ہاے کمان کے پتلے دبلے ہو جائین لیکن پھر
تجھسے بغض رکھتے ہون تو خدا اونکو اوندھا کرکے آتش دوزخ مین ڈالیگا۔ نیز
کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں اخبرنا المفتی ابو نصر ھبۃ اللہ الشیرازی
اخبرنا الحافظ علی بن عساکر اخبرنا ابو القسم السمرقندی اخبرنا
اسماعیل بن مسعدۃ اخبرنا حمزۃ بن یوسف اخبرنا ابو احمد بن
عدی حدثنا عمر بن سنان حدثنا الحسن بن علی ابو عبد الغنی الازدی
حدثنا عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء بن ابی میناء مولی عبد الرحمن
بن عوف انہ قال الا تسالونی قبل ان یشوب الاحادیث الاباطیل
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا الشجرۃ وفاطمۃ فرعھا و
علی لقاحھا والحسن والحسین ثمرھا وشیعتنا ورقھا فالشجرۃ
اصلھا فی جنۃ عدن والاصل والفرع واللقاح والثمر والورق
فی الجنۃ۔ قلت اخرجہ محدث دمشق فی مناقبہ بطرق شتی وانشدنا
الشیخ ابوبکر بن فضل اللہ الحلبی الواعظ فی المعنی لبعضھم شعر

یا حبذا دوحۃ فی الخلد نابتۃ	ما فی الجنان لها شبه من الشجر
المصطفی اصلها والفرع فاطمۃ	ثم اللقاح علی سید البشر
والہاشمیان سبطاہ لها ثمر	والشیعۃ الورق الملتف بالثمر
ھذا حدیث رسول اللہ جاء بہ	اھل الروایۃ فی العالی من الخبر

والفوز فی زمرۃ من احسن الزمر	انی بحبہم ارجوا النجاۃ غدا

ماحصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ الہدات نے کہ مین درخت ہون فاطمہ اسکی فرع ہے اور علی اوسکا نقاح اور حسن اور حسین اوسکے پھل اور شیعہ ہمارے اوسکے پتے ہیں پس اس درخت کی جڑ جنت عدن مین ہے اصل اور فرع اور نقاح اور ثمر اور ورق یعنی پتے سب جنت مین ہون گے۔ علامہ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ روایت کیا ہے۔ اس حدیث شریف کو محدث دمشق نے بطرق متعددہ اور شیخ ابو بکر بن فضل اللہ حلبی واعظ نے اس حدیث کے معنون مین ہماری سامنے یہ اشعار پڑھے جو متن مین مذکور ہیں ماحصل انکا اردو مین یہ ہے۔ واہ واہ وہ پودا کہ جس کی جڑ خلد برین مین ثابت یعنی گڑی ہوئی ہے مصطفے اوسکی جڑ ہیں اور فاطمہ فرع اور علی سید البشر نقاح اور دو نو سبطین رسول الثقلین ہاشمین اوسکے پھل ہیں اور شیعہ اُس درخت کے پتے ہیں جو پھلون سے لپٹے ہوئے ہیں یہ حدیث شریف ارشاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو اہل روایت نے بہت اعلا درجہ کے اخبار واحادیث میں سے روایت کی ہے۔ مین انکے محبون مین سے ہون اور روز قیامت کو انکے زمرہ مین ہو کر جو کہ احسن الزمر (اعلادرجہ کا گروہ) ہے امید نجات کی رکھتا ہون۔

	مقولہ الزائر	

امنا وصدقنا بیشک نجات بیوم العرصات اسی گروہ مین محشور ہونے پر منحصر

ہے ورنہ ہرگز ہرگز ممکن نہین۔

اصحاب سے بھی عہد وصایت لیا گیا		نبیوں سے جیسے عہد ولایت لیا گیا

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ سنے مجلد حدیث نور کے صفحہ ۲۷۵ کے
حاشیہ پر جو کچہہ تحریر فرمایا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ جسطرح انبیا علیہم
السلام کی بعثت و ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر واقع ہوئی ہے اور
جسطرح نبیوں سے امیر المومنین علیہ السلام کی امارت کا میثاق اور عہد ملائکہ
سے لیا گیا تہا اوسی طرح سے جناب رسول خدا نے صحابہ سے امیر المومنین
علیہ السلام کی وصایت کا عہد و پیمان لیا ہے چنانچہ علی ہمدانی اپنی کتاب
مودۃ القربیٰ میں لکھتے ہیں۔

عن عقبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی ان اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا نبیہ وعلیا وصیہ فان
ترکنا الثلاثۃ کفرنا وقال لنا احبوا ھذا فان اللہ یحبہ واستحیوا منہ
فان اللہ یستحیی منہ۔ یعنی عقبہ بن عامر الجھنی رض روایت کرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امر پر کہ اللہ جل
جلالہ وحدہ لا شریک ہے اور محمدؐ اوسکا نبی ہے اور علی محمدؐ کا وصی ہے
پس اگر ہم ان تینوں امروں کو چھوڑ دیں تو کافر ہو جائیں۔

اور فرمایا ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ دوست رکہو اوسکو
یعنی علی کو پس خدا اوسکو دوست رکہتا ہے اور شرم کرو اوس سے
کیونکہ خدا اوس سے شرم کرتا ہے اسے حضرات ناظرین

اس حدیث شریف کو بڑے غور و تامل سے ملاحظہ فرمائیے کہ اس حدیث سے صاف صاف ظاہر و آشکار ہے کہ حیدر کرار کی وصایت کے اقرار کا بھی مثل اقرار توحید پروردگار اور مثل اقرار نبوت احمد مختار مفہوم ایمان و اسلام میں شمار ہے اگر ان تینوں امروں کا یا ایک کا ان میں سے کسی کو انکار ہے تو وہ بدنصیب اسلام و ایمان سے علیحدہ و در کنار ہے۔ بیشک ایک کا بھی ان امور میں سے انکار کرنا یقیناً و حتماً و جزماً موجب کفر و دخول نار اور سبب خسران و عذاب دار البوار ہے۔

میں شہر علم احمد مرسل کا در علیؑ		کوئی نہیں نبی کا خلیفہ مگر علیؑ

روی الترمذي في صحيحه في صفة امير المومنين بلا نزع البطين ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال انا مدينة العلم وعلي بابها۔ ترمذی نے اپنی صحیح میں درباب صفت امیر المومنین بلا نزع البطین روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوس شہر کا دروازہ ہے۔

ومنه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انا مدينة العلم وعلي بابها فمن اراد العلم فلياتِ الباب۔ نیز صحیح ترمذی میں عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہا اونھوں نے کہ فرمایا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے جو شخص علم سیکھنا چاہے پس چاہیے کہ باب علم سے آئے یعنی علی کا اتباع کرے۔

مقولۂ زائر

الخلافة النبوية منحصرة فی العلم و العلم منحصر فی ذات علی فالخلافة النبوية منحصرة فی ذات علی - اور نیز ظاہر اور ثابت ہے کہ جناب سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین نے امیر المومنین مولائے متقین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہی کو بمقام غدیر خم اپنے بعد اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا ہے کما ھو ثابت و متحقق بالدلائل الکثیرة و البراھین الوفیرة فی محله و مقامه فانظر ثمة جن حضرات کو ان دلائل و براہین کے دیکھنے کا شوق ہو تو وہ عبقات الانوار فی اثبات امامة الائمة الاطہار میں سے حدیث غدیر کی ہر سہ مجلدات کو ملاحظہ کریں اور دیکھو آدم علیہ السلام کو خلافت الٰہی علم ہی کے سبب سے ملی پس لازم اور ضرور ہے کہ خلیفہ اپنے زمانے میں اعلم الناس ہو سنت الٰہی اسی پر جاری ہے - ولن تجد لسنة الله تبدیلا - اور اعلم الناس صحابہ میں سوائے امیر المومنین کے کوئی نہیں - دیکھو فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں حسان بن ثابت کے یہہ اشعار نقل کیے ہیں -

ماکنت احسب ان الامر منصرف	عن ھاشم ثم منھا عن ابی حسن
الیس اول من صلی لقبلتکم	و اعرف الناس بالآیات والسنن

و قال النبی فی حق حسان لا تزال مویدا بروح القدس ما نصرتنا بلسانك کما فی المشکوة و فی الصواعق لم یکن احد من الصحابة یقول

سلونی الا علیؑ۔

فرمائے کبریا نے مناقب امیر کے	تبلائے مصطفےٰ نے مراتب امیر کے
اسپر بھی بعض لوگ جو کرتے نہیں قبول	ناخوش ہیں اونسے ایزد قہار اور رسول
اونکے نصیب روضۂ رضوان کبھی نہیں	اینده من ہیں وہ سقر نکے لیے لوگ بالیقین

روی الخوارزمي في کتاب المناقب عن علی عن النبی قال یا علی لو ان عبداً عبد الله عز وجل مثل ما قام نوح في قومه وکان له مثل احد ذهبًا فانفقه في سبیل الله ومد في عمره حتی حج الف عام علی قدمیه ثم قتل مابین الصفا والمروة مظلومًا ثم لم یوالك یا علی لم یشم رائحة الجنة ولم یدخلها۔ کتاب المناقب خوارزمی میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ فرمایا مجھسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ یا علی اگر کوئی بندہ خدای تعالےٰ کی عبادت اتنی مدت تک کرے جتنی مدت نوحؑ اپنی قوم میں رہے اور کوہ احد کی برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرے اور ہزار حج اوسنے پیادہ پا کیے ہوں بعد اوس کے وہ بحالت مظلومی بے گناہ مابین الصفا والمروہ قتل کیا جاے مگر تجھسے محبت نہ رکھتا ہو تو وہ ہرگز خوشبوی بہشت کو نہ سونگھیگا اور ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا۔ حضرات ناظرین غور کرو کہ ولای امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کسقدر عظیم الشان اور مفید اور ضروری شئے ہے بے اسکے کسیکا کسی طرحسے چھٹکارہ اور نجات ممکن نہیں۔

وارث نبی کے بعد بلافصل ہیں علی	قرآن اور حدیث سے یہہ امر ہے جلی

قرآن سے اگر اس امر کا ثبوت چاہتے ہو تو دیکھو آیہ - یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ الخ اور آیہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ وغیرہ آیاتِ محکمات کو اور اونکی تفاسیر کو = اور احادیث و اخبار بھی بے شمار اس دعوے کے ثبوت کے لیے موجود ہیں دیکھو کتب کلامیہ کو۔

ومنها روی الخوارزمي في المناقب عن ابي بريدة قال قال رسول صلی الله علیه واله وسلم لکل نبي وصي ووارث وان علیا وصیي ووارثي - یعنی فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے میرا وصی اور وارث علی بن ابی طالب ہے - ومن مناقب الحافظ ابي بکر احمد بن موسی بن مردویه - سئل حذیفه عن علي فقال خیر هذه الامة لا یشك فیه الا منافق - یعنی حافظ بن مردویہ کی کتاب المناقب میں روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے در باب علی علیہ السلام سوال کیا اونھوں نے کہا کہ وہ بہتر اور افضل ہیں اس امت میں اونکی افضلیت میں وہی شخص شک کریگا جو منافق ہوگا - ومنہ عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله علي بن ابي طالب خیر من اخلف بعدي - یعنی اوسی کتاب میں جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ علی بن ابی طالب بہتر اور افضل ہے اون سب میں جنکو میں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں - ومنہ عن ابي سعید الخدري رضي الله عنه عن سلمان رضي الله عنه قال قلت یا رسول الله لکل نبي وصي فمن وصیك فسکت عني فلما

کان بعدی نبی فقال یا سلمان فاسرعت الیہ وقلت لبیک قال تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ کان اعلمھم یومئذ قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اخلف بعدی ینجز عداتی ویقضی دینی علی بن طالب - یعنی کتاب المناقب ابن مردویہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر نبی کے لیے وصی ہوتا ہے آپکا وصی کون ہے حضرت اوسوقت تو خاموش ہو رہے پھر مجھے دیکھا تو آنحضرت نے مجکو پکارا میں دوڑ کر خدمت مبارک میں پہونچا اور عرض کی کہ حاضر ہوں حضرت نے فرمایا کہ آیا تو جانتا ہے کہ وصی موسیٰ کا کون تھا میں نے عرض کی کہ ہاں یوشع بن نون موسے کے وصی تھے فرمایا کس وجہ سے۔

میں نے عرض کیا کہ اس سبب سے وہ موسے کے وصی ہوئے کہ اس زمانے میں وہ سب سے زیادہ عالم تھے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق وصی میرا اور میرا رازدار اور بہتر اور افضل اون سب میں سے جنکو میں اپنے بعد چھوڑوں جو میرے وعدوں کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔

مقولہ نمبر ۲

حضرات ناظرین اب اس سے زیادہ تصریح جناب امیر المومنین علیہ السلام

کی امامت اور وصایت اور خلافت کے ثبوت کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے - ان نصوص جلیہ ظاہرہ و تصریحات سنیہ باہرہ کو نہ ماننا جناب رسول خدا کے حکم کو رد کرنا ہے اور آنحضرت کی اطاعت و اتباع سے برگشتہ ہونا ہے بلکہ اوس جناب کے دین سے خارج ہو جانا ہے -

جس شخص کو ولاے علی ولی نہیں	اوس شخص کو ولاے خدا و نبی نہیں
خیر البشر کے بعد یہ خیر البشر ہوئے	انکے عدو جو ہیں وہ شقی اور اشر ہوئے
خیر البشر سے جسنے کہ لوگو بے شر کیا	اوسکو ابو الشر و جو کہیئے تو ہی بجا

کما ھو ظاھر من الاحادیث القدسیة والاخبار النبویة فانظر ثمہ وتامل فیھا -

صوم و صلوٰۃ ان کی ولا کے سوا کبھی	ہوتے نہیں قبول بسرکار ایزدی

کما ھو واضح من الاخبار الشریفة القدسیة والاثار المنیعة المصطفویة فانظر فیھا بعین التامل والانصاف -

بنا و لاے آل محمد حصول ہے	اللہ کو اونھیں کی عبادت قبول ہے

کما ورد فی عدة اخبار قدسیة واثار مصطفویة منھا ما فی المناقب الخوارزمی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ من احب علیا قبل اللہ صلوتہ وصیامہ وقیامہ واستجاب دعاءہ الا ومن احب علیا اعطاہ اللہ بکل عرق فی بدنہ مدینة فی الجنة الا ومن احب ال محمد امن یوم الحساب والمیزان والصراط الا ومن مات علی حب ال محمد فانا کفیلہ بالجنة مع الانبیاء الا ومن ابغض ال محمد جاء یوم القیامة مکتوب بین عینیہ ایس من رحمة اللہ - یعنی مناقب خوارزمی میں حضرت

عمر بن الخطاب رضؓ کے فرزند ارجمند حضرت عبد اللہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے کہ جو شخص دوست رکھیگا علی کو اوسکی نماز اور اوسکا روزہ اور اوسکی عبادت خدای تعالے قبول فرمائے گا اور اوسکی دعا کو قبول کریگا خبردار ہو ای لوگو جو دوست رکھے گا علی کو جناب حق سبحانہ تعالے اوسکو بعدد اوسکی رگوں کے جو اوسکے بدن میں ہیں شہر بہشت میں عنایت فرماے گا خبردار ہو اے لوگو جو شخص آل محمد سے محبت رکہے گا وہ شخص روز حساب کو حساب وصراط ومیزان کے اہوال اور خوف سے بے خوف اور مطمئن ہوگا۔ خبردار ہو اے لوگو جو شخص آل محمد کی محبت پر وار دنیا سے انتقال کریگا میں مع انبیاء مرسلین کے اوسکا جنت میں کفیل ہوں گا اور جو شخص آل محمد سے بغض اور عداوت رکہے گا وہ قیامت کے دن ایسی صورت سے آئیگا کہ اوسکے ماتھے پر لکہا ہوا ہوگا کہ یہہ شخص جناب غفور رحیم کی رحمت سے مایوس ہے۔ قریب قریب اس حدیث کے بلکہ اس سے کچھہ مفصل تر تفسیر کشاف میں منقول ہے ملاحظہ فرمائیے۔

جو اولیا علی کے ہیں حق کو پسند ہیں	رتبے جناں میں اونکے نہایت بلند ہیں

وفی المناقب عن انس بن مالك قال قال لي رسول اللّٰه وقد رايته في النوم یا انس ما حملك على ان لا تودي ما سمعت مني في علي بن ابي طالب حتى ادركتك العقوبة لولا استغفار علي بن طالب لك ما شممت رائحة الجنة ابدا ولكن ابشر في بقية عمرك ان اولياء علي وذريته ومحبيهم السابقون الاولون الى الجنة وهم جيران

اللہ و اولیاء اللہ حمزہ و جعفر و الحسن و الحسین و اما علی فھو الصدیق الاکبر لا یخشیٰ یوم القیامۃ من احبّہ نیز کتاب المناقب میں انس بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کی حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے انس کس چیز نے تجھے اس امر پر برانگیختہ اور آمادہ کیا کہ تو نے فضائل علی کے بیان کرنے میں قصور کیا اور نہ پہونچائیں لوگوں کو وہ حدیثیں جو مجھسے علی کی شان اور مدح میں تو نے سنیں تھیں یہانتک کہ تو اس وجہ سے من جانب اللہ سزا دیا گیا۔ اے انس اگر علی بن ابی طالب تیرے لئے طلب مغفرت خدا سے نہ کرتا تو تو خوشبو جنت کی ہرگز نہ سونگھ سکتا لیکن اب تجھے بقیہ عمر میں بشارت ہو جیو کہ علی کے محب اور اولاد علی کے دوست جنت کی طرف سب پہلے جانے والے ہیں اور وہ ہمسایہ خدا کے ہیں اور دوست اللہ کے ہیں حمزہ اور حسن اور حسین لیکن علی پس وہ صدیق اکبر ہے جو اسکو دوست رکھے گا بروز قیامت اوسکو کچھ خوف نہیں ہوگا۔ وقد روی الخوارزمی فی المناقب عن ابی علقمہ مولی بنی ھاشم قال صلے النبی صلے اللہ علیہ و آلہ الصبح ثم التفت الینا فقال معاشر اصحابی رایت البارحۃ عمی حمزۃ بن عبد المطلب واخی جعفر بن ابی طالب و بین ایدیھما طبق من نبق فاکلا ساعۃ ثم تحول النبق عنبا فاکلا ساعۃ ثم تحول الغیب رطبا فاکلا ساعۃ فدنوت منھما فقلت بابی وامی انتما ای الاعمال وجدتما افضل قالا فدیناک بالاباء والامھات وجدنا افضل الاعمال

الصلوٰۃ علیک وسقی الماء وحب علی بن ابی طالب۔ کتاب المناقب
مین ابو علقمہ سے منقول ہے کہا اونہون نے کہ ایک دن بعد نماز صبح کے جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ
اے میرے صحابہ مین نے رات کو خواب مین اپنے چچا حمزہ بن عبد المطلب اور
اپنے بہائی جعفر بن ابی طالب کو دیکہا کہ اُنکے سامنے ایک طشت بیرون کا رکہا
ہے اور وہ بیر کہارہے ہیں تہوڑی دیر کے بعد پہر وہ بیر انگورون کی صورت
مین تبدیل ہوگئی پہر اونہون نے انگور کہائے پہر انگور کہجورین ہوگئین پہر
اونہون نے کہجورین کہائین اس عرصہ مین مین اُنکے قریب پہونچا اور کہا کہ تم
دونو پر میرے مان باپ قربان ہون کس عمل کو تم نے تمام اعمال مین سے
افضل پایا اونہون نے مجہسے کہا کہ ہماری مان اور باپ آپ پر فدا اور قربان ہون
یارسول اللہ ہمنے کل اعمال مین سے تین عمل افضل پائے ہیں۔ آپ پر صلواۃ
بہیجنا کسی کو پانی پلانا۔ علی بن ابی طالب کو دوست رکہنا۔

موذی ہیں جو کہ لوگ جناب امیر کے
موذی بشیر کے ہیں تو موذی قدیر کے
موذی ہوا ہے جو کہ جناب امیر کا
جو دشمن علی ہین عدو مصطفےٰ کے ہیں
جو دشمن خدا ہیں وہ ناری ہیں بالیقین
جو ہین محب علی کے محب مصطفےٰ کے ہیں
جو ہیں محب خدا کے وہ ناجی ہین بالیقین

موذی ہین وہ ضرور بشیر و نذیر کے
موذی قدیر کے ہیں تو لائق سعیر کے
لاریب وہ وقود ہے نار سعیر کا
دشمن نبی کے جو ہین عدو کبریا کے ہین
اسکا موحدین مین منکر کوئی نہین
جو ہیں محب نبی کے محب کبریا کے ہین
اسکا بہی مسلمین مین منکر کوئی نہین

قولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ الیٰ آخر الآیۃ واخرج ابو یعلی والبزاز عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اذی علیاً فقد اذانی یعنی ابو یعلی اور بزار نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہا اونہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جس نے ایذا دی علی کو اوسنے ایذا دی مجکو۔ اخرج الطبرانی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلعم من احب علیاً فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیاً فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنی طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا علی کو اوسنے دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو اسنے دوست رکھا اللہ کو۔ اور جس نے دشمن رکھا علی کو اوسنے دشمن رکھا مجکو اور جس نے دشمن رکھا مجکو اوسنے دشمن رکھا خدا کو۔ واخرج احمد والحاکم وصححہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ یقول من سب علیاً فقد سبنی یعنی احمد اور حاکم نے بطریق صحیح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہین کہ سنا مین نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسنے دشنام دیا علی کو اوسنے دشنام دیا مجکو۔ وفی الصواعق عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الا من اذی قرابتی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ تعالیٰ وفی آخر والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد بی حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذوی۔ اور

اور صواعق مین ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبردار ہو اے لوگو جس نے ایذا دی میرے قربی یعنی اہل بیت کو اُس نے ایذا دی مجکو اور جس نے ایذا دی مجکو اوس نے ایذا دی اللہ عز وجل کو۔ اور دوسری روایت مین ہی کہ قسم ہے مجکو اُس کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے نہین ایمان لا سکتا مجھپر کوئی شخص جب تک کہ مجھسے محبت نہ رکھے اور مجھسے محبت نہین رکھ سکتا کوئی شخص جب تک میرے اہل بیت سے محبت نہ رکھے۔

قول جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ

پس اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے اہل بیت طاہرین کو اپنے نفس مبارک کے قایم مقام اس مقام مین ثابت کیا ہے واخرج الترمذی عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احب اھل بیتی الحسن والحسین۔ ترمذی نے انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مجکو زیادہ تر محبوب میرے اہل بیت مین سے حسن اور حسین ہین۔ واخرج البغوی فی معجمہ من حدیث انس ان النبی قال استاذن ملک القطر ربہ ان یزور النبی فاذن لہ وکان فی یوم ام سلمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ام سلمہ احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا ھی علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول اللہ فجعل رسول اللہ یلثمہ ویقبلہ فقال لہ الملک اتحبہ قال نعم قال امتک ستقتلہ وان

شیئت اریٰك المكان الذی یقتل به فارنا هو فجاء بسهلة او تراب احمر فاخذته ام سلمه فجعلته فی ثوبها - قال ثابت كنا نقول انها كربلا - یعنی بغوی نے معجم میں انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے (کہ فرشتہ فطرس نے) ایک کتاب میں) ملک القطر ہے یعنی مینہ کے فرشتے نے جناب غفور الرحیم سے رسول کریم کی زیارت کرنے کے اجازت طلب کی خدائے تعالیٰ نے اوس کو اذن دیا وہ فرشتہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا آنحضرت اسدن جناب اُم سلمہؓ کے گھر مین تشریف فرماتے جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضے اللہ عنہا کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر بیٹھو کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دینا اس عرصہ مین جناب مولنا و مولیٰ الکونین سبط رسول الثقلین ابی عبد اللہ الحسین صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ مادام الثناتین دروازے مین سے داخل ہوئی اور کودکر اپنے جد امجد صلے اللہ علیہ وآلہ کی گود مین جا بیٹھی جناب رسول خدا اپنے نواسہ کو پیار کرنے لگے اور اونکے بوسہ لینے لگے اوس فرشتہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ انکو دوست رکھتے ہین فرمایا ہان دوست رکھتا ہون اوسے عرض کیا کہ آپکے امت آپکی اس پیارے نواسہ کو قتل کریگی اگر آپ چاہیں تو مین آپکو انکا مقتل دکھلاؤن پس اوس فرشتہ نے حضرت کو مقتل جناب امام حسین علیہ السلام کا دکھلایا اور وہان سے کچھ کیچڑ یا سٹی سرخ اوٹھا کر دی وہ مٹی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کپڑے رکھ لی ثابت نے کہا ہے کہ ہم اوس مقام کو کربلا کہا کرتے تھے - ذکرہ النسائی فی الخصائص عن النعمان

بن بشیر قال استاذن ابوبکر علی النبی فسمع صوت عائشۃ عالیا وھی
تقول واللہ قد علمت ان علیا احب الیک من ابی فاھوی الیھا
ابوبکر لیلطمھا وقال بنت فلانۃ ترفعین صوتک علی رسول اللہ اخرجہ
نسائی نے خصائص مین نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ جناب رسول خدا کے دروازہ پر آکر کھڑے ہوئے اور گھر مین داخل
ہونے کی اجازت چاہی اس اثنا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت
بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنے کہ وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
سے کہتے ہیں کہ قسم ہے کہ مجکو بتمام یقینی معلوم ہوگیا ہے کہ آپ علی کو زیادہ تر دوست
رکھتے ہیں میرے باپ سے پس یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور
اونہون نے چاہا کہ بیٹی کو طمانچہ مارین تو اونہون نے فرمایا کہ اے بیٹی فلانہ کی
تو اپنی آواز کو رسول اللہ کی آواز پر بلند کرتی ہے۔ اخرج الترمذی والحاکم
وصححہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبھم قیل یا رسول اللہ سمھم
لنا قال علی منھم یقول ذلک ثلاثا وابوذر والمقداد وسلمان۔
ترمذی اور حاکم نے بطریق صحیح بریدہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول
کریم صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین چار
آدمیون کو دوست رکھون اور یہ بھی خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود انکو دوست
رکھتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اونکے نام ارشاد فرماسے
آنحضرت نے تین بار علی علیہ السلام کا نام لیا پھر ابوذر اور مقداد اور سلمان کا

نام تبلاے وفی المواهب وقالت عایشہ کانت فاطمہ احب النساء الی
رسول اللہ وزوجہا علی احب الرجال الیہ۔ اور مواہب مین حضرت
بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نسوان میں سے فاطمہ زہرا رسول
خدا کو سب سے زیادہ پیارے اور محبوب تھین اور مردون میں سب سے
زیادہ اون کے شوہر علے رسول اللہ کو پیارے تے۔ اور حدیث رایت یعنی
لاعطین الرایۃ غدًا رجلاً یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ
سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا انہیں امر کی شہادت دیتے ہیں کہ علی دوست
رکھتے ہیں اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول علی کو دوست رکھتے ہیں وفی
الصواعق اخرج ابو الخیر الحاکمی وصاحب کنوز المطالب فی بنی ابی
طالب ان علیاً دخل علی النبی وعندہ العباس فسلم فرد علیہ وقام فعانقہ
وقبل مابین عینیہ واجلسہ عن یمینہ فقال لہ العباس اتحبہ فقال
واللہ اللہ اشد حبا لہ۔ یعنی صواعق میں ابو الخیر حاکمی سے منقول ہے اور
نیز صاحب کنوز المطالب فی بنی ابی طالب نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ
جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام جناب سرورکائنات صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت با سعادت مین حاضر ہوئے اوسوقت حضرت عباس رضی اللہ
عنہ آنحضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جناب امیر نے جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وآلہ کو سلام کیا آنحضرت نے جواب سلام کا دیا اور اٹھکر کھڑے ہوگئے اور
علی علیہ السلام سے معانقہ کیا اور اونکے ماتھے کو چوم لیا اور اپنی داہنی جانب
اونکو بٹھلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے پوچھا کہ آپ علی کو دوست رکھتے ہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اے چچا قسم خدا کی اللہ عزوجل علی کو مجھسے بھی زیادہ تر دوست
رکھتا ہے۔ جناب مفتی صاحب رضوان اللہ علیہ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مقصود
اور مضمون بہت سے اخبار و احادیث سے ثابت و متحقق ہے اور بلاشبہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو جو محبت اور مودت اپنی اہل بیت طاہرین سے ہے
وہ من جملہ ضروریات اسلام کے ہے محبت پیغمبر خدا کی اسطرح پر نہیں ہو سکتے
بسطرح سے اور لوگون کو اپنی اولاد و احفاد و اقربا سے الفت ہوا کرتی ہے بلکہ
آنحضرت کو محبت اپنی اہلبیت اطہار سے بوجہ محبت پروردگار ہے یعنی اون مین سے
جو کوئی خدا زیادہ تر دوست رکھتا ہے اوسکو رسول بھی زیادہ تر دوست رکھتے ہین
پس ظاہر ہوا کہ جسکو خدا و رسول زیادہ تر دوست رکھتے ہیں وہ تمام خلقت سے
افضل ہے اور جو افضل ہے وہی امام ہو سکتا ہے۔

مقولہ زائر

خدا و رسول کے نزدیک سب سے محبوب تر بنصوص قرآن و احادیث حبیب رحمان
امیر مومنان علی بن ابی طالب ہی ہین پس بعد سرور انس و جان سب سے
افضل اور اعلا ہونا اونکا کتاب و سنت سے ثابت ہوا تو بلاشبہ یہ امر مدلل
و مبرہن او ثابت او متیقن ہو گیا کہ بعد جناب خاتم النبیین و سید المرسلین صلی
اللہ علیہ و آلہ امامت و نیابت و خلافت نبویہ خاص امیر المومنین افضل الناس بعد
خیر المرسلین و سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام کیواسطے سے نہ غیر۔

کے لئے۔ ۵

گو سخت تر ہیں قابض ارواح انس و جان	پر دوستان شاہ پہ وہ بھی ہیں مہربان

روی الخوارزمی فی المناقب عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول من اتخذ علی بن ابی طالب اخا من اھل السماء اسرافیل ومیکائیل ثم جبرائیل واول من احبہ من اھل السماء حملۃ العرش ثم رضوان خازن الجنان ثم ملک الموت وان ملک الموت یترحم علی محبی علی بن ابی طالب کما یترحم علی الانبیاء علیہم السلام۔ کتاب المناقب میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا جناب سید ابرار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الاطہار نے کہ اہل آسمان میں سے پہلے اسرافیل اور میکائیل نے پھر جبرئیل نے اخوت علی بن ابی طالب کی اختیار کی اور اہل آسمان میں سے پہلے حاملان عرش نے محبت اور ولایت علی کی اختیار کی پھر رضوان خازن جنت نے پھر ملک الموت نے اور ملک الموت دوستان علی پر ایسا ہی مہربان ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام پر مہربان ہے۔

مقولہ زائر

حضرات ناظرین ان فضائل و مناقب کو (جو حیدر کرار و اہل بیت اطہار کے فضائل میں سے اندکے از بسیار و قطرہ از بحار و دانہ از انبار ہیں) از راہ انصاف و تامل بلاحظہ کرو اور سوچو تو اس سے ہی ظاہر اور ثابت ہو جائے گا کہ

امت نبوی میں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہی ہیں اور جب وہ سب سے افضل ہیں تو لازم اور واجب ہے کہ وہی خلیفہ اول . . . . . .
اور وصی پیغمبر بلا فصل ہون کیونکہ تفضیل مفضول باوجود افضل ازروے عقل ونقل قبیح اور ناجائز وناروا ہے اور بلا شک ہر منصف اور متامل کے نزدیک یہ مقصود یعنی امامت وخلافت بلا فصل امیر المومنین علیہ السلام کی بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ثابت ومتحقق ہے تحقیق کر لیجیے۔ اور یہی اعتقاد آخرت مین نجات کا باعث ہوگا ورنہ کوئی عمل کام نہ آئیگا کما ہو مذکور فیما مضی پس اے بھائیو بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے آیمہ اثنا عشر علیہم السلام کو امام جانو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بعد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فاصلہ انحضرت کا جانشین اور وصی اور خلیفہ مانو ورنہ نجات ہرگز ہرگز ممکن نہین ہمنے جو کچھ کہا اور لکھا دلسوزی اور نصیحت کے طور پر نیک نیتی سے کہا اور لکھا اور امر بالمعروف کردیا ہے اب ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے۔

جو فضل مصطفے وعلی کو عطا ہوئے
ایسے خدا نے اور کسی کو نہین دئے
دونو کا مثل تیسرا پیدا کیا نہین
رتبہ کسی کو خلق مین ایسا دیا نہین
دونو نکا مثل کوئی نہین ہے جہان مین
اوصاف ان کے آنہین سکتے بیان مین
مداح انکا خود ہے خداوند دوسرا
پھر انکی کیا کسے گا ثنا کوئی دوسرا
امت مین کوئی مثل علی کا ہوا نہین
بے فاصلہ وصی کوئی انکے سوا نہین
گر انکا مثل ہے کوئی ہمکو بتاؤ تم
اوسکے بھی فضل ایسے ہی لوگو دکھاؤ تم

بولو ہے کون شبل جناب امیر کا
بہائی رسول پاک کا جز مرتضیٰ ہی کون
انگشتری نماز مین بولو ہے کسنے دی
مولیٰ تمام خلق کا بعد از نبی ہی کون
کسکو نبی نے خم مین خلیفہ بنایا ہے
جسکا نظیر کوئی نہین وہ جوان ہی کون
سچ سچ کہو کہ قاتل کفار کون ہے
ہارون بہر احمد مختار کون ہے
دوش رسول پاک کا اسوار کون ہے
سبطین مصطفیٰ کا کہو باپ کون ہے
سب سے زیادہ دین کا مددگار کون ہے
کیکی نماز عصر کو مغرب سے آفتاب
جو علم مجد و زہد شہ لافتیٰ میں ہین
ہرگز کسی بشر مین نہین مصطفیٰ کی بعد
ایمان کسی بہی بندہ کا حق کو نہین قبول

بازو تہی کا ہاتہہ خدا سے قدیر کا
شیر خدا بتاؤ کہ انکے سوا ہی کون
اللہ نے بتاؤ کہا ہے کسے ولی
حکم خدا سے بولو تمہارا ولی ہے کون
عصمت پہ کس کی آیۂ تطہیر آیا ہے
جس سے قیام دین ہوا وہ پہلوان ہی کون
فرار کون کون ہین کرار کون ہے
بعد از رسول بولو کہ حقدار کون ہے
پہر مسند نبی کا سزاوار کون ہے
علم نبی کے شہر کا کیون باب کون ہے
بولو رسول پاک کا غمخوار کون ہے
لوٹ آیا ہے بیان کو وغیر از ابو تراب
جو جو کہ فضل حضرت مشکلکشا مین ہین
اولاد مرتضیٰ ہی مین ہین مرتضیٰ کی بعد
جب تک نہ ہو ولایت حیدر کے سے حصول

خاتمہ الاربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین ع

الحق یعلو ولا یعلی

حضرات ناظرین مقام غور و تامل ہی کہ جناب امیر المومنین و یعسوب الدین
و قاتل المشرکین سید المجاہدین السابقین افضل الزاہدین و

اعبد العابدین آیۃ اللہ ابا عن دین رب العلمین افضل الخاشعین و
اعلم الناس اجمعین قائد الغر المحجلین امام المتقین مولانا و
سیدنا علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ الاطایب
کے فضائل ظاہرہ و فواضل باہرہ۔ ومناقب متکاثرہ و محامد متوافرہ و معالی
زاہرہ و مدایح وافرہ کے نور مبین کو بجھانے اور مٹانے مین باوجود اسکے کہ سالہا
سال سلاطین و شیاطین وارجاس بنی امیہ وبنی عباس۔ اور اونکے خوشامدی
اعوان وانصار جو اضل من الابلیس الخناس تھے۔ ساعی اور سرگرم
رہے اور اُس جناب کی اولاد امجاد کا قتل و قمع اسقدر کیا کہ اوسکا کچھ حساب
نہین ہمیشہ اس کوشش مین رہے کہ انکو بالکلیہ نیست و نابود کردین چنانچہ
تواریخ وسیر وغیرہ کتب کے دیکھنے سے ظاہر و عیان ہوتا ہے کہ دشمنان دین
نے خاندان نبوت و دودمان رسالت کے تباہ کرنے اور اونکے فضائل بلکہ
اُنکے نام صفحہ ہستی سے مٹادینے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت
نہین کیا۔ مگر چونکہ بموجب آیہ وافیہ ہدایہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
جناب حافظ حقیقی جل جلالہ نے اُس نور کی صیانت اور حفاظت اور اتمام کا
کام اپنے ذمہ لیا ہوا تھا پھر وہ نور لوگون کے بجھانے سے کب بجھ سکتا تھا مٹانے
سے کب مٹ سکتا تھا قادر مطلق جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنی قدرت کاملہ وحجت
بالغہ ومشیت قاہرہ سے دشمنان دین کی زبان پر فضائل ومناقب جناب
امیر المومنین اور انکے اولاد طاہرین کی جاری کرادی بہت سے متعصبین نواصب
کے ہاتھ سے اوس مالک الملک لاشریک لہ نے فضائل اہل بیت رسول مختار

صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم ما اختلف اللیل والنہار اونکی کتابون
مین لکھوادی ۔ منجملہ اونکے ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ المروانی ہے جسکی ناصبیت
جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے مجلد اول
حدیث غدیر مین بڑی تفصیل اور بسط سے بدلائل قاطعہ ثابت کی ہے اور
مجلد حدیث منزلت مین بہی اوسکی ناصبیت کا ذکر فرمایا ہے بلکہ ابن حجر عسقلانی
کی تحریر سے اوسکا ملحد اور زندیق ہونا ثابت کیا ہے ۔ دیکھو عبقات الانوار فی
اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار ۔

پس اسے حضرات ناظرین ایسے ناصبی شدید العداوۃ نے دو رسالہ فضائل اہلبیت
علیہم السلام مین تصنیف کئے ہیں مصرع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ اس
اربعین کے خاتمہ مین ایک رسالہ جاحظ ناصبی کا مع ترجمہ اردو وارد کرتا ہون
تاکہ عام ناظرین اوس سے فائدہ پائین اور حظ وافر اوٹھائین اور قدرت قادر
متعال عزوجل کو ملاحظہ کرین کہ دشمن کی زبان پر کیا کچھہ جاری کیا ہے اور وہ
دشمن علی فضایل علی مین کیا کچھہ کہہ رہا ہے اور کس کس طرح سے امامت
اور خلافت اور وصایت جناب سید الوصیین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ثابت کرتا ہے ۔ پس واضح ہو کہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین سید المتکلمین
و سند المحدثین ۔ و عمدۃ المحققین و زبدۃ المدققین و آیۃ اللہ فی العالمین
قبلہ و کعبہ مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ مجلد اول حدیث غدیر
کے صفحہ ۱۷۱ ۔ مین فرماتے ہین کہ جناب عالم نحریر وزیر کبیر علی بن عیسی الاربلی
طاب ثراہ جنکی تعریف محمد بن شاکر بن احمد الخازن نے فوات الوفیات مین

لکھی ہے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ میں بعد نقل رسالہ سابقہ کے فرماتے ہیں
ووقع الی رسالۃ اخری من کلامہ ایضاً فی التفضیل اثبتہا ایضاً مختصراً
وترجمہا رسالۃ ابی عثمان عمر بن بحر الجاحظ فی الترجیح والتفضیل
نسخ من مجموع الامیر ابی محمد الحسن بن عیسیٰ بن مقتدر باللہ
العباسی ھذا ما نصہ۔ قال ھذا کتاب من اعتزل الشک والظن
والدعوی والاھواء واخذ بالیقین والثقۃ من طاعۃ اللہ وطاعۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وباجماع الامۃ بعد نبیہا علیہ السلام
مما تضمنہ الکتاب والسنۃ وترک القول بالآراء فانہا تخطی وتصیب
لان الامۃ اجتمعت ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ شاور اصحابہ
فی الاسری ببدر واتفق رأیہم علی قبول الفداء منہم فانزل
اللہ تعالی ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض
الآیہ فقد بان لک ان الرأی یخطی ویصیب ولا یعطی الیقین
وانما الحجۃ الطاعۃ للہ ولرسولہ وما اجتمعت علیہ الامۃ من کتاب اللہ
وسنۃ نبیہا ونحن لم ندرک النبی ولا احداً من اصحابہ الذین
اختلف الامۃ فی احقہم فنعلم ایہم اولی فنکون معہم کما قال
اللہ تعالی کونوا مع الصادقین ونعلم ایہم علی الباطل فنجتنبہم
کما قال تعالی واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئاً
حتی ادرکنا العلم فطلبنا معرفۃ الدین واہلہ واہل الصدق فوجدنا
الناس مختلفین یبرأ بعضہم من بعض ویجمعہم فی حال اختلافہم

فریقان احدهما قالوا ان النبی علیہ السلام مات ولم یستخلف
احداً وجعل ذلک الی المسلمین یختارونہ فاختاروا ابا بکر
والآخرون قالوا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ استخلف علیاً فجعلہ
للمسلمین بعدہ وادعی کل فریق منهم الحق فلما رأینا ذلک وقفنا
الفریقین لنبحث ونعلم المحق من المبطل فسألنا هم جمیعاً هل للناس
بد من والی یقیم اعیادهم ویجبی زکوتهم ویفرقها علی مستحقیها
ویقضی بینهم ویاخذ لضعیفهم من قویهم ویقیم حدودهم
فقالوا لابد من ذلک فقلنا هل لاحد ان یختار احداً فیولیہ
بغیر نظر فی کتاب اللہ وسنۃ نبیہ فقالوا لایجوز ذلک الا
بالنظر فسألنا هم جمیعاً عن الاسلام الذی امر اللہ بہ فقالوا
انہ شهادتان والاقرار بما جاء بہ من عند اللہ والصلوٰۃ والصوم
والحج بشرط الاستطاعۃ والعمل بالقرآن یحل حلالہ ویحرم حرامہ
فقبلنا ذلک منهم ثم سألناهم هل للہ خیرۃ من خلقہ
اصطفاهم واختارهم فقالوا نعم فقلنا ما برهانکم فقالوا قولہ
تعالیٰ وربک یخلق ما یشاء ویختار فسألناهم من الخیرۃ فقالوا
هم المتقون فقلنا ما برهانکم فقالوا قولہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم فقلنا هل للہ خیرۃ من المتقین فقالوا نعم المجاهدون بدلیل
قولہ تعالیٰ فضل اللہ المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین

درجۃ فقلنا ھل للہ خیرۃ من المجاھدین قالوا جمیعاً نعم السابقون
من المہاجرین الی الجہاد بدلیل قولہ تعالیٰ لا یستوی منکم من
انفق من قبل الفتح وقاتل الآیۃ فقبلنا ذلک منھم لاجماعھم
علیہ وعلمنا ان خیرۃ اللہ من خلقہ المجاھدون السابقون الی
الجہاد ثم قلنا ھل للہ خیرۃ منھم قالوا نعم قلنا من ھم قالوا
اکثرھم عناءً فی الجہاد وطعناً فی الضرب وقتلاً فی سبیل اللہ
بدلیل قولہ تعالیٰ من یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ۔ وما تقدموا
لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ فقبلنا ذلک وعلمناہ وعرفنا
ان خیرۃ الخیرۃ اکثرھم فی الجہاد عناءً وابذلھم لنفسہ فی
طاعۃ اللہ واقتلھم لعدوہ فسالناھم عن ھذین الرجلین علی
بن ابی طالب وابی بکر ایّھما اکثر عناءً فی الحرب واحسن بلاءً
فی سبیل اللہ فاجمع الفریقان علیٰ امیرالمومنین علی بن ابی طالب
علیہ السلام انہ کان اکثر طعناً وضرباً واشد قتالاً واذب عن
دین اللہ ورسولہ صلے اللہ علیہ وآلہ فثبت بما ذکرناہ من اجماع
الفریقین ودلالۃ الکتاب والسنۃ ان علیاً علیہ السلام افضل
وسالناھم ثانیاً عن خیرۃ من المتقین فقالوا ھم الخاشون
بدلیل قولہ تعالیٰ وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید الیٰ قولہ تعالیٰ
من خشی الرحمن بالغیب وقال تعالیٰ واعدت للمتقین الذین
یخشون ربھم ثم سالناھم جمیعاً من اعلم الناس قالوا اعلمھم

بالعدل واهداهم الى الحق واحقهم ان يكون متبوعا ولا يكون
تابعا بدليل قوله تعالیٰ یحکم به ذوا عدل منکم فجعل الحکومة الی
اهل العدل فقبلنا ذلك منهم ثم سالناهم من اعلم الناس بالعدل
من هو قالوا ادلهم علیه قلنا من اول الناس علیه قالوا اهداهم
الی الحق واحقهم ان یکون متبوعا ولا یکون تابعا بدلیل قوله تعالیٰ
افمن یهدی الی الحق الآیه ـ فدل کتاب الله وسنة نبیه علیه السلام
والاجماع ان افضل الامة بعد نبیها امیر المومنین علی بن ابی طالب
علیه السلام لانه کان اکثرهم جهادا واذا کان اکثرهم جهادا
کان اتقاهم واذا کان اتقاهم کان اخشاهم واذا کان اخشاهم کان اعلمهم واذا کان اعلی دل
العدل واذا کان ادل علی العدل کان اهدی الامة الی الحق واذا کان اهدی کان اولی
ان یکون متبوعا وان یکون حاکما لا تابعا ومحکوما علیه ـ
واجتمعت الامة بعد نبیها انه خلف کتاب الله تعالیٰ ذکره وامرهم
بالرجوع الیه اذا نابهم امر والی سنة نبیه صلی الله علیه واله وسلم
فلیتدبرونها ویستنبطون منهما مایزول به الاشتباه واذا قرا
قاریهم وربك یخلق مایشاء ویختار فیقال له اثبتها ثم یقراء ان
اکرمکم عند الله اتقاکم وفی قراة ابن مسعود خیرکم عند الله اتقاکم
ثم یقراء وازلفت الجنة للمتقین غیر بعید هذا ماتوعدون لکل
اواب حفیظ من خشی الرحمن بالغیب فدلت الآیة علی ان المتقین هم
الخاشون ثم یقراء حتی اذا بلغ الی قوله تعالیٰ انما یخشی الله من

عبادۃ العلماء فیقال اقرا حتی ننظر هل العلماء افضل من غیرهم ام لا حتی اذا بلغ الی قوله تعالیٰ قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون علم ان العلماء افضل من غیرهم ثم یقال اقراء فاذا بلغ الی قوله تعالیٰ یرفع الله الذین امنوا منکم والذین اتوا العلم درجات قیل قد دلت هذه الاٰیة علی ان الله قد اختار العلماء وفضلهم ورفعهم درجات - وقد اجمعت الامۃ علی ان العلماء من اصحاب رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم الذین یوخذ منهم العلم کانوا اربعة علی بن ابی طالب علیه السلام وعبد الله بن عباس وعبد الله بن مسعود وزید بن ثابت رحمهم الله و قالت طائفة عمر بن الخطاب فسألنا الامة من اولیٰ بالتقدم اذا حضرت الصلوٰۃ - فقالوا ان النبی صلی الله علیه واٰله قال یؤم بالقوم اقراهم ثم اجمعوا علی ان الاربعة کانوا اقراء لکتاب الله تعالیٰ من عمر فسقط - ثم سألنا الامۃ ای هولآء الاربعة اقراء لکتاب الله وافقههم لدینه فاختلفوا فوقفنا هم حتی نعلم ایهم اولیٰ بالامامۃ فاجمعوا علی ان النبی صلی الله علیه واٰله قال الائمة من قریش فسقط ابن مسعود وزید بن ثابت وبقی علی بن ابی طالب و ابن عباس فسألنا ایهما اولیٰ بالامامۃ فقالوا ان النبی صلی الله علیه واٰله قال اذا کان عالمین فقیهین قریشین فاکبرهما سنًّا و اقدمهما هجرۃ فسقط عبد الله بن عباس رضی الله عنه وبقی امیر المومنین

علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ احق بالامامۃ لما اجتمعت علیہ الامۃ ولدلالۃ الکتاب والسنۃ عنہ انتہی رسالۃ ابی عثمان عمرو بن بحر الجاحظ

ترجمہ

ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ کہتا ہے کہ یہ کتاب اوس شخص کے لئے ہی جو کنارہ کشی کرنا چاہیئے شک اور گمان اور خواہشہائے نفسانی سے اور یقین اور وثوق سے طاعت خدا و رسول کرے۔ اور یقین کرے بعد پیغمبر خدا کے ان امور مین جو کتاب خدا و سنت رسول سے ثابت ہین اور بے ہودہ رائے اور قیل و قال کو ترک کرے کیونکہ رائے اور گمان اور قیاس غیر معصوم کا کبھی ٹھیک ہوتا ہے اور کبھی غلطی اور خطا پر ہوتا ہے ہمیشہ ٹھیک اور درست نہین ہو سکتا دیکھو یہ امر باجماع امت ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اسیران بدر کے معاملہ مین صحابہ سے مشورہ کیا صحابہ کی رائے متفق الکلمہ اسپر قرار پائی کہ اسیرون سے فدیہ لیکر اونکو رہا کیا جاوے پس خطاب پر عتاب قرآن شریف مین نازل ہوا یعنی ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ الی اخر الایہ پس یہان سے ثابت ہوا کہ یہ کچھ فرض اور ضرور نہین کہ رائے اور قیاس ہمیشہ ٹھیک اور درست ہے ہوا کرے کبھی رائے مین خطا اور غلطی بھی واقع ہوتی ہے باوجود اسکے کہ جناب سید المرسلین معصوم تھے لیکن چونکہ صحابہ کی رائے سے شریک تھے اسلئے اس رائے مین خطا واقع ہوئی پس ظاہر و آشکار ہو گیا کہ رائے اور قیاس سے علم یقینی حاصل نہین

ہوسکتا اور وا اس سکے نہین کہ حجت طاعت خدا و طاعت رسول ہی جسپر
امت نے از روے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اجماع کیا ہو اور ہمارا
یہ حال ہی کہ ہمنے نہ تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ کو دیکھا اور نہ کسی کو صحابہ مین سے
ہمنے پایا تاکہ ہم اختلاف کرنے والون کا حال اونسے دریافت کرتے اور پوچھتے
کہ کون اون مین سے حق اور راستی پر ہے تاکہ ہم بحکم آیہ وا فیہ ہدایہ کونوا مع
الصادقین سچون کا ساتھہ اختیار کرلیتے اور پوچھتے کہ کون کون اختلاف
کرنیوالون مین سے باطل پر ہے تاکہ ہم اون کاذبون اور جھوٹون سے اجتناب
کرتے جیساکہ قرآن شریف مین خداے تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تمکو تمہاری ماؤن
کے شکمون سے باہر لایا کہ تم کچھہ نہین جانتے تاکہ ہم اس مسئلہ مختلفہ میں
معرفت دین اور اہل صدق و یقین کی حاصل کرکے عذاب دایم سے محفوظ
رہتے پس ہمنے امت محمدی کو مختلف پایا کہ ایک دوسرے سے بیزار ہین اور
اور وہ سب لوگ دو فرقون مین منقسم ہین بعض کہتے ہین کہ رسول اللہ نے
کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا بلکہ یہ امر آنحضرت صلعم نے امت پر
چھوڑ دیا پس امت نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا لیا دوسرا فریق
کہتا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے علی کو اپنے
بعد اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے - اور ہر ایک فریق ان دونون
فرقون مین سے اپنے اپنے مذہب کو حق جانتا ہے - پس جب ہمنے یہ حال
دیکھا اور جانبین کے دعوٰون کو سنا تو ہمنے جان لیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہر دو
فریق حق پر ہون کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے لامحالہ ایک فریق حق پر

ہوگا اور دوسرا باطل پر بہذا ہمنے چاہا کہ حق کو باطل سے جدا کردین اور عذاب بدی سے بچین پس ہمنے دونو فریق سے سوال کیا کہ آیا خلقت کے لئے ایک حاکم اور والی کا ہونا (جو کہ امیاد کو قایم رکھے اور زکوۃ کو جمع کر کے مستحقین پر تقسیم کرے اور مدعی و مدعا علیہ کا فیصلہ بحق کرے اور مظلوم کا ظالم سے حق لئے حدود و تعزیرات الہی کو جاری کرے) لازم و ضروری ہے یا نہین سب نے کہا کہ بیشک ایسے حاکم اور والی کا ہونا ضروری اور لازم ہے پس ہمنے کہا کہ آیا جائز ہے کہ قرآن شریف اور سنت رسول پر نظر ڈالنے کے سوا کسی کو حاکم اور والی بنا دیا جائے سب نے کہا کہ کتاب اللہ و سنت رسول پر نظر ڈالنے کے سوا کسی کو حاکم اور والی مقرر کرنا ہرگز جائز اور روا نہین ہوسکتا۔ ہمنے سوال کیا کہ اسلام جسکا خدائے تعالی نے حکم دیا ہے وہ کیا چیز ہے پس سب نے کہا کہ اسلام شہادتین اور اقرار ادن امور کا ہے جو کہ جناب پیغمبر خدا لائے ہین نماز روزہ اور حج بشرط استطاعت اور عمل قرآن شریف پر باین جہت کہ جو قرآن شریف مین حلال ہے وہ دائما حلال ہے اور جو موجب قرآن شریف کے حرام ہے ہمیشہ حرام ہے ہم نے ادنکے اس قول کو تسلیم کیا پھر ہمنے ادن سب سے سوال کیا کہ آیا کچھ لوگ خدا کے برگزیدہ ہین جنکو خدا نے پسند اور برگزیدہ کیا ہے سب نے کہا کہ ہان ہین ہمنے کہا کہ کیا دلیل ہے اونہون نے کہا کہ قول خدائے تعالی کا و ربک یخلق ما یشاء و یختار یعنی رب تیرا اے محمد جسکو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے پسندیدہ اور برگزیدہ کرتا ہے پھر ہمنے پوچھا کہ برگزیدہ خدا کے کون ہین سب نے کہا کہ متقین

ہمنے کہا کہ کیا دلیل ہے انہون نے کہا کہ قول خداے تعالی کا اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی بزرگتر خدا کے نزدیک تم مین سے وہ ہے جو زیادہ متقی ہے پہر ہمنے پوچھا کہ متقین مین سے زیادہ کون برگزیدہ خداے تعالی کا ہے اونہون نے کہا کہ مجاہدین ہین اس دلیل سے کہ اللہ جل شانہ فرماتاہے فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجا یعنی فرمایا جناب باری عز اسمہ نے کہ اللہ نے تفضیل دی اونکو جو راہ خدا مین اپنے مالون اور جانون کے ساتھہ جہاد کرتے ہین اون لوگون پہ جو بیٹھے رہتے ہین پہر ہمنے پوچھا کہ آیا مجاہدین سے بہی کوئی زیادہ برگزیدہ خدا کا ہے اونہون نے کہا کہ ہان جو مہاجرین مین سے سابقین الی الجہاد تہی وہ مجاہدین مین سے افضل اور برگزیدہ خدا کے ہین اس دلیل سے کہ جناب حق سبحانہ وتعالی شانہ فرماتا ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل الا یہ یعنی جو لوگ قبل از فتح مکہ راہ خدا مین جان ومال سے مجاہدین رہے ہین اونکے برابر بعد والے نہین ہوسکتے۔ پس اب ہمنے جان لیا کہ برگزیدگان خداوند تبارک وتعالی تمام خلقت مین سے وہ لوگ ہین جو مہاجرین سابقین الی الجہاد تہی۔ پہر ہمنے پوچہا کہ انمین سے بہی کوئی زیادہ برگزیدہ خدا کا ہے سب نے کہا کہ ہان جن لوگون نے جہادون مین زیادہ تر تکلیفین اور سخت سخت اذیتین اور محنتین اوٹہائی ہین۔ اور جنہون نے زیادہ تر کفار اور مشرکین کو قتل کیا ہے وہ اونمین سے زیادہ تر برگزیدہ اور مقبول خدا کے ہین اس دلیل سے کہ جناب ایزد وہاب قاضی یوم الحساب جل جلالہ فرماتا ہے من

یعمل مثقال ذرۃ خیرا آیۃ و ما تقدموا لانفسکم من خیر
تجدوہ عند اللہ یعنی جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی عمل خیر کیا ہوگا وہ
اوس کی جزا پائے گا۔ اور نیز خداوند کریم فرماتا ہے کہ جو کچھ خیرات و مبرات
مین سے تم بجالاؤگے اوس کی جزا اور اوسکا بدلا خدا کے پاس پاؤگے
پس ہمنے اس امر کو قبول کیا اور جان لیا کہ خداوند تعالیٰ شانہ کے نزدیک
وہ شخص سب سے زیادہ برگزیدہ ہے جس نے جہادون مین بہت سی تکلیفین
اور مشقتین اوٹھائی ہون اور سخت سخت اذیتین پائی ہون بڑی بڑی
مصیبتون کو جھیلا ہو اور اپنی جان کو راہ خدا مین دریغ نہ کیا ہو اور خدا کے
دشمنون کو زیادہ تر قتل کیا ہو۔ پھر ہمنے اوسوقت دونو فریق سے پوچھا کہ ان
دونون آدمیون کا کیا حال ہے یعنی علی بن ابی طالب اور ابوبکر آیا ان دونو
مین سے کون زیادہ تر جہادون مین مصروف رہا کس نے زیادہ تر غزوات
مین تکلیفون اور اذیتون کو برداشت کیا۔ کس نے زیادہ تر خدا کے دشمنون
کو تہ تیغ بیدریغ کیا کس نے زیادہ کفار کو واصل نار کیا۔ پس دونون فریق
نے متفق اللفظ و متحد الکلمہ ہوکر امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام
پر اجماع کیا اور کہا کہ بیشک علی علیہ السلام نے تمام جہادون اور لڑائیون
مین سخت اذیتون اور تکلیفون کو اوٹھایا ہے اور بڑے بڑے معرکے مارنے
ہین سب سے زیادہ کفار و مشرکین کے قتل کرنے والے اور دین جناب رب العالمین
کی حفاظت کرنیوالے اور دین کے دشمنون کو دفع کرنیوالے وہی ہین بہ
اجماع فریقین اور دلالت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ

آلہ وسلم سے ثابت وظاہر ہوگیا کہ علی علیہ السلام افضل ہین مترجم رسالہ ہذا یعنی
حقیر سراپا تقصیر زایر جناب بشیر و نذیر حضرات ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہے
کہ حضرات جو کوئی شخص ذرا بہی شعور رکہتا ہے وہ اوس امر سے انکار نہین
کرسکتا کیونکہ عقلاً ونقلاً یہ امر ثابت وتحقق ہے کہ بعد پیغمبر کے وہی شخص نائب
اور خلیفہ پیغمبر کا اور امام خلقت کا ہوسکتا ہے جو امت مین سب سے افضل ہو
اور باوجود افضل کے مفضول کی امامت نامعقول و غیر

. . . .

مقبول ہے ہمیشہ سنت آلہیہ وطریقہ ربانیہ اسی پر قایم رہا ہے اور تمام
انبیاء سلف کے زمانون مین ہی طریقہ جاری رہا ہے کہ ہر نبی و مرسل کے بعد
جو افضل امت ہوا ہے وہی نائب اور خلیفہ اور وصی اوس نبی کا مقرر ہوا
ہے دیکھو کتب فریقین کہ یہ امر اونسے ثابت ومتحقق ہے بلکہ کتب یہود ونصاریٰ
سے بہی یہ دعوے ثابت و مبرہن ہے پہر ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ کے بعد
اس سنت آلہی کو کیون متغیر اور متبدل کردیا گیا۔ حالانکہ تغیر وتبدل سنت الہی
مین ہو نہین سکتا چنانچہ خود احکم الحاکمین جل جلالہ قرآن کریم مین فرماتا ہے
ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا پس سقیفۂ
بنی ساعدہ مین جو کارروائی کیگئی وہ سنت آلہی کے بالکل برخلاف تہے جو
کچہہ کیا گیا وہ ہرگز ہرگز جائز اور روا نہ تہا کما ہو مدلل بالادلۃ الکثیرۃ
القاطعۃ ومبرھن بالبراھین الوفیرۃ الساطعۃ فمن شاء الاطلاع
علی تفصیل ھذا المقام فلیرجع الی الکتب الکلامیہ الامامیہ ایدھم

الله المنعام پہر جاحظ کہتا ہے کہ ہمنے دوبارہ ہر دو فریق سے سوال کیا کہ ثقلین
مین سے کون زیادہ برگزیدہ ہین اُن سب نے کہا کہ خاشون یعنی خدا سے
ڈرنے والے اس دلیل سے کہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ نزدیک اور
آمادہ ہے بہشت متقین کے لئے تا قول خداے تعالیٰ جو ڈرے خداے
مہربان سے بالغیب اور نیز فرمایا ہے جناب حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ نے اُ و
ـلفت الجنۃ للمتقین الذین یخشون ربھم یعنی جنت اماده ہے متقین کے
لئے جو خدا سے ڈرتی ہین پہر ہمنے اون سے پوچھا کہ سب لوگون مین سے
عالم زیادہ کون ہے سب نے کہا کہ جو اعلم بعدل ہو اور حق کیطرف زیادہ
ہدایت کرنے والا ہو وہ زیادہ مستحق ہے کہ متبوع اور والی و حاکم ہو نہ محکوم
اور تابع اس دلیل سے کہ جناب احکم الحاکمین جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ
حکم کرین تم مین سے صاحبان عدل یعنی ولایت اور حکومت صاحبان عدل مین
منحصر ٹہیرے ہم اونکے اس قول کو قبول کیا پہر اونسے پوچھا کہ اعلم الناس بالعدل
کون ہے اونہون نے کہا کہ جو عدل کی طرف زیادہ تر دلالت کرنے والا
ہو ہمنے کہا وہ کون ہے اونہون نے کہا کہ جو زیادہ تر ہدایت کرنے والا ہو
طرف حق کے وہ سب سے زیادہ مستحق ہے کہ حاکم اور متبوع ہو نہ تابع
اور محکوم دوسرون کا اس دلیل سے کہ جناب رب العلمین احکم الحاکمین
جل شانہ و عظم برہانہ فرماتا ہے افمن یھدی الی الحق الآیہ یعنی جو
شخص خلقت کو حق کیطرف ہدایت کرے وہ زیادہ تر مستحق اس امر کا ہوگا
کہ حاکم اور متبوع ہو اور خلقت اوسکی تابع اور محکوم ہو پس کتاب غفور الرحیم

اور سنت نبی کریم اور اجماع جمیع امت نے اس امر پر دلالت کی کہ بعد جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ الہدات کے تمام امت مین سب سے افضل امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین کیونکہ سب سے زیادہ اور اعلا درجہ کے مجاہد راہ خدا مین وہی تھے اور جب سب سے زیادہ بڑھکر مجاہد راہ خدا مین علی ہی تھے تو سب سے زیادہ اتقی اور پرہیزگار بھی علی ہی تھے اور جب سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار علی ہی تھے تو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے علی ہی ہوئے اور جب سب سے زیادہ اور سب سے اعلا درجہ کے عالم علی ہی ہوئے تو سب سے زیادہ عدل کی جانب دلالت کرنے والے بھی علی ہی ہوئے اور جب عدل کیطرف سب سے زیادہ دلالت کرنیوالے علی ہی ہوئے تو سب سے زیادہ ہدایت کرنے والے امت کو حق کی طرف علی ہی ہوئے اور جب زیادہ ہدایت کرنے والے حق کی طرف علی ہی ہوئے تو وہی اولیٰ اور مستحق اس امر کے ہوئے کہ متبوع اور حاکم ہون نہ یہ کہ دوسرون کے تابع اور محکوم ہون۔

پھر جاحظ کہتا ہے کہ امت محمدی کا اس امر پر اجماع ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے بعد کتاب خدا امت مین چھوڑی ہے اور امت کو مامور فرمایا ہے کہ قرآن شریف اور سنت نبوی کی طرف رجوع کرین اور اوامر ونواہی کا اون سے استنباط کرین تاکہ اشتباہ زائل ہون جب قاری قرآن نے (یہ وربک یخلق ما یشاء ویختار) کی تلاوت کی تو اوس سے کہا گیا کہ اس آیت کا مدلول کون ہے ثابت کرو تو قاری

قرآن نے پڑہا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی بزرگتر تم مین سے نزدیک
خداے تعالی کے وہ ہے جو تم سب مین سے اتقا ہو۔ قراۃ ابن مسعود مین ہی
ان خیرکم عند اللہ اتقاکم اور نیز پڑہا قاری قرآن نے دار لفت
الجنة للمتقین غیر بعید ھذا ما توعدون لکل اواب حفیظ من
خشی الرحمن بالغیب۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مختار اور پسندیدہ و
منتخب و برگزیدہ پروردگار کا وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہو
پہر قاری قرآن نے پڑہا۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی سوا
اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے اوسکے بندون مین سے علماء پس قاری
کو کہا گیا کہ آگے پڑہو یہانتک کہ ہم دیکہین کہ علماء سب سے افضل ہین
یا نہین یہانتک کہ قاری قرآن نے پڑہا یہ قول خداے تعالی کا ھل یستوی
الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی آیا مساوی ہیں وہ لوگ جو
علم رکہتے ہیں اور جو علم نہین رکہتے۔ پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ عالم افضل
ہے غیر عالم سے پہر قاری سے کہا گیا کہ آگے پڑہو پس اوس نے جب یہ قول
خداے تعالی کا پڑہا۔ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اتوا العلم
درجات یعنی جناب حق سبحانہ تعالی شانہ نے بلند رتبہ دیا ہے انکو
جو ایمان لائے تم مین سے جنکو علم دیا گیا ہے۔ پس کہا گیا کہ یہ آیت دلیل
اسپر ہے کہ علماء کو خداے تعالی نے برگزیدہ کیا ہے۔ اور اون کو
تفصیل دی ہے اور اونکے درجات بلند کئے ہین اور کل امت محمدی
کا اسپر اجماع ہے کہ اصحاب پیغمبر مین چار آدمی سب سے زیادہ تر

عالم تھے جن سے علم لیا جاتا ہے اور لیا گیا ہے۔
علی بن ابی طالبؑ۔ عبد اللہ بن عباس۔ عبد اللہ بن مسعود و زید بن ثابت
اور ایک گروہ نے عمر بن الخطاب کو بھی شمار کیا ہے پس اس بنا پر ہمنے امت
سے سوال کیا کہ جب نماز کا وقت اسے اور یہ پانچون صاحب ایک وقت مین
ایک جگہہ پر موجود ہون تو ان مین سے کون زیادہ تر امام جماعت ہونے
کے لئے استحقاق اور لیاقت رکھتا ہے پس سب امت نے متفق اللفظ ہو کر
کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جب کبھی ایسا اتفاق
ہو تو جو شخص سب مین سے اعلی درجہ کا حافظ و قاری قرآن ہو اوسکو مقدم
اور پیش نماز بنانا چاہی پس اس قید سے حضرت عمر بن الخطابؓ ساقط
ہو گئی پھر ہمنے امت سے سوال کیا کہ یہ باقی چارون صحابی تو اقراء لکتاب
اللہ ہین انمین سے کون اولی بالامامۃ ہے پس امت نے بالاجماع کہا کہ
کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ الایمۃ من قریش امام
مین سے ہونا چاہیئے اس قید سے ابن مسعود اور زید بن ثابت گر گئے۔
باقی رہی علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس پھر ہمنے پوچھا کہ ان
دونون مین سے کون اولی بالامامۃ ہے سب نے بالاتفاق بیان کیا
کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے فرمایا ہے کہ جب
دو عالم فقیہ قرشی موجود ہون تو اونمین سے جو سن مین بڑا ہو اور ہجرت
کرنے مین مقدم ہو امامت کے لئے اقدم و اولی ہے پس اس حدیث
سے عبد اللہ بن عباس ساقط ہو گی اور صرف امیر المومنین علی بن ابی طالب

علیہ السلام باقی رہی۔ پس بموجب کتاب خدا وسنت سید الانبیاء واجماع کل امت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ سب سے زیادہ ترلایق اور مستحق امامت کے لئے ثابت ہوئی۔ تمام ہوا رسالہ عمر بن بحر الجاحظ کا۔ مترجم رسالہ ہذا یعنی بندہ کمترین زائر سید المرسلین کہتا ہے کہ امت محمدی مین جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کسی شخص کو بھی کسی فضیلت مین نسبت نہین دیسکتے اگر کوئی شخص اوس جناب کے ساتھ کسے فضیلت مین کیئی نسبت دے تو اوسکا نسبت دینا تعصب یا جہالت پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ صحابہ مین کسی صاحب کے لئے اسقدر فضائل ہرگز نہین ہین جسقدر فضائل ذات بابرکات جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لئے ثابت وتحقق ہین۔ اسلام کے مختلف فرقون کی کتابون سے یہ امر ظاہر وآشکار ہے کوئی شخص اسکا انکار نہین کرسکتا چنانچہ مسند احمد حنبل مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے منقول ہے کہ جسقدر مدح اور تعریف[۲] نازل نہین ہوئی۔ اور جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضؓ نے مجلد حدیث لوز کے صفحہ ۵۰ پر محمد بن یوسف گنجی شافعی صاحب کفایۃ الطالب کی عبارت یون نقل فرمائی ہے۔

قلت ذکر فضائل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب من آیات القرآن لایمکن جمعہ الا فی کتاب واحد وذکر جمیعھا یقصر عنہ باع الاحصاء ویدلک علی تصدیق ما ذھب الیہ مولف الکتاب محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی عفا اللہ عنہ ما اخبرنا

[۲] علیؑ کی قرآن شریف مین نازل ہوئی ہے اوسقدر اور کسی کی مدح اور تعریف۔

الشیخ المقری ابو اسحاق ابراھیم بن برکتہ الکتبی بالموصل
عن الامام الحافظ صدر الحفاظ ابی العلا الحسن بن احمد
بن الحسن العطار عن الشریف الاجل نور الھدی ابی طالب
الحسین بن محمد بن علی الزینبی عن محمد بن احمد بن علی بن الحسین
بن شاذان حدثنا المعافی بن زکریا عن محمد بن احمد ابی الثلج
عن الحسن بن محمد بھرام عن یوسف بن موسی القطان عن جریر
عن اللیث عن مجاھد عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لوان الغیاض اقلام والبحر مداد والجن حساب
والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب انتھی لقدر
الحاجۃ ماحصل اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیات قرآنیہ سے فضائل
جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے حیز تحریر مین لانا چاہئے تو اوسکو ایک
کتاب مستقل طور پر جداگانہ لکھنے پڑیگی اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام
کے کل فضایل کا احصار تو دشوار ہے کوئی نہین کرسکتا اور اس امر کی
تصدیق اوس حدیث شریف سے ہوتی ہے جو ابن عباس روایت کرتے
ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اگر نیستان قلمین
ہون اور دریا سیاہی اور جن محاسب ہون اور انسان کاتب ہون تب
بہی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کا احصا و شمار نہین کرسکتے
نیز محمد بن یوسف گنجی شافعی اسی مقام مین آگے چلکر روایت کرتے ہین کہ
کسی شخص نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ سبحان اللہ کسقدر کثرت سے ہین

مناقب اور فضائل جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مین گمان کرتا
ہون کہ تین ہزار فضیلت اوس جناب کے لئے ثابت ہے عبد اللہ بن عباس
نے کہا کہ تیس ہزار کے قریب کیون نہین کہتا پہر محمد بن یوسف موصوف
لکھتے ہین کہ اس روایت کو عبد اللہ بن عباس سے ایمہ حدیث نے اپنی اپنی
کتابون مین نقل کیا ہے اور مین کہتا ہون کہ اسکے تصدیق اوس سے ہوتی
ہے جو ہمنے روایتین کین ہین امام احمد حنبل سے جو اہل حدیث کے امام ہین
اور اصحاب حدیث مین سب سے اعلا درجہ کے جاننے والے ہین اور اپنے
زمانہ کے امام اور مقتدی اس فن مین ہین انتہیٰ کلامہ) اب انصاف سے
سوچو اور غور کرو کہ کیونکر اور کسطرح اور کسیوجہ سے امت محمدی مین کسی شخص کو
امیر المومنین برادر سید المرسلین صلی اللہ علیہما و اولادہما الطیبین کے ساتھ
فضائل اور مناقب مین نسبت دیسکتے ہین۔ غالبا جو شخص جناب امیر المومنین
و سید الوصیین علیہ السلام کے ساتھہ کسی اور صاحب کو کسی فضیلت مین
نسبت دیگا وہ فضائل و فواضل و مناقب و مدایح و خصائل و حالات
و شمائل جناب اسد اللہ الغالب علیہ السلام سے ناواقف اور جاہل اور
نابلد و ذاہل و نادان و غافل ہوگا۔ جیسا کہ مولوی جلال الدین رومی
اپنی مثنوی مین لکھتے ہین ~~~

زان سبب غیرے بر او بگزیدهٔ	تو تنازی یک علی را دیدهٔ

اور ابو المجد مجد الدین آدم المعروف بحکیم سنائی اپنے ایک قصیدہ
مین فرماتے ہین۔ شعر

مرمرا با ورنی ایذرر دی اعتقاد	حق زہرا خوردن ودین پیغمبرا ستن
ایکہ اورا بر علی مرتضے دانی امیر	با اللہ ار گرمی تو اندکشف قنبر داستن

چونکہ اس رسالہ کے خاتمہ مین حافظ نے چار صاحبون کو فضیلت علم مین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اس فضیلت مین اونکو وارث مرتبۂ ہارونی وقائل کلمۂ سلونی کے ساتھہ نسبت دی ہے لہذا درباب علم باب مدینۃ العلم بکمال اختصار چند جملات وفقرات عرض کرتا ہون متوجہ ہوکر بگوش دل سُنئے اور سوچئے ۔

پس واضح ہو کہ علماء اہل سنت بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہین اور مانتے ہین کہ باب مدینہ علم لدنی ووارث منزلت ہارونی ۔ قایل قول لوکسرات لی الوسادۃ الخ ومتکلم بکلمہ سلونی کے برابر کوئی شخص علم مین ہو نہین سکتا ۔ دیکھو شیخ عبد الحق صاحب دہلوی رجال المشکوۃ مین تحریر فرماتے ہین اور جناب علامۂ زمان حضرت مفتی سید محمد قلی خان رفع اللہ درجاتہ فی فرادیس الجنان اُن سے کتاب مستطاب تشئید المطاعن مجلد اول مین نقل فرماتے ہین ۔ قال ابن عباس اعطی علی تسعۃ اعشار العلم واللہ لقد شارکھم فی العشر الباقی ۔ وفی الاربعین لتاج الاسلام وعلی اعلم بذلک الجزاء اذا ثبت لنا شیئ عن علی لم نعدل الی غیرہ کذا فی فصل الخطاب یعنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علم کے دس حصہ ہین اونمین سے نو حصہ جناب باری تعالی شانہ نے علی کو عنایت فرمائے ہین اور قسم خدا کی علی باقی کے دسوین حصہ مین بھی

سب لوگون کے شریک ہین اور مفتاح الانسلام کی اربعین مین ہے کہ علی اوس دسوین حصہ مین بہی سب سے زیادہ عالم ہین اور جب ہمکو کوئی امر علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاتا ہے تو ہم اور کسی کی طرف رجوع نہین کرتے اور یہی مضمون فصل الخطاب مین بہی ہے۔

اور دیکھو حضرات اہل سنت کی متعدد کتابون سے ثابت ہے کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے مجہپر ہزار دروازے علم کے کہولے کہ ہر دروازہ سے ہزار ہزار دروازہ علم کا مجہپر کہل گیا۔ اور حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ارشادات مین سے یہ دونون جملے یعنی لولا علی لہلک عمر۔ وقضیة لا اباحسن لہا۔ ایسے مشہور اور السنہ خواص وعوام پر زبان زد ومذکور ہین کہ نحو کی چہوٹی چہوٹی کتابون مین بچے پڑہتے ہین ان دونون جملون کو سوچلو کہ اسنے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

اور اے صاحبو دیکہو۔ اخرج الحمویني بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی صلعم من علم اللہ وعلم علی من علم النبی صلعم وعلمی من علم علی وما علمی وعلم الصحابة فی علم علی الا کقطرة فی سبعة ابحر۔ یعنی حموینی جو کہ حضرات اہل سنت کے محدثین کاملین مین ہین اپنے خود بواسطہ کلبی روایت کرتے ہین کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جو کہ امام المفسرین اور بوجہ وفور علم وغزارت تبحر ملقب بحر ہین کہا ہے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا کے علم سے ہے اور علم علی کا جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم ت ہو اور میرا علم علی کے علم سے ہی اور میرا علم اور تمام صحابہ کا علم علی بن ابی طالب کے علم کے مقابلہ مین ایسا ہے جیسا کہ ایک قطرہ ہوسا تون دریاؤن کے مقابل مین - ابن شیرویہ دیلمی نے اپنی کتاب فردوس الاخبار مین حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے بعد میرے تمام امت مین سب سے بڑھکر اور سب سے اعلا درجہ کا عالم علی بن ابی طالب ہے بس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تمام امت پر علی علیہ السلام کو علم مین ترجیح دی ہے تو کیونکر اور کسطرح اور کسوجہ سے اور کسواسطے کوئی شخص امت محمدیؐ مین سے علم مین علی علیہ السلام کی برابر سمجھا جاسکتا ہے اور کیونکر کوئی علی کے مقابل مین ہوسکتا ہے لا واللہ ہرگز نہین ہرگز نہین محمد محبوب عالم بن جعفر بدر عالم اپنی تفسیر مشہور بہ تفسیر شاہی مین آیۃ واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ کی تفسیر مین لکھتے ہین فی الفصول المہمہ ان رجلاً اتی بہ الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان صدر منہ انہ کان بجماعۃ من الناس وقد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ واکرہ الحق واصدق الیھود والنصاریٰ وامنت بمالم ارہ واقر بمالم یخلق فرفع الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فارسل عمر الی علی کرم اللہ وجہہ فلماجاءہ اخبرہ بمقالۃ الرجل فقال صدق الرجل یحب الفتنۃ قال اللہ تعالیٰ انما اموالکم

واولادکم فتنة ویکرہ الحق یعنی الموت قال اللہ تعالےٰ وجاء سکرة الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاریٰ قال اللہ تعالیٰ قالت الیہود لیست النصاریٰ علیٰ شئ وقالت النصاریٰ لیست الیہود علیٰ شئ۔ ویومن بما لم یر یعنی یومن باللہ عزوجل ویقر بما لم یخلق یعنی الساعة سمعاً لاً لبما حاصل اسکا یہ ہے کہ ایک شخص کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حضور مین اس جرم پر پکڑ لائے۔ کہ اوس سے لوگون نے جو پوچھا کہ تونے کیونکر صبح کی تو اوس نے کہا کہ مین نے صبح کی اس حال مین کہ فتنہ کو دوست رکہتا ہون اور حق کو مکروہ جانتا ہون اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہون۔ اور جسکو نہین دیکہا اوس پر ایمان لایا ہون۔ اور جو کہ ابہی تک پیدا نہین ہوا اوسکا اقرار کرتا ہون۔ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تقریر اوس شخص سے سنئے تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بلوایا اور اونکو یہ قول اوس شخص کا سنایا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کا قول ٹہیک اور درست ہے یہ دوست رکہتا ہے فتنہ کو یعنی اموال و اولاد کو دیکہو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے انما اموالکم واولادکم فتنة اور مکروہ جانتا ہے حق کو یعنی موت کو حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ فرماتا ہے وجاءت سکرة الموت بالحق اور تصدیق کرتا ہے یہود و نصاریٰ کی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہا یہود نے کہ نصاریٰ کچھہ نہین ہین اور کہا نصاریٰ نے کہ یہود کچھہ نہین ہین اس امر مین وہ دونون سچے ہین

حاشیہ: اصحابنا لعمرمن لعضہٗ علیٰ لعض

یہ شخص دونو گروہ کے اِس امر مین تصدیق کرتا ہے اور ایمان لایا ہے اوسپر
جو نہین دیکھا جاسکتا۔ یعنی جناب باری تعالیٰ شانہ جو لطیف وخبیر ہے نظر
نہین آسکتا اوس پر ایمان لائے ہوئے ہی۔ اور اقرار کرتا ہے اوس کا
جو ابھی پیدا نہین ہوا یعنی روز قیامت کا اقرار کرتا ہے پس یہ ارشاد ہدایت
بنیاد جناب حلال مشکلات سے سُنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین
پناہ مانگتا ہون اوس مشکل معاملہ سے جسکے حل کرنے کے لئے علی مرتضےٰ
مشکل کشا نہون۔ حضرات ناظرین اعلا درجہ کی فضیلت وہ ہوتی ہے کہ جسکا
دشمن بھی انکار نہ کرسکے بلکہ اقرار کرے اور گواہی دے۔ وارث منزلت
ہرونی وقائل کلمہ سلونی کے وفور علم کو یہان سے خیال کرو کہ معاویہ بن
ابی سفیان جیسا سخت دشمن جانے بھی اوس جناب کی اِس فضیلت کا مقر
اور معترف ہے۔ شعر

والفضل ماشہدت بہ الاعداء	والله قد شہد العدو بفضلہ

دیکھو مجلد حدیث منزلت مین جناب آیۃ اللہ فی العالمین وسید المتکلمین رح
سترھوین دلیل مین ارشاد فرماتے ہین کہ معاویہ باوجود عداوت شدیدہ
کے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اعلمیت پر حدیث منزلت سے استدلال
کرتا تھا چنانچہ اِس روایت کو احمد[۱] بن محمد بن حنبل الشیبانی۔ اور ابو الحسن[۲]
علی بن عمر بن محمد بن الحسن بن شاذان۔ اور علی[۳] بن محمد الجلابی المعروف
بابن المغازلی اور فقیہ[۴] ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی اور محب[۵] الدین احمد
بن عبد اللہ الطبری اور ابراہیم[۶] بن محمد حموینی اور محمد[۷] بن یوسف زرندی

اور نور الدین علی بن عبد اللہ السمہودی اور ابراہیم بن عبد اللہ الیمنی الوسابی اور احمد بن محمد المعروف بابن حجر المکی اور احمد بن فضل بن محمد باکثیر المکی اور احمد بن عبد القادر العجیلی اور مولوی مبین لکھنوی نے اپنی اپنی کتابون مین لکھا ہے۔ اس فہرست کے بعد جناب ممدوح مرحوم نے کل ان علماء کی روایات کو وارد کیا ہے یہ احقر الانام اس مقام پر اون مین سے دو روایتین نقل کرتا ہے ابن المغازلی کتاب المناقب مین لکھتے ہین اخبرنا ابو القاسم عبد الواحد بن علی بن العباس البزاز رفعہ الی اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس قال سأل رجل معاویة عن مسألة فقال سل عنها علی بن ابی طالب فانہ اعلم قال یا امیر المومنین قولک فیها احب الی من قول علی فقال بئس ما قلت ولؤم ما جئت بہ لقد کرهت رجلاً کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یغرہ العلم غرا ولقد قال لہ رسول اللہ انت منی بمنزلة ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی ولقد کان عمر بن الخطاب یسألہ فیاخذ عنہ ولقد شہدت عمر اذا اشکل علیہ شئ قال ھٰھنا علی قم لا اقام اللہ رجلیک ومحا اسمہ من الدیوان۔ یعنی ایک شخص نے معاویہ سے مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا کہ علی بن ابی طالب سے مسئلہ کو دریافت کر کیونکہ وہ زیادہ جاننے والے ہین اوسنے کہا کہ اے امیر المومنین میرے نزدیک تمہارا قول بہتر ہے علی کے قول سے معاویہ

نے کہا کہ تو نے بہت برا لفظ کہا اور کراہت کی تو نے اوس شخص سے کہ جسکو
رسول خدا ہمیشہ علم سکہاتے تہے اور اوسکے علم کو ہمیشہ پڑہاے جاتے تہے اور
تحقیق رسول خدا نے فرمایا ہے اوسکی شان مین کہ تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے
ہے موسی سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا اور تحقیق حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اون سے مسئلہ پوچہا کرتے تہے اور ہمیشہ اون سے علم اخذ
کیا کرتے تہے۔ اور تحقیق مین نے دیکہا ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کو کہ جب کوئی مسئلہ اونکو مشکل پیش آتا تہا تو وہ کہا کرتے تہے کہ یہان
علی ہے پہر معاویہ نے اوس شخص کو جس نے مسئلہ پوچہا تہا کہا کہ اوٹہہ کہڑا
ہو یہان سے خدا تجہے ثابت قدم نہ رکہے۔ پہر اوسکا نام اپنے ملازمین
کی فہرست مین سے کاٹ دیا نیز جناب ممدوح مرحوم فرماتے ہین کہ
فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد حنفی کہ فضائل و مفاخر و مناقب و
مآثر او بر ناظر بواہر مضیہ عبد القادر و کتاب اعلام الاخیار کفوی و اثمار جنیہ
علی قاری وغیر ان ظاہر و باہر ست در کتاب المجالس کہ نسخہ آن در سفر عراق
بنظر عبد مفتاق رسیدہ می فرماید عن قیس بن ابی حازم رضی اللہ
عنہ قال جاء رجل الی معاویۃ رضی اللہ عنہ فسالہ عن مسئلہ
فقال سل عنہا علی بن ابی طالب فہو اعلم بہا فقال الرجل
قولک احب الی من قول علی فقال معاویہ بئس ما قلت و
لؤم ما جئت لقد کرہت رجلا کان رسول اللہ یہزہ
للعلم ہزا۔ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی

انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی
ولقد کان عمر بن الخطاب رضی الله عنه یسأله ویاخذ عنه
ولقد شهدت عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شئ فقال ها
هنا علی بن ابی طالب ثم قال للرجل معاویة رضی الله عنه
قم لا اقام الله رجلیك ومحا اسمه من الدیوان ویروی
ان سائلا سال عائشة رضی الله عنها عن المسح علی الخفین
فقالت سلوا عنها علی بن ابی طالب فانه اعلم بالسنة انتهی

یعنی قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص معاویہ
کے پاس آیا اور اوس نے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا کہ علی بن ابی
طالب سے پوچھ کہ وہ مسائل کو زیادہ جاننے والے ہین اوس شخص نے
کہا کہ میرے نزدیک تمہارا قول علی کے قول سے دوست تر ہے معاویہ
نے کہا کہ تونے یہ بات بہت بری کہی اور تو اس کہنے سے گنہگار ہوا
تونے مکروہ جانا اوس شخص کو جسکا علم رسول خدا ہمیشہ بڑھاتے رہتے تو
اور تحقیق فرمایا ہے رسول خدا نے اونکو کہ یا علی تو میرے لئے ایسا ہے کہ
جیسے ہارون تھے موسیٰ کے لئے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور
تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی سے مسائل دریافت
کیا کرتے تھے اور اون سے ہمیشہ علم حاصل کیا کرتے تھے اور مین نے دیکھا
ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہ جب اونکو کوئی بات مشکل پیش
آتی تھی تو کہا کرتے تھے کہ یہان علی بن ابی طالب ہین یا نہین تو یہان سے

اوٹہ کہڑا ہوالا اقام اللہ سا جلیک پہر اوس شخص کا نام اپنے ملازمین
کی فہرست سے خارج کردیا۔ اور نیز روایت کی گئی ہے کہ حضرت بیوی
عایشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے مسح علی الخفین کا مسئلہ پوچہا تو اونہون
نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب سے سوال کرو کہ زیادہ جاننے والے
سنت رسول کے وہی ہین۔ ان تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد جناب
آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بے سمجہ یہ توہم
کرے کہ معاویہ کی غرض اثبات اعلمیت جناب امیرالمومنین علیہ السلام
کی اپنے آپ سے تہے نہ کل صحابہ سے تو یہ وہم سراسر غلط اور بالکل باطل
ہے کیونکہ حدیث منزلت سے امیرالمومنین علیہ السلام کی اعلمیت پر
اوسکا استدلال کرنا اسی امر پر منحصر ہے کہ جسطرح ہارون علیہ السلام امت
موسیٰ علیہ السلام مین سب سے زیادہ عالم اور سب سے افضل تہے اوسی
طرح علی بن ابی طالبؑ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کل امت مین سب سے افضل اور سب سے زیادہ علم والے تہے۔ نہ فقط
معاویہ سے۔ علاوہ اسکے یہ ہے کہ خود معاویہ نے اعلمیت امیرالمومنین
علیہ السلام کی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے تو صراحۃً بیان
بہی کردی ہے کہ جب اونکو کوئی مشکل پیش آتی تہی تو کشاف معضلات
وفتاح مبہمات وحلال مشکلات کی طرف رجوع کیا کرتے تہے۔ شمس الدین
محمد بن اشرف سمرقندی اپنی کتاب مسمے بصحائف مین (جو کہ اہل سنت
کے عقائد کے باب مین بڑی مشہور و معروف کتاب ہے اور اوس کی

اور اوس کے مصنف کی توثیق حدیث تشبیہ صفحہ ۱۸ مین جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے معہ عبارت مذکورۃ الذیل نقل فرمائی ہے) تحریر کرتے ہین۔

واحتجت الشیعة بان الفضیلة اما عقلیة او نقلیة ای العقلیة اما بالنسب او بالحسب وکان علی اکمل الصحابة فی جمیع ذلک فهو افضل۔ اما النسب فلانہ اقرب الی رسول اللہ والعباس وان کان عم رسول اللہ لکنہ کان اخا عبد اللہ من الاب و کان ابو طالب اخا منهما وکان علی هاشمیا من الاب والام لانہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم وعلی بن فاطمہ بنت اسد بن هاشم والهاشمی افضل لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصطفی من ولد اسماعیل قریشا واصطفی من قریش هاشما واما الحسب فلان اشرف الصفات الحمیدة الزهد والعلم والشجاعة وهو فیہ اتم واکمل من الصحابة اما العلم فلانہ ذکر فی خطبہ من اسرار التوحید والعدل والنبوة والقضاء والقدر واحوال المعاد ما لہ یوجد فی الکلام لاحد من الصحابة وجمیع الفرق ینتهی نسبتهم فی علم الاصول الیہ فان المعتزلة ینسبون انفسهم الیہ والاشعری ایضا منتسب الیہ لانہ کان تلمیذ الجبائی المنتسب الی علی وانتساب الشیعة بین والخوارج مع کونهم ابعد الناس عنہ اکابرهم تلامذتہ وابن عباس رئیس المفسرین کان تلمیذا لہ

و من بنه تفسیر کثیر من المواضع التی تتعلق بعلوم دقیقة
مثل الحکمة والحساب والشعر والنجوم والرمل واسرار الغیب
وکان فی علم الفقه والفصاحة فی الدرجة العلیا وعلم
النحو منه وارشد ابا الاسود الدیلی الیه وکان عالما بعلم
السلوک وتصفیة الباطن الذی لا یعرفه الا الانبیاء و
الاولیاء حتی اخذ جمیع المشائخ منه او من اولاده او من
تلامذتهم وروی انه قال لو کسرت لی الوسادة ثم جلست علیها
لقضیت بین اهل التوراة بتوراتهم وبین اهل الانجیل
بانجیلهم وبین اهل الزبور بزبورهم وبین اهل الفرقان
بفرقانهم والله ما من آیة انزلت فی بر او بحر او سهل او
جبل او سماء او ارض او لیل او نهار الا و انا اعلم فی من
نزلت او فی ای شئ انزلت وروی انه قال لو کشف الغطاء
ما ازددت یقینا و قال صلی الله علیه وسلم اقضاکم علی
والقضاء یحتاج الی جمیع العلوم واما الزهد فلما علم منه بالتواتر
من ترک اللذات الدنیاویة والاحتراز عن المحظورات
من اول العمر الی اخره مع القدرة وکان زهاد اصحابه
کابی ذر وسلمان الفارسی وابی الدرداء تلامذته
واما الشجاعة فغنیة عن الشرح حتی قال النبی صلی الله
علیه واله وسلم لا فتی الا علی ولا سیف الا ذو الفقار

وقال صلى الله عليه وسلم يوم الاحزاب لضربة علي خير من عبادة الثقلين وكان السخاوة فانه بلغ فيها الدرجة القصوى حتى اعطى ثلاثة اقراص ما كان له ولاولاده غيرها عند الافطار فانزل الله تعالى ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيرا وكان اولاده افضل اولاد سيدا شباب اهل الجنة ثم اولاد الحسن مثل حسن المثنى وحسن المثلث وعبد الله بن المثنى والنفس الزكية واولاد الحسين مثل الايمة المشهورة وهم اثنا عشر وكان ابو حنيفة ومالك رحمهما الله اخذا الفقه من جعفر الصادق والباقر منهما وكان ابو يزيد البسطامي من مشايخ الاسلام سقاء في دار جعفر الصادق والمعروف الكرخي اسلم على يد علي الرضا وكان بواب داره وهيئة اجتماع الاكابر من الامة وعلمائهم على شيعة دال على انه افضل ولا عبرة بقول العوام واما الفضائل نقلية فما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم الاولى خبر الطير وهو قوله صلى الله عليه وسلم اللهم ائتني باحب خلقك اليك ياكل معي هذا الطير فجاء علي واكل معه الثانية خبر المنزلة وهو قوله صلى الله عليه وسلم انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي وهذا اقوى من قوله في حق ابي بكر والله ما طلعت

شمس ولا غربت بعدی وهذا اقوی من قوله فی حق ابی بکر
لانه انما یدل علی ان غیرہ لیس افضل منه لا علی انه افضل
من غیرہ وایضا یدل علی ان الغیر ما کان افضل منه لا علی
انه ما یکون فجاز ان یکون عند ورود هذا الخبر ویکون
بعدہ وایضا خبر المنزلة یدل علی ان له مراتبه الانبیاء
لقوله صلی الله علیه وسلم الا انه لا نبی بعدی و
خبر ابی بکر انما یدل علی ان غیرہ ممن هو ادنی من
مراتب الانبیاء لیس افضل منه لقوله صلی الله علیه وسلم
بعد النبین والمرسلین فجاز ان یکون علی افضل منه الثانی
خبر الرایته روی انه صلی الله علیه وسلم بعث ابا بکر
الی خیبر فرجع منهزما ثم بعث عمر فرجع منهزما فبات
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مغتما فلما اصبح
خرج الی الناس ومعه الرایة وقال لاعطین الرایة
رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله کرار اغیر
فرار فتعرض له المهاجرون والانصار فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم این علی فقیل انه ارمد العین فتفل
فی عینیه ثم دفع الیه الرایة الرابعة خبر السادة قالت
عائشة کنت جالسة عند النبی اذ اقبل علی فقال هذا سید العرب
فقلت بابی انت وامی الست سید العرب فقال انا

سید العالمین وھو سید العرب الخامسۃ خبر المولی قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
وروی احمد و البیھقی فی فضل الصحابۃ انہ قال صلی اللہ
علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی اٰدم فی علمہ والی یوشع
فی تقواہ والی ابراھیم فی حلمہ والی موسیٰ فی ھیبتہ والی
عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الیٰ وجہہ علی۔ السادسۃ روی
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال صلی اللہ علیہ
وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اترکہ بعدی یقضی دینی
وینجز وعدی علی بن ابی طالب۔ السابعۃ روی عن ابن
مسعود انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابیٰ فقد
کفر التامنۃ روی انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی
الثدیہ وکان رجلاً منافقاً یقتلہ خیر الخلق وفی روایۃ
خیر ھذہ الامۃ وکان قاتلہ علی بن ابی طالب وقال صلی
اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ ان اللہ تعالیٰ اطلع علی اھل الدنیا
واختار منھم اباک واتخذہ نبیا ثم اطلع ثانیا فاختار منھم
بعلک ھذا ما قالوا۔ انتھیٰ بقدر الحاجۃ۔

وصاحب تحفہ کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ شیعہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب
علیہ السلام کی افضلیت کو بایں دلائل ثابت کرتے ہیں کہ فضیلت یا
تو عقلی ہوتی ہے یا نقلی عقلی فضائل دو قسم پر منقسم ہیں ایک از روئے

نسب دوسرے از روے حسب علی علیہ السلام ہر طرح سے ان فضائل
مین تمام صحابہ سے اکمل اور افضل ہین از روے نسب اسطرح سے کہ
وہ حضرت سب سے زیادہ از روے نسب کے قریب ہین جناب سید
عالم وفخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلئے کہ عباس اگرچہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے لیکن وہ جناب سرور
کائنات صلعم کے والد ماجد عبداللہ کی طرف سے حقیقی بہائی نہ تھے بلکہ صرف
باپ کی طرف سے بہائی تھے اور جناب ابوطالب رضے اللہ عنہ والد ماجد
جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ما اور باپ دونو کی جانب سے حضرت
عبداللہ رضے اللہ عنہ کے بہائی تھے اور علی ما اور باپ دونو کی طرف
سے ہاشمی تھے کیونکہ ابوطالب بیٹے عبدالمطلب کے اور عبدالمطلب
بیٹے ہاشم کے اور فاطمہ بنت اسد رضے اللہ عنہا مادر امیر المومنین بیٹی اسد کی
اسد بیٹے ہاشم کے اور بقول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاشمی افضل ہے اسواسطے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ اولاد اسماعیل مین سے خدا نے قریش کو برگزیدہ کیا اور
پہر قریش مین سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا۔

اے حضرات ناظرین جامع معقول ومنقول علامہ سید محمد بن رسول برزنجی
رحمۃ اللہ علیہ جوکہ علماء اہل سنت مین بڑی زبردست فاضل ہین اونہون
نے ایک کتاب درباب اثبات ایمان ابا واجداد وامہات جناب سرورکائنات

علیہ وآلہ الآف التحیہ والتسلیمات تصنیف کی ہے اوس کتاب مین سے اخذ
کرکے مفتی احمد بن زینی دحلان مفتی الشوافع متولی مسجد الحرام مفتی مکہ معظمہ
زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً نے ایک رسالہ مسمی باسنی المطالب فی اسلام ابی
طالب حال مین تصنیف کیا ہے اور اوس رسالہ سراپا صدق وصواب
مین اسلام حضرت ابو طالب علیہ السلام کا بدلائل کافیہ وبراہین شافیہ
ثابت اور مبرہن کردیا ہے یہانتک کہ اب منکرین کو جائے انکار و
فرار باقی نہین رہی اور مولوی ماسٹر سید مقبول احمد دہلوی شکر اللہ
سعیہ نے اوس رسالہ کا اُردو زبان مین ترجمہ کیا ہے اور وہ ترجمہ مطبع
یوسفی واقع دہلی مین طبع ہوکر شایع ہوچکا ہے اور نیز جناب علامہ زمان
و نہامۂ دوران اورع الناس حضرت مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ
نے روایح القرآن مین بہ تفصیل تمام اس مقصود ومرام کو ثابت و مبرہن
کیا ہے جس کسی کو حضرت ابو طالب علیہ السلام کے اسلام مین شک ہو
وہ رسالہ موصوفہ یا روایح القرآن کو مطالعہ کرے بسوئے حق ہدایت
پائیگا انشاء اللہ تعالی ہم کو اس بارہ مین بحث اور تفصیل کی حاجت نہین
ہم صرف ایک حدیث جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ مین سے مع ترجمہ اردو
کرتے ہین فعیہ کفایتہ انشاء اللہ المستعان وعلیہ التکلان ؎

اور حسب کی حیثیت سے یہ کہ کل صفات حمیدہ وخصائل سدیدہ مین سے اعلا
درجہ کی صفتین ـ زہد ـ اور علم ـ اور شجاعت اور سخاوت ہین پس یہ صفات
جمیلہ علی ابن علی وجہہ الکمال ایسی طرح پائی گئی ہین کہ او کسی شخص بکے لئے

صحابہ مین سے نہین ہین اول علم کو دیکھو توجو کچھ علی بن ابی طالبؑ نے
اپنے خطبون مین اسرار توحید وعدل ونبوت وقضا و قدر کے اور احوال
قیامت کا بیان فرمایا ہے اور صحابہ مین سے کسی صاحب کے کلام مین
وہ مضامین عالیہ ہرگز نہین پائی جاتی اور کل اہل اسلام کے فرقے علم
اصول مین علی ہی کی طرف منتہی ہوتی ہین دیکھو معتزلہ اپنے آپکو علی ہی
کی طرف منسوب کرتے ہین اور ابوالحسن اشعری بھی علی ہی کیطرف منتسب
ہے کیونکہ وہ جبائی کا شاگرد ہے اور جبائی علی کی طرف منتسب ہے۔ اور
فرقۂ شیعہ کا علی کی طرف منسوب ہونا تو ظاہر اور بیّن ہے عیان راچہ بیان۔

الحدیث الشریف القدسی

روی الشیخ ابوجعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ فی کتاب
المجالس قال حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا
محمد بن الحسن الصفار عن علی بن حسان الواسطی عن عبد الرحمن
بن کثیر الہاشمی قال سمعت اباعبد اللہ یقول نزل جبرئیل علی
رسول اللہ فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام ویقول انی حرمت
النار علی صلب انزلک وبطن حملک وحجر کفلک فقال یا جبرئیل
بیّن لی قال اما الصلب الذی انزلک فعبد اللہ بن عبد المطلب
واما البطن الذی حملک فامنہ بنت وھب واما الحجر الذی کفلک

فابوطالب بن عبد المطلب وفاطمہ بنت اسد۔

ترجمۃ الحدیث الشریف اقدسی

یون ابن بابویہ نے تحریر ہے کیا ۔ ارشاد ہے یہ صادق آل رسول کا
آئے رسول پاک کی خدمت مین جبریل ۔ اور عرض کی نبی سے کہ ای سید جلیل
فرماتا ہے خدائے دو عالم تمھین سلام ۔ بعد از سلام کرتا ہے ارشاد یہ کلام
اک پشت ایک بطن اور اک گود ای نبیؐ ۔ وہ ہین کہ جنپہ آتش دوزخ حرام کی
ہے پشت وہ کہ جس مین اتار انمھارا نور ۔ اور وہ شکم کہ جس سے کیا آپنے ظہور
اور گود وہ کہ جسنے کفالت تمھاری کی ۔ بنت اسد ہین اور وہ ہین والد علی

۱۲۔ احقر الانام زائر

اور دیکھو خوارج کو باوجود اس کے کہ وہ علی سے نہایت ہی دوری اور بُعد رکھتے ہین لیکن اون کے بڑے سب علی ہی کے شاگرد تھے اور ابن عباس رئیس المفسرین علی ہی کے شاگرد تھے اور علی ہی سے معلوم ہوئے تفسیر اون علوم کی جو سخت مشکل اور دقیق ہین مثل علوم حکمت وحساب وشعر ورمل ونجوم واسرار غیب کے اور علی فقیہ اور علم فصاحت مین بڑا بلند درجہ رکھتے تھے اور علم نحو اونہین سے ہے کیونکہ اون کے ارشاد اور اصلاح سے ابوالاسود دیلی نے علم نحو مین کتاب تصنیف کی اور علی عالم تھے علم سلوک اور تصفیہ باطن کے اور علم سلوک وتصفیہ باطن کو سوائے انبیاء اور اولیاء کے اور کوئی نہین جان سکتا ہے تا نتک

کہ کل مشایخ نے علم سلوک اور تصفیہ باطن علی سے سیکھا ہے یا علی کی
اولاد امجاد سے اخذ کیا ہے یا ان کے شاگردوں سے لیا ہے اور منقول
ہے کہ علی خود فرماتے تھے کہ اگر میرے لئے مسند بچھائی جائے یعنی مجھے تمکن
حاصل ہو اور مجھسے لوگ دریافت کریں اور میری طرف رجوع کریں تو
مین البتہ فیصلہ کرسکتا ہون اہل توریت مین توریت کے موافق اور اہل انجیل
مین انجیل کے مطابق اور اہل زبور مین زبور کے دستور پر اہل فرقان
مین فرقان کے موافق قسم خدا کی جو آیت نازل ہوئی ہے خشکی مین یا دریا
مین یا صاف وہموار زمین مین یا پہاڑ پر یا پہاڑی زمین مین یا آسمان
مین یا زمین مین رات کو یا دن کو مین سب کو جانتا ہون اور یہ جانتا ہون
کہ کس شخص کے بارہ مین نازل ہوئی اور کس بات کے لئے نازل
ہوئی ہے نیز منقول ہے کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے
تھے کہ اگر پردہ اوٹھ جائے یعنی مین عیاناً اللہ جل جلالہ کو دیکھ لون تو
بھی میرے یقین مین اس سے کچھ زیادتی نہ ہو یعنی جسقدر اب مجکو اُس
وحدہ لاشریک لہ کے وجود اور اوس کی یگانگت اور وحدانیت و نیز
و پاکی و بزرگی کا یقین کامل حاصل ہے کشف غطا یعنی پردہ اوٹھ جانے
کے بعد بھی اتنا ہی رہے۔ اوسمین کچھ اضافہ اور زیادتی پردہ کے اوٹھ جانے
کے سبب سے نہ ہوسکے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے
اقضاکم علیؑ یعنی تم سب مین اعلا درجہ کا قاضی اور فصل خصومات کرنیوالا
علی ہی ہے اور اعلا درجہ کا قاضی اور فصل خصومات کرنیوالا وہی شخص

ہوسکتا ہے جو تمام علوم پر حاوی ہو کیونکہ قضا کے لئے تمام علوم کا جاننا ضروری ہے اور انہی جناب کے زہد کی بابت یہ ہے کہ اونہون نے ابتدائے عمر سے آخر عمر تک لذاتِ دنیاویہ کو بالکلیہ ترک کیا اور جمیع محظورات و مکروہات سے باوجود قدرت و تمکن پرہیز کی اور صحابہ مین سے جو لوگ اعلا درجے کے زاہد تھے مثل جناب ابوذر غفاری و حضرت سلمان فارسی و حضرت ابو ذر دا رضے اللہ عنہم وہ سب علی علیہ السلام کی ہی شاگرد تھے۔ اور شجاعت اسد اللہ الغالب کی بیان اور تشریح سے مستغنی ہے یہانتک کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا لا فتیٰ الا علیؑ ولا سیف الا ذو الفقار اور نیز جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز احزاب یعنی خندق کی لڑائی کے دن ارشاد فرمایا کہ ایک ضرب علی کی افضل ہے عبادۃ ثقلین سے۔ اور اسی طرح سخاوت جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعلا درجہ کو پہونچی ہوئی ہے یہانتک کہ راہ خدا مین مسکین و یتیم و اسیر کو تین دن ایسی حالت مین عطا فرمائین کہ اونکے اور اوس جناب کے اہل و عیال کے کہانے کے لئے کچہ باقی موجود نہ تہا کہ روزہ افطار کر کے تناول فرمائین جناب حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے اونکی سعی کو مشکور کیا اور اونکی شان مین آیۂ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً نازل فرمائی اور اونکی اولاد دیگر صحابہ کی اولاد سے افضل ہے مثل حسن اور حسین علیہما السلام کے جن کے بارہ مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

حسن اور حسین سردار ہین جوانان جنت کے پیراولاد حسن علیہ السلام کی مثل حسن مثنی اور حسن مثلث وعبداللہ بن المثنیٰ اور نفس زکیہ اور اولاد حسین علیہ السلام مین تو بارہ اماموں مین سے مشہور و معروف امام ہین اور ابو حنیفہ و مالک رحمۃ اللہ علیہما نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فقہہ حاصل کی اور باقی اور لوگون نے پہران دونون یعنی ابو حنیفہ و امام مالک سے فقہہ حاصل کی ہے اور ابو یزید بسطامی جو کہ مشایخ اسلام مین سے مشہور ہے وہ امام جعفر صادق ع کے گہر کا سقا تہا اور معروف کرخی جناب امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے ہاتہہ پر اسلام لایا اور وہ اوس جناب کے گہر کا دربان تہا اور نیز امت محمدی مین بڑے بڑے لوگون کا اجتماع اونکے شیعون پر دال ہے اس امر پر کہ علی کل امت محمدی مین سب سے افضل اور برتر ہین اور عوام کے قول کا کچہہ اعتبار نہین ہے۔

اور فضائل نقلیہ پس من جملہ اونکے پہلے خبر طیر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ الٰہی بہیج میرے پاس اوس شخص کو جو تیرے نزدیک کل خلقت مین سے دوست تر ہو تاکہ کہائے وہ میرے ساتہہ گوشت اس پرند کا پس امیر المومنین علی علیہ السلام حاضر ہوے اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اوس طائر کا گوشت تناول فرمایا۔ دوسری خبر منزلت ہے اور وہ یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہ تو میرے لئے ایسا ہے کہ جیسے ہارون تہے موسیٰ کے لئے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہو گا

اور یہ ارشاد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کا علی علیہ السلام کے حق
مین اقوی ہے اوس قول سے جو بزعم حضرات اہل سنت جناب رسول خدا
نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق مین فرمایا ہے۔ واللہ ما طلعت
شمس ولا غربت بعد النبیین والمرسلین علی افضل من ابی بکر اسلئے
کہ یہ قول دلالت کرتا ہے اسپر کہ غیر اونکا اون سے افضل نہین نہ اس
امر پر کہ وہ ہر ایک غیر اپنے سے افضل ہین اور نیز اسپر دلالت کرتا ہے کہ
غیر ابوبکر ابوبکر سے زمانۂ ماضی مین افضل نہ تہا نہ یہہ کہ زمانہ آیندہ مین
بہی کوئی اون سے افضل نہ ہوگا پس جائز ہے کہ اس حدیث کے وارد
ہونے کے وقت کوئی اون سے افضل نہ تہا اور بعد اوسوقت کے پہر
اور لوگ اون سے افضل ہوگئے ہون۔ اور حدیث منزلت اس امر پر دلالت
کرتی ہے کہ علی کے لئے مرتبہ انبیا کا حاصل ہے کیونکہ جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور حدیث
حضرت ابوبکر والی اسپر دلالت کرتی ہے کہ غیر ابوبکر جو لوگ انبیا سے
کم مرتبہ پر ہین وہ لوگ حضرت ابوبکر سے افضل نہین ہین دیکہو قول حضرت
رسول خداؐ کا بعد النبیین والمرسلین پس اس بنا پر جائز ہوا کہ علی حضرت
ابوبکر سے افضل ہون اقول ہم کہتے ہین کہ عبارت ما طلعت شمس ولا
غربت بعد النبیین والمرسلین علی افضل من ابی بکر کی تاویلین
کرنے کی اور جواب دینے کی شیعون کو ہرگز کچہہ ضرورت نہین کیونکہ یہ مضمون
صرف حضرات اہل سنت کی کتابون مین مذکور ہے فرقۂ شیعہ پر کسیطرح سے

ست نہین ہوسکتا برخلاف حدیث منزلت کے کہ وہ کتب فریقین مین مسطور وماثور اور بکمال صحت و تواتر مشہور و مذکور ہے یہانتک کہ کوئی فرقہ اہل اسلام مین سے اوسکا انکار نہین کرسکتا۔

تیسری حدیث حدیث رایت ہے اور وہ اصلاح یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ؐ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنگ خیبر کے لئے روانہ کیا حضرت ابو بکر جنگ خیبر سے بہاگ کر واپس آئے پہر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو لڑائی کے لئے ارسال فرمایا وہ بہی بہاگے اور واپس تشریف لائے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ رات نہایت اندوہ اور غم مین بسر کی جب صبح ہوئی تو حضرت خیمہ سے باہر تشریف لائے اور علم سعادت شیم حضرت کے ہمراہ تہا پس فرمایا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ علم دونگا اوس شخص کو جو دوست رکہتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول اوس کو دوست رکہتے ہین بار بار حملہ کرنے والا ہے اور بہاگنے والا نہین ہے پس مہاجرین و انصار سب کے سب اوس علم سعادت شیم کے امیدوار ہوئے یعنی ہر شخص چاہتا تہا کہ مجھے ہی علم ملجائے جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہان ہے علی بن ابی طالب لوگون نے عرض کیا کہ اونکی آنکہین دکہتی ہین پس حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو سامنے اپنے طلب فرماکر اون کی آنکہون پر لعاب دہن مبارک لگا دیا کہ آنکہین روشن ہوگئین پس آنحضرت نے اپنا علم اوس جناب

کو عنایت فرمایا۔

چوتھی خبر حدیث سیادت ہے بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ
مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت مین
حاضر تھی کہ اس عرصہ مین علی سامنے سے آئے پس جناب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے سردار عرب کا مین نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ میرے مان باپ فدا ہون آپ پر کیا آپ سردار عرب کے
نہین ہین فرمایا حضرت نے کہ مین سردار ہون اولاد آدم کا اور یہ سردار ہے
عرب کا۔

پانچوین حدیث حدیث مولا ہے یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ نے کہ مین جسکا مولی ہون پس علے ہے مولی اوسکا۔

اور نیز روایت کی ہے احمد اور بیہقی نے فضائل الصحابہ مین کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو چاہیے کہ دیکھے آدم کو علم مین اور
یوشع کو تقوے مین اور ابراہیم کو حلم مین اور موسیٰ کو ہیبت مین اور عیسیٰ
کو عبادت مین پس چاہیے کہ وہ دیکھے روے مبارک علی بن ابی طالب کا۔

چھٹی حدیث یہ ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین
کہ فرمایا جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین
نے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور بہتر اور افضل اون سب مین سے جنکو مین
بعد مین اپنے چھوڑتا ہون اور جو میرے قرض کو ادا کرے گا میرے
وعدون کو پورا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔

ساتوین حدیث وہ ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ علی افضل بشر ہے یعنی کل خلقت سے افضل اور بہتر ہے جو اس امر کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

آٹھوین حدیث ذو الثدیہ منافق کے قتل کرنے کے بارہ مین ہے یعنی اخبار بالغیب اور پیشین گوئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسباب مین کہ ذو الثدیہ منافق کو وہ شخص قتل کریگا جو تمام امت مین سب سے افضل اور بہتر ہوگا اور ذو الثدیہ منافق کو جنگ نہروان مین جناب اسد اللہ الغالب حضرت علی بن طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے قتل کیا ہے۔

اور نوین حدیث یہ ہے کہ جناب سرور کائنات باعث ایجاد موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ الهدات نے جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا وعلی بعلہا وابیہا وامہا واخیہا وذریتہا وبنیہا وشیعتہا وموالیہا سے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے اہل دنیا کو ملاحظہ فرمایا تو سب مین سے تیرے باپ کو پسند اور منتخب کیا اور مجھے اپنا رسول اور نبی مقرر فرمایا۔ پھر جب دوبارہ تمام دنیا واہل دنیا کو جناب ایزد متعال وقادر لایزال نے ملاحظہ فرمایا تو تیرے شوہر علی کو سب مین سے منتخب اور پسند کیا۔ ہذا ما قالوا۔ انتہیٰ لقدر الحاجۃ۔

حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ صاحب وصایف علامہ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی جو اہل سنت کے علماء معتمدین مین سے ہین اونہون نے

شیعون کی طرف سے اس تمام استدلال کونقل کر کے اور ان تمام فضائل کو لکھکر کسی فضیلت کا انمین سے انکار نہین کیا بلکہ جناب امیر المومنین سید الوصیین علیہ السلام کی ان سب فضیلتوں کو تسلیم کیا ہے اور توثیق اور تعریف علامہ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی کی اور اونکی کتاب وصائف کی مدح اور تعریف عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلد حدیث تشبیہ مین مذکور ہے وہان ملاحظہ فرمائیے۔

اب غور اور تامل کرنا چاہیے کہ جس صورت مین عبد اللہ بن عباس امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہی شاگرد تھے اور انھین جناب کے فیض سے وہ مستفیض ہوئے اور یہہ مرتبہ اونھون نے پایا کہ اونکو رئیس المفسرین کہا جاتا ہے اور وہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت و اعلمیت کو بڑے زور شور سے تسلیم کرتے ہیں تو اور کسی شخص کو جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھہ علم مین کیونکر اور کسطرح نسبت دے سکتے ہیں حاشا ثم حاشا کلا ثم کلا کسی شخص کو بعد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب کے جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھہ کسی فضیلت میں بھی نسبت نہین ہو سکتی بے شک و بے شبہہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین کے تمام امت مین سب سے اعلم اور کل خلق سے افضل ہیں آخر مین یہہ بندہ ناچیز اضعف عباد اللہ القوی ابو القاسم مقرب علی النقوی البکہری

المتخلص بہ نرائو حضرات ناظرین صداقت آئین و منصفین حق گزین و طالبانِ راہِ راست و یقین کی خدمت والا درجت میں عرض رسا ہے کہ اے حضرات اول تو یہہ امر ثابت و محقق ہے کہ رسالۂ مذکورہ و کراسۂ مسطورہ ابو عثمان عمر بن بحر الجاحظ مروانی کی تصنیفات میں سے ہے اگر کسی صاحب کو اس میں شک ہو تو مجلد اول حدیث غدیر کو ملاحظہ کریں۔ بر فرض محال اگر ہم اس امر کو تسلیم بھی کریں کہ رسالۂ مذکورہ جاحظ کا نہیں ہے تو بھی ناظرین با انصاف کو لازم اور واجب ہے کہ لَا تَنظُرْ اِلَى مَنْ قَالَ وَانظُرْ اِلَى مَا قَالَ پر عمل اور بنا کرکے یہہ خیال ہی نہ فرماوین کہ یہہ رسالہ کسکی تصنیف ہے۔

بلکہ اس کلام متین کی متانت اور ان دلائل و براہین کے استحکامات و رصانت کو بہ نظرِ انصاف ملاحظہ کرین کہ کس کس طرح کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع امت سے صاحب رسالہ نے امیر المومنین سید الوصیین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ و علی اولادہ الطیبین کی امامت اور افضلیت کو ثابت بلکہ واضح اور آشکار و روشن کالشمس فی رابعۃ النہار کرکے دکھلایا ہے۔

تأمل اور غور سے پڑھو اور انصاف سے سوچو اور سمجھو۔ امر حق ظاہر و منکشف ہو جائیگا۔ ان شاء اللہ الہادی المستعان وعلیہ التکلان فی کل حین وآن۔ والحمد للہ العزیز الکریم العادل الذی اظہر الحق و ابطل الباطل والصلوٰۃ علی سیدنا محمد خیر الاواخر والاوائل المنعوت باکرم الشمائل واشرف الخصائل۔ وآلہ الذین اذہب اللہ عنہم

الرجس وطهرهم تصهیرًا فهم اصحاب فاضل الفضائل واماثل الفواضل صلواۃ دائمۃ لا انقطاع لہا ابدالابدین ودہرالداہرین من یومنا ہذا الی یوم الدین۔ والحمد للہ رب العلمین ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین الغر المیامین =

خاتمہ

منظومہ در باب مناجات و عرض حاجات

بجناب

مجیب الدعوات واہب العطیات رافع الدرجات دافع البلیات ماحی السیئات غافر الخطیئات جلت آلائہ وعظمت نعمائہ

ای غافر الذنوب شہنشاہ بے ہمال
ای ساتر عیوب خداوند ذوالجلال

ای واحد و یگانہ و ای رب دوسرا
ای وہ کہ مثل تیرے نہین کوئی دوسرا

تو عالم الغیوب ہے ای رب پاک ذات
تو غافر الذنوب ہے ہم مین تری عصات

جز تیری ذات پاک کسی کو بقا نہین
محتاج تیرے سب ہین کسی کو غنا نہین

مین گو کیے ہوں اور گناہ مری کیا ہین ای رحیم
بخشش تری عمیم ہے رحمت تری عظیم

مجھکو گمان نیک جو ہے تجھ پہ ای کریم
پورا تو اوسکو کیجیو ہون گرچہ مین اثیم

تیرا یہہ قول پاک ہے ای رب دادگر
ہر شخص کام کرتا ہی اپنے خصال پر

خصلت پہ اپنی میرے تو یارب بُرائی کی ۔۔ پر تیری نیکیون سے رہا ہی بھلائی کی

ہرگز نہ کیجو جسکا مین لائق ہون ای قدیر ۔۔ مجھہ سے وہ کیجو کام کہ جسکا ہی تو جدیر

مین لائق عذاب ہون پر تو غفور ہے ۔۔ لابد ہے تجکو عفو تو بخشش ضرور ہے

صدقہ نبی کا بخشدے عصیان مری تمام ۔۔ لکھدے سوالیان علیؑ مین تو میرا نام

یارب ہو حشر میرا علیؑ ولی کے ساتھ ۔۔ دامن ہو مرتضیٰ کا تو میرا اٹکا ہوے ہاتھ

تیرا ہزار شکر ہے ای خالق قوی ۔۔ توفیق تو نے مجکو ہے مدح علی کی دی

شکر خدا ہوئی یہہ مراطا سوی تمام ۔۔ تیری کرم سے ہوگئی یہہ مثنوی تمام

باغ نبی کی مدح کا یارب ثمر ملے ۔۔ ہر بیت کی عوض مجھے جنت مین گھر ملے

تیری کلام پاک کا ہی ترجمہ کیا ۔۔ طالب ہون ای کریم مین تجہسے ثواب کا

تیری ولی کے فضل لکھی ہین کتاب مین ۔۔ بھاری کتاب ہو مری روز حساب مین

یارب تو اس کتاب کو محبوب کیجیو ۔۔ اور اہل فضل مین اسی مرغوب کیجیو

دل خاص ہو مومنون کے تو ہون اس سے شاد کام ۔۔ اور عام اسکو پڑہ کے بنین عارف امام

لوگون کو جلد اس سے ہدایت نصیب ہو ۔۔ تیرے ولی کی اس سے ولایت نصیب ہو

اس مثنوی سے فیض ہو سب خاص و عام کو ۔۔ یارب ہدایت اس سے ہو اکثر انام کو

شیعون کے اعتقاد تو اس سے متین ہون ۔۔ اور منکرین پڑہ کے اسے مومنین ہون

مین نے کیا کلام الٰہی کو عام فہم ۔۔ اب جو کہ دیکھے اور وہ ہوئے کلام فہم

اوسکو طریق ایزد برحق دکھایا ہے ۔۔ ایمان کا تیلاوسے پورا تبلایا ہے

ایصال پر جناب الٰہی کا کام ہے ۔۔ توفیق سے رفیق تو حاصل مرام ہے

الحديث الشريف النبوي صلعم

روى الخوارزمي فی كتاب المناقب باسناده عن علی علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان الله جعل لاخی علی بن ابی طالب فضائل لا تحصی کثرة فمن ذکر فضیلة من فضائله مقرا بها غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ومن کتب فضیلة من فضائله لم تزل الملائکة تستغفر له ما بقی لتلك الکتابة رسم ومن استمع فضیلة من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالاستماع ومن نظر الی کتاب من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالنظر ثم قال النظر الی وجه امیر المومنین علی ابن ابی طالب عبادة وذکره عبادة ولا یقبل الله ایمان عبد الا بولایته والبراءة من اعدائه

نیز محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اس حدیث شریف کو کفایۃ الطالب مین نقل کیا ہے دیکھو صفحہ ۱۵۱ از مجلد حدیث نور من مجلدات عبقات الانوار

ترجمہ حدیث شریف

فرماتے ہین نبی مرے بھائی کیواسطے	اللہ نے بہت سے فضائل عطا کیے
احصا بھی اونکا ہو نہین سکتا ہے زینہار	یان تک فضائل شہ مردان ہین بیشمار

جو ایک بھی فضیلت حیدر بیان کرے
اور اعتراف اوسکا بہ قلب و لسان کرے

اوسکی جزا مین عفو کریگا غفور تب
آئندہ و گذشتہ گنہ اوسکے سب کے سب

منجملہ فضائل حیدر شہ امم
انسان کرے جو ایک فضیلت کوئی رقم

تحریر اوس کتاب کی باقی ہے جب تلک
بخشش کی اوسکے حق مین دعا کرتے ہین ملک

اور جو سنے گا ایک فضیلت ز فضل شاہ
اوسکی عوض مین عفو ہون کانون کے سب گناہ

لکھا ہوا جو فضل علی کا کوئی پڑھے
عصیان معاف ہونگے جو آنکھون سے ہون کیے

پھر اسطرح سے کہنے لگے شاہ دوجہان
ہنستہ دیکھنا علی کا عبادت ہے بے گمان

ارشاد پھر یہہ کرنے لگے شاہ مرسلین
ذکر علی عبادت باری ہے شک نہین

ایمان کسی بھی بندے کا حق کو نہین قبول
جب تک نہو ولایت حیدر اوسے حصول

اور نیز دشمنون سے جو اوسکے خفا نہین
ایمان قبول اوسکا خدا کو ذرا نہین

پس حکم مصطفےٰ سے یہہ لکھی ہین وصف شاہ
اللہ تاکہ عفو کرے میرے سب گناہ

قربان نام شیر خدا پر ہے جان مری
مدح علی مین چلتی ہے اکثر زبان مری

نام اوس ولی حق کا بہت ہمکو پیارا ہے
نام علی ہمیشہ وظیفہ ہمارا ہے

خطاب بجناب امیر المومنین سید الوصیین
صلوات اللہ علیہ و علی اولادہ الطیبین

مرتضیٰ علی ولی کبریا کے نور
اللہ سے ہماری سفارش کرو ضرور

تا بخشدے خدا ہمیں صدقے سے آپکے
خوشنود ہو کے ہمکو سقر سے نجات دے

دارین مین ہر ایک الم سے نجات ہو ۔ دونون جہان مین آل محمدؐ کا ساتھ ہو
اور جلد مجکو روضۂ انور دکھائیے ۔ اس زائرِ نبی کو نجف مین بُلائیے
نادم ہون اور مقر ہون کہ ہو نمین گناہگار ۔ زائر کا پر حضور کے شیعونمین ہو شمار
صدقے سے آپکے ہیون دعائین مری قبول ۔ دونون جہان مین ہیہ مطالب ہون کل حصول

قطعہ

حامدؔ[۱] حسین سیدِ اہل کلام سے تھے ۔ مقبول کبریائی و نبی و امام سے تھے
اسفار لاجواب سے لکھے اونھون نے جناب نے ۔ تسخیرِ خلق کو کیا ہر اک کتاب نے
مالک وہ ہمہ ضرستو تھے ہین او رخوشہ چین ہم ۔ وہ عرش علم و فضل ہین اور مین زمین ہم
اللہ اونکا خلد مین رتبہ کرے زیاد ۔ اور اونکے جانشین کو رکھے مدام شاد
ناصرؔ[۲] حسین اونکے ہین فرزند ارجمند ۔ پایہ اونھون نے علم مین پایا ہی بس بلند
ناصر حسین کی کری نصرت نصیر اب ۔ اونکا بھی مثل آپؔ کے نہین ہی نظیر اب
اوستاد میری تھے جو ارسطوی[۳] روزگار ۔ اونپر خدای پاک کی رحمت ہو بیشمار
بھائی جو میرے فرخِ[۴] شیرین کلام سے تھے ۔ تاراجِ اہل بیت رسولِ انام سے تھے

[۱] آیۃ اللہ فی العلمین وحجۃ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی السید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ مصنف استقصاء الافحام وعبقات الانوار وغیرہ کتب و اسفار ۱۲

[۲] نجم الملۃ والدین مولانا مولوی السید ناصر حسین مد ظلہ العالی ۱۲

[۳] جناب قبلہ وکعبہ مولانا مولوی سید رجب علی خان بہادر ارسطو جاہ مرحوم ۱۲

[۴] جناب قبلہ وکعبہ اخی المعظم وصنوی المکرم مولوی سید فرزند علی خان صاحب فرخ مرحوم مصنف ریاض الجنان و اشراقات عرشیہ وغیرہ ۱۲

خلد بریں میں اون کے مراتب بلند ہوں
اولاد اونکی جو میں وہ سب ارجمند ہوں

لاتا ہوں میں شفیع حسن اور حسین کو
بخشے خدای پاک مرے والدین کو

راہ علی پہ شیعوں کا دائم سلوک ہو
آپس میں اتفاق ہو سب کا سلوک ہو

توفیق اونکو یہ ہو کہ وہ نیچری نہوں
ہوں کذب و شک سے پاک تیّقن سے بہرہ مند

یارب بحق حیدر صفدر امام دین
اچھی طرح ہو خلق میں اب انتظام دین

غم دور اور حصول مسرت قریب ہو
مہدی دین کی ہمکو زیارت نصیب ہو

زائر دعائیں سب تری مقبول ہو گئیں
اللہ کی عنایتیں مبذول ہو گئیں

الحمد للہ رب العالمین قد استتب وتم المجلد الثانی من الکتاب المستطاب الاربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین نهار الخامس من ذی قعدة الحرام ۱۳۱۳ سنه الهجرية المقدسة علی صاحبها و آله الاف التحية والسلام۔

تمت

(کتبہ احقر البرایا محمد یحییٰ کولوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین

کیفیتِ بیعت کردن جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام با حضرات خلفای ثلاثہ رضی اللہ عنہم

حضرات خلفای ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے جناب امیر المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی اولادہ الطیبین کے بیعت کرنے کی کیفیت اور حالات اور اوسکے وجوہات و اسباب اگرچہ کتب کلامیہ میں مفصل مذکور و مسطور ہیں لیکن چونکہ باب دوم میں ماتحت حدیث قدسی نمبر ۲ اس مسئلہ کا ذکر آگیا ہے لہذا یہ احقر الانام اس معاملے کے متعلق چند روایات کتب معتمدہ حضرات اہل سنت میں سے بمناسبت مقام توضیح مرام کے لیے یہاں وارد کرتا ہے تاکہ ناظرین پر یہ مسئلہ منکشف ہو جائے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بیعت کرنے کی وجہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔

دیکھو ای حضرات ناظرین کتاب تشئید المطاعن میں جناب علامہ زماں حضرت مفتی سید محمد قلی خاں رفع اللہ مقامہ فی فردوس الجنان نے جامع الاصول کی کتاب الامارۃ من حرف الھمزہ سے نقل فرمایا ہے

وکان لعلي وجھۃ حیوۃ فاطمۃ فلما توفیت انصرفت وجوہ الناس عن علي و مکثت فاطمۃ بعد رسول اللہ ستۃ اشھر ثم توفیت فقال الزھری فلم

يبايعه علي فقال لا ولا احد من بني هاشم حتى بايعه علي فلما رای انصراف وجوه الناس عنه ضرع الی مصالحة ابي بكر الخ - یعنی فاطمہ زہرا کی زندگی میں علی کے واسطے عزت اور آبرو تھی جب فاطمہ زہرا نے دار دنیا سے بجانب روضۂ رضوان انتقال فرمایا تو لوگوں کے منہ علی سے پھر گئے اور فاطمہ زہرا بعد وفات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ الھدات کے چھ مہینے تک زندہ رہیں اس چھ مہینے تک علی علیہ السلام نے بلکہ تمام بنی ہاشم میں سے کسی نے حضرت خلیفہ اول صاحب کی بیعت نہیں کی جب جناب فاطمہ زہرا نے انتقال فرمایا اور علی علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگوں کے منہ اونکی طرف سے پھر گئے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے پر مجبور ہوئے۔

اور قرطبی نے مفہم شرح صحیح مسلم میں كان لعلي وجهة حيوة فاطمة کی شرح میں کہا ہے كان الناس يحترمون عليًا في حيوتها كرامة لها لانها بضعة رسول الله وهو مباشر لها فلما ماتت وهو لم يبايع ابا بكر انصرف الناس عن ذلك الاحترام ليدخل فيما دخل الناس ولا يفرق جماعتهم - یعنی فاطمہ زہرا کی زندگی میں فاطمہ زہرا کے سبب لوگ علیؑ کا احترام کرتے تھے اسواسطے کہ وہ بضعة الرسول یعنی جناب پیغمبر خدا کے جگر کا ٹکڑا تھیں پس چھ ماہ کے عرصے تک علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی - فاطمہ زہرا کے انتقال کے بعد لوگوں نے وہ احترام علیؑ کا ترک کر دیا جو پہلے کرتے تھے تاکہ وہ بھی بیعت کریں اور اون کی جماعت میں داخل ہوں -

اے حضرات ناظرین جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اس چھہ ماہ کے بعد حضرت ابوبکر کی بیعت کر لینا اونکی خلافت کی حقیت اور جانبین کی صلح اور رضامندی پر ہرگز دلالت نہیں کرتا اور اس امر سے یہہ نہیں ثابت ہوتا کہ امیر المومنین اونکی خلافت سے رضامند ہو گئے تھے کیونکہ اگر یہہ بیعت رضامندی اور رغبت سے واقع ہوتی تو اوسکے بعد پھر کبھی اپنے استحقاق خلافت اور حضرات شیخین کا خلافت کو بظلم و غصب حاصل کرنا بیان نہ فرماتے۔ حالانکہ جناب امیر المومنین علیہ السلام ہمیشہ خلافت بلا فصل کے لیے اپنا استحقاق ظاہر کرتے رہے اور حضرات شیخین کا وانما ظلم و جور بیان فرماتے رہے اور ساری عمر یہی ارشاد کرتے رہے کہ خلافت میرا حق تھا شیخین نے از روی ظلم و غصب کے خلافت کو لیا تھا۔

دیکھو استیعاب کو جو اہل سنت کی اعلی درجے کی معتبر اور بڑے مرتبے کی مستند کتاب ہے اوسمیں عبد البر صاحب استیعاب رفاعہ بن رافع کے حال میں لکھتے ہیں۔ ذکر عمر بن شیبہ عن المدائینی عن ابی مخنف عن جابر عن الشعبی قال لما خرج طلحۃ والزبیر کتبت ام الفضل بنت الحرث الی علی بخروجھم فقال علی عجبا لطلحۃ والزبیر ان اللہ عزوجل لما قبض رسولہ قلنا نحن اھلہ واولیاءہ فلا ینازعنا سلطانہ احد فابی علینا قومنا فولوا غیرنا وایم اللہ لولا مخافۃ الفرقۃ وان یعود الکفر ویبور الدین لغیرنا فصبرنا علی بعض الالم ثم لم نر الا خیرا۔ یعنی جب طلحہ اور زبیر نے خروج کیا تو ام الفضل دختر حرث نے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

کو اونکی خروج کرنے کی اطلاع خط میں تحریر کی اوسکے جواب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ طلحہ اور زبیر پر کمال تعجب ہے کہ جب خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول کو وفات دی تو ہم نے کہا کہ ہم اونکے اہل اور اولیا اور وارث ہیں ہمارے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بادشاہت میں کوئی نزاع اور جھگڑا نہ کریگا پس ہماری قوم نے ہمیں یعنی ہمارے لیے انکار کیا اور غیروں کو حاکم بنا دیا پس قسم خدا کی اگر مجکو اسلام کے متفرق ہو جانے کا خوف نہ ہوتا اور اس امر کا ڈر نہوتا کہ کفر پھر عود کریگا اور دین محمدی برباد ہو جائیگا تو البتہ میں اونکی خلافت کو متغیر اور زائل کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا بعضی دکھوں اور صدموں پر الحمد للہ کہ اس صبر کو میں نے بہتر پایا۔

پس ای حضرات ناظرین وای صاحبان عقل و دین اب غور و تامل سے سوچ لو۔ کہ حضرات شیخین بلکہ اصحاب ثلاثہ سے امیر المومنین علیہ السلام کے نہ لڑنے کی وجہہ موجبہ خود امیر المومنین علیہ السلام کے ارشاد ہدایت بنیاد مذکورۂ بالا سے بخوبی ظاہر و آشکار ہوگی اور اسمیں ہرگز کوئی شک وشبہہ باقی نہ رہا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اسلام کے متفرق ہوجانے اور کفر کے عود کرنے اور دین کے برباد ہونے کا خوف تھا اس لیے اوس جناب نے خود سخت مصائب و احزان و نوائب و اشجان کو برداشت کیا لیکن دین اسلام کو بچالیا اور برباد نہ ہونے دیا اسلام کے بچانے کے لیے حضرات خلفای ثلاثہ کی بیعت کر لی اور بظاہر اونکی اطاعت کرتے رہے۔ اسطرح پر جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بیعت کر لینے سے حضرات خلفای ثلاثہ کی خلافت

حق نہیں ہوسکتی اور نہ اونکا خلفای راشدین و ایمۂ صالحین ہونا لازم آسکتا ہے
دیکھو جناب امیر المومنین سید الوصیین علیہ السلام نے تو جناب رسول
خدا سید الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام و ارشادات کے مطابق
عمل درآمد کیا ہے سوچو اور خیال کرو کہ صحیح مسلم کی کتاب الامارہ میں مسطور و
وماثور ہے عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین
تحبونهم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیهم۔ وشرار ائمتکم الذین
تبغضونهم ویبغضونکم وتلعنونهم ویلعنونکم قیل یارسول اللہ افلا ننابذهم
بالسیف فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوة واذا رأیتم من ولاتکم شیئاً تکرهونه
فاکرهوا عمله ولا تنزعوا یداً من طاعة۔ یعنی فرمایا جناب سید المرسلین صلی
اللہ علیہ و آلہ الطیبین نے کہ بہتر اور نیک تمہارے اماموں میں سے وہ ہیں کہ
جنکو تم دوست رکھوا ور وہ تمکو دوست رکھیں اور تم اونپر صلوٰۃ بھیجو وہ تمپر صلوٰۃ
بھیجیں۔ اور بد اور شریر تمہارے اماموں میں سے وہ امام ہیں جنکو تم اپنا دشمن
جانو وہ تمکو اپنا دشمن سمجھیں تم اونپر لعنت کرو وہ تمپر لعنت کریں یہہ سنکر صحابہ
نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب امام ایسے بد اور شریر ہوں تو ہم اون سے
مقابلہ بہ سیف و سنان کرکے اونکو ہلاک کیوں نہ کر ڈالیں آنحضرت نے
فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو جب تک وہ نماز کو قائم کرتے ہوں۔ یعنی ظاہر
شریعت پر عمل کرتے ہوں تب تک اون سے جنگ نہ کرو۔ اور جب دیکھو
تم اپنے حکام کی طرف سے کوئی بری بات تو اوس برے امر کو دل میں
برا سمجھو لیکن اونکی اطاعت سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ۔ یعنی اطاعت اون کی

کرتے رہو۔ ایسی مقام پر صحیح مسلم کی دوسری حدیث کے آخر کا فقرہ یہہ ہے

الا من ولی علیه وال فراه یاتی شیئاً من معصیة الله فلیکره ما یاتی من معصیة

الله ولا ینزعن ید امن طاعة۔ یعنی خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ جب تمپر کوئی حاکم ایسا

والی اور مسلط ہو کہ وہ نافرمانی خدا کی کرتا ہو اور تم اوسکے گناہ و عصیاں کو دیکھو

پس ضرور ہے کہ جو وہ گناہ اور معصیت الٰہی کرتا ہے اوسکو تم اپنے دل میں برا

جانو لیکن اوسکی اطاعت سے دست بردار نہو بلکہ اطاعت اوسکی کرتے

رہو پس اے حضرات ناظرین اسیے حکم محکم کے موافق اور مطابق جناب

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خلفای ثلاثہ کی بیعت

کرلی اور بظاہر اونکی اطاعت کرتے رہے اور دل میں اونکے افعال

ناشایستہ و اعمال قبیحہ کو برا جانتے رہے پس انصاف سے غور کرو اور

سوچو کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے حق پر غیروں کو متصرف دیکھا

اور انواع انواع کے رنج اوٹھائے اور ہزاروں مصیبتیں جھیلیں سخت سخت

تکلیفیں برداشت کیں لیکن دین اسلام کو برباد نہ ہونے دیا سخت سے سخت مظلومیت

اور مقہوریت کی حالت کو اپنے لیے گوارا کیا مگر جناب رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو بجا لائے اور مطابق اور موافق ارشاد رسول کی عمل کیا

نیز صحیح مسلم کے اسی باب میں مرقوم ہے۔ قال حذیفة بن یمان

قلت یا رسول الله انا کنا بشر فجاء الله بهذا الخیر فنحن فیه فهل من وراء

ذلك الخیر شر قال نعم قلت هل من وراء ذلك الشر خیر قال نعم قلت

هل من وراء ذلك الخیر شر قال نعم قلت کیف قال تکون بعدی ائمة

لا یهتدون بهدیی ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیهم رجال قلوبهم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول الله ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب ظهرک واخذ مالک۔

یعنی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ بد زمانے میں تھے یعنی کفر کی حالت میں سے خداوند کریم یہہ زمانہ نیک ہمارے لیے لایا یعنی اسلام سے مشرف ہونے کا زمانہ خدا ہمارے واسطے لایا کہ جس زمانے میں اب ہم ہیں۔ کیا اس نیک زمانے کے بعد پھر برا زمانہ بھی آئیگا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہاں آئیگا۔ میں نے عرض کیا کہ کیا اوس بد زمانے کے بعد پھر نیک زمانہ بھی آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا میں نے عرض کیا کہ اوس نیک زمانیکے بعد پھر بد زمانہ آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا میں نے عرض کیا کہ کیونکر فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ میرے بعد ایسے امام ہونگے جو کہ میرے طریقے پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور قائم ہوجاویں گے۔ اون میں کچھہ لوگ کہ جسم اون کے انسانوں کے ہوں گے اور دل اون کے قلوب شیاطین کی مانند ہوں گے۔ حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول میں اگر اوس زمانے کو پاؤں تو کیا کروں فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اطاعت کرنا اگرچہ تیری پشت پر زدو کوب کیا جاوے اور تیرا مال چھینا جاوے۔

حضرات ناظرین واے اصحاب انصاف وانصاف ذرا اس حدیث کو بغور وتامل سوچو کہ جناب سید الاولین والآخرین افضل انبیاء والہ وسلم

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین نے کیا پیشین گوئی کی ہے اور یہہ کیا معجزۂ باہرہ اُس جناب کا ہے۔ حضرات ان زمانوں کو ذرا تقسیم کرکے دیکھ لو کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ پہلا زمانہ نیک جسمیں کہ حذیفہ بن یمان جناب رسول خدا سے سوال کررہی تھی۔ یعنی عہد کرامت مہد جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ہے۔ دوسرا زمانہ بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کے بموجب اس حدیث کے بُرا زمانہ تھا۔ اب ہم کچھہ نہیں کہتے آپ سوچ لیجئے۔ تیسرا زمانہ پھر زمانہ نیک آیا۔ ظاہر اور یقینی امر یہہ ہے کہ وہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ ہے کیونکہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ حضرات خلفای ثلاثہ کی خلافت کے زمانے سے بالکل مخالف اور متغائر اور علیحدہ تھا اسواسطے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے سیرت شیخین پر عمل درامد کرنے سے مطلقاً انکار کردیا تھا۔ چنانچہ جملہ ابی علی ان یقتدیھما و فقرۂ لا علی سیرۃ الشیخین اوس جناب کے اقوال میں سے معروف و مشہور و کتب معتمدۂ اہل سنت میں مذکور و مسطور ہیں۔ اور خلیفۂ ثالث نے سیرت شیخین کو قبول کرلیا تہا۔ اگرچہ اونھوں نے اسپر بھی عمل نہ کیا۔ مثلاً مروان و حکم کے بلالینے وغیرہ وغیرہ امور میں ان سے بھی زیادہ بدعات کے پھیلانے میں تجاوز عن الحد کرگئے لیکن تاہم خلافت خلفای ثلاثہ کی طابق النعل بالنعل ایک ہی طریقے اور ایک ہی منوال پر ہے۔ اور تینوں زمانوں کا ایک ہی ساحال ہے۔ برخلاف زمانۂ خلافت علی علیہ السلام کے کہ وہ ان سے بالکل علیحدہ بلکہ بالعکس ہے

یعنی پورا پورا مطابق اور موافق زمانۂ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہے جیسا کہ کتب فریقین کے ملاحظے سے ظاہر ہوتا ہے چوتھا زمانہ بعد زمانۂ خلافت جناب علی بن ابی طالب کے پھر زمانہ بُرا آیا وہ زمانہ بنی امیہ و بنی العباس کے تسلط کا ہے کما ھو ظاھر۔ فی الحقیقت سبحان اللہ کیا پیشین گوئی آنحضرتؐ نے فرمائی ہے۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ اور اس ارشاد ہدایت بنیاد یعنی تکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی الخ نے تو کچھ باقی ہی نہیں چھوڑا۔ للہ اکبر اللہ اکبر بہت بڑا معجزہ ہے۔ اگر انسان کچھ عقل اور انصاف اور سمجھ سے بہرہ ور ہو اور اس حدیث شریف کو سمجھے اور سونچے تو اس کلام معجز نظام سے فی نفسہ مقصود اصلی کا انکشاف تام ہو سکتا ہے اگر جناب باری تعالیٰ شانہٗ و عظم برہانہ آدمی کو توفیق عنایت فرمائے تو یہ کلام جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ الکرام کا ہدایت پانے کے لیے کافی اور وافی ہے امر حق کے ظاہر ہونے میں اسکے بعد کوئی شک اور شبہہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اراءۃ الطریق تو اس سے بخوبی ہو گیا لیکن ایصال الی المطلوب مالک الملک خدای برحق وہادی مطلق کے اختیار میں ہے جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث منزلت کے صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں۔ کہ کتاب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر کہ بعنایت بعض اکابر نسخۂ عتیقہ آں در زمان غابر بدستم آمدہ قائم عاشر آمدہ الخ اس عبارت کے بعد جناب مرحوم نے روض المناظر کی ابتدا اور سبب تصنیف کی عبارت نقل فرمائی ہے اوسکے بعد فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ بن عبداللہ القسطنطینی در کشف الظنون ذکر آں باین نہج نمودہ۔ روض المناظر

في علم الاوائل والاواخر وهو تاريخ مشهور لابي الوليد قاضي القضاة زين الدين
محمد بن محمد الشهير بابن الشحنة الحلبي الحنفي المتوفى سنة خمس عشر و
ثمان مائة وقال قد التمس مني عماد الدين محمد بن موسى النائب بمدينة
حلب ان اجمع له كتابا في التاريخ وجيز الالفاظ فاجبته وجعلت له مفتاحا
ومصراعين وخاتمة الخ - من فوائد - وفي سنة ستين مات معاوية وكان
عمره خمسا وسبعين سنة وكان يغلب حلمه على ظلمه وكان ذا هبة يحسن سياسة
الملك - دخلت عليه اروى بنت الحارث بن عبد المطلب فقال لها مرحبا
بك يا خالة كيف حالك فقالت بخير يا ابن اختي لقد كفرت النعمة واسأت
لابن عمك الصحبة وتسميت بغير اسمك واخذت غير حقك وكنا اهل بيت
اعظم الناس في هذا الدين بلاءً حتى قبض الله نبيه مشكورا سعيه مرفوعا
منزلته فوثبت علينا بعده بنو تميم وعدي وامية فابتزونا حقنا ووليتم
علينا فكنا فيكم بمنزلة بني اسرائيل في آل فرعون وكان علي بن ابي طالب بعد
نبينا صلى الله عليه وسلم بمنزلة هارون من موسى فقال لها عمرو بن العاص
كفي ايتها العجوز الضالة واقصري عن قولك مع ذهاب عقلك فقالت
وانت يا ابن الباغية تتكلم وكانت امك اشهر بغي بمكة وارخصهن اجرة
وادعاك خمسة من قريش كل يقول هو ابني فسئلت امك عن ذلك
فقالت كلهم اتوني فانظروا ابهم شبها به وكان اقرب شبها بك العاص بن
وائل فالحقوك به فقال لها معاوية عفا الله عما سلف هاتي حاجتك فقالت
اريد الفي دينار اشتري بها عينا فوارة في ارض خوارة تكون لفقراء

بني عبد المطلب والفي دينار اخرى ازوج بها فقراء بني الحارث والفي دينار اخرى استعين بها على شدة الزمان فاعطاها ستة الاف دينار وانصرفت - انتهى ما في روض المناظر اور یہی مضمون تاریخ ابو الفدا کے ترجمے میں کریم الدین پانی پتی نے صفحہ ۷۵ پر یوں لکھا ہے ایک حکایت اوس کے علم کی تاریخ قاضی جمال الدین بن واصل سے منقول ہے وہ یہہ ہے کہ اروی بنت حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایک روز معاویہ کے پاس تشریف لائیں اور یہہ بڑھیا کبیر السن تھیں ان کو دیکھکر معاویہ نے کہا کہ مرحبا ای خالہ آپ کس طرح ہیں اونہوں نے کہا کہ ای بھانجی اچھی ہوں پھر اوس بوڑھی نے یہہ کہا معاویہ تو نے کفران نعمت کی اور اپنے چچا کی بیٹی کے ساتھ تو نے بہت برائی کی - اور اوسکی صحبت کو فراموش کیا - اور اپنا نام تو نے وہ رکھا کہ تجکو زیبا نہ تھا - اور غاصب حق غیر ہو گیا - اور ہم لوگ اہل بیت کے سب آدمیوں سے بہت رنج اور مشقت اوٹھا چکے ہیں یہاں تک کہ انتقال فرمایا نبی نے اوسکی سعی سے ہم شکر گزار ہیں: اور رتبہ اوسکا بلند ہوا - پھر ہم پر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور امیہ آکودے ہم نے اپنا حق چھوڑ دیا اور تم والی ہو گئے ہمپر اور حالانکہ ہم تم میں بمنزلہ بنی اسرائیل کے ہیں آل فرعون میں - اور علی ابن ابیطالب بعد ہمارے نبی کے بمنزلہ ہارون کے تھا موسیٰ سے - عمرو بن العاص بولا کہ چپ رہ ای بڑھیا گمراہ تیری عقل جاتی رہی - ہم سے نہ بول اوس نیک بخت بیوی نے فرمایا کہ ای باغیہ کے بیچے تو بھی کلام کرتا ہے - تیری ماں مکے میں بغاوت اور شقاوت کتنی کچھہ کر چکی ہے جس نے چاہا اوس سے بغل گرم کی - چنانچہ تیرے نسب کا دعوی پانچ

شخصوں نے قریش میں سے کیا تھا اور اس امر کا سوال تیری ماں سے کیا لیا۔
اوسنے کہا کہ پانچوں نے مجھ سے صحبت کی ہے۔ پھر تیری صورت دیکھی گئی کہ
کس کے مشابہ ہے جسمیں بہت باتیں ہوا وسکے نسب سے اوسکو قرار دو۔ پس
غالب ہوئی تجھپر شباہت عاص ابن وائل کی اسکے نسب میں تجکو ملایا۔ معاویہ
بولا خیر جانے دو جو ہوا سو ہو اگذشتہ را الصلوٰۃ۔ آپ اپنی حاجت فرمائیے۔
اوس بڑھیا نے کہا دو ہزار دینا چاہتی ہوں میں اپنی کھجوروں کیو اسطے پانی
خرید و نگی جو فقرا الحارث بن عبد المطلب کی زمین میں ہیں۔ اور دو ہزار دینار
اور تاکہ فقراء بنی الحارث کا نکاح کر دوں۔ اور دو ہزار واسطے روزگاری شدت
اور تکلیف زمانے کے معاویہ نے چھ ہزار دینار دلوا دیے۔ اس نے لے لیے
اور چلی گئی۔ انتہی۔ اور جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے روض المناظر
کی عبارت نقل فرماکر یوں ارشاد فرمایا ہے۔ ازیں حکایت سراسر نکایت و
شکایت سراپا ہدایت جگر حضرات اہل سنت کما ینبغی ریزہ ریزہ شد و نمک بر شور
بر جراحت شان می باشد واضح است کہ اروی بنت الحارث بمخاطبہ معاویہ ظلم
و جور و اعتساف شیوخ ثلثہ و اتباع شان در اخذ خلافت و امارت از اہلبیت علیہم
السلام توضیح تام و تبیین مالا کلام بیان فرمودہ و ایشان را مماثل اتباع فرعون
الد الخصام و مشابہ بعابدین عجل و گوسالہ پرستان لیام ساختہ تشبیہ حضرت امیر
المومنین علیہ السلام بحضرت ہارون بر استحقاق آنجناب و تعیین آں عالی
جناب برای خلافت و امارت حمل کردہ و مظلومیت و مقہوریت آنحضرت بمقہوریت
حضرت ہارون تشبیہ دادہ بتصریح کردہ کہ بعد جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو تیم و بنی عدی و بنی امیہ سقیفہ بر ما جستند واتبزاز حق ما کردند وگردیدیم ما منزلہ بنی اسرائیل در آل فرعون وبود علی بن ابی طالب بعد نبی ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنزلہ ہارون از موسے واین نہایت صریح است درانکہ چنانچہ بر حضرت ہارون علیہ السلام اتباع فرعون وعابدین عجل غالب آمدند واطاعت امر آنحضرت نکردند ہمچنیں شیوخ ثلاثہ واتباع شان بر جناب امیر المومنین علیہ السلام غالب آمدند۔ وآنحضرت واہلبیت آنحضرت را مقہور ومغلوب ساختند۔ وغصب حقوق شان نمودند پس ثابت شد کہ تشبیہ جناب امیر المومنین علیہ السلام دلالت واضحہ بر وقوع جور وظلم وحیف بر آنحضرت از دست اتباع سامری وعجل این امت دارد واین تشبیہ مثبت تعیین خلافت برای حضرت امیر المومنین علیہ السلام وبطلان تقدم وتقدم اغیار بر آن حضرت است ومصدق بیان منیع البنیان حضرت ازدی احادیث عدیدہ سبعہ ورانس وجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما کر نخبتا یہ است چنانچہ انشاءاللہ در مابعد نبذی ازان مذکور خواہد شد۔ ودرین مقام التقاء بریک روایت میرود۔ پس باید دانست کہ در مسند احمد بن حنبل کہ فضائل ومناقب ومحاسن آن ونہایت اعتماد واعتبار احادیث آن در مابعد حسب افادات ائمہ سنیہ انشاءاللہ تعالیٰ باثبات میرسانم مذکور است

عن ام الفضل وهي ام ولد العباس اخت میمونة قالت اتیت النبي علیه السلام في مرضه فجعلت ابکي فرفع راسه فقال ما یبکیک قالت خفنا علیک ولا ندري ما نلقي من الناس بعدك یا رسول الله قال

انّهم المستضعفون بعدی از یں حدیث واضح است کہ ام الفضل بنت الحارث بخدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شدہ گریہ آغاز نہاد پس آنحضرت سر اقدس خود بر داشت و از سبب گریۂ او استفسار ساخت ام الفضل عرض کرد کہ نمی دانیم چہ چیز را ملاقات کنیم از مردم بعد تو ای رسول اللہ آنحضرت ارشاد فرمودند کہ شما ہستید مستضعفین بعد من یعنی مردم شمار اضعیف خواہند ساخت و اعلام جور و عدوان بر شما خواہند افراخت کہ نور اسلام و ایمان و سداد و بظلمت و او و بیداد بر اہل بیت احباء خواہند کاست چہ ظاہر ست کہ استضعاف ام الفضل و امثال او متحقق نمیشود مگر بر تقدیر جور خلفا و غصب و الا اگر خلفا بعد آنحضرت بر حق بودند وقوع استضعاف ام الفضل و دیگر اقارب آنحضرت بعد آنحضرت معنائے ندارد۔ و از طرائف امور و بدائع دہور آنست کہ بعض حضرات اہل سنت بمزید ادراک و شعور محض استدلال بر مطلب خلافت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اعراض و اغماض آغاز نہادہ چناں ظاہر کردہ اند کہ تشبیہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بحضرت ہارون علیہ السلام دلالت دارد بر آنکہ حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر خطا نبود یعنی اصحاب در اخذ خلافت محق بودند۔ فخر رازی در تفسیر مفاتیح الغیب در تفسیر قولہ تعالیٰ۔ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ الآيه۔ مذکور ست۔ وههنا دقيقة وهي ان الرافضة تمسكوا بقوله صلى الله عليه وسلم۔ انت مني

بمنزلہ ھارون من موسےٰ ثم ان ھارون ما منعہ التقیۃ فی مثل
ھذا الجمع العظیم بل صعد المنبر وصرح بالحق ودعا الناس الی متابعۃ
نفسہ ومنع من متابعۃ غیرہ فلو کان امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
علی الخطاء لکان یجب ان یفعل علی مثل ما فعل ھارون وان یصعد
المنبر من غیر تقیۃ وخوف وان یقول فاتبعونی واطیعونی ولما لم
یفعل علمنا ان الامۃ کانوا علی الصواب۔ وبرخبیر بطلان ورکاکت این تقریر
وفساد این تزویر بر ناقد بصیر وستال خبیر روشن وستیہ ست لیکن از
غرائب تاثیرات علو حق وشمول لطاف الٰہی بحال اہل ایمان آن ست
کہ علامہ نظام الدین نیشاپوری کہ از اعاظم مفسرین واجلۂ متبحرین اہل
سنیہ است این تمسک واہی واحتجاج باطل را رد کردہ وتائید اہل حق
صراحۃً وجہاراً نمودہ چنانچہ در غرائب القرآن ورغائب الفرقان در تفسیر آیۂ کریمہ
مذکورہ گفتہ۔ قال اھل السنۃ ھھنا ان الشیعۃ تمسکوا بقولہ صلی اللہ علیہ
وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ثم ان ھارون ما منعہ التقیۃ
فی مثل ذلک الجمع بل صعد المنبر وصرح بالحق ودعا الناس الی متابعتہ
فلو کانت امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الخطاء لکان یجب علی علی کرم
اللہ وجہہ ان یفعل ما فعل ھارون من غیر تقیۃ وخوف۔ وللشیعۃ ان
یقولوا ان ھارون صرح بالحق وخاف فسکت ولھذا عاتبہ موسیٰ
بما عاتب فاعتذر بان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی وھکذا
علی امتنع اولاً من البیعۃ فلما آل الامر الی ما آل اعطاھم ما سئلوا

و انما قلت هذا علی سبیل البحث لا لاجل التعصب - ازین عبارت ظاهرست که علامه نیشاپوری تمسک اہل سنت را بحدیث منزلت بر نفی خطا از صحاب و جنایات ایشان از ظلم و جور بر اہل بیت اطیاب و مخالفت امر جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم باطل دانسته و بردان پرداخته و افاده کرده انچه حاصلش آنست که برای شیعه است که بگویند که حضرت هارون علیه السلام تصریح بحق نمود و خوف کرد پس سکوت ورزید و ہمین سبب عتاب کرد هارون را موسی علیهما السلام بانچه عتاب کرد پس اعتذار کرد هارون علیه السلام بانکه قوم استضعاف من کردند و قریب بود که بکشتند مرا ہمچنین علی علیه السلام امتناع کرد اولاً از بیعت پس ہرگاه آیل شد امر بسوی انچه آیل شد یعنی نوبت بجبر و قہر و تہدید و تخویف و مطالبه و تشدید رسید اعطا کرد جناب امیر المومنین علیه السلام طالبین بیعت را انچه سوال کردند انتهی محصله و بیچاره نظام نیشاپوری بعد ایراد این تقریر متین و جواب رزین بخوف لوم لائمین و تعنت عاذلین و عناد متعصبین، اعوجاج جاحدین عذری ہم برای خود آغاز نہاده که از ان ہم بغایت متانت این تقریر واضح است یعنی ارشاد کرده که گفتم این را اگر بر سبیل بحث نه بسبب تعصب - انتهی - و ازین اعتراف ہمانت واضح شد که این تقریر عین احقاق حق و انصاف و مبرا از شوائب تعصب و اعتساف ست فلله الحمد و المنة که بطلان مزعوم واہی حضرات اہل سنت بکمال ظہور و وضوح نمایان گردید که سخافت استدلال شان بشانه رسید که خود علامه نیشاپوری رد آن نموده و در رد آن خود را از تعصب بری ساخته و ازین کلام نیشاپوری

ظاہرست کہ امتناع جناب امیر المومنین علیہ السلام از بیعت ابی بکر و وقوع آیۂ تخوف و اضطرار امرے ست ثابت و متحقق انکار آن نتوان کرد چہ اگر این معنی وہمے مے داشت و بدرجہ ثبوت و تحقق نے رسید چگونہ تشبث اہل حق بآن جائز مے شد حالانکہ جواز تمسک بآن از تصریح نیشاپوری ثابت ست و واضح کہ در احتجاج بآن تعصب را مدخلے نیست و روایات ائمہ شیعہ مثبت این معنی ان شاء اللہ تعالے در مابعد مذکور خواہد شد لیکن در اینجا بر یک روایت کہ از ان حصول استضعاف جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل استضعاف حضرت ہارون ثابت گردد و گفتن جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل حضرت ہارون يَا بْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي واضح شود ذکر می نمایم پس مخفی نماند کہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری کہ بعد ملاحظہ تاریخ بغداد احمد بن علی الخطیب البغدادی و مختصر تاریخ بغداد از ابو علی یحییٰ بن عیسیٰ بن جزلہ و انساب ابو سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی و جامع الاصول و نہایۃ اللغۃ ابی السعادات مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری۔ و تہذیب الاسما یحییٰ بن شرف بن مری النوی و وفیات الاعیان احمد بن محمد المعروف بابن خلکان۔ و سیر النبلاء محمد بن احمد ذہبی و مرآۃ الجنان عبد اللہ بن اسعد الیافعی و حسن المحاضرہ۔ و بغیۃ الوعاۃ و مزہر جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی و تطہیر اللسان احمد بن محمد المعروف بابن الحجر المکی و اتحاف النبلا صدیق حسن خان معاصر نہایت فضل و جلالت و براعت و نبالت و ثقت و عدالت و علو

مرتبت و سمو منزلت و نہایت عظمت و بلندی و شرف و ارجمندی و اعتماد و اعتبار و اشتہار او و مدح و ستایش مصنفات او واضح و لائح مے شود و کتاب الامامۃ والسیاسۃ گفتہ۔ کیف کانت بیعۃ علی بن ابی طالب وان ابابکر اخبر بقوم تخلفوا عن بیعتہ عند علی فبعث الیہم عمر بن الخطاب فجاء فناداہم فی دار علی فابوا ان یخرجوا فدعا عمر بالحطب وقال والذی نفس عمر بیدہ لتخرجن اولاحرقنہا علیکم علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان فیہا فاطمۃ فقال وان فخرجوا فبایعوا الا علیا فانہ زعم انہ قال حلفت ان لا اخرج ولا اضع ثوبی علی عاتقی حتی اجمع القرآن فوقفت فاطمۃ علی بابہا فقالت لا عہد لی بقوم حضروا اسوء محضر منکم ترکتم جنازۃ رسول اللہ بین ایدینا وقطعتم امرکم بینکم لم تستامروا ولم تروا لنا حقا فاتی عمر ابابکر فقال لہ الا تاخذ ہذا المتخلف عنک بالبیعۃ فقال ابو بکر یا قنفذ وہو مولی لہ اذہب فادع علیا فذہب الی علی فقال ما حاجتک قال یدعوک خلیفۃ رسول اللہ قال علی لسریع ما کذبتم علی رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرجع قنفذ فابلغ الرسالۃ قال فبکی ابو بکر طویلا ثم قام عمر فمشی معہ جماعۃ حتی اتوا باب فاطمۃ فدقوا الباب فلما سمعت اصواتہم نادت باعلی صوتہا باکیۃ یا رسول اللہ ماذا لقینا بعدک من ابن الخطاب وابن ابی قحافۃ فلما سمع القوم صوتہا وبکاءہا انصرفوا باکین وکادت قلوبہم تتصدع واکبادہم تتفطر وبقی عمر معہ قوم فاخرجوا علیا ومضوا بہ الی ابی بکر فقالوا لہ بایع فقال ان لم افعل فمہ قالوا اذا واللہ الذی لا الہ الا ہو نضرب عنقک

قال اذا تقتلون عبد الله واخا رسول الله قال عمر اما عبد الله فنعم واما اخو رسوله فلا وابو بكر ساكت لا يتكلم فقال له عمر الا تامر فيه بامرك فقال لا اكرهه على شيء ما كانت فاطمة الى جنبه فلحق علي بقبر رسول الله يصيح ويبكي وينادي يا ابن ام ان القوم استضعفوني وكادوا يقتلونني = ماحصل اس روایت کا اردو میں یوں ہے۔ کہ علی بن ابی طالبؑ کی بیعت کرنے کی کیفیت یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی کہ اون کی بیعت کرنے سے ایک قوم نے تخلف کیا اور وہ سب لوگ جو ابوبکر کی بیعت سے منکر اور متخلف ہیں علی کی خدمت میں حاضر ہیں پس ابوبکر نے عمر بن الخطاب کو اونکے گرفتار کرنے کے لیے روانہ کیا پس عمر خطاب آیا اور علی کے گھر پر آکر اونکو آوازدی اون لوگوں نے باہر نکلنے سے انکار کیا پس عمر خطاب نے لکڑیاں منگوائیں اور کہا کہ قسم ہے مجکو اوسکی جسکے قبضۂ قدرت میں عمر کی جان ہے تم لوگ یہاں سے نکلو ورنہ میں گھر کو آگ لگادونگا اور اسی گھر کے ان سب آدمیوں سمیت جو اسمیں ہیں جلادونگا بعض ہمراہیوں نے کہا ای عمر اس گھر میں تو فاطمہ بضعۃ الرسول ہے عمرؓ نے کہا اگرچہ فاطمہ ہو کچھ مضائقہ نہیں تب بھی جلادونگا۔ جب اون لوگوں نے حضرت عمر کے تیور اور جسارت کو اس درجے پر پایا سب ڈر گئے اور ڈر کو باہر نکل آئے سوای علیؑ کے سب نے بیعت کرلی اور علیؑ باہر نہ نکلے اور کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں باہر نہ نکلوں اور چادر نہ اوڑھوں جب تک کہ قرآن کو جمع نہ کرلوں اوسوقت فاطمہ زہرا اپنے دروازے پر آکر کھڑی ہوئیں اور کہا کہ ہمارے حق کی حفاظت اور رعایت تم لوگوں نے بالکل چھوڑ دی اور ہماری بہت

سے ہاتھ اوٹھایا۔
کسطرح سختی اور بیرحمی کرتے ہو ہم کو ستانے کے لیے یہاں آئے ہو۔ رسول
اللہ کا جنازہ بھی چھوڑ کر تم چلے گئے اور جناب کا جنازہ ہمارے ہاتھوں میں
چھوڑا اور خلیفہ بن بیٹھے اور ہم سے اس معاملے میں مشورہ تک نہ کیا اور ہمارا
حق کچھہ نہ سمجھا۔
یہہ سنکر عمرؓ ابوبکر کے پاس گیا اور کہا کہ کیا سبب ہے کہ تو علیؑ سے
بیعت نہیں لیتا وہ تیری بیعت سے منحرف ہے ابوبکر نے اپنے غلام قنفذ
سے کہا کہ جا علی کو بلا لا وہ علیؑ کے پاس آیا علیؑ نے پوچھا کہ کیوں آیا ہے
کیا کام ہے اوسنے کہا کہ تم کو خلیفہ رسول اللہ کا بُلاتا ہے علیؑ نے فرمایا
کہ کسقدر جلد جھوٹ اور بہتان باندھا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پر پس قنفذ یہہ سنکر واپس گیا اور علی علیہ السلام نے جو ارشاد
فرمایا تھا وہ جملہ ابوبکر کو سنایا۔ راوی کہتا ہے کہ ابوبکر اس مضمون واقعی
کو سنکر دیر تک رویا کیے پھر حضرت عمر خطاب اوٹھے اور ایک گروہ لوگوں کا اونکے
ہمراہ ہوا یہاں تک کہ فاطمہ زہرا بنتِ رسول اللہ کے دروازے پر آئے اور
دروازہ کھٹکایا جسوقت فاطمہ زہرا بنتِ سید الانبیاء نے اونکی آواز یں
سنیں رو رو کر باآواز بلند کہا کہ یا رسول اللہ کیا مصیبت اور سختی ہمپر پھونچی
بعد آپ کے عمر بن الخطاب اور ابوبکر بن ابی القحافہ کی طرف سے جب لوگوں
نے فاطمہ زہرا دختر حبیب خدا کے رونے کی اسطرح آواز سنی بہت
سے لوگ نالاں وگریاں واپس گئے اور حالت اون لوگوں کی یہہ تھی کہ دل

اون کے چاک چاک اور پارہ پارہ ہوتے تھے اور جگر اون کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے لیکن عمر خطاب نہ بیٹھا اور باز نہ آیا چند اور لوگوں نے بھی اوسکا ساتھ دیا اور اوسکی ہمراہ فاطمہ اور علی پر سختی کرنے کے لیے مستعد کھڑے رہے یہاں تک کہ علی کو زبردستی گھر سے نکالا اور ابو بکر کے پاس لے گئے اور علی سے کہا کہ تم بھی بیعت کرو علی علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں بیعت نہ کروں تو پھر کیا کروگے اونھوں نے کہا کہ اگر تم بیعت نہ کروگے تو قسم ہے اوس خدا کی جو وحدہٗ لا شریک ہے ہم تم کو قتل کر ڈالیں گے تب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم مجکو قتل کروگے تو ایک بندۂ خدا اور اپنے رسول کے بھائی کو قتل کروگے عمر خطاب نے کہا کہ عبد اللہ یعنی بندۂ خدا تو تم ہو مگر بھائی رسول اللہ کا ہم تمکو نہیں مانتے۔ اور ابو بکر چپ بیٹھے تھے کچھ نہ بولتے تھے عمر خطاب نے اون سے کہا کہ تم اسکے بارہ میں کیوں نہیں حکم کرتے ابو بکر نے کہا کہ میں اوپر جبر نہیں کرتا جب تک فاطمہ زندہ ہے پس امیر المومنین علی علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر سے لپٹ گئے اور اوسوقت چیخیں مارتے تھے اور روتے تھے اور بآواز بلند فرماتے تھے یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی ماں کے بیٹے تحقیق اس قوم نے مجکو ضعیف کر دیا اور قریب اسکے ہوئے کہ مجھے قتل کر دیں جیسا کہ ہارون علیہ السلام نے کہا تھا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری کی عبارت نقل کرنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

فللہ الحمد والمنۃ کہ این روایت برائے کشف تلمیعات قوم وہتک استار و

اعدای اعوار اصلات کبار شان کافی و وافی ست کہ بوجوہ عدیدہ بر ظلم و
حیف و جور و عدوان و شنان متغلبین و بطلان خلافت شان و تعیین
خلافت برای جناب امیر المومنین علیہ السلام دلالت صریحہ دارد و ندا کردن
جناب امیر المومنین علیہ السلام یابن ام ان القوم استضعفونی و
کادوا یقتلوننی دلالت صریحہ دارد بر آنکہ حال آنحضرت بعد وفات جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مظلومیت و مقہوریت مثل حال حضرت ہارون
بعد رفتن حضرت موسے علیہما السلام بطور بود پس فساد اختلال مزعوم
رازی بکمال درجہ وضوح و ظہور رسید و صحت نسبت کتاب الامامۃ والسیاسۃ
بہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ این خاکسار بے مقدار و خاکپای علمای اخیار
بعنایت جلیلہ پروردگار و مدد سرور مختار و تائید ارواح قادۂ
اہل بیت اطہار علیہ و علیہم صلوات اللہ و سلامہ مدی الاعصار بنحوی ثابت
می نمایم کہ مہر سکوت و صموت بر لب متعصبین زند و امر حق را کالشمس فی رابعۃ النہار
روشن کند = انتہی بقدر الحاجۃ - اسکے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی
اللہ عنہ و ارضاہ نے کتب معتبرۂ اہل سنت سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ
کتاب الامامۃ والسیاسۃ یقیناً و حتماً و جزماً تصنیف عبد اللہ بن مسلم بن
قتیبہ کی ہے اور نہایت معتمد اور معتبر کتاب ہے دیکھو مجلد
حدیث منزلت صفحہ ۲۵ ۲۰ سے ۲۰۴۰ تک - مقولہ نمبر ۲۱۶ - ای روز قیامت پر
یقین لانے والو - ای قاضی یوم الحساب سے ڈرنے والو ای عقبات جہنم
سے نجات چاہنے والو - ای آیہ کریمہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع کے معنی

سبجکر اوسکی تلاوت کرنے والو۔ ای۔ قُل لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کا خیال رکھنے والو۔ ای محبوب کبریا محمد مصطفےٰ کی محبت کا دم مارنے والو ای خدا کو ایک جاننے والو اور اُسے وحدہٗ لاشریک کو عادل ماننے والو ای محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو لِلّٰہ وللرسول اس روایت کو غور وتامل سے پڑھو اور سوچو اور دیکھو کہ اس سے کیا کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں اسمیں کچھہ شک نہیں کہ جس شخص کو کچھہ خوفِ خدا ہے اور محبت رسول خدا شافع روزِ جزا سے کچھہ حصہ ملا ہے اوسکا دل اس روایت کو پڑھکر پاش پاش ہو جائیگا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوگا بدن کانپ جائیگا کلیجہ مُنہ کو آئیگا اور امیر المومنین سید الوصیین اور سیدہ نساء عالمین بضعۃ رسول رب العالمین کی مظلومیت اور مقہوریت پر یقین کامل حاصل ہوکر سخت صدمہ اور اندوہ ہوگا اور جناب حیدر کرار کے لیے مثل حضرت ہارون علیہ السلام کے مجبوری اور اضطرار کا واقع ہوتا اوسکے ذہن نشین ہو جائیگا۔

دیکھو سید علی ہمدانی جو کہ بہت بڑے اعلیٰ درجے کے عارف ربانی اور محدث اور عالم لاثانی حضرات اہلِ سنت وجماعت کی جماعت میں ہیں اپنی کتاب مودۃ القربیٰ میں فرماتے ہیں۔ المودۃ السادسۃ فی ان علیا علیہ السلام اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ووزیرہ وان طاعتہ طاعۃ اللہ تعالیٰ عن جابر رضی اللہ عنہ رفعہ رایت علی باب الجنۃ مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اخو رسول اللہ۔ یعنے چھٹی مودت اس امر کے بیان میں ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام جناب سید المرسلین

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بھائی ہیں اور اونکی فرمانبرداری اللہ تعالی کی فرمانبرداری سے ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علي ولي اللہ اخو رسول اللہ۔ یعنی خدا ایک ہے محمدؐ اوسکا رسول ہے اور علی اللہ کا ولی یعنی دوست ہے اور رسول اللہ کا بھائی ہے۔

دیکھو صاحبو اللہ تعالے نے تو علیؑ کو بھائی رسول اللہ کا جنت کے دروازے پر لکھدیا اور خود رسول اللہ نے یہہ مضمون بیان فرمایا مگر حضرت عمر خطاب نے کس زور شور سے انکار کیا ہے اور علی کو رسول اللہ کا بھائی نہیں مانا بہادری اسی کا نام ہے۔ طرہ اسپر یہہ ہے کہ مواخات کی روایت خود حضرت عمر خطاب کرتے ہیں اسی مودت کی چوتھی حدیث یہہ ہے۔ عمر بن الخطاب رضي اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ لما عقد المواخات بين اصحابہ قال هذا علي اخي في الدنيا والاخرة وخليفتي في اهلي ووصيي في امتي ووارث علمي وقاضي ديني ماله مني ومالي منه نفعه نفعي وضره ضري من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني۔ خود حضرت عمر ابن الخطاب فرماتے ہیں کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے مابین الاصحاب عقد مواخات باندھا تو فرمایا کہ یہہ علی میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں اور یہہ خلیفہ ہے میری اہل میں اور میرا وصی ہے میری امت میں اور میرے علم کا وارث ہے اور میرے قرض کا ادا کرنیوالا ہے مال اوسکا

میرا مال ہے اور میرا مال اوسکا مال ہے اوسکا نفع میرا نفع ہے اور میرا نفع اوسکا نفع ہے اوسکا نقصان اور ضرر میرا نقصان اور ضرر ہے اور میرا ضرر و نقصان اوسکا ضرر و نقصان ہے جسنے اوسکو دوست رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھ سے دشمنی کی۔

اے ناظرین دیکھو اس حدیث کو حضرت عمر خطاب خود روایت کرکے علی علیہ السلام سے بیعت طلب کرنے کے وقت بالکل بھول گئے تھے واہ کیا وسلام سے کیا دین پکیا بجا آوری احکام خدا اور رسول کی کرتے تھے نیز ایسی سودۃ کی تفسیری حدیث اسطرح مروی ہے عن ابی موسی الحمیدی قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ابوبکر و عثمان و علی فالتفت الی ابی بکر فقال یا ابابکر ھذا الذی تراہ وزیری فی السماء و وزیری فی الارض فان احببت ان تلقی اللہ وھو عنک راض فارض علیا فان رضاہ رضاء اللہ و غضبہ غضب اللہ

یعنی ابو موسی حمیدی کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور اوسوقت ابوبکر و عثمان و علی بھی موجود تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے ابوبکر کی طرف خطاب کرکے فرمایا اے ابوبکر یہہ جسکو تو دیکھ رہا ہے میرا وزیر ہے آسمان اور زمین میں پس اے ابوبکر اگر تو اسبات کو چاہتا ہے کہ تو خداوند تعالی سے ایسی حالت میں ملاقات کرے کہ خدا تعالے تجھ سے رضامند ہو پس تجکو لازم ہے کہ رضامند کر علی کو کیونکہ رضامندی اور

خوشنود ہونا علی کا رضامندی اور خوشنود ہونا خدا اور رسول کا ہے
اور غضبناک ہونا علی کا غضبناک ہونا خداوند جبار کا ہے۔
کیوں منصفو دیکھتے ہو اور سنتے ہو اور سمجھتے ہو کہ جناب رسول خدا
نے حضرت ابوبکرؓ کو کیا نصیحت فرمائی ہے لو اب تم اپنے ایمان
سے کہو کہ حضرت ابوبکرؓ نے بعد وفات جناب سرور کائنات
اس نصیحت پر کیا کچھ اور کسطرح اور کس قدر اور کہاں تک اور کس طور
پر اور کس طریقے سے عمل کیا۔ سبحان اللہ افسوس افسوس حیف صد حیف
جو عمل کیا وہ دل خراش اور جانکاہ مصیبت افزا امر ہے خود ہی سوچ لو
سب کچھ طشت از بام ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں عیاں را چہ بیان
لیجے اور سنئے عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یا ابا بکر کفی وکف علی فی العدل سواء۔ رواہ صاحب الفردوس
اس حدیث کو محب الدین طبری صاحب ریاض النضرۃ نے اپنی کتاب
سبعین فضائل امیر المومنین میں شیرویہ دیلمی کی کتاب فردوس الاخبار
جسکی توثیق ہم لکھ چکے وارد کیا ہے اور نیز سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ
میں یہہ حدیث وارد کی ہے۔ یعنی حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ کہتے ہیں کہ مجھہ سے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوبکر میرا اور
علی کا ہاتھہ عدل اور انصاف میں برابر ہے۔
کیوں صاحبو غور سے سوچو کہ جب بارشاد جناب رسول اللہ جناب
ید اللہ مشکل کشا قوت بازوی مصطفےٰ کا دست زبردست عدل و داد و

انصاف میں برابر اور مساوی دست حق و نعمت جناب فی النحافقین و سلطان سریر قاب قوسین صلی اللہ علیہ و آلہ المصطفین کے تھا تو اوس ملا دل اور منصف کے دست نصفت سرشت کو دست سکوت کی طمع میں آ کر کیوں بنا زبردست بنایا کیوں باب مدینہ علم رسول سے منہ موڑا کیوں دست دست خدا و بازوی حبیب کبریا کا دامن ذوالمنت ہاتھ سے چھوڑا جو عہد جناب رسول اللہ نے خم غدیر میں باندھا تھا وہ کیوں توڑا۔

آج کل کے نئی روشنی والے لوگوں کو اس امر پر بڑا فخر اور ناز ہی کہ سلطنت عثمانیہ کے سلاطین اور دیگر جملہ حضرات اہل سنت عہد کے بڑے پکے ہیں کبھی عہد شکنی نہیں کرتے اس بارے میں آجکل بہت سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس ان صاحبوں کو جو عہود و مواثیق کی پابندیوں کے بڑے دعوی دار ہیں اپنے اسلاف کی عہد شکنیوں کا کچھ خیال نہیں آتا اور یہ نہیں سوچتے کہ حضرات اہل سنت کے مذہب کی بنا اصل میں عہد شکنی پر واقع ہوئی ہے اگر وہ عہد شکنی نہ کی جاتی تو اس مذہب کا دنیا میں وجود ہی نہ ہوتا پس جن پر عام حضرات اہل سنت کو بہت بڑا فخر ہے اونھیں کے اعمال و افعال کو بہ نظر تعمق و غور ملاحظہ کریں اور دم بخود ہو رہیں۔ اور ان دعووں سے دست بردار ہوں اور خوب جان لیں کہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ غیر قوموں کو عہد شکنی کا عیب لگائیں۔

اٹھارویں ذوالحجہ الحرام سنہ ۱۰ ہجریہ کو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے بحکم محکم یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الخ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کے سامنے بمقام خم غدیر عہد باندھا اور بالخصوص حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو اوس عہد کے توڑنے سے جبرئیل امین نے منع بھی کیا تھا لیکن پورے دو مہینے بارہ روز کے بعد اوس عہد الٰہی و میثاق رسالت پناہی کو اون صاحبوں نے جو حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت کے نزدیک خلفای راشدین و ائمہ صالحین کہلاتے اور سمجھے جاتے ہیں بالکل توڑ دیا۔

اس عہد کے باندھے جانے میں اگر شک ہو تو عبقات الانوار کی ہرسہ مجلدات حدیث غدیر کو دیکھو۔ وہ میسر نہ ہوں تو ہماری اسی اربعین میں حدیث غدیر کو ملاحظہ فرماو انشاء اللہ تعالیٰ حق واضح ہو جائیگا۔

نیز دیکھو سورۃ البقرہ کے مودۂ رابعہ میں عقبہ بن عامر الجہنی والی حدیث کو جو ہم اسی اربعین کے صفحہ ۶۱ پر لکھ چکے ہیں۔

تمت

تقریظ قریض و تقریض و منیض
بر کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین علیہ السلام
نتیجۂ

خامۂ نگارین و امۂ عبیر آگین جناب الفاضل الاجل والعالم الاکمل سید الواعظین و سند الکاملین اخطب الخطبا شریف العلما حاج الحرمین الشریفین و زائر ائمہ کونین مولوی سید شریف حسین خان صاحب دام ظلہ العالی۔

بدوام الایام واللیالی

هذا ما نصہ

بعونہ تعالیٰ و باسمہ سبحانہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ذرۂ بے مقدار اقل الطلبہ بندہ شریف حسین نے یہہ رسالہ دیکھا اور اخ و فی جناب حاج مولوی ابو القاسم سید مقرب علی دامت افاداتہم و لا زالت فیوضاتہم نے مجھہ سے فرمائش کی کہ کچھہ اسپر لکھوں اگرچہ یہ من وجہ بہتر ہیں مگر چونکہ میں اور وہ ابتدائے زمانۂ طالب علمی سے ساتھہ رہے ہیں اور اکثر ایک ہی استاد سے پڑھتے تھے

رہے بنابران زمانہ تحصیل سے اون کی محنت اور شفقت اور جانکاہی سے آگاہ ہون لہذا مجھے حق بہی ہے اسلئے یہ چند کلمہ خدمت مومنین مین عرض کرتا ہون کہ ابتدا ہی سے مولوی صاحب باوصف موانع ہمیشہ ترویج دین مبین مین مصروف رہے بہت سے رسایل فضایل اہل بیت علیہم السلام مین جمع کئے اور جہان رہے اس فکر سے غافل نہین رہے غرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انکا شیوہ ہے اور باہمت ایسے ہین کہ صرف مراجعت کتاب سے فن ادب کو کمال کو پہونچایا اور اساتذہ سے مورد تحسین ہوئے ابتدا مین اوسکی مشق اسلئے کی کہ مدایح اہل بیت علیہم السلام مین اپنی ساری اوقات بسر کرین جسمین خداوند عالم نے برکت اور تائید ارواح قدسیہ اہل بیت کرامؑ سے شہرت وکمال عطا فرمایا اور مصداق من کان یرید حرث الاخرہ ہوئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کا ایک دن بہی مولوی صاحب پر ایسا نہین گزرا کہ جس مین اوقات کو ضایع کیا ہو اور ترویج دین مبین کا اسمین حصہ لیا ہو۔ انہون نے یہ رسالہ جمع کیا اصل صلا اسکا تو بروز حشر حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علی ابیہا وعلیہا وبعلہا وبنیہا سے انشاء اللہ تعالی عطا ہونیوالا ہے حق تعالی قبول فرمائے۔ مین اس رسالہ کی کیا تعریف کرسکتا ہون جب یہ مین فضائل جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے درج ہون صاحب فہم خود پہچانتے ہین۔ گر در خور ادراک خود بغیر اتنا عرض کئے نہین رہسکتا کہ جہانتک مجھے اس رسالہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوا وہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب ممدوح نے بدقت نظر کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات

امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلدات مشتہرہ کو دیکھنا ہے اور مضامین اوس کے بجودت محفوظ کئے ہین اور اشعار اس کے آیہ و انی ھذا ایہ قولا لہ قولا لینا کے پورے مصداق ہین اس نرمی سے نظم کیا ہے کہ کہین احتمال ظاہری نارضامندی حضرات اہل سنت کا نہین خیال کیا جا سکتا ہان اگر کوئی جناب امیر المومنین علیہ السلام کا نام نہ سننا چاہتا ہے یا اوس جناب کو نیکی سے یاد نہ کرسکے اوسکا تو کچھ علاج ہی نہین ۔ رہی نظم اس رسالہ اگرچہ مجھے نظم سے بسبب اپنی نادانی کے کچھ تعلق نہین لیکن اتنا کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ مطالب علمیہ کا نظم کرنا اردو مین از بس دشوار ہے اور بڑے بڑے شاعر بھی جب تک مبالغہ شعریہ و بعبارت آخری تجاوز عن الحد نہین کرکے عمدہ شاعری سے بر نہین آئے ۔ تاہم جسقدر تصانیف آج تک نظم اردو مطالب دینیہ و مضامین واقعیہ مین ہوئے ہین اون سب سے کسیطرح یہ نظم کم نہین ہے ۔ و علی السلام ختم الکلام ۔

عبد اقل شریف حسین غدیر ۱۳۱۲؁

تقریظ از قلم زدہ کلک جواہر سلک

جناب تقدس مآب فضیلت انتساب بدر برج علم و کمال و مہر سپہر فضل و افضال المسیٰ

من کل شین والمحلی بکل زین المتمسک بالثقلین الجناب المولوی السید آفتاب حسین مدرس اول انگلوعربی سکول دہلی و امام جمعہ وجماعت بلدۂ مذکورہ دامت افاداتہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ علی رسولہ المصطفی والہ المجتبی۔

اما بعد

اس ذرۂ بے مقدار اذل الکونین سید آفتاب حسین نے اس کتاب لاجواب فضائل امیر المومنین سید الوصیین یعنی اربعین کو ایک ایسے اسلوب عجیب اور طرز غریب پر پایا کہ جس سے فضائل کا رنگ دوبالا ہوگیا مصنف کے حسن اخلاص وحسن عقیدت کو یہہ سادگی بیان جو کہ بلا تکلف و بلا تصنع ہے عمدہ طور پر ظاہر کرتی ہے یہان تک کہ پڑھنے والے مین ایک جوش محبت و ولولۂ الفت پیدا ہو جاتا ہے اور بیساختہ صعدای جزاہ اللہ خیر الجزاء زبان بے اختیاری سے بلند ہوتی ہے۔

واقعی جناب مصنف علامہ نے اس تصنیف بدیع مین یہی مد نظر رکھا ہی کہ مولای دوجہان کے واقعی فضائل ہر مخالف اور موالف پر اپنا واقعی اثر پیدا کرین اور کسی حیلہ جو کو طرز بیان قبول مناقب سے مانع نہو اور لطف یہہ ہی کہ اس مجموعۂ نادر سے ہر شخص چہ عالم وچہ غیر عالم برابر فائدہ اوٹھا سکتے ہین اور ہر ایک شخص طبیعت کے موافق اس ایک گلبن سدا بہار سے ہر پھول کا

رنگ و بو حاصل کر سکتا ہے گلبن کیا اگر اسکو شجرۂ طوبی لکھین تو بجا ہے جسکی ہر شاخ نیا رنگ نیا گل نیا ثمر رکھتی ہے فیہا ما تشتھیہا الانفس و تلذ الاعین کا پورا مصداق ہی مصنف باکمال نے شعرا سابق وحال کو یہ بہی دکھایا ہے کہ خیالی مضامین شاعرانہ کو جنکا اثر مثل حباب بے ثبات ہے اگر اسطرح مضامین صادقہ سے بدل دیے جائین تو غرض نظم کی تاثیر سامع پر بوجہ احسن حاصل ہوسکتی ہی اور وہ بیہودہ نظمین جو نہایت جانکنی سے سراسر دروغ بیفروغ سے بہری جاتی ہین اور محض لا طائل ہوتی ہین اگر ایسے سچے مضامین سے آراستہ کی جائین تو ہدایت ناظم و ثواب دائم کا پورا وسیلہ ہوجائین اور نیز یہ کہ فن خدیث مین اونکے دخل معتدبہ کا پورا سبب ہوجائے۔

مجکو یقین ہے کہ یہہ تصنیف مستغنی عن التعریف مقبول عام ہوکر اپنا اثر اہل انصاف پر ڈالیگی اور مداحان اہل بیت کرام کے لیے ایک اوستاد مسلم الاصلاح ہوجائیگی۔ جناب رب الارباب آپکے مصنف قدوۂ ارباب یقین و ولاو زبدۂ اصحاب ایمان و اتقا نادرۂ زمان و اعجوبۂ دوران جلیل المنقبت جناب مولانا مولوی سید مقرب علی خان صاحب کو جزای وافی اور اجر کافی عطا فرمائے اور شیعان حیدر کرار و محبان صاحب ذوالفقار مین تحسین کرشمہ بحق سیدنا محمد و آلہ الامجاد۔

کتبہ سید آفتاب حسین ۲۵ ذالحجۃ الحرام ۱۳۱۲ہ ہجریہ۔

تقریظ ریختۂ قلم صدق رقم صاحب طبع وقاد و ذہن نقاد

کریم الاخلاق عمیم الاشفاق العالم العامل والحبر الکامل
الهمام السعید الاعز الامجد جناب السید ابو محمد المولوی
الفاضل حیاه الله وبیاه وسلمه وابقاه والی مدارج الکمال رقاه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله العلی الکبیر والصلوٰۃ علی رسوله البشیر النذیر وعلی
اٰله الذین نزلت فی شانهم اٰیة التطهیر -

ہمکو جو کچھہ اپنے سرمایہ تہذیب اخلاق علم اور آداب پر فخر و ناز ہے سب اپنے
آیمہ معصومین اور بزرگان سلف رضوان الله علیہم اجمعین کی نیک تعلیم اور حسن
تربیت کا طفیل اور صدقہ ہے ہماری کیا طاقت جو ہم ان کی نعمتون اور
احسانون کا شکریہ زبان سے ادا کرسکین لیکن تاہم ہمارے پاس کوئی ذریعہ
یا وسیلہ ان سے کسیقدر سبکدوش ہونیکا ہے تو وہ یہی ہے کہ ہم اونکو ذکر
جمیل سے یاد کرین اور اونکے محامد حمیدہ اور محاسن جلیلہ کو خلایق مین
منتشر کرین اور جہانتک ہوسکے تحریر سے - تقریر سے - تصنیف سے - تالیف
سے اون کی خوبیون کی اشاعت کرین اور انکو پہیلادین -

پس اب ہمین غور اور تامل سے دیکہنا چاہیئے کہ انکے مناقب ذریتہ اور فضایل
علیہ کے لکہنے کا کیا ڈہنگ - طرز - اور انداز اختیار کیا جائے تاکہ مقبول نظر
خلایق اور مرغوب طبایع ہر خاص و عام ہو - ظاہرا وہ یہ ہے کہ سب

باتین ٹہیک ٹہیک اور صحیح صحیح ہون گویا کہ اصلی واقعہ کی تصویر کہینچ گئی ہے
فی الحقیقت مضمون جس غرض کیواسطے لکہا گیا ہو نہ ایسا ہونا چاہئے کہ
فرط مبالغہ اور جوش محبت سے حد سے بڑہا کر اسکو ہوّا بنا دیا ہو اور نہ ایسا کہ
اصلی حالت سے گہٹا کر اسکو بدنما اور بہدّا کر دیا ہو۔ جیسا کہ بعض مصنفین کی
عادت ہے۔ بلکہ اعتدال اور خیر الامور اوسطہا کی باگ ہر حالمین قائم رہے اور اسکو
ہاتہہ سے نہ چہوڑا جائے۔ اسکے بعد اگر عبارت کی درستی اور تزئین کلام کا لحاظ رکہا گیا
ہو تو وہ نہایت ممدوح اور مستحسن خیال کیا جاتا ہے۔

میری رائے مین یہ بہی ضرورت نہین کہ خواہ نخواہ کسی فرقہ یا پیشوا کی نسبت صراحۃً یا کنایۃً
طعن اور طنز کی گئی ہو۔ اور انکو برا بہلا کہا گیا ہو مین سچ کہتا ہون یہ ایک ایسا امر ہے
جو کتاب اور اسکی عزت اور وقعت کو نظر ونسے بیندار کر دیتا ہے اور وہ کتاب جسمین ایسا
کیا گیا ہو بجائے مفید ہونیکے مضر پڑتی ہے میری نظر سے اب تک جو اردو کی کتابین جناب امیر کے حالات
مین گذرین ہین انکو نقائص مذکورۂ بالا سے خالی نہ پایا اور یہی وجہ ہے کہ وہ کتابین ایک خاص حد تک
محدود رہین اور انکو اچہی طرح اشاعت اور شہرت نہونے پائی جسکی وجہ سے مدعا و مقصود قطعاً حاصل نہوا۔
ہان بلاشبہ کتاب ارجعین جو اس مطلب کیواسطے لکہی گئی ہے بے مثل و بے نظیر ہے اسکا طرز بیان ایسا نفیس
خوش اسلوب اور دلچسپ واقع ہوا ہے کہ علانیہ داد سخن دے رہا ہے سچے سچے واقعات عمدہ عمدہ مضامین
خوشنما الفاظ مین ادا کئے گئے ہین جو دلپر عجیب اثر پیدا کرتے ہین دلکش نظم جا بجا مناسب مقامات تشحیذاً
للاذہان و تنشیطاً للخواطر و الاذان درج کیگئی ہے کچھ اور ہی سمان دکہا رہی ہے
جسکو دیکہکر بیساختہ منہ سے واہ واہ اور صدائے آفرین اور تحسین کے بلند نعرے نکلجاتے ہین۔

اس بے نظیر کتاب سے نہ صرف حضرات اہل الفرض والامامہ (شیعہ) ہی بہرہ کافی اوٹہا سکتے ہین بلکہ

حضرات اهل السنة والجماعة (سُنّی) بھی فائدہ تامہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ علاوہ اسکے کہ جناب علی المرتضیٰ صلوات اللہ علیہم کی بابت جنکے فضائل و کمالات پر یہہ کتاب مشتمل ہے۔ دونوں فریق کا پیشوای دین اور خلیفہ برحق ہونے پر اعتقاد اور ایمان ہے، اسمین چالیس احادیث قدسیہ ربانیہ درج کیگئی ہیں۔ جو بیشتر بطریق مذہب امامیہ اور بیشتر بطریق حضرات سُنیہ نقل کیگئی ہیں اور بہت سی احادیث نبویہ سلمہ فریقین سے انکی تائید اور توثیق کیگئی ہے بحث اور مناظرہ کی باتین کی جو طبیعتونکو متنفر کرنیوالی ہوتی ہیں اسمین تو نام نہین۔ اور ہر فریق کے بزرگان دین کو کمال ادب اور دعاخیر سے یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تہذیب اسمین کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہے۔ اور صفائی بیان کا اسمین خاتمہ کیا گیا ہے۔

یہہ کتاب موصوف بہمہ صفت کیون نہو۔ اسلئے کہ اسکے مصنف کریم الاخلاق عمیم الاشفاق۔ نیک طینت پاک سیرت۔ حق شناس دیندار مقبول لم یزلی جناب مولوی سید امقرب علی صاحب سلمہ اللہ والبقا ہیں جنکا وجود بجود فی زماننا علمای اسلام مین مغتنمات سے سمجھا جاتا ہے۔ فارسی کا تو ذکر کیا۔ آپ عربی کی اسقدر فاضل جلیل القدر ہیں کہ علاوہ بہت سی کتابونکے مصنف ہونیکے آپکو ہندوستان مین اول اول عربی زبان کا اخبار نکالنے کا فخر حاصل ہے۔ جو کئی سال تک نمایان ترقی اور بڑی کامیابی کیساتھ ہندوستان کے سوا دیگر ممالک مین جاری رہا۔ اور آخر کار زمانہ کی نامساعدت اور قدردانونکی قلت اور عدم وجود نے اوسکو ہماری نظرونسے غائب کیا آپکی ہی وہ ذات والا صفات ہے جنہوں نے بذریعہ اشتہار ادعیہ مفیدہ کی اشاعت کی سنت جاری کر کر اپنے ہندوستانی بھائیونکو مالا مال کیا۔ گویا آپ ہی اس امر کی موجد ہیں تمہید برادران اسلامی سے ہمکو۔ اور حضرات شیعہ سے خصوصًا امید قوی ہے۔ کہ کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین مصنفہ جناب مولانا ممدوح کو نہایت عزت اور وقعت کی نگاہونسے دیکھینگے۔ اور بہت جلد طبع ہوتے ہی ہاتھون ہاتھ خرید فرمائینگے۔ کہ بہت جلد اسکے مکرر چھپنے کی نوبت آوے۔ واللہ الموفق والمعین ونحن نتوکل علیہ وبہ نستعین۔ ہذا ما کتبہ المفتقر الی اللہ الصمد السید ابو محمد النقوی السلطانپوری محرماوزرہ وعفی عنہ فی یوم الاحد والسابع عشر من شہر رمضان المبارک سنہ اربعۃ عشر وثلثمائۃ بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ علیہ وعلی الہ الف الف الثناء والتحیۃ۔ کاتبہ محمد یحیی

کتاب اربعین پر ریویو رقمزدۂ جناب فضیلت مآب

ماسٹر سید ولایت حسین صاحب بی اے سکنڈ

ماسٹر و پراکٹر مدرسۃ العلوم علی گڈہ دام افضالہٗ

ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث کے حفظ کرنے اور لوگوں کو احادیث سنانے کے بہت سے فضائل بیان کیے ہیں چنانچہ آنحضرت فرماتے ہیں۔ من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً من امر دینھا بعثہ اللہ تعالیٰ فقیھاً عالماً اور دوسری روایت میں ہے بعثہ اللہ فی زمرۃ الفقہاء والعلماء وحشر فی زمرۃ الشھداء اور تیسری روایت میں ہے کنت لہ فی یوم القیمۃ شافعاً وشہیداً اور چوتھی روایت میں وارد ہے قیل لہ ادخل من ای ابواب الجنۃ شئت۔ اسی قسم کے اور بہت سے فضائل احادیث کے یاد کرنے اور جمع کرنے اور لوگوں میں بیان کرنے کے مختلف روایتوں میں وارد ہیں اور عقلاً بھی آنحضرت جیسے ہادی کے اقوال اور احکام کا امت میں محفوظ رہنا مسلمانوں کے واسطے خصوصاً اور جمیع خلائق کے لئے عموماً فائدے سے خالی نہیں یہی سبب ہے کہ احادیث کے جمع کرنے اور ان کی تنقید میں جسقدر کہ مسلمانوں نے کوشش کی ہے بہت کم کسی دوسری قوم

سے ظہور میں آئی ہے اور کوئی قوم مسلمانوں سے بڑھکر اس امر کا فخر نہیں کر سکتی کہ
اوسکے پاس اوسکے ہادی کے اقوال و احکام کا اسقدر مجموعہ محفوظ ہو جسقدر
کہ مسلمانوں کے پاس ہے قرون سابق کے بزرگوں کی مساعی جمیلہ سے
قطع نظر کرکے پچھلے زمانے میں بھی اکثر علما نے اربعین یعنی چہل حدیث لکھی ہیں
اور ثواب آخرت اور ابناے زمانہ کے تشکر یے کے مستحق ہوئے ہیں۔ اور اب
ہمارے مخدوم و مکرم جناب مولانا مولوی سید مقرب علی صاحب نے
اُن بزرگوں کی تقلید کرکے چالیس حدیثیں نہایت معتبر کتابوں سے جناب
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل میں جمع کرکے عام
مسلمانوں کے فائدے کی غرض سے اردو زبان میں لکھی ہیں اور ثواب
آخرت کے مستحق ہوئے ہیں امید ہے کہ عموماً مسلمان اور بالخصوص شیعہ
اس کتاب کو نہایت شوق سے پڑھیں گے۔ اور مستفیض ہوں گے

میں نے اس کتاب کو جستہ جستہ دیکھا ہے اس کتاب کا موضوع
فضائل امیر المومنین اور اونکی افضلیت و اولویت کے ذریعہ سے اونکی امامت
کا ثابت کرنا ہے۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جاے تو کوئی شخص انکار نہیں
کر سکتا کہ آنحضرت کی زندگی کے زمانے میں جسقدر خدمات اسلام کی جناب امیر علیہ
السلام نے کیں کسی دوسرے صحابی سے عمل میں نہیں آئیں اور خلفا کے زمانے
میں بھی اسلام میں تفرقہ پڑنے اور اوسکے مٹ جانے کے اندیشے سے جو
اونھوں نے اپنے حق سے دست کشی کی اور خلفا کی اپنے مشورے سے
ہر کام میں مدد کرتے رہے ایسے کارنامے ہیں جو ہر فرد بشر کی قدرت سے باہر ہیں

ایسے محسنِ اسلام کے احسانات اور فضائل کا جسقدر ذکر کیا جائے تھوڑا ہی
ایسی بے داغ زندگی جیسی کہ جناب امیر کی ہے - دنیا میں شاید کسیکی ہو
ایسے شخص کی زندگی ہر مسلمان کے لیے عمدہ نمونہ ہے اور اوسکے حالات کا
پڑھنا اور سننا فائدے سے خالی نہیں - اسیواسطے آنحضرت نے فرمایا
ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے جناب امیر اپنی شجاعت - علم - پرہیزگاری -
فقہ دانی - آنحضرت کے ساتھہ قربت - اپنی خدمات اسلام - ہر لحاظ سے
اسکے مستحق تھے کہ آنحضرت کے جانشین ہوتے - رہا یہہ امر کہ جو کچھہ شدنی
تھا ہوا اب اس بحث خلافت کو زندہ رکھنے سے بجز باہمی دشمنی بڑھنے
کے اور کیا فائدہ ہے ہمارے مولوی صاحب اس بات کو نہیں مانتے -
اونکے نزدیک امرِ حق کو برابر ظاہر کرنا چاہیے - ممکن ہے کہ انصاف پسند
طبیعتیں کبھی رو براہ ہوں - بحثِ خلافت میں اور بہت سی کتابیں پیشتر لکھی جا
چکی ہیں مگر مولوی صاحب کی کتاب میں یہہ بڑی خوبی ہے کہ اونھوں نے
جو کچھہ لکھا ہے ملائم الفاظ میں لکھا ہے جسکی وجہہ سے شیعہ و سُنّی دونوں
اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں اور فائدہ اوٹھا سکتے ہیں - جو حدیث لکھی ہے وہ
بہت معتبر کتابوں سے لیگئی ہے - اور جو فائدہ کہ عبقات الانوار وغیرہ بڑی کتابوں
سے حاصل ہو سکتا تھا مگر اونکی طوالت اور اردو زبان میں نہ ہونے کی
وجہہ سے لوگ اس سے محروم تھے اب ہمارے مولوی صاحب کی کتاب
سے بہشہ کچھہ حاصل کر سکتے ہیں

نقل مطابق اصل سند عطیۂ جناب غفراں مآب

ارسطو جاہ مولوی سید رجب علیخاں بہادر مرحوم

رفع اللہ مقامہ و جزل علیہ اکرامہ

ہو الغنی

این سندیست درباره گوہر خوشش جوہر بحر قابلیت ولیاقت سعید ازلی سید مقرب علی نقوی کہ از عمر چار سالگی در کنار تربیت من پرورش یافتہ صرف و نحو و معانی و بیان و فن ادب و فقہ و معقول و منقول تا قاضی مبارک و حمد اللہ وغیرہ شروح سلم تحصیل کردہ غایت سعی در تحریر مراسلات عربی بعمل آوردہ در اکثر اسفار ہمراہ من صرف اوقات نمودہ با علام علمای عرب در سفر عربستان مکاتبت ہا کردہ مخاطبین را عہد مصنفین مقامات حریری و تاریخ یمینی یاد دادہ درین صغر سن کہ ہنوز بہ عمر بست و پنج سال ست جامع اکثر علوم ست و کمالاتش بعد از مشاہدہ زائد از ان ست کہ نوشتہ ام و این سند بدستش سپردہ ام فقط المرقوم پانزدہم شہر رجب ۱۲۸۴ہ ہجریہ۔

نشان مہر

سید رجب علیخان بہادر
ارسطو جاہ